تنظیم المدارس اہلِ سنت پاکستان کے نصاب کے مطابق

جلد اوّل

انتخابِ احادیث

صحیح البخاری شریف

صحیح مسلم شریف

مترجم

علامہ ابوالتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری

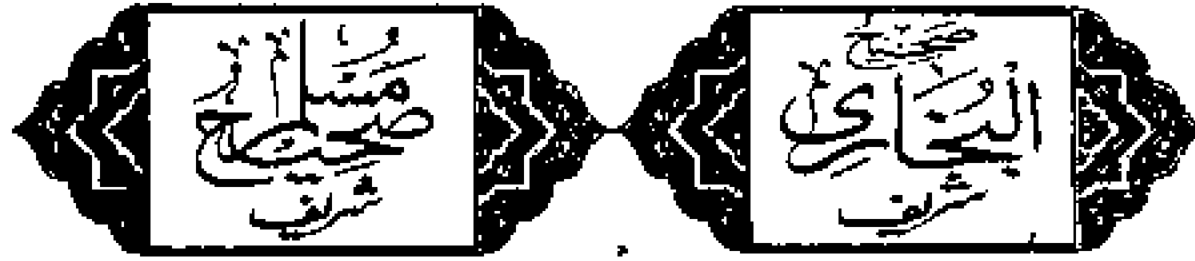
پروگریسو بکس

اِنتخابِ احادیث

جلد اوّل

مترجم

علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری



بار اول	....	جنوری 2017ء
پرنٹرز	....	آصف صدیق، پرنٹرز
سرورق	....	النافع گرافکس
تعداد	....	1100/-
ناشر	....	چوہدری غلام رسول - میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت دو جلدیں	....	1500/= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲- گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8836776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر نیو اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ
اردو بازار ○ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

صحیح مسلم

تعارف امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

کتاب الایمان

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

صفحہ	عنوانات

عنوانات	صفحہ

حج کا بیان

عنوانات | صفحہ

عنوانات | صفحہ

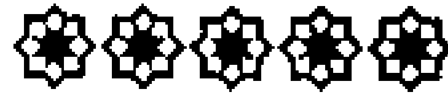
عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ

عنوانات	صفحہ
84- طاعون اور دجال کے داخلہ سے مدینہ منورہ کی حفاظت	824
85- مدینہ، خبیث چیزوں کا باہر نکال دیتا ہے، اس کا نام "طابہ" اور "طیبہ" ہے	825
86- اہل مدینہ کے لیے برائی کا ارادہ کرنا حرام ہے اور جو شخص ان کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھول دے گا	827
87- دوسرے شہر فتح ہو جانے کے وقت، لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا	829
88- نبی ﷺ کا اس بات کی خبر فرمانا کہ تمام تر بھلائی کے باوجود لوگ اسے چھوڑ جائیں گے	830
89- نبی ﷺ کی قبر مبارک اور آپ کے منبر مبارک کے درمیان والی جگہ اور وہ مقام جہاں آپ کا منبر مبارک رکھا ہوا ہے اس کی فضیلت	831
90- احد کی فضیلت	832
91- مکہ اور مدینہ کی دو مسجدوں میں نماز پڑھنے کی فضیلت	833
92- تین مساجد کی فضیلت	837
93- اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے	837
94- مسجد قباء کی فضیلت، اس میں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت	838

رضاعت کا بیان

1- استبراء کے بعد قیدی عورت کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے، اگر وہ عورت شادی شدہ تھی تو قیدی بننے کے سبب اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا	855
2- بچہ بستر والے کی طرف منسوب ہوگا اور شبہات سے بچنا چاہیے	857
3- قیافہ شناسی سے بچے کے نسب بتانا	859
4- اگر بیوی کنواری ہو اور اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو شادی کی رات کے بعد شوہر کو کتنے روز مزید اس کے ساتھ رہنا چاہیے	861
5- بیویوں کے درمیان تقسیم اور اس بات کا بیان کہ سنت یہ ہے ہر بیوی کے ہاں ایک روز اور ایک رہا جائے	863



عرضِ ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں' ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنادیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اُٹھائیں گے۔

آفتابِ رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیاتِ قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکرِ آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہِ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظِ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں' جیسے **صحیح ابن حبان' صحیح ابن خزیمہ' مسند حمیدی' سنن ابوداؤد شریف' مؤطا امام مالک' مؤطا امام محمد' شرح مسند امام اعظم' شرح المعجم الصغیر للطبرانی' ریاض الصالحین (ترجمہ)' شرح آثار السنن، مختصر صحیح بخاری، مختصر صحیح مسلم**، احیاء العلوم' تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروفِ عمل ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابوتراب محمد ناصر الدین ناصر المدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درودِ تاج، شرح کشف المحجوب، شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے' جس قدر بھی ممکن ہو سکا

اور جمالیاتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر ادارہ ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' کی منتخب احادیث کا مجموعہ پیش کر رہا ہے جو ''تنظیم المدارس العربیہ'' کے ''نصاب برائے طالبات'' کے مطابق ہے، کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

اُمید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرفِ قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

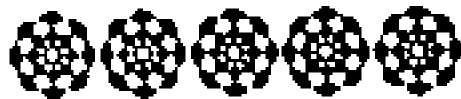
والسلام!

میاں غلام رسول

میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول

میاں شہزاد رسول



ابتدائیہ

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مسلمان اپنے ربِ عزوجل کی رضا وخوشنودی اپنے ربِ عزوجل کی عبادت اور اس کے محبوبِ دانائے غیوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت وتعلیمات پر عمل کے ذریعہ ہی حاصل کرسکتا ہے جو اپنے ربِ عزوجل کی رضا پانے میں کامیاب ہوگیا درحقیقت وہی دنیا وآخرت کی بھلائیاں وکامیابیاں پانے میں کامیاب ہوگیا۔

بلاشبہ ہمارے نبی کریم ورحیم آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسانوں کی رشد وہدایت کے لیے اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اقوال وافعال، سیرت وکردار، اخلاق ومعاملات، طلبِ حق کے متلاشیوں کے لیے نورِ ہدایت ہیں۔

ہمارے اسلاف وبزرگانِ دین کی زندگی کے انمول لمحات نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں کو اُجاگر کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان وارشادات کو پھیلانے میں صرف ہوئے اور اس طرح انہوں نے زندگی کے ان لمحات کو بیش قیمت بنا کر اپنے لیے سرمایۂ آخرت بنالیا، یقیناً انہوں نے یہ عظیم دینی کام محض رضائے الٰہی پانے اور جذبۂ اصلاحِ اُمت کی خاطر کیا، اسی لیے بارگاہِ الٰہی میں ان کی یہ عظیم دینی خدمت ایسی مقبول ہوئی کہ قیامت تک کے لیے لوگوں کے دلوں میں ان کی عظمت وعقیدت نقش ہوگئی۔

ان ہی بزرگوں میں سے دو عظیم بزرگ امام محمد بن اسمٰعیل بخاری علیہ رحمۃ اللہ القوی اور امام مسلم بن حجاج بن مسلم علیہ رحمۃ اللہ القوی ہیں جنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک اقوال وافعال کو اپنی گرانقدر ومایہ ناز تصنیف لطیف بنام ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' میں انتہائی عمدہ واحسن انداز میں جمع فرمایا ہے اور راہِ حق کے سالکین کے لیے مشعلِ راہ کا انتظام فرمایا ہے۔

ان دونوں مایہ ناز کتب احادیث ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' کی منتخب احادیث کا مجموعہ بنام ''انتخابِ احادیث'' پیشِ خدمت ہے۔

اس تالیف میں کوشش کی گئی ہے کہ ہر حدیث کا ترجمہ سہل اور عام فہم انداز میں کی جائے۔ ساتھ ہی یہ خیال بھی رکھا گیا ہے کہ انداز اصلاحی ہو، اس کے علاوہ چند اور خصوصیات بھی اس شرح میں شامل ہیں۔

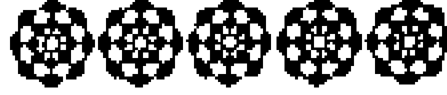
آیاتِ مبارکہ واحادیثِ کریمہ اور دیگر عبارات وجزئیات کی تخریج کی گئی ہے۔

کئی مقامات پر حسبِ ضرورت فوائد کو شامل کیا گیا ہے۔

الحمد للہ عزوجل! اپنی خصوصیات کے سبب صحیح بخاری کا یہ ترجمہ نہ صرف طلباء بلکہ اساتذہ و علماء کے لیے بھی بے حد مفید ثابت ہوگی۔

اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور اپنے پیاروں کے وسیلے سے فقیر کی اس کاوش کو قبول فرما کر آخرت میں ذریعۂ نجات بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

علامہ ابوتراب محمد ناصرالدین ناصر المدنی عطاری



امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

آپ بخارا میں پیدا ہوئے گو ان کے والد بھی ایک محدث تھے اور امام مالک کے شاگرد تھے مگر احادیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانچ پڑتال، پھر ان کی جمع وترتیب پر آپ کی مساعی جمیلہ کو آنے والی تمام مسلمان نسلیں خراج تحسین پیش کرتی رہیں گی۔ آپ کا ظہور پر سرور عین اس قرآنی پیش گوئی کے مطابق ہوا جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورہ جمعہ میں فرمائی تھی۔

واخرین منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم (سورہ الجمعہ 3)

یعنی زمانہ رسالت کے بعد کچھ اور لوگ بھی وجود میں آئیں گے جو علوم کتاب وحکمت کے حامل ہوں گے حضرت امام بخاری یقیناً ان ہی پاک نفوس کے سرخیل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ آل فارس میں سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے کہ اگر دینی علوم ثریا ستارے پر ہوں گے تو وہاں سے بھی وہ ان کو ڈھونڈ نکالیں گے۔ امام بخاری کا درجہ احادیث کو چھان پھٹک کر ترتیب دینے میں اتنا اونچا ہے کہ بلا اختلاف الجامع الصحیح یعنی صحیح بخاری شریف کا درجہ صحت میں قرآن پاک کے بعد پہلا ہے۔

نام اور ولادت

امام بخاری کا نام محمد، کنیت ابوعبداللہ ہے۔ والد اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ ہیں۔ امام بخاری کے پردادا مغیرہ حاکم بخارا امام جعفی کے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ امام بخاری کی ولادت جمعہ **13** شوال المکرم **194**ھ بمطابق **19** جولائی **810**ء کو بخارا شہر میں بعد از نماز جمعہ کو ہوئی۔

حسب ونسب

امام بخاری کا سلسلہ نسب یہ ہے: ابوعبداللہ محمد (امام بخاری) بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بردزبہ البخاری الجعفی۔

آپ کے والد ماجد حضرت العلام مولانا اسماعیل صاحب اکابر محدثین میں سے ہیں۔ کنیت ابوالحسن ہے۔ حضرت امام مالک کے اخص تلامذہ میں سے ہیں اور حضرت امام مالک کے علاوہ حماد بن زید اور ابومعاویہ "عبداللہ بن مبارک" وغیرہ سے آپ نے احادیث روایت کی ہیں۔ احمد بن حفص، نصر بن حسین وغیرہ آپ کے شاگرد ہیں۔ اس قدر پاکباز، متدین، محتاط تھے خاص طور پر اکل حلال میں کہ آپ کے مال میں ایک درم بھی ایسا نہ تھا جسے مشکوک یا حرام قرار دیا جا سکے۔ ان کے شاگرد احمد بن حفص کا بیان ہے کہ میں حضرت مولانا اسماعیل کی وفات کے وقت حاضر تھا۔ اس وقت آپ نے فرمایا کہ میں

اپنے کمائے ہوئے مال میں ایک درم بھی مشتبہ چھوڑ کر نہیں چلا ہوں۔ یہ فخر امت میں کم ہی لوگوں کو حاصل ہوا ہے کہ باپ بھی محدث ہو اور بیٹا بھی محدث بلکہ سید المحدثین۔ اللہ تعالیٰ نے یہ شرف حضرت امام بخاری کو نصیب فرمایا جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام کو "کریم ابن الکریم ابن کریم" کہا گیا ہے اسی طرح حضرت امام بخاری بھی محدث ابن المحدث قرار پائے۔ مگر صد افسوس کہ والد ماجد نے اپنے ہونہار فرزند کا علمی زمانہ نہیں دیکھا اور آپ کو بچپن ہی میں داغ مفارقت دے گئے۔ حضرت امام بخاری کی تربیت کی پوری ذمہ داری والدہ محترمہ پر آ گئی جو نہایت ہی خدا رسیدہ عبادت گزار شب بیدار خاتون تھیں۔ والدین کی علمی شان و دینداری کے پیش نظر اندازا لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت امام کی تعلیم و تربیت کس انداز کے ساتھ ہوئی ہوگی۔

امام بخاری کی بے نظیر ثقاہت

علامہ عجلونی نے آپ کی ثقاہت کے بارے میں یہ عجیب واقعہ نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ دریا کا سفر کر رہے تھے اور آپ کے پاس ایک ہزار اشرفیاں تھیں۔ ایک رفیق سفر نے عقیدت مندانہ راہ و رسم بڑھا کر اپنا اعتماد قائم کر لیا۔ حضرت امام بخاری نے اپنی اشرفیوں کی اسے اطلاع دے دی۔ ایک روز آپ کا یہ رفیق سو کر اٹھا تو اس نے با آواز بلند رونا شروع کر دیا اور کہنے لگا کہ میری ایک ہزار اشرفیاں گم ہو گئی ہیں۔ چنانچہ تمام مسافروں کی تلاشی شروع ہوئی۔ حضرت امام نے یہ دیکھ کر کہ اشرفیاں میرے پاس ہیں اور وہ ایک ہزار ہیں۔ تلاشی میں ضرور مجھ پر چوری کا الزام لگایا جائے گا۔ اور یہی اس کا مقصد تھا۔ امام نے یہ دیکھ کر وہ تھیلی سمندر کے حوالہ کر دی۔ امام کی بھی تلاشی لی گئی۔ مگر وہ اشرفیاں ہاتھ نہ آئیں اور جہاز والوں نے خود اسی مکار رفیق کو ملامت کی۔ سفر ختم ہونے پر اس نے حضرت امام سے اشرفیوں کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے ان کو سمندر میں ڈال دیا۔ وہ بولا کہ اتنی بڑی رقم کا نقصان آپ نے کیسے برداشت فرما لیا۔ آپ نے جواب دیا کہ جس دولت ثقاہت کو میں نے تمام عمر عزیز گنوا کر حاصل کیا ہے۔ اور میری ثقاہت جو تمام دنیا میں مشہور ہے کیا میں اس کو چوری کا اشتباہ اپنے اوپر لے کر ضائع کر دیتا۔ اور ان اشرفیوں کے عوض اپنی دیانت و امانت و ثقاہت کا سودا کر لیتا میرے لئے ہرگز یہ مناسب نہ تھا۔

وجہ تالیف الجامع الصحیح البخاری

اس کتاب کا پورا نام الجامع المسند الصحیح المختصر من أمور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم وسننه وأيامه ہے۔ حافظ ابن حجر نے مقدمہ فتح الباری میں تفصیلاً لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابہ و تابعین کے پاکیزہ زمانوں میں احادیث کی جمع و ترتیب کا سلسلہ کما حقہ نہ تھا۔ ایک تو اس لئے کہ شروع زمانہ میں اس کی ممانعت تھی جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت سے ثابت ہے۔ محض اس ڈر سے کہ کہیں قرآن مجید اور احادیث کے متون باہم

طور پر گڈمڈ نہ ہو جائیں۔ دوسرے یہ کہ ان لوگوں کے حافظے وسیع تھے۔ ذہن صاف تھے۔ کتابت سے زیادہ ان کو اپنے حافظہ پر اعتماد تھا اور اکثر لوگ فن کتابت سے واقف نہ تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کتابت احادیث کا سلسلہ زمانہ رسالت میں بالکل نہ تھا۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وجوہ بالا کی بنا پر کما حقہ نہ تھا۔ پھر تابعین کے آخر زمانہ میں احادیث کی ترتیب وتبویب شروع ہوئی۔ خلیفہ خامس حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ نے حدیث کو ایک فن کی حیثیت سے جمع کرانے کا اہتمام فرمایا۔ تاریخ میں ربیع بن صبیح اور سعید بن عروبہ وغیرہ وغیرہ حضرات کے نام آتے ہیں جنہوں نے اس فن شریف پر باضابطہ قلم اٹھایا۔ اب وہ دور ہو چلا تھا جس میں اہل بدعت نے من گھڑت احادیث کا ایک خطرناک سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ ان حالات کے پیش نظر طبقہ ثالثہ کے لوگ اٹھے اور انہوں نے احکام کو جمع کیا۔ حضرت امام مالک نے موطا تصنیف کی جس میں اہل حجاز کی قوی روایتیں جمع کیں، اور اقوال صحابہ فتاوی وتابعین کو بھی شریک کیا۔ ابو محمد عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے مکۃ المکرمہ میں اور ابوعمر وعبدالرحمن بن عمر اوزاعی نے شام میں اور عبداللہ سفیان بن سعدی ثوری نے کوفہ میں اور ابوسلمہ حماد بن سلمہ دینار نے بصرہ میں حدیث کی جمع ترتیب وتالیف پر توجہ فرمائی۔ ان کے بعد بہت سے لوگوں نے جمع احادیث کی خدمت انجام دی اور دوسری صدی کے آخر میں بہت سی مسندات وجود پذیر ہو گئیں جیسے مسند امام احمد بن حنبل، مسند امام اسحق بن راہویہ، مسند امام عثمان بن ابی شیبہ، مسند امام ابوبکر بن ابی شیبہ وغیرہ وغیرہ۔ ان حالات میں سید المحدثین امام الائمہ حضرت امام بخاری علیہ کا دور آیا۔ آپ نے ان جملہ تصانیف کو دیکھا، ان کو روایت کیا۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کتابوں میں صحیح اور حسن ضعیف سب قسم کی احادیث موجود ہیں۔

طریقہ تالیف الجامع الصحیح البخاری

اس بارے میں خود امام بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے کوئی حدیث اس کتاب میں اس وقت تک داخل نہیں کی جب تک غسل کر کے دو رکعت نماز ادا نہ کر لی ہو۔ بیت اللہ شریف میں اسے میں نے تالیف کیا اور دو رکعت نماز پڑھ کر ہر حدیث کے لئے استخارہ کیا۔ مجھے جب ہر طرح اس حدیث کی صحت کا یقین ہوا، تب میں نے اس کے اندارج کے لئے قلم اٹھایا۔ اس کو میں نے اپنی نجات کے لئے حجت بنایا ہے۔ اور چھ لاکھ حدیثوں سے چھانٹ چھانٹ کر میں نے اسے جمع کیا ہے۔

علامہ ابن عدی اپنے شیوخ کی ایک جماعت سے ناقل ہیں کہ امام بخاری الجامع الصحیح کے تمام تراجم ابواب کو حجرہ نبوی اور منبر کے درمیان بیٹھ کر اور ہر ترجم ※ الباب کو دو رکعت نماز پڑھ کر اور استخارہ کر کے کامل اطمینان قلب حاصل ہونے پر صاف کرتے۔ وراق نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ میں امام بخاری کے ساتھ تھا۔ میں نے آپ کو کتاب التفسیر لکھنے میں دیکھا کہ رات میں پندرہ بیس مرتبہ اٹھتے چقماق سے آگ روشن کرتے اور چراغ جلاتے اور حدیثون پر نشان دے کر سو رہتے۔

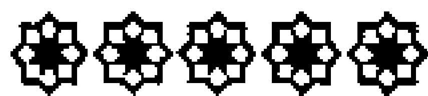
اس سے پتہ چلتا ہے کہ امام صاحب سفر و حضر میں ہر جگہ تالیف کتاب میں مشغول رہا کرتے تھے اور جب بھی جہاں بھی کسی حدیث کے صحیح ہونے کا یقین ہو جاتا اس پر نشان لگا دیتے اس طرح تین مرتبہ آپ نے اپنے ذخیرہ پر نظر فرمائی۔ آخر تراجم ابواب کی ترتیب اور تہذیب اور ہر باب کے تحت حدیثوں کا درج کرنا۔ اس کو امام صاحب نے ایک بار حرم محترم میں اور دوسری بار مدینہ منورہ مسجد نبوی منبر اور محراب نبوی کے درمیان بیٹھ کر انجام دیا۔ اسی تراجم ابواب کی تہذیب و تبویب کے وقت جو حدیثیں ابواب کے تحت لکھتے پہلے غسل کر کے استخارہ کر لیتے۔ اس طرح پورے سولہ سال کی مدت میں اس عظیم کتاب کی تالیف سے فارغ ہوئے۔

اساتذہ

جن اساتذہ سے انہوں نے کسب فیض کیا ان کی تعداد ایک ہزار اسی (**1080**) بتائی جاتی ہے۔ ان میں امام احمد بن حنبل، علی ابن المدینی، یحیٰ ابن معین، محمد بن یوسف، ابراہیم الاشعث۔ قتیبہ ابن سعید خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

وفات

امام بخاری نے **61** سال **11** ماہ **18** یوم کی عمر میں جمعہ یکم شوال المکرم **256**ھ بمطابق یکم ستمبر **870**ء کو بعد نماز عشاء خرتنگ میں وفات پائی جو سمرقند شہر سے دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ

1 - كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

وَقَوْلُ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ﴾ (النساء:163)

1 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

2 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ الْحَارِثَ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

وحی کا بیان

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نزول وحی کی ابتداء کیسے ہوئی؟

اور اللہ عزوجل کا فرمان: ترجمہ کنزالایمان: بے شک اے محبوب ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے وحی نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کو بھیجی۔ (پ۶ النسآء آیت ۱۶۳)

علقمہ وقاص لیثی فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، ''اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ پس جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہجرت کرے گا۔ تو اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے (ہی شمار) ہوگی اور جس نے دنیاوی مقصد کے حصول یا کسی عورت سے نکاح کے لیے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی طرح ہوئی جس کے لئے اس نے ہجرت کی تھی۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک دفعہ حارث بن ہشام نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ پر وحی کی

-1 صحیح بخاری:6953,6689,5070,3898,54، صحیح مسلم:4904، سنن ابوداؤد:2201، سنن ترمذی:1647، سنن نسائی:3803,3437,75، سنن ابن ماجہ:4227

-2 صحیح بخاری:3215، سنن ترمذی:3634، سنن نسائی:933,148

بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، كَيْفَ يَأْتِيكَ الوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ، فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ المَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الوَحْيُ فِي اليَوْمِ الشَّدِيدِ البَرْدِ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا

کیفیت کیا ہوتی ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ”کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح ہوتی ہے اور یہ وحی کی سب سے زیادہ سخت قسم ہے جب وہ آواز بند ہوتی ہے تو جو اس کہا ہوتا ہے، میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ کبھی فرشتہ، انسانی شکل میں آ کے مجھ سے گفتگو کرتا ہے اور میں اس کا بیان یاد کر لیتا ہوں۔“ اُم المومنین سیّدہ عائشہؓ صدیقہ فرماتی ہیں: ”میں نے سخت سردی کے موسم میں دیکھا ہے، جب آپ ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت ختم ہوتی تھی تو آپ ﷺ کی مبارک پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے ہوتے تھے۔“

3 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ المُؤْمِنِينَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لاَ يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الخَلاَءُ، وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ العَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ المَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: " فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قُلْتُ: مَا أَنَا

اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وحی کی ابتداً میں، سب سے پہلے نبی ﷺ کو سچے خواب دکھائے گئے تھے۔ آپ ﷺ جو بھی بات خواب میں دیکھتے، وہ اگلے روز ظاہر ہو جاتی۔ پھر آپ ﷺ کی طبیعت مبارکہ تنہائی کی جانب مائل کر دی گئی۔ آپ ﷺ کا شانہ اقدس واپس آئے بغیر کئی، کئی روز تک غارِ حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے اس دوران کھانے پینے کا سامان آپ ﷺ کے ہمراہ ہوتا تھا پھر کئی دن بعد آپ ﷺ واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لاتے اور وہ مزید سامان تیار کر دیتی تھیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا۔ آپ ﷺ غارِ حرا میں موجود تھے، فرشتہ آیا اور بولا: ”پڑھیے! (نبی) میں نے اس سے کہا: ”میں نہیں پڑھوں گا۔“ (نبی) اس نے مجھے

-3 صحیح بخاری:3392,4953,4955,4956,4957,6982، صحیح مسلم:403

بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ. فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: (اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. خَلَقَ الإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ) (العلق:2) "فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ، فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَأَى، فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

پکڑ کے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کے بولا ''پڑھیے!'' میں نے اس سے دوبارہ کہا ''میں نہیں پڑھوں گا۔'' اس فرشتے نے دوبارہ مجھے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کر بولا ''پڑھیے!'' میں نے پھر کہا ''میں نہیں پڑھوں گا'' اس نے تیسری دفعہ پھر زور سے بھینچا اور بولا: ''ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ (پ۲۹ المدثر آیت۵) پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم واپس روانہ ہوئے آپ کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف لائیں تو فرمایا: ''مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو''، ''مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو''، پھر جب آپ کی طبیعت پُرسکون ہوئی تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سارا ماجرا سنایا، اور فرمایا: ''مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے'' تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: ''ہرگز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہ ہونے دے گا۔ کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں کی حاجت روائی کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں اور حوادث میں مدد کرتے ہیں۔'' سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے چچا زاد بھائی، ورقہ بن نوفل، کے پاس لے گئیں۔ یہ دور جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے پاس انجیل کا کچھ حصہ، عبرانی زبان میں، تحریری شکل میں محفوظ تھا۔ اس وقت ورقہ، نہایت عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ ، قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ، وَفَتَرَ الوَحْيُ

عنہا نے ان سے کہا: ''اے میرے چچا زاد! اپنے بھتیجے کی بات سنیے۔'' ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ''بھتیجے آپ کے ساتھ کیا بات ہوئی ہے؟'' آپ ﷺ نے انھیں ساری بات بیان فرما دی، یہ سن کر ورقہ بولے: ''یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ اے کاش! میں اب جوان ہوتا، اور کاش! میں اس وقت تک زندہ رہوں جب آپ (ﷺ) کی قوم، آپ (ﷺ) کو نکلنے پر مجبور کر دے گی۔'' نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا یہ لوگ مجھے نکلنے پر مجبور کر دیں گے۔'' ورقہ نے کہا: ''جی ہاں! آپ کی طرح، جب کبھی کوئی بھی نبی آیا تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ (ﷺ) کی بھرپور مدد کروں گا۔'' اس واقعہ کے کچھ مدت بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور نزولِ وحی کا سلسلہ رُک گیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: " بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ بَصَرِي، فَإِذَا المَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي " فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا المُدَّثِّرُ. قُمْ فَأَنْذِرْ) (المدثر: 2) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) (المدثر: 5). فَحَمِيَ الوَحْيُ وَتَتَابَعَ تَابَعَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما نزولِ وحی کے رکنے کا ذکر کرتے ہوئے، نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ''ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ اسی اثناء آسمان کی جانب سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو جو فرشتہ غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہی فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور گھر واپس آ گیا۔ (اور کہا) مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو، مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، وَأَبُو صَالِحٍ. وَتَابَعَهُ هِلَالُ بْنُ رَدَّادٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَقَالَ يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ بَوَادِرُهُ

اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو ۔ (پ۲۹ المدثر آیت ۵)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نزولِ وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ایک روایت میں یونس اور معمر نامی راوی نے لفظ (فؤادہ کی جگہ) بوادرہٗ روایت کیا ہے۔

4 ۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ)(القيامة:16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَرِّكُهُمَا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ - فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (القيامة: 17) قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ: (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (القيامة: 18) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) (القيامة: 19) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ إِذَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو ۔ (پ۲۹ القیامت آیت ۱۶) مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزولِ وحی کے وقت جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان مبارک کو بہت تیزی سے حرکت دیتے تھے۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لوگوں سے فرمایا) میں تمہیں اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کے دکھاتا ہوں کہ کس طرح نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے سعید بن جبیر فرماتے ہیں، میں آپ کو ہونٹوں کو حرکت دے کے دکھاتا ہوں۔ بالکل اسی طرح جیسے میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ہونٹوں کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ (سیدنا ابن عباس، فرماتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ اپنی زبان کو حرکت دیتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنزالایمان: جب بھی نہ سنا جائے گا تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بے شک اس

-4 صحیح بخاری:3238,4922,4923,4924,4925,4926,4954,6214، صحیح مسلم:404,405,406,407,408، سنن ترمذی:3325

أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَرَأَهُ

کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے۔ (پ۲۹ القیامت آیت۱۶۔۱۷)(سیدنا ابن عباس تفسیر فرماتے ہیں اس آیت میں) ''جمع کرنے'' سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ اقدس میں قرآن مجید کو محفوظ کرنا ہے او''پڑھنے'' سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں تلاوت کلام پاک کی مہارت پیدا کرنا ہے۔(مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے) ''ترجمہ کنزالایمان: پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ (پ۲۹ القیامت آیت۱۹)۔'' (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر فرماتے ہیں) یعنی اسے غور سے سنو اور خاموش رہو۔(مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے)(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تفسیر فرماتے ہیں) یعنی تمہارا تلاوت قرآن ہمارے ذمہ ہے۔(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) اس آیت کے نزول کے بعد جب کبھی حضرت جبرائیل امین آتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم غور سے سنتے۔ پھر جب حضرت جبرائیل امین تشریف لے جاتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پڑھتے جیسے حضرت جبرائیل امین نے پڑھ کر سنائی تھیں۔

5 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی انسان تھے، ماہ رمضان المبارک میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے جب حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام، رمضان المبارک کے مہینے میں روزانہ رات کے وقت

النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

آپ ﷺ کی بارگاہ میں تشریف لایا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن مجید کا دور کرتے تھے۔ آپ ﷺ ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

6 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّأْمِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ، فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ، وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ وَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ؟ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا. فَقَالَ: أَدْنُوهُ مِنِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ. ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ: قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ. فَوَاللَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ. ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ: كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ؟ قُلْتُ: هُوَ فِينَا ذُو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: ''جس زمانے میں نبی ﷺ نے ابوسفیان اور کفارِ قریش کے ساتھ جنگ بندی کا معاہدہ کیا تھا، انہی دنوں شام کے ایک تجارتی سفر کے دوران ہرقل نے ہمیں اپنے دربار میں طلب کیا۔ ہرقل ان دنوں ایلیاء میں قیام پذیر تھا۔ ہم وہیں اس کے دربار میں حاضر ہوئے اس وقت ہرقل کے ساتھ رومی حکومت کے عمائدین بیٹھے ہوئے تھے۔ ہرقل نے ہمیں دربار میں حاضری کی اجازت دی اور ایک ترجمان بلوایا اور ہم سے پوچھا: ''جن صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، نسبتی اعتبار سے تم میں سے کون، ان کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔'' ہرقل نے حکم دیا، اس شخص کو میرے قریب کر دیا جائے اور اس کے ساتھیوں کو اس کے پیچھے بٹھا دیا جائے۔'' پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: اس کے ساتھیوں سے کہو: ''میں اس شخص سے، ان صاحب کے متعلق سوالات کرنے لگا ہوں جنہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اگر یہ میرے کسی سوال کا غلط جواب دے تو تم اس کی تکذیب کر دینا۔'' ابوسفیان فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! اگر مجھے اس بات پر شرم محسوس نہ ہوتی کہ

6- صحیح بخاری:4997,3554,3220,1902، صحیح مسلم:5964، سنن نسائی:2094

نَسَبٍ. قَالَ: فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ؟ قُلْتُ: لاَ قَالَ: فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ؟ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ. قَالَ: أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ؟ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ. قَالَ: فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ؟ قُلْتُ: لاَ. قَالَ: فَهَلْ يَغْدِرُ؟ قُلْتُ: لاَ. وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لاَ نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا. قَالَ: وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ: فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ: الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ، يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ. قَالَ: مَاذَا يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ: يَقُولُ: اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ. وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلاَةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ لِلتَّرْجُمَانِ: قُلْ لَهُ: سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا. وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ

میرے ساتھی، میری کسی بات کو جھٹلا سکتے ہیں تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ضرور وہاں جھوٹ بولتا۔" ہرقل نے مجھ سے سب سے پہلا سوال یہ کیا "ان کا نسب کیا ہے؟" میں نے جواب دیا: "وہ ہم میں عالی نسب شمار کیے جاتے ہیں۔" ہرقل نے پوچھا: "کیا اس سے پہلے بھی تم سے کسی نے یہ بات کہی تھی؟ (یعنی دعویٰ نبوت کیا؟)" میں نے جواب دیا: "نہیں!" ہرقل نے پوچھا: "ان کے پیروکار امیر ہیں یا غریب لوگ ہیں؟" میں نے جواب دیا: "غریب لوگ ہیں" ہرقل نے پوچھا: "اُن کے پیروکاروں کی تعداد میں زیادتی ہورہی ہے یا کمی ہورہی ہے؟" میں نے جواب دیا: "اضافہ ہورہا ہے۔" ہرقل نے پوچھا: "ان کے دین میں داخل ہو جانے کے بعد کبھی کسی شخص نے ناراض ہوکر اس دین کو چھوڑا ہے؟"۔ میں نے جواب دیا: "نہیں"۔ ہرقل نے پوچھا: "انہوں نے کبھی تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی؟"۔ میں نے جواب دیا: "ویسے تو ہمارا ان کے ساتھ صلح کا معاہدہ جاری ہے لیکن کچھ معلوم نہیں آگے جا کے وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں یا نہیں۔" حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا (پوری گفتگو کے دوران) میں صرف ایک یہی بات کہہ سکتا تھا (جو خلاف واقعہ تھی)۔ ہرقل نے مجھ سے پوچھا: "کیا تمہاری ان کے ساتھ جنگ ہوئی ہے؟" میں نے جواب دیا: "جی ہاں!"۔ ہرقل نے پوچھا: "پھر کیا نتیجہ نکلا؟"۔ میں نے جواب دیا: "برابر برابر، کبھی ان کا پلّہ بھاری رہا، کبھی ہمارا۔" ہرقل نے پوچھا:

قَبْلَهُ. لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ. فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ. وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ. وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ. فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ. وَكَذَلِكَ أَمْرُ الإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. وَكَذَلِكَ الإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ. فَذَكَرْتَ أَنْ لاَ. وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لاَ تَغْدِرُ. وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ. فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلاَ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا. وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الأَوْثَانِ. وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلاَةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ. فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ. فَلَوْ أَنِّي أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ. وَلَوْ

''وہ تم سے کیا باتیں بیان کرتے ہیں؟ میں نے کہا: ''وہ کہتے ہیں۔ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اپنے آباؤ اجداد کے عقائد چھوڑ دو، وہ ہمیں نماز، سچ بولنے، پاک دامنی، صلۂ رحمی کی ہدایت کرتے ہیں۔'' ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا: ان سے کہو: میں نے تم سے ان کے نسب کے متعلق پوچھا تو تم نے کہا، وہ تمہارے درمیان عالی نسب شمار کیے جاتے ہیں۔ رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے نسب میں مبعوث کیا جاتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا، کیا تم میں سے کسی اور نے بھی یہ دعویٰ کیا؟ تو تم نے جواب دیا: نہیں! سو اگر کسی اور نے یہ دعویٰ کیا ہوتا تو میں یہ سوچتا کہ یہ صاحب بھی ایک ایسا دعویٰ کر رہے ہیں جو ان سے پہلے کیا گیا ہے۔ پھر میں نے تم سے سوال کیا، ''ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟'' تو تم نے جواب دیا: ''نہیں''۔ میں نے سوچا کہ اگر ان کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہوتا تو میں یہ کہتا کہ وہ اپنے اجداد کی سلطنت کے خواہشمند ہیں۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: ''ان کے دعویٰ نبوت کرنے سے پہلے تم انہیں جھوٹا سمجھتے تھے؟'' تو تم نے اس کا بھی انکار کیا۔ یہ بات بہ آسانی سمجھ آتی ہے کہ ایک شخص اگر لوگوں کے متعلق جھوٹ بولنے سے بچتا ہے تو وہ اللہ کے متعلق کیسے جھوٹ بول سکتا ہے۔'' پھر میں نے تم سے پوچھا: ''ان کے پیروکار امیر لوگ ہیں یا غریب؟'' تو تم نے جواب دیا: ''ان میں زیادہ تر غریب لوگ ہیں۔'' اور غریب لوگ ہی انبیاء کرام کی پیروی کرتے ہیں۔ پھر میں

كُنتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ. ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ، فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ: سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ، أَسْلِمْ تَسْلَمْ، يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ " وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ، وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِينَ أُخْرِجْنَا: لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتَّى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ. وَكَانَ ابْنُ النَّاظُورِ، صَاحِبُ إِيلِيَاءَ وَهِرَقْلَ، سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِينَ قَدِمَ إِيلِيَاءَ، أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ: قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ، قَالَ

نے تم سے پوچھا: ''ان کی تعداد بڑھ رہی ہے یا کم ہو رہی ہے؟'' تو تم نے جواب دیا: ''ان کی تعداد بڑھ رہی ہے۔'' ایمان کا معاملہ بھی اسی طرح ہے، وہ کامل ہونے تک مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: ''کیا کبھی کسی نے ان کا دین قبول کرنے کے بعد ناراض ہو کے ان کا دین ترک کیا ہے؟'' تم نے اس کا جواب دیا، نہیں۔ اور ''ایمان کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جب ایمان کی تازگی دل میں گھر کر جائے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: ''کیا انہوں نے کبھی تمہارے ساتھ وعدہ خلافی کی؟'' تم نے جواب دیا: ''نہیں''۔ انبیاء کرام کبھی بھی وعدہ خلافی نہیں کرتے۔ پھر میں نے تم سے پوچھا: ''وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتے ہیں؟'' تو تم نے جواب دیا: ''وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے، بتوں کی پوجا سے باز رہنے، نماز پڑھنے، سچ بولنے اور پاک دامنی اختیار کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔'' اگر یہ تمام باتیں سچ ہیں تو جلد میرے قدموں کے نیچے کی جگہ کے بھی مالک بن جائیں گے۔ مجھے یہ بات معلوم تھی کہ ان کی بعثت کا زمانہ آئے گا لیکن مجھے یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ تمہارے اندر مبعوث ہوں گے۔ اگر مجھے ان تک پہنچنے کا یقین ہوتا تو سفر کی تکالیف برداشت کر کے ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوتا اور اگر میں ان کی خدمت میں حاضر ہوتا تو ان پاؤں دھونے کو اپنے لیے شرف سمجھتا۔ پھر ہرقل نے نبی ﷺ کا وہ مکتوب مبارک منگوایا۔ جو نبی ﷺ نے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے ذریعے ''بصریٰ'' کے

ابْنُ النَّاطُورِ: وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُودُ، فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ، وَاكْتُبْ إِلَى مَدَايِنِ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ، أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا، فَنَظَرُوا إِلَيْهِ، فَحَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ، فَقَالَ: هُمْ يَخْتَتِنُونَ، فَقَالَ هِرَقْلُ: هَذَا مُلْكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُومِيَةَ، وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي الْعِلْمِ، وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ، فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ، ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ، ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ، وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ، فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ؟ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ، فَلَمَّا رَأَى

گورنر کو بھجوایا تھا اور ''بصریٰ'' کے گورنر نے وہ مکتوب مبارک ہرقل کو بھجوا دیا تھا۔ اس خط کو پڑھا گیا تو اس کا مضمون یہ تھا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول، محمد (ﷺ) کی جانب سے روم کے حاکم ہرقل کے نام ہدایت کی پیروی کرنے والا ہمیشہ سلامت رہے۔ اما بعد! میں تمھیں دعوتِ اسلام دیتا ہوں۔ اگر تم اسلام قبول کر لیتے ہو تو سلامت رہو گے۔ اور اللہ تعالیٰ تمھیں دوگنا اجر عطا فرمائے گا، لیکن اگر تم اسلام قبول نہیں کرتے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا جب ہرقل اپنے تاثرات بیان کر چکا اور مکتوب مبارک کا مضمون سن کر فارغ ہوا تو دربار میں چہ می گوئیاں شروع ہو گئیں حتیٰ کہ ان آوازوں کا شور بلند ہوا تو ہمیں دربار سے باہر نکال دیا گیا۔ دربار سے باہر نکلتے ہوئے میں نے اپنے ایک ساتھی سے کہا: ''ابو کبشہ کے بیٹے نبی ﷺ اب اس مرتبے تک پہنچ گئے ہیں کہ بنو اصفر (یعنی اہل شام) کا بادشاہ بھی ان سے خوفزدہ ہے۔'' اس کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ نبی ﷺ عنقریب غالب آ جائیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دولتِ اسلام سے مالا مال فرمایا۔ (اس روایت کے ایک راوی ابن شہاب زہری کہتے ہیں) اس وقت ایلیاء کا گورنر، ابن ناطور نامی ایک شخص تھا، جو ہرقل کا دوست اور ملک شام میں بسنے والے عیسائیوں کا مذہبی رہنما بھی تھا ابن ناطور نے بتایا۔ ان دونوں (جب ہرقل ایلیاء آیا ہوا تھا) ایک دن صبح بڑا پریشان نظر آیا۔ کسی

هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ، وَأَيِسَ مِنَ الإِيمَانِ قَالَ: رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ. فَقَدْ رَأَيْتُهُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ وَيُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ

مصاحب نے پوچھا: ''آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں''، ابن ناطور کہتے ہیں۔ ہرقل علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا، اس نے درباری کا جواب دیا: آج رات ستاروں کے مشاہدے کے دوران یہ بات ظاہر ہوئی ہے کہ، ختنہ کروانے کا رواج جس قوم میں ہے، ان کا بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے۔ آج کل کون سی قوم میں ختنہ کروانے کا رواج ہے؟ درباریوں نے جواب دیا: ''یہ رواج صرف یہودیوں میں ہے، اور ان سے ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ آپ مملکت کے تمام شہروں میں یہ شاہی فرمان بھجوادیں کہ وہاں بسنے والے، تمام یہودیوں کو تہہ تیغ کر دیا جائے۔'' (ابن ناطور کہتے ہیں) انہی ایام میں غسان کے حاکم نے ایک آدمی کو ہرقل کے دربار میں بھیجا جو نبی ﷺ کے متعلق خاصی معلومات رکھتا تھا۔ جب اس نے اپنی معلومات ہرقل کے سامنے بیان کیں تو ہرقل نے حکم دیا۔ ''جا کے دیکھو، یہ شخص ختنہ شدہ ہے یا نہیں؟'' ان لوگوں نے اس شخص کو دیکھ کر ہرقل کو بتایا: یہ شخص ختنہ شدہ ہے۔ ہرقل نے اس شخص سے عربوں کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا: عرب ختنے کرواتے ہیں۔ تو ہرقل بولا: وہ اسی قوم کا بادشاہ ہوگا جس کا ظہور ہوا ہے۔ پھر ہرقل نے رومیہ میں موجود اپنے ایک دوست کو خط لکھا۔ جو ہرقل کی طرح علم نجوم کا بڑا ماہر تھا۔ ہرقل خود وہاں سے حمص روانہ ہو گیا۔ حمص پہنچنے کے کچھ دن بعد رومیہ کے ماہر نجوم کا جوابی خط موصول ہوا۔ جس میں اس ماہر نجوم نے ہرقل کی اس رائے سے اتفاق کیا تھا کہ نبی آخر الزمان ﷺ دنیا میں تشریف لا چکے

ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق ہیں۔ ہرقل نے سلطنت کے عمائدین کو اپنے محل میں بلایا۔ اور باہر نکلنے کے تمام دروازے بند کروا دیے۔ پھر اس نے عمائدین سے خطاب کرتے ہوئے ان سے پوچھا: ''اے اہل روم! کیا تم کامیابی اور ہدایت پانا چاہتے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ تمہارے مملکت باقی رہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کرلو۔ (یہ تجویز سنتے ہی تمام عمائدین) وحشی گدھوں (نیل گائے) کی طرح بدک کر دروازوں کی جانب بھاگے، جو بند تھے، ہرقل نے جب ان کا یہ طرز عمل دیکھا تو ایمان لانے سے مایوس ہوگیا۔ اس نے حکم جاری کیا۔ ان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر اس نے کہا: ''میں نے یہ بات صرف اس لیے کہی تھی تا کہ تمہارے دین کی مضبوطی و پختگی کا اندازہ لگا سکوں، میں نے دیکھ لیا ہے۔'' وہ سب سجدہ ریز ہوگئے اور اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ ہرقل کی آخری حالت یہ تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب

1 - بَابُ الْهِبَةِ وَفَضْلِهَا وَالتَّحْرِيضِ عَلَيْهَا

ہبہ کا بیان اس کی فضیلت اور اس کی ترغیب

7 - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لاَ تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی عورت اپنی پڑوسن کی جانب سے آنے والی کسی بھی چیز کو حقیر نہ سمجھے خواہ وہ بکری کا ایک پایہ ہی کیوں

7- صحیح مسلم:1030' جامع ترمذی:2130' موطا امام مالک:1809' سنن دارمی:1672' الادب المفرد:122' مسند ابن الجعد:2848

لِجَارَتِهَا، وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

8 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الهِلاَلِ، ثُمَّ الهِلاَلِ، ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. فَقُلْتُ يَا خَالَةُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: " الأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَلْبَانِهِمْ، فَيَسْقِينَا "

نہ ہو۔"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے، انہوں نے اپنے بھانجے عروہ سے فرمایا: اے میرے بھانجے! ہم لوگ پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اگلی پہلی کا چاند دیکھتے تھے پھر اس سے اگلی پہلی کا چاند دیکھتے تھے یہ دو مہینے بن جاتے ہیں لیکن اس دوران نبی ﷺ کے کسی بھی گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عروہ کہتے ہیں: میں نے عرض کی: خالہ جان! آپ لوگ گزارا کیسے کرتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: دو سیاہ چیزوں کے ذریعے، یعنی پانی اور کھجور۔ البتہ نبی ﷺ کے پڑوس میں کچھ انصاری رہتے تھے ان کی کچھ بکریاں تھیں وہ کبھی بکریوں کا دودھ، دوہ کر، نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ تو نبی ﷺ وہ دودھ ہمیں پلا دیتے تھے۔

2-بَابُ القَلِيلِ مِنَ الهِبَةِ

9 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ دُعِيتُ إِلَى ذِرَاعٍ أَوْ كُرَاعٍ لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ ذِرَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

تھوڑی چیز ہبہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اگر مجھے ایک دستی یا ایک پائے کی دعوت دی جائے تو میں اسے بھی قبول کرلوں گا اور اگر مجھے ایک دستی اور ایک پایہ ہدیہ بھیج دیا جائے تو میں اسے بھی قبول کرلوں گا۔

3-بَابُ مَنِ اسْتَوْهَبَ مِنْ أَصْحَابِهِ شَيْئًا

وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

جو شخص اپنے ساتھیوں کو ہبہ کرنے کے لیے کہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

8- سنن ابن ماجہ:4145، مسند امام احمد بن حنبل:9238، السنن الکبریٰ للبیہقی:11722

9- مسند امام احمد بن حنبل:9481، السنن الکبریٰ للنسائی:6609، مسند اسحاق بن راھویہ:202

وَسَلَّمَ: اضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا

تب نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

10 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَ إِلَى امْرَأَةٍ مِنَ المُهَاجِرِينَ، وَكَانَ لَهَا غُلاَمٌ نَجَّارٌ، قَالَ لَهَا: مُرِي عَبْدَكِ فَلْيَعْمَلْ لَنَا أَعْوَادَ المِنْبَرِ، فَأَمَرَتْ عَبْدَهَا، فَذَهَبَ فَقَطَعَ مِنَ الطَّرْفَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا قَضَاهُ، أَرْسَلَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ قَضَاهُ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسِلِي بِهِ إِلَيَّ، فَجَاءُوا بِهِ، فَاحْتَمَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَضَعَهُ حَيْثُ تَرَوْنَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے مہاجرین سے تعلق رکھنے والی ایک عورت کو پیغام بھجوایا اس کا غلام بڑھئی تھا۔ آپ نے اسے یہ حکم دیا تم اپنے غلام سے یہ کہو کہ وہ ہمارے لیے منبر تیار کرے۔ اس عورت نے اپنے غلام کو ہدایت کی وہ گیا اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لے آیا۔ اس نے نبی ﷺ کے لیے منبر تیار کیا، جب اس نے یہ مکمل کر لیا تو اس عورت نے نبی ﷺ کو پیغام عرض کیا کہ اس لڑکے نے کام مکمل کر لیا ہے۔ نبی ﷺ نے حکم فرمایا اسے میرے پاس بھیج دو لوگ وہ منبر لے کر حاضر ہوئے، نبی ﷺ نے اسے اٹھوا کر وہاں رکھوا دیا جہاں اب تم اسے دیکھتے ہو۔

11 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمًا جَالِسًا مَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْزِلٍ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ، وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلٌ أَمَامَنَا وَالقَوْمُ مُحْرِمُونَ، وَأَنَا غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَأَبْصَرُوا حِمَارًا وَحْشِيًّا، وَأَنَا مَشْغُولٌ أَخْصِفُ نَعْلِي، فَلَمْ يُؤْذِنُونِي بِهِ، وَأَحَبُّوا لَوْ أَنِّي أَبْصَرْتُهُ، وَالتَفَتُّ، فَأَبْصَرْتُهُ فَقُمْتُ إِلَى الفَرَسِ، فَأَسْرَجْتُهُ ثُمَّ رَكِبْتُ، وَنَسِيتُ السَّوْطَ وَالرُّمْحَ

حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایک روز میں نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، یہ مکہ جاتے ہوئے راستے میں پڑاؤ کی بات ہے۔ نبی ﷺ نے ہم سے آگے کسی جگہ پر قیام فرما ہوئے تمام لوگ احرام کی حالت میں تھے، میں احرام میں نہیں تھا ان لوگوں نے ایک نیل گائے کو دیکھا میں اس وقت اپنا جوتا ٹھیک کر رہا تھا۔ انہوں نے مجھے اس کے متعلق بتایا لیکن ان کی یہ خواہش تھی کہ میں اسے دیکھ لوں جب میں نے توجہ کی تو میں نے بھی اسے دیکھ لیا میں اپنے گھوڑے کی جانب بڑھا میں نے اس پر زین رکھی اور اس

فَقُلْتُ لَهُمْ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ وَالرُّمْحَ. فَقَالُوا: لاَ وَاللهِ لاَ نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ. فَغَضِبْتُ. فَنَزَلْتُ، فَأَخَذْتُهُمَا. ثُمَّ رَكِبْتُ فَشَدَدْتُ عَلَى الحِمَارِ فَعَقَرْتُهُ. ثُمَّ جِئْتُ بِهِ وَقَدْ مَاتَ. فَوَقَعُوا فِيهِ يَأْكُلُونَهُ. ثُمَّ إِنَّهُمْ شَكُّوا فِي أَكْلِهِمْ إِيَّاهُ وَهُمْ حُرُمٌ. فَرُحْنَا وَخَبَأْتُ العَضُدَ مَعِي. فَأَدْرَكْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ . فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَنَاوَلْتُهُ العَضُدَ. فَأَكَلَهَا حَتَّى نَفِدَهَا وَهُوَ مُحْرِمٌ. فَحَدَّثَنِي بِهِ زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ. عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پر سوار ہو گیا مجھے کوڑا اور نیزہ اٹھانا یاد نہیں رہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا: مجھے کوڑا اور نیزہ پکڑا دو۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ اللہ کی قسم! ہم اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔ مجھے غصہ آیا میں نیچے اترا میں نے ان دونوں چیزوں کو اٹھایا اور اس نیل گائے کے پیچھے گیا اور اسے زخمی کیا پھر اسے پکڑ کر لے آیا۔ جب اس کو ذبح کر لیا گیا تو لوگوں نے اسے کھانا شروع کر دیا بعد میں انہیں اس کے کھانے کے متعلق شبہ ہوا کیونکہ وہ احرام میں تھے ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے میں نے اس کے شانے کا گوشت اٹھا کر رکھ لیا۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آ پہنچے اور ہم نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی: آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا گوشت ہے؟ میں نے شانے کا وہ گوشت آپ کی خدمت میں پیش کیا آپ نے اسے تناول فرمایا اور مکمل تناول فرما لیا۔ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

4- بَابُ مَنِ اسْتَسْقَى

جو شخص پانی مانگے

وَقَالَ سَهْلٌ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اسْقِنِي

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پلاؤ۔

12- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طُوَالَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِنَا هَذِهِ فَاسْتَسْقَى، فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً لَنَا. ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِنَا هَذِهِ. فَأَعْطَيْتُهُ. وَأَبُو

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں ہمارے اس گھر میں تشریف لائے آپ نے پینے کے لیے کچھ طلب فرمایا ہم نے آپ کے لیے اپنی بکری کا دودھ دوہ لیا۔ پھر اپنے اس کنویں سے اس میں کچھ پانی ملایا وہ آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے بائیں جانب

بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ تُجَاهَهُ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ، فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ عُمَرُ: هٰذَا اَبُو بَكْرٍ، فَاَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ فَضْلَهُ ثُمَّ قَالَ: الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ، اَلَا فَيَمِّنُوا قَالَ اَنَسٌ: فَهِيَ سُنَّةٌ، فَهِيَ سُنَّةٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ

حاضر تھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سامنے حاضر تھے اور آپ کے داہنی جانب ایک اعرابی تھا، جب آپ نوش فرما کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یہ حضرت ابوبکر! اس جانب بیٹھے ہوئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بچا ہوا اس اعرابی کو دیا اور فرمایا: داہنی جانب والا پہلے ہوگا، داہنی جانب والا پہلے ہوگا یاد رکھنا! داہنی جانب والے کو پہلے دیا کرو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔ یہ بات حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

5-بَابُ قَبُولِ هَدِيَّةِ الصَّيْدِ

وَقَبِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِي قَتَادَةَ عَضُدَ الصَّيْدِ

شکار کا ہدیہ قبول کرنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شانے والا گوشت قبول فرمایا تھا۔

13 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: " اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَاَدْرَكْتُهَا، فَاَخَذْتُهَا، فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا - قَالَ: فَخِذَيْهَا لَا شَكَّ فِيهِ - فَقَبِلَهُ ". قُلْتُ: وَاَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَاَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، "مرالظہران" میں ہم لوگ ایک خرگوش کے تعاقب میں بھاگے لوگوں نے اس کے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن تھک گئے میں نے اسے پکڑ لیا میں اسے لے کر حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے ذبح کیا اور انہوں نے اس کی پشت کا گوشت یا شاید رانوں کا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین بھیجا۔ ایک روایت میں یہ لفظ کسی شبہہ کے بغیر ہے کہ رانیں بھیجیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے استاد سے دریافت کیا: کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

13- جامع ترمذی:1789' سنن نسائی:4312' السنن الکبریٰ للنسائی:4824' مصنف ابن ابی شیبہ:24276' مسند ابوداؤد طیالسی:2066

تناول فرمالیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے اسے تناول فرمالیا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے اسے قبول کرلیا۔

14- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ: أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ، أَوْ بِوَدَّانَ، فَرَدَّ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ، قَالَ: أَمَا إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا آپ اس وقت ''ابواء'' یا شاید ''ودان'' کے مقام پر تھے آپ نے اسے واپس کر دیا جب آپ نے ان کے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے تو فرمایا: ہم نے یہ اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ اس وقت ہم احرام میں ہیں۔

6- بَابُ قَبُولِ الْهَدِيَّةِ

ہدیہ قبول کرنا

15 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ، يَبْتَغُونَ بِهَا - أَوْ يَبْتَغُونَ بِذَلِكَ - مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں لوگ اپنے تحائف پیش کرنے کے لیے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری دن کا انتظار کیا کرتے تھے وہ اس کے ذریعے نبی ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے تھے۔

16 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ إِيَاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ سیدہ ام حفید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ پنیر، گھی اور گوہ پیش کیے۔ نبی ﷺ نے پنیر اور گھی تو تناول فرمالیا لیکن گوہ کا گوشت نہیں کھایا آپ نے اسے

-15 صحیح مسلم:2441، جامع ترمذی:3879، سنن نسائی:3951، سنن الکبریٰ للبیہقی:11723، مسند اسحاق بن راھویہ:809

-16 صحیح مسلم:1947، سنن ابوداؤد:3793، معجم الکبیر للطبرانی:12400

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ناپسند فرمایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، گوہ کا گوشت نبی ﷺ کے دسترخوان پر کھایا گیا اگر یہ حرام ہوتا تو نبی ﷺ کے دسترخوان پر اسے نہ کھایا جاتا۔

17 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مَعْنٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ: أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ؟، فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ، قَالَ لِأَصْحَابِهِ: كُلُوا ، وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَكَلَ مَعَهُمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں جب کوئی کھانا پیش کیا جاتا تو نبی ﷺ یہ دریافت فرمالیا کرتے تھے کہ یہ تحفہ ہے یا صدقہ ہے۔ اگر یہ عرض کی جاتی کہ صدقہ ہے تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے: تم اسے کھالو لیکن آپ خود اسے تناول نہ فرماتے، اگر یہ بتایا جاتا کہ ہدیہ ہے، تو آپ اپنا دست مبارک آگے بڑھا کر ان لوگوں کے ساتھ اسے تناول فرمالیتے۔

18 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، قَالَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا تو عرض کی گئی کہ یہ وہ گوشت ہے جو بریرہ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ تھا لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

19 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْهُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ، وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا، فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں: انہوں نے بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا اس کے مالکوں نے اس کے ولاء کی شرط رکھی۔ اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا گیا، آپ نے فرمایا: تم اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ ولاء کا حق آزاد کرنے والے کو ہوتا ہے۔ پھر بریرہ کو کچھ گوشت بطور ہدیہ دیا گیا تو آپ ﷺ سے

اشْتَرِيهَا، فَأَعْتِقِيهَا، فَإِنَّمَا الوَلاَءُ لِمَنْ أَعْتَقَ ، وَأُهْدِيَ لَهَا لَحْمٌ، فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا تُصُدِّقَ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ، قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: زَوْجُهَا حُرٌّ أَوْ عَبْدٌ؟ قَالَ شُعْبَةُ: سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ زَوْجِهَا، قَالَ: لاَ أَدْرِي أَحُرٌّ أَمْ عَبْدٌ

عرض کی گئی کہ یہ تو بریرہ کو صدقہ دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اس کے لیے صدقہ ہے، لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔ پھر بریرہ کو کا اختیار دیا گیا۔ عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، اس کا خاوند شاید آزاد شخص تھا یا غلام تھا، شعبہ بیان کرتے ہیں، میں نے عبدالرحمٰن سے اس کے خاوند کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: مجھے علم نہیں وہ آزاد تھا یا غلام تھا۔

20 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الحَسَنِ، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، فَقَالَ: عِنْدَكُمْ شَيْءٌ. قَالَتْ: لاَ، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ أُمُّ عَطِيَّةَ، مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ إِلَيْهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس کھانے کے لیے کچھ ہے۔ انھوں نے عرض کی: نہیں! صرف کچھ گوشت ہے۔ ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بکرے کا گوشت بھیجا ہے جو اس کے پاس صدقہ آیا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی جگہ پہنچ چکا گیا۔

7- بَابُ مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ وَتَحَرَّى بَعْضَ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

جب کوئی اپنے کسی دوست کو ہدیہ بھیجے اور بطور خاص اس کی کسی خاص بیوی کے ہاں بھیجے

21 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمِي وَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: إِنَّ صَوَاحِبِي اجْتَمَعْنَ، فَذَكَرْتُ لَهُ، فَأَعْرَضَ عَنْهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ بطور خاص میری باری والے دن میں تحائف بھیجا کرتے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میری ساتھی خواتین اکٹھی ہوئیں تو سیدہ اسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ حضور کیا تو آپ نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

22 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

-22 المعجم الکبیر للطبرانی:132

عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ حِزْبَيْنِ، فَحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسَوْدَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةٌ يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَخَّرَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبُ الْهَدِيَّةِ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبُ أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِهِ إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا، فَكَلِّمِيهِ قَالَتْ: فَكَلَّمَتْهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلْنَهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِّمِيهِ حَتَّى يُكَلِّمَكِ، فَدَارَ إِلَيْهَا فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَ لَهَا: لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّ الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي وَأَنَا فِي ثَوْبِ امْرَأَةٍ، إِلَّا عَائِشَةَ ، قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے دو گروہ تھے۔ ان میں سے ایک گروہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں جبکہ دوسرے گروہ میں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج تھیں۔ مسلمانوں کو یہ بات معلوم تھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ محبت فرماتے ہیں۔ اس لیے ان میں سے جب کسی کو کوئی تحفہ بھیجنا ہوتا تھا تو وہ اسے اٹھا رکھتا تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جلوہ فرما ہوتے تھے تو اس روز وہ تحفہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گروہ نے اس کے متعلق بات کی انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق بات کریں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو یہ ہدایت فرمائیں کہ اگر کسی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ بھیجنا ہو تو وہ بھیج دیا کرے آپ خواہ کسی بھی زوجہ محترمہ کے گھر پر ہوں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی جو ان خواتین نے کی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی جواب نہ دیا خواتین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: آپ نے مجھ سے کچھ ارشاد نہیں فرمایا۔ ان خواتین نے پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا آپ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کریں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے ہاں تشریف لائے تو

اَذَاكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، ثُمَّ اِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَرْسَلَتْ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: اِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ. فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ اَلاَ تُحِبِّينَ مَا اُحِبُّ؟ ، قَالَتْ: بَلَى. فَرَجَعَتْ اِلَيْهِنَّ. فَاَخْبَرَتْهُنَّ. فَقُلْنَ: ارْجِعِي اِلَيْهِ. فَاَبَتْ اَنْ تَرْجِعَ. فَاَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ. فَاَتَتْهُ. فَاَغْلَظَتْ. وَقَالَتْ: اِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللّٰهَ العَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ اَبِي قُحَافَةَ. فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا حَتَّى تَنَاوَلَتْ عَائِشَةَ وَهِيَ قَاعِدَةٌ فَسَبَّتْهَا. حَتَّى اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَنْظُرُ اِلَى عَائِشَةَ. هَلْ تَكَلَّمُ. قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ حَتَّى اَسْكَتَتْهَا. قَالَتْ: فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى عَائِشَةَ. وَقَالَ: اِنَّهَا بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ . قَالَ البُخَارِيُّ: الكَلاَمُ الاَخِيرُ قِصَّةُ فَاطِمَةَ . يُذْكَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ. عَنْ رَجُلٍ. عَنِ الزُّهْرِيِّ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ. وَقَالَ اَبُو مَرْوَانَ. عَنْ هِشَامٍ. عَنْ عُرْوَةَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ. وَعَنْ هِشَامٍ. عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ. وَرَجُلٍ مِنَ المَوَالِي. عَنِ الزُّهْرِيِّ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاسْتَاْذَنَتْ فَاطِمَةُ

انہوں نے اس کے متعلق آپ سے عرض کی تو آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ان خواتین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا آپ نے مجھے کوئی جواب ارشاد نہیں فرمایا۔ ان خواتین نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ پھر نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں اور اس وقت تک عرض کریں جب تک وہ آپ کو جواب نہ دیں۔ جب نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے عرض کی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا عائشہ کے متعلق مجھے اذیت نہ دو کیونکہ صرف عائشہ ایسی بیوی ہے کہ جب میں اس کے ساتھ لحاف میں ہوتا ہوں تو مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس بات سے توبہ کرتی ہوں کہ آپ کو اذیت ہو۔ پھر ان خواتین نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو نبی ﷺ کی صاحبزادی ہیں، کو بلایا اور انہیں نبی ﷺ کی خدمت میں بھیجا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: آپ کی ازواج آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہیں: آپ ابوبکر کی صاحبزادی کے متعلق انصاف سے کام لیں۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے یہ بات کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی کیا تم اسے پسند نہیں کروگی جسے میں پسند کرتا ہوں، انہوں نے عرض کی: جی ہاں! سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان خواتین کے پاس واپس گئی اور انہیں اس کے متعلق بتایا، ان خواتین نے سیدہ

فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا: آپ دوبارہ نبی ﷺ کے پاس جائیں لیکن انہوں نے دوبارہ جانے سے انکار فرما دیا۔ پھر ان خواتین نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش کو بھیجا وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور سخت لہجے میں بات کی۔ انہوں نے کہا: آپ کی ازواج آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر کہتی ہیں، ابن ابی قحافہ کی صاحبزادی کے معاملے میں انصاف سے کام لیں، ان کی آواز بلند ہوگئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی سختی سے کہا نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب دیکھنے لگے کہ یہ انہیں جواب دیں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جواب دینا شروع کیا تو سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا خاموش ہوگئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب دیکھ کر فرمایا: یہ ابوبکر کی بیٹی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، کلام کا آخری حصہ جس میں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھی۔

8- بَابُ مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

کون سا تحفہ لوٹایا نہیں جاسکتا

23- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَنَاوَلَنِي طِيبًا، قَالَ: كَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَا يَرُدُّ

عزرہ بن ثابت انصاری بیان کرتے ہیں، ثمامہ بن عبداللہ نے مجھے یہ بات بتائی جب میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے خوشبودی اور بتایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا خوشبو کے تحفے کو لوٹایا نہیں کرتے تھے۔ انہوں

23- جامع ترمذی: 2789، مسند امام احمد بن حنبل: 12379

الطِّيبَ قَالَ: وَزَعَمَ أَنَسٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرُدُّ الطِّيبَ

نے یہ بھی بتایا: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ خوشبو کے تحفے کو لوٹایا نہیں کرتے تھے۔

9- بَابُ مَنْ رَأَى الهِبَةَ الغَائِبَةَ جَائِزَةً

جن کے نزدیک غیر موجود ہبہ بھی جائز ہے

24 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ، أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، وَمَرْوَانَ، أَخْبَرَاهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ جَاءُونَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذَلِكَ، فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللَّهُ عَلَيْنَا ، فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مروان بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کی خدمت میں ہوازن کا وفد حاضر ہوا تو آپ لوگوں کے درمیان رونق افروز ہوگئے۔ پھر آپ نے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی، پھر آپ نے فرمایا: تمہارے بھائی توبہ کرتے ہوئے تمہاری جانب آئے ہیں، میرا خیال ہے ہم ان کے قیدی انہیں واپس کر دیتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص اپنی خوشی سے ایسا کرنا چاہے وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ وصول کرنا چاہے تو جیسے ہی اللہ تعالیٰ پہلا مال فئی عطا کرے گا ہم اسے ادائیگی کر دیں گے۔ تو لوگوں نے عرض کی: ہم اپنی خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔

10- بَابُ المُكَافَأَةِ فِي الهِبَةِ

ہبہ کا بدلہ لینا

25 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْبَلُ الهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا ، لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ، وَمُحَاضِرٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور اس کا بدلہ بھی دیتے تھے۔

-25 سنن ابوداؤد: 3536، جامع ترمذی: 1953، مسند امام احمد بن حنبل: 42635، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11800، معجم الاوسط للطبرانی: 8031

11-بَابُ الهِبَةِ لِلْوَلَدِ، وَإِذَا أَعْطَى بَعْضَ وَلَدِهِ شَيْئًا لَمْ يَجُزْ، حَتَّى يَعْدِلَ بَيْنَهُمْ وَيُعْطِيَ الآخَرِينَ مِثْلَهُ، وَلاَ يُشْهَدُ عَلَيْهِ

اولاد کو ہبہ کرنا جب کوئی اپنی ایک اولاد کو کوئی چیز دے تو یہ جائز نہیں ہے جب تک تمام اولاد کے درمیان مساوات نہ کرے اور دوسروں کو بھی اس کی مثل کوئی چیز نہ دے اور اس پر گواہ بنانے کی حاجت نہیں ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلاَدِكُمْ فِي العَطِيَّةِ وَهَلْ لِلْوَالِدِ أَنْ يَرْجِعَ فِي عَطِيَّتِهِ وَمَا يَأْكُلُ مِنْ مَالِ وَلَدِهِ بِالْمَعْرُوفِ، وَلاَ يَتَعَدَّى " وَاشْتَرَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُمَرَ بَعِيرًا ثُمَّ أَعْطَاهُ ابْنَ عُمَرَ. وَقَالَ: اصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ

نبی ﷺ فرماتے ہیں: اپنی اولاد کے درمیان عطیہ دیتے ہوئے انصاف کرو۔ کیا والد کو یہ حق ہے کہ وہ اپنا دیا ہوا عطیہ واپس لے اور وہ اپنی اولاد کے مال میں سے مناسب طریقے سے کھائے اور اس میں حد سے نہ بڑھے۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونٹ خرید فرما کر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دے دیا تھا اور فرمایا تھا تم اس کا جو چاہو کرو۔

26 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِي هَذَا غُلاَمًا. فَقَالَ: أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ. قَالَ: لاَ. قَالَ فَارْجِعْهُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ان کے والد انہیں لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنے اس بیٹے کو تحفے میں غلام دیا ہے، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے سب بچوں کو اسی کی مثل تحفے کے طور پر دیا ہے۔ انہوں نے بتایا: نہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم اس سے واپس لے لو۔

12-بَابُ الإِشْهَادِ فِي الهِبَةِ

ہبہ کرنے میں گواہ بنانا

27 - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ اس وقت منبر پر موجود تھے، میرے والد نے مجھے

26- صحیح مسلم:1623' سنن ابوداؤد:3543' جامع ترمذی:1367' سنن نسائی:3672' موطا امام مالک:1437' مسند امام احمد بن حنبل:18384

النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: أَعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْطَيْتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: أَعْطَيْتَ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هٰذَا؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ، قَالَ: فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ

ایک عطیہ دیا تو میری والدہ سیدہ عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک آپ اللہ کے رسول کو اس کا گواہ نہ بنائیں۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں نے اپنے اور عمرہ کے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے، انہوں نے مجھے یہ کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تم نے اپنے سب بچوں کو اسی کی مثل عطیہ دیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے متعلق انصاف کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ واپس آئے اور انہوں نے اپنا عطیہ واپس لے لیا۔

13- بَابُ هِبَةِ الرَّجُلِ لِامْرَأَتِهِ وَالْمَرْأَةِ لِزَوْجِهَا

خاوند کا اپنی بیوی کو اور بیوی کا اپنے خاوند کو ہبہ کرنا

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: جَائِزَةٌ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: لَا يَرْجِعَانِ وَاسْتَأْذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ: فِيمَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: هَبِي لِي بَعْضَ صَدَاقِكِ أَوْ كُلَّهُ، ثُمَّ لَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى طَلَّقَهَا فَرَجَعَتْ فِيهِ، قَالَ: يَرُدُّ إِلَيْهَا إِنْ كَانَ خَلَبَهَا، وَإِنْ كَانَتْ أَعْطَتْهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهِ خَدِيعَةٌ، جَازَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: (فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ) (النساء: 4)

ابراہیم (نخعی) فرماتے ہیں: یہ جائز ہے۔ عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں: یہ دونوں رجوع نہیں کر سکتے۔ نبی ﷺ نے اپنی ازواج سے یہ اجازت لی تھی کہ آپ علالت کے ایام حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گزاریں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرنے کے بعد اسے دوبارہ چاٹ لے۔ زہری فرماتے ہیں: جو شخص اپنی بیوی سے یہ کہے: تم اپنے مہر کا کچھ حصہ یا اپنا پورا مہر معاف کر دو اور پھر کچھ عرصے بعد وہ اسے طلاق دے اور وہ عورت اس کے متعلق رجوع کرنا چاہے۔ زہری فرماتے ہیں: وہ مرد اس عورت کو مہر ادا کرے گا اگر اس مرد نے اس عورت

کو دھوکہ دیا تھا لیکن اگر عورت نے اپنی خوشی کے ساتھ مرد کو مہر معاف کر دیا تھا اس میں مرد کی جانب سے کوئی دھوکہ نہیں تھا تو یہ جائز ہوگا۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ۔ (پ ۴ النسآء آیت ۴)

28 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَّ لَهُ، فَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلاَهُ الأَرْضَ، وَكَانَ بَيْنَ العَبَّاسِ وَبَيْنَ رَجُلٍ آخَرَ، فَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَذَكَرْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ، فَقَالَ لِي: وَهَلْ تَدْرِي مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ تُسَمِّ عَائِشَةُ؟ قُلْتُ: لاَ، قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی ﷺ شدید علیل ہوگئے، آپ کی علالت بڑھ گئی تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت طلب فرمائی کہ آپ اپنی علالت کے ایام میرے گھر میں بسر کریں۔ ازواج نے آپ کو اجازت دے دی۔ نبی ﷺ دو افراد کے سہارے اپنے قدم مبارک گھسیٹتے ہوئے تشریف لائے، آپ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور صاحب کے درمیان چل رہے تھے۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا، جو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے بیان کی تھی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا: کیا آپ کو علم ہے؟ وہ دوسرے صاحب کون تھے؟ جن کا نام سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہیں لیا۔ میں نے جواب دیا: نہیں۔ انہوں نے بتایا: وہ حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

29 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

29- صحیح مسلم:1622' سنن ابوداؤد:3538' سنن ابن ماجہ:2386' مسند امام احمد بن حنبل:1872' صحیح ابن حبان:5121' المعجم الکبیر للطبرانی:10693

وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہبہ کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کرنے کے بعد اسے چاٹ لے۔

14- بَابُ هِبَةِ المَرْأَةِ لِغَيْرِ زَوْجِهَا وَعِتْقِهَا، إِذَا كَانَ لَهَا زَوْجٌ فَهُوَ جَائِزٌ، إِذَا لَمْ تَكُنْ سَفِيهَةً، فَإِذَا كَانَتْ سَفِيهَةً لَمْ يَجُزْ

عورت کا اپنے خاوند کی بجائے کسی اور کو ہبہ کرنا، یا کسی غلام کو آزاد کرنا جبکہ اس کا خاوند موجود ہو، اور وہ عورت بیوقوف نہ ہو، اگر وہ عورت نا سمجھ ہو تو یہ جائز نہیں ہوگا

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمْ﴾ (النساء: 5)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو۔ (پ ۴ النسآء آیت ۵)

30- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِيَ مَالٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ، فَأَتَصَدَّقُ؟ قَالَ: تَصَدَّقِي، وَلَا تُوعِي فَيُوعَى عَلَيْكِ

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ مال ہے اور یہ وہی مال ہے جو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے دیا، کیا میں اسے صدقہ کر سکتی ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے صدقہ کر سکتی ہو، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے صدقہ کرو اسے رکھو نہیں، ورنہ یہ تمہیں بھی نہیں ملے گا۔

31- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنْفِقِي، وَلَا تُحْصِي، فَيُحْصِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ، وَلَا تُوعِي، فَيُوعِيَ اللَّهُ عَلَيْكِ

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے خرچ کرو! اسے گن، گن کے نہ رکھو، ورنہ اللہ تمہیں شمار میں عطا فرمائے گا اور اسے اٹھا کے نہ رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تم سے بھی اٹھا رکھے گا۔

32- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ

سیدہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے اپنی ایک کنیز کو آزاد کر دیا، انہوں نے اس

-32 صحیح مسلم: 999، مسند امام احمد بن حنبل: 26865، صحیح ابن خزیمہ: 2434، صحیح ابن حبان: 3343، المعجم الکبیر للطبرانی: 1067، السنن الکبریٰ للبیہقی: 7551

مَيْمُونَةَ بِنْتَ الحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً وَلَمْ تَسْتَأْذِنِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا فِيهِ، قَالَتْ: أَشَعَرْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنِّي أَعْتَقْتُ وَلِيدَتِي، قَالَ: أَوَفَعَلْتِ؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّكِ لَوْ أَعْطَيْتِهَا أَخْوَالَكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ، وَقَالَ بَكْرُ بْنُ مُضَرَ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، إِنَّ مَيْمُونَةَ أَعْتَقَتْ

کے متعلق نبی ﷺ سے اجازت نہیں لی جب سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخصوص دن آیا نبی ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو سیدہ میمونہ رضی الہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کو علم ہے میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ کر چکی ہو؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ اپنے ماموں کو دے دیتی یہ تمہارے لیے زیادہ اجر کا سبب ہوتا۔ یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

33 - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَبْتَغِي بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تھے تو آپ اپنی ازواج کے درمیان قرعہ اندازی فرماتے تھے ان میں سے جس کا نام نکل آتا تھا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے تھے۔ آپ نے تمام ازواج کے درمیان دن اور رات تقسیم فرما رکھے تھے البتہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایسا نہیں فرماتے تھے کیونکہ انہوں نے اپنا مخصوص دن اور رات سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیا تھا۔ وہ اس کے ذریعے نبی ﷺ کی خوشنودی پانا چاہتی تھیں۔

15 - بَابُ بِمَنْ يُبْدَأُ بِالهَدِيَّةِ

تحفہ دینے میں ابتداء کس سے کیا جائے

34 - وَقَالَ بَكْرٌ: عَنْ عَمْرٍو، عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَتْ وَلِيدَةً لَهَا، فَقَالَ لَهَا: وَلَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ أَخْوَالِكِ كَانَ أَعْظَمَ لِأَجْرِكِ

کریب بیان کرتے ہیں، سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کنیز کو آزاد کیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم یہ اپنے کسی ماموں کو دے دیتی تو زیادہ اجر و ثواب حاصل ہوتا۔

35- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ - رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا

طلحہ بن عبداللہ، جو بنی تیم بن مرہ سے تعلق رکھنے والے ایک فرد ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میرے دو پڑوسی ہیں میں ان دونوں میں سے کس کو تحفہ دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا دروازہ زیادہ قریب ہے۔

16- بَابُ مَنْ لَمْ يَقْبَلِ الْهَدِيَّةَ لِعِلَّةٍ

جو شخص کسی سبب ہدیہ قبول نہ کرے

وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: كَانَتِ الْهَدِيَّةُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً، وَالْيَوْمَ رِشْوَةٌ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے دورِ مبارک میں ہدیہ ہوا کرتا تھا لیکن آج یہ ہدیہ رشوت ہے۔

36- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيَّ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُخْبِرُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ، قَالَ صَعْبٌ: فَلَمَّا عَرَفَ فِي وَجْهِي رَدَّهُ هَدِيَّتِي قَالَ: لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلَكِنَّا حُرُمٌ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا، یہ نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں شامل ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک نیل گائے پیش کی، آپ اس وقت ابواء شاید ودان کے مقام پر موجود تھے۔ آپ احرام کی حالت میں تھے، نبی ﷺ نے اسے لوٹا دیا۔ حضرت صعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب واپس کرنے پر آپ نے میرے چہرے پر افسوس کے آثار دیکھے تو آپ نے فرمایا: ہم نے یہ صرف اس لیے واپس کیا کیونکہ اس وقت ہم احرام میں ہیں۔

37- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کو عامل مقرر کیا اس کا نام ابن اتبیہ تھا۔

اِسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْاُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِي، قَالَ: فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ اَوْ بَيْتِ اُمِّهِ، فَيَنْظُرَ يُهْدٰى لَهُ اَمْ لَا؟ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ اَحَدٌ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ، اِنْ كَانَ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ، اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ، اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ بِيَدِهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَةَ اِبْطَيْهِ: اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ، اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا

آپ نے اسے صدقہ وصول کرنے کے لیے مامور کیا تھا وہ آیا تو یہ بولا: یہ آپ کے لیے ہے اور یہ مجھے تحفہ دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر میں کیوں نہیں بیٹھے رہے تاکہ معلوم ہوتا کہ تمہیں تحفہ ملتا ہے یا نہیں ملتا، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جو بھی شخص اس طرح کی کوئی بھی چیز وصول کرے گا تو قیامت کے دن آئے گا تو اسے ساتھ لے کر آئے گا، اس نے وہ چیز اپنے کندھے پر اٹھائی ہوگی اگر وہ کوئی اونٹ ہوگا تو بلبلا رہا ہوگا اگر وہ کوئی گائے ہوگی تو ڈکرا رہی ہوگی، اگر بکری ہوگی تو منمنا رہی ہوگی، پھر نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک بلند کیے حتیٰ کہ ہم نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے، اے اللہ! کیا میں نے پہنچا دیا ہے، یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

17- بَابُ اِذَا وَهَبَ هِبَةً اَوْ وَعَدَ عِدَةً، ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَصِلَ اِلَيْهِ

جب کوئی شخص کچھ ہبہ کرے یا کوئی کچھ دینے کا وعدہ کرے اور پھر اس سے پہلے ہی فوت ہو جائے

وَقَالَ عَبِيدَةُ: اِنْ مَاتَ وَكَانَتْ فُصِلَتِ الْهَدِيَّةُ، وَالْمُهْدٰى لَهُ حَيٌّ فَهِيَ لِوَرَثَتِهِ، وَاِنْ لَمْ تَكُنْ فُصِلَتْ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الَّذِي اَهْدٰى وَقَالَ الْحَسَنُ: اَيُّهُمَا مَاتَ قَبْلُ فَهِيَ لِوَرَثَةِ الْمُهْدٰى لَهُ، اِذَا قَبَضَهَا الرَّسُولُ

عبیدہ فرماتے ہیں، اگر وہ فوت ہو جائے اور ہدیہ اس سے الگ ہو چکا ہو اور جس شخص کو ہدیہ دیا گیا ہے وہ زندہ ہو تو وہ اس شخص کے وارثوں کو ملے گا جس کو ہدیہ کیا گیا ہے، لیکن اگر وہ ہدیہ اس سے جدا نہیں ہوا تھا تو وہ ہدیہ کرنے والوں کے وارثوں کو ملے گا۔ حسن بصری فرماتے ہیں: ان دونوں میں سے جو بھی فوت ہو جائے وہ ہدیہ اس شخص کے وارثوں کو ملے گا جسے ہدیہ کیا گیا تھا جبکہ قابض اسے اپنے قبضے میں لے چکا ہو۔

38 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا - ثَلَاثًا. فَلَمْ يَقْدَمْ حَتَّى تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَبُو بَكْرٍ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ، فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَدَنِي فَحَثَى لِي ثَلَاثًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر بحرین کا مال آیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا یہ آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا: وہ مال آنے سے پہلے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اعلان کرنے والے سے کہا اس نے یہ اعلان کیا: جس شخص کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی وعدہ کیا ہو یا آپ سے اس نے کوئی قرض لینا ہو تو وہ ہمارے پاس آجائے میں ان کے پاس گیا میں نے انہیں بتایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ وعدہ فرمایا تھا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ دونوں ہاتھ بھر کر مجھے دے دیئے۔

18- بَابٌ: كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

غلام یا سامان کا قبضہ کیسے ہو؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ، فَاشْتَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے خرید فرمالیا، آپ نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ تمہارا ہوا۔

39 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ، انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ، فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ،

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم فرمائیں، آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان میں سے کچھ نہیں دیا۔ حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اے میرے بیٹے! میرے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو، میں ان کے ساتھ چلا گیا۔ مخرمہ نے کہا: اے میرے بیٹے! اندر جا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لاؤ، میں آپ کو بلا کر لایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم

39- صحیح مسلم: 1058، سنن ابوداؤد: 4028، جامع ترمذی: 2818، سنن نسائی: 5324، مسند امام احمد بن حنبل: 18947، صحیح ابن حبان: 4817

فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا. فَقَالَ: خَبَأْنَا هٰذَا لَكَ. قَالَ: فَنَظَرَ اِلَيْهِ. فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ

جب باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک قبا تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ میں نے تمہارے لیے اٹھا کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دیکھا تو حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہو گئے۔

19 - بَابُ اِذَا وَهَبَ هِبَةً فَقَبَضَهَا الْاٰخَرُ وَلَمْ يَقُلْ قَبِلْتُ

جب کوئی ہبہ کرے اور دوسرا اسے قبضے میں لے اور یہ نہ کہے: میں نے قبول کیا

40 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: هَلَكْتُ. فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ . قَالَ: وَقَعْتُ بِاَهْلِي فِي رَمَضَانَ. قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً؟ . قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ . قَالَ: لَا. قَالَ: فَتَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ بِعَرَقٍ، وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ. فَقَالَ: اذْهَبْ بِهٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ . قَالَ: عَلٰى اَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ مِنَّا. قَالَ: اذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں ہلاک ہو گیا، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کی: میں نے رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر لی ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی غلام ہے، اس نے عرض کی: نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تم لگا تار دو ماہ روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کا کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے عرض کی نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، انصار میں سے ایک شخص ایک ”عرق“ لے کر آیا، عرق ایک پیمانہ ہے جس میں کھجوریں رکھی جاتی ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے ساتھ لے جاؤ اور اسے صدقہ کرو۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم سے بھی زیادہ کوئی حاجت مند ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے پورے شہر میں ہمارے گھر والوں سے زیادہ اور کوئی حاجت مند نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

20- بَابُ إِذَا وَهَبَ دَيْنًا عَلَى رَجُلٍ

قَالَ شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ: هُوَ جَائِزٌ وَوَهَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِرَجُلٍ دَيْنَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيْهِ حَقٌّ، فَلْيُعْطِهِ أَوْ لِيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ فَقَالَ جَابِرٌ: قُتِلَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُرَمَاءَهُ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي

جب کوئی شخص قرض ہبہ کر دے

شعبہ، حکم کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایسا کرنا جائز ہے۔ امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک شخص کو اپنا قرض ہبہ کر دیا تھا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ذمے دوسرے کا کوئی حق ہو اسے وہ ادا کر دینا چاہیے یا معاف کروالینا چاہیے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے والد شہید ہو گئے ان کے ذمہ کچھ قرض تھا، نبی ﷺ نے قرض خواہوں سے یہ فرمائش کی کہ وہ میرے باغ کا پھل حاصل کر لیں اور میرے والد کا قرض معاف کر دیں۔

41- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا، فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ، فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي، وَيُحَلِّلُوا أَبِي، فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَائِطِي وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَلَكِنْ قَالَ: سَأَغْدُو عَلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهِ بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُهَا فَقَضَيْتُهُمْ حُقُوقَهُمْ، وَبَقِيَ لَنَا مِنْ ثَمَرِهَا بَقِيَّةٌ، ثُمَّ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَأَخْبَرْتُهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہو گئے۔ قرض خواہوں نے اپنے قرض کے لئے سختی کی، میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ سے اس کے متعلق عرض کی آپ نے ان سے یہ فرمائش کی کہ وہ میرے باغ کا پھل قبول کر لیں اور میرے والد کا قرض معاف کر دیں لیکن انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے میرے باغ میں سے کچھ بھی انہیں نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: کل میں تمہاری جانب آؤں گا، اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اگلے دن آپ صبح کے وقت ہمارے ہاں تشریف لے آئے۔ آپ نے باغ کا چکر لگایا اور باغ کے پھل میں برکت کی دعا فرمائی میں نے اس پھل کو توڑنا شروع کیا اور ان سب کے قرض کو ادا کر دیا پھر بھی ہمارے پاس اس باغ کے پھل باقی بچ گئے۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ

بِذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: اسْمَعْ. وَهُوَ جَالِسٌ. يَا عُمَرُ. فَقَالَ: أَلَا يَكُونُ، قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ وَاللّٰهِ. إِنَّكَ لَرَسُولُ اللّٰهِ

تشریف فرما تھے، میں نے آپ کو اس کے متعلق عرض کی: نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: سنو، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت وہاں بیٹھے ہوئے تھے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ہمیں پہلے سے ہی اس بات کا یقین ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اللہ کی قسم! آپ اللہ کے رسول ہیں۔

21- بَابُ هِبَةِ الْوَاحِدِ لِلْجَمَاعَةِ

ایک شخص کا کچھ لوگوں کو کوئی چیز ہبہ کرنا

وَقَالَتْ أَسْمَاءُ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَابْنِ أَبِي عَتِيقٍ: "وَرِثْتُ عَنْ أُخْتِي عَائِشَةَ مَالًا بِالْغَابَةِ. وَقَدْ أَعْطَانِي بِهِ مُعَاوِيَةُ مِائَةَ أَلْفٍ. فَهُوَ لَكُمَا

سیدہ اسماء نے قاسم بن محمد اور ابن ابی عتیق سے یہ کہا تھا: مجھے اپنی بہن کی جانب سے وراثت میں "غابہ" میں ایک مال ملا تھا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا معاوضہ ایک لاکھ درہم رکھا وہ تم دونوں کے ہوئے۔

42- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ. حَدَّثَنَا مَالِكٌ. عَنْ أَبِي حَازِمٍ. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ. فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ الْأَشْيَاخُ. فَقَالَ لِلْغُلَامِ: إِنْ أَذِنْتَ لِي أَعْطَيْتُ هَؤُلَاءِ. فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدًا. فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ نے اسے نوش فرمالیا آپ کے دائیں جانب ایک کم سن نوجوان تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ لوگ تھے۔ نبی ﷺ نے نوجوان سے فرمایا اگر تم مجھے یہ اجازت دو تو میں ان لوگوں کو یہ پہلے دے دوں؟ اس نے عرض کی: آپ کی جانب سے آنے والے اپنے حصے میں، میں کسی کے لیے ایثار نہیں کروں گا؟ یا رسول اللہ! تو نبی ﷺ نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

23- بَابُ الْهِبَةِ الْمَقْبُوضَةِ وَغَيْرِ الْمَقْبُوضَةِ. وَالْمَقْسُومَةِ وَغَيْرِ الْمَقْسُومَةِ

وہ ہبہ جو قبضے میں لیا جا سکے یا جو قبضے میں نہ لیا جا سکے یا جو تقسیم کیا جا سکے یا جو تقسیم نہ کیا جا سکے

وَقَدْ وَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے ہوازن کو مال

وَاَصْحَابُهُ لِهَوَازِنَ مَا غَنِمُوا مِنْهُمْ وَهُوَ غَيْرُ مَقْسُومٍ

غنیمت ہبہ کر دیا تھا حالانکہ اسے تقسیم نہیں کیا جا سکتا تھا۔

حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مسجد میں حاضر ہوا آپ نے مجھے ادا کر دیا اور اضافی ادائیگی بھی کی۔

43 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: بِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِيرًا فِي سَفَرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَوَزَنَ - قَالَ شُعْبَةُ: أُرَاهُ فَوَزَنَ لِي - فَأَرْجَحَ، فَمَا زَالَ مَعِي مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى أَصَابَهَا أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دورانِ سفر اپنا اونٹ فروخت کر دیا جب ہم لوگ مدینہ منورہ آئے تو آپ نے فرمایا: مسجد میں جا کر دو رکعات ادا کرو پھر آپ نے وزن کروا کے اس کی قیمت مجھے ادا کر دی۔ شعبہ بیان کرتے ہیں میرا یہ خیال ہے، انہوں نے یہ بھی بتایا تھا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے زیادہ وزن عطا کیا تھا وہ قیمت میرے پاس رہی حتیٰ کہ واقعہ حرہ میں اہل شام نے اس پر قبضہ کر لیا۔

44 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِشَرَابٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هَؤُلَاءِ . فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللّٰهِ لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، فَتَلَّهُ فِي يَدِهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک مشروب پیش کیا گیا آپ کے دائیں جانب ایک نوجوان تھا اور بائیں جانب عمر رسیدہ افراد تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس نوجوان سے فرمایا: مجھے یہ اجازت دو گے کہ میں یہ ان لوگوں کو دے دوں؟ اس نوجوان نے عرض کی: نہیں۔ اللہ کی قسم! آپ کی جانب سے آنے والے اپنے حصے میں، میں کسی کے لیے ایثار کروں گا، تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

45 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کچھ قرض لینا تھا (اس نے

سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَيْنٌ، فَهَمَّ بِهِ اَصْحَابُهُ، فَقَالَ: دَعُوهُ، فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وَقَالَ: اشْتَرُوا لَهُ سِنًّا، فَاَعْطُوهَا اِيَّاهُ فَقَالُوا: اِنَّا لَا نَجِدُ سِنًّا اِلَّا سِنًّا هِيَ اَفْضَلُ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: فَاشْتَرُوهَا، فَاَعْطُوهَا اِيَّاهُ، فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَحْسَنَكُمْ قَضَاءً

قرض مانگتے ہوئے سختی سے بات کی) آپ کے صحابہ اسے مارنے کے لیے بڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! کیونکہ جس کا حق ہو اسے بات کرنے کا حق ہوتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے ایک اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔ لوگ نے عرض کی: ہمیں اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ مل رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے وہی خرید کر دے دو تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

23- بَابُ اِذَا وَهَبَ جَمَاعَةٌ لِقَوْمٍ

جب ایک جماعت لوگوں کے لیے کوئی چیز ہبہ کر دے

46 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، اَخْبَرَاهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَاَلُوهُ اَنْ يَرُدَّ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ: "مَعِي مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَاْنَيْتُ"، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ، قَالُوا: فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَاَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ جَاءُونَا تَائِبِينَ

مروان بن حکم اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب ہوازن کا وفد مسلمان ہو کر آیا اور انہوں نے آپ سے یہ عرض کی کہ آپ ان کے اموال اور ان کے قیدی انہیں واپس کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ جو لوگ ہیں انہیں تم دیکھ رہے ہو میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہ ہے جو سب سے زیادہ سچی ہو، تم دو میں سے ایک بات کو قبول کر لو، یا قیدی لے لو یا مال لے لو۔ میں نے انھیں سنبھال رکھا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں* دونوں میں سے ایک چیز کی واپسی پر دس دن ان کا انتظار کیا تھا۔ جب ان لوگوں کے سامنے یہ بات واضح ہو گئی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دونوں میں سے کوئی ایک چیز واپس کریں گے تو انہوں نے عرض کی: ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے درمیان جلوہ فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان کے

وَاِنِّي رَاَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ. فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ. فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَكُونَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ . فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَهُمْ. فَقَالَ لَهُمْ: اِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيهِ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ. فَارْجِعُوا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ اَمْرَكُمْ . فَرَجَعَ النَّاسُ، فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ. ثُمَّ رَجَعُوا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَاَخْبَرُوهُ اَنَّهُمْ طَيَّبُوا. وَاَذِنُوا وَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا مِنْ سَبْيِ هَوَازِنَ. هٰذَا آخِرُ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ يَعْنِي فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا

مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا: امابعد! یہ تمہارے بھائی ہیں جو توبہ کرتے ہوئے ہمارے جانب آئے ہیں میرا خیال ہے کہ میں ان کے قیدی ان کے حوالے کردوں تم لوگوں میں سے جو کوئی بخوشی ایسا کرنا چاہتا ہو وہ ایسا کرے اور جو شخص اپنا حصہ رکھنا چاہتا ہو تو جیسے ہی اللہ تعالیٰ ہمیں پہلا مال فے عطا کرے گا ہم اس کے حصے کی ادائیگی اسے کردیں گے لوگوں نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم بخوشی ایسا کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہمیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ تم واپس جاؤ اور تمہارے بڑے ہمارے پاس آکر تمہارے معاملے میں بات کریں۔ لوگ واپس چلے گئے ان کے بڑوں نے ان کے ساتھ بات کی، پھر انہوں نے واپس آکر نبی ﷺ سے عرض کی: ان سب نے بخوشی اس بات کی اجازت دی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہوازن کے قیدیوں کے متعلق یہ روایت ہم تک پہنچی ہے۔

24- بَابُ مَنْ اُهْدِيَ لَهُ هَدِيَّةٌ وَعِنْدَهُ جُلَسَاؤُهُ، فَهُوَ اَحَقُّ

جس شخص کو کوئی ہدیہ دیا جائے اور اس کے پاس اور افراد بھی موجود ہوں تو وہی شخص اس کا حقدار ہوگا

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: اَنَّ جُلَسَاءَهُ شُرَكَاءُ وَلَمْ يَصِحَّ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت یہ ذکر ہوئی ہے: اس کے ساتھ بھی اس کے حقدار ہوں گے، لیکن یہ صحیح نہیں ہے۔

47- حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ، اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ اَبِي سَلَمَةَ، عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے متعلق یہ بات روایت کرتے ہیں: آپ نے بطور قرض اونٹ لیا اس کا مالک آپ سے اس کی واپسی کا تقاضا

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہُ اَخَذَ سِنًّا. فَجَاءَ صَاحِبُہُ یَتَقَاضَاہُ فَقَالُوا لَہُ: فَقَالَ: اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا . ثُمَّ قَضَاہُ اَفْضَلَ مِنْ سِنِّہِ. وَقَالَ: اَفْضَلُکُمْ اَحْسَنُکُمْ قَضَاءً

کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ لوگوں نے اس سے کچھ کہا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے حق لینا ہو اسے بات کرنے کا حق ہوتا ہے۔ آپ نے اسے اس کے اونٹ سے زیادہ بہتر اونٹ عطا کیا اور فرمایا: تم میں سے زیادہ فضیلت وہ شخص رکھتا ہے جو اچھے طریقے سے قرض ادا کرے۔

48- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ عُیَیْنَۃَ. عَنْ عَمْرٍو. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا: اَنَّہُ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ. فَکَانَ عَلَی بَکْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ. فَکَانَ یَتَقَدَّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. فَیَقُولُ اَبُوہُ: یَا عَبْدَ اللّٰہِ. لَا یَتَقَدَّمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ. فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: بِعْنِیہِ ، فَقَالَ عُمَرُ: ہُوَ لَکَ. فَاشْتَرَاہُ. ثُمَّ قَالَ: ہُوَ لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ. فَاصْنَعْ بِہِ مَا شِئْتَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں شریک تھے وہ جس اونٹ پر سوار تھے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا اور بڑا سرکش تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ ان کے والد ان سے کہتے: اے عبداللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے کوئی نہ بڑھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم اسے مجھے فروخت کر دو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! یہ اب آپ کا ہوا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خرید فرما لیا اور پھر فرمایا: اے عبداللہ! یہ تمہارا ہوا تم اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔

25- بَابُ اِذَا وَہَبَ بَعِیرًا لِرَجُلٍ وَہُوَ رَاکِبُہُ فَہُوَ جَائِزٌ

جب کوئی کسی کو کوئی اونٹ دے اور وہ اس پر سوار ہو تو یہ جائز ہے

49 - وَقَالَ الْحُمَیْدِیُّ: حَدَّثَنَا سُفْیَانُ. حَدَّثَنَا عَمْرٌو. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا. قَالَ: کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ. وَکُنْتُ عَلَی بَکْرٍ صَعْبٍ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ: بِعْنِیہِ . فَابْتَاعَہُ. فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ہُوَ لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے، میں سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اسے مجھے فروخت کر دو۔ آپ نے اسے خرید فرما لیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! یہ تمہارا ہوا۔

26-بَابُ هَدِیَّةِ مَا یُکْرَهُ لُبْسُهَا

50-حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَاٰی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً سِیَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، لَوِ اشْتَرَیْتَهَا، فَلَبِسْتَهَا یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوُفُدِ، قَالَ: اِنَّمَا یَلْبَسُهَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ ۔ ثُمَّ جَاءَتْ حُلَلٌ، فَاَعْطٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً، وَقَالَ: اَکَسَوْتَنِیهَا، وَقُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ فَقَالَ: اِنِّي لَمْ اَکْسُکَهَا لِتَلْبَسَهَا ۔ فَکَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ بِمَکَّةَ مُشْرِکًا

وہ ہدیہ جسے پہننا حرام ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک ریشمی حلہ مسجد کے دروازے پر فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ اسے خرید فرمالیں اور جمعہ کے روز اور جب کوئی وفد آئے، اسے زیب تن فرما لیا کریں تو یہ مناسب ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ حلے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک حلہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا آپ مجھے پہننے کے لیے دے رہے ہیں؟ جبکہ آپ نے عطارد کے حلے کے متعلق فلاں بات فرمائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ میں نے تمہیں اس لیے نہیں دیا کہ تم اسے پہن لو، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ مکہ میں موجود اپنے ایک مشرک بھائی کو پہننے کے لیے دے دیا۔

51 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَبُوْ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ، عَنْ اَبِیهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَی النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ یَدْخُلْ عَلَیْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ، فَذَکَرَتْ لَهُ ذٰلِكَ، فَذَکَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اِنِّي رَاَیْتُ عَلٰی بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِیًّا ۔ فَقَالَ: مَا لِي وَلِلدُّنْیَا فَاَتَاهَا عَلِيٌّ، فَذَکَرَ ذٰلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِیَاْمُرْنِي فِیهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لائے لیکن اندر داخل نہیں ہوئے پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس بات کا ذکر ان سے کیا۔ انہوں نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: میں نے اس کے دروازے پر ایک پردہ لگا ہوا دیکھا ہے۔ جس پر نقش ونگار بنے ہوئے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا دنیا کے

تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ، أَهْلِ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ

ساتھ کیا تعلق ہے، پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا ذکر کیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: وہ اس کے متعلق مجھے جو چاہیں حکم دیں، نبی ﷺ نے فرمایا: تم اسے فلاں گھر والوں کو دے دو انہیں اس کی حاجت ہوگی۔

52 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ المَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَهْدَى إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ، فَلَبِسْتُهَا، فَرَأَيْتُ الغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے میری جانب ریشمی جبہ بطور تحفہ بھیجا میں نے اسے پہن لیا پھر میں نے آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار دیکھے تو میں نے اسے پھاڑ کر اپنے گھر کی خواتین میں تقسیم کر دیا۔

27- بَابُ قَبُولِ الهَدِيَّةِ مِنَ المُشْرِكِينَ

مشرکین سے ہدیہ قبول کرنا

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلاَمُ بِسَارَةَ، فَدَخَلَ قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ أَوْ جَبَّارٌ، فَقَالَ: أَعْطُوهَا آجَرَ" وَأُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: أَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةً بَيْضَاءَ، وَكَسَاهُ بُرْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہجرت فرمائی وہ ایک بستی میں داخل ہوئے جہاں ایک ظالم شخص حکمران تھا اس نے کہا: اس خاتون کو ایک کنیز دے دو۔ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بکری بطور ہدیہ پیش کی گئی تھی جس میں زہر ملا ہوا تھا۔ حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، "ایلہ" کے حاکم نے آپ کی خدمت میں ایک سفید خچر بطور ہدیہ پیش کیا تھا تو آپ نے اسے ایک چادر بطور تحفہ عطا فرمائی تھی اور وہاں کے سمندر کی حکومت اس کے نام کر دی تھی۔

-52 صحیح مسلم: 2071، سنن ابوداؤد: 4043، مسند امام احمد بن حنبل: 698، سنن کبریٰ للبیہقی: 4016

53 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةُ سُنْدُسٍ، وَكَانَ يَنْهَى عَنِ الحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ پیش کیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ریشم پہننے سے منع فرماتے تھے۔ لوگوں کو وہ بہت پسند آیا، آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے زیادہ اچھے ہیں۔

54 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ يَهُودِيَّةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا، فَجِيءَ بِهَا فَقِيلَ: أَلاَ نَقْتُلُهَا، قَالَ: لاَ، فَمَا زِلْتُ أَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں زہر ملا ہوا بکری کا گوشت لے کر حاضر ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ تناول فرمالیا پھر اس عورت کو پیش کیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کیا ہم اس عورت کو قتل نہ کر دیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تالو میں اس کا اثر ہمیشہ محسوس کیا۔

55 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہم ایک سو تیس افراد تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے۔ ایک شخص کے پاس ایک صاع اناج تھا اسے گوندھا گیا پھر ایک مشرک آیا جو لمبے قد اور گندمی بالوں والا تھا۔ اس کے مالک کی بکریاں تھیں جنہیں وہ ہانک کر لا رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا فروخت کرو گے یا ویسے ہی دے دو گے۔ اس

53- صحیح مسلم:2468، جامع ترمذی:1723، سنن ابن ماجہ:157، سنن الکبریٰ للبیہقی:5900، سنن کبریٰ للنسائی:8221، شرح معانی الآثار:6194

54- صحیح مسلم:2190، سنن ابوداؤد:4508، مسند امام احمد بن حنبل:13309، مستدرک للحاکم:7090، السنن الکبریٰ للبیہقی:19500

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً. أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟ ". قَالَ: لاَ بَلْ بَيْعٌ. فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً. فَصُنِعَتْ. وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشْوَى. وَايْمُ اللَّهِ. مَا فِي الثَّلاَثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا. إِنْ كَانَ شَاهِدًا أَعْطَاهَا إِيَّاهُ. وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ. فَجَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ. فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا. فَفَضَلَتِ الْقَصْعَتَانِ. فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ. أَوْ كَمَا قَالَ

نے عرض کی: نہیں، فروخت کروں گا۔ نبی ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید فرمائی اس بکری کو ذبح کیا گیا۔ نبی ﷺ نے اس کی کلیجی کو بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم! ان ایک سو تیس افراد میں سے ہر ایک کو نبی ﷺ نے اس کلیجی کا حصہ دیا جو حاضر تھا اور جو غیر حاضر تھا اس کے لیے اٹھا کر رکھ لیا۔ آپ نے اس کو دو بڑے پیالوں میں رکھوایا تھا ان تمام حضرات نے اسے کھالیا ہم لوگ سیر ہو گئے پھر بھی دونوں پیالوں میں وہ سالن بچ گیا تو ہم نے اسے اونٹوں پر لاد دیا۔

28-بَابُ الْهَدِيَّةِ لِلْمُشْرِكِينَ

مشرکین کو ہدیہ دینا

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لاَ يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ. وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ. إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ) (الممتحنة:8)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں ان سے منع نہیں کرتا جو تم سے دین میں نہ لڑے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالا کہ ان کے ساتھ احسان کرو اور ان سے انصاف کا برتاؤ برتو بیشک انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں۔ (پ۲۸ الممتحنہ آیت۸)

56- حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ. حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً عَلَى رَجُلٍ تُبَاعُ. فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْتَعْ هَذِهِ الْحُلَّةَ تَلْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. وَإِذَا جَاءَكَ الْوَفْدُ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذَا مَنْ لاَ خَلاَقَ لَهُ فِي الآخِرَةِ. فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا. بِحُلَلٍ. فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ مِنْهَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک حلے کو فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی: اس حلے کو خرید فرمالیں اور جمعہ کے روز زیب تن فرمالیا کریں یا اس دن جب کوئی وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اسے وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ حلے فروخت کئے گئے، آپ نے ان میں سے ایک حلہ حضرت

بِحُلَّةٍ، فَقَالَ عُمَرُ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا تَبِيعُهَا، أَوْ تَكْسُوهَا. فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھجوایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں اسے کیسے پہن سکتا ہوں جبکہ آپ نے اس کے متعلق وہ بات ارشاد فرمائی ہے، آپ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میں نے تمہیں یہ اس لیے نہیں دیا تھا کہ تم اسے پہن لو اسے فروخت کر دیا کسی اور کو پہننے کے لیے دے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ میں موجود اپنے ایک بھائی کو دے دیا جس نے ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

57- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَدِمَتْ عَلَيَّ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ: وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ أُمِّي؟ قَالَ: نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں میری والدہ میرے ہاں آئیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کی بات ہے، وہ مشرکہ تھیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: کہ وہ کچھ مالی امداد چاہتی ہیں کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تم اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

29- بَابٌ: لاَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَرْجِعَ فِي هِبَتِهِ وَصَدَقَتِهِ

یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے ہبہ یا صدقہ کو واپس لے

58- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، وَشُعْبَةُ، قَالاَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ المُسَيِّبِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: العَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالعَائِدِ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا ایسا ہی ہے جیسا کوئی شخص اپنی قے کو چاٹ لے۔

57- صحیح مسلم:1003، سنن ابوداؤد:1668، صحیح ابن حبان:452، السنن الکبریٰ للبیہقی:7632، مسند امام ابوداؤد طیالسی:1643، الادب المفرد:25

59 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ، الَّذِي يَعُودُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَرْجِعُ فِي قَيْئِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں ، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایسی بری مثال ہمارے لائق نہیں ہے۔ جو اپنے ہبہ کو واپس لے وہ اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

60 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ وَاحِدٍ فَإِنَّ العَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک گھوڑے اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کے لیے دیا جس کے پاس وہ تھا اس نے اسے ضائع کر دیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ اس سے اس گھوڑے کو خرید لوں، میرا یہ خیال تھا کہ وہ اسے سستے داموں فروخت کر دے گا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اسے نہ خریدو اگر چہ وہ تمہیں ایک درہم میں وہ گھوڑا دے رہا ہو کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

61 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ بَنِي صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ جُدْعَانَ، ادَّعَوْا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى ذَلِكَ صُهَيْبًا، فَقَالَ مَرْوَانُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكُمَا عَلَى ذَلِكَ، قَالُوا ابْنُ عُمَرَ: فَدَعَاهُ، فَشَهِدَ لَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُهَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً، فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ

حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹوں نے یہ دعویٰ کیا کہ دو گھر اور ایک حجرہ ، نبی ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا مروان نے پوچھا: آپ کے حق میں گواہی کون دے گا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کو بلوایا تو انہوں نے یہ گواہی دی کہ نبی ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دو گھر اور ایک حجرہ عطا فرمایا تھا، تو مروان نے اس گواہی کے سبب ان کے بچوں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔

30-بَابُ مَا قِيلَ فِي العُمْرَى وَالرُّقْبَى

عمریٰ اور رقبیٰ کے متعلق جو کچھ مروی ہے

أَعْمَرْتُهُ الدَّارَ فَهِيَ عُمْرَى، جَعَلْتُهَا لَهُ. (اسْتَعْمَرَكُمْ فِيهَا)(هود:61): جَعَلَكُمْ عُمَّارًا

میں نے یہ گھر عمریٰ کے لیے دیا۔ استعمر کم فیھا یعنی تمہیں اس میں آباد کیا۔

62-حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالعُمْرَى، أَنَّهَا لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے متعلق یہ فیصلہ دیا ہے: یہ اس کا ہوگا جس کو ہبہ کیا گیا ہے۔

63-حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: العُمْرَى جَائِزَةٌ وَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: عمریٰ جائز ہے۔ یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

31-بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ مِنَ النَّاسِ الفَرَسَ وَالدَّابَّةَ وَغَيْرَهَا

جو لوگوں سے گھوڑا یا کوئی جانور، یا کوئی اور چیز ادھار لے

64-حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا مِنْ أَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ المَنْدُوبُ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مدینہ خوف زدہ ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گھوڑا عارضی طور پر لیا اس کا نام مندوب تھا آپ اس پر سوار ہوئے جب آپ واپس آئے تو فرمایا: میں نے کوئی خطرناک چیز نہیں دیکھی ہم نے گھوڑے کو سمندر کی طرح پایا ہے۔

-63 صحیح مسلم:1625، سنن ابوداؤد:3548، جامع ترمذی:1349، سنن نسائی:3717، مسند امام احمد بن حنبل:8548

-64 صحیح مسلم:2307، سنن ابوداؤد:4988، جامع ترمذی:1686، مسند امام احمد بن حنبل:12767، صحیح ابن حبان:5798، الادب المفرد:879

32- بَابُ الِاسْتِعَارَةِ لِلْعَرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

65- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، وَعَلَيْهَا دِرْعُ قِطْرٍ، ثَمَنُ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ، فَقَالَتْ: ارْفَعْ بَصَرَكَ إِلَى جَارِيَتِي انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا تُزْهَى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ، وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا كَانَتِ امْرَأَةٌ تُقَيَّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أَرْسَلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ

رخصتی کے وقت دلہن کے لیے کچھ ادھار لینا

عبدالواحد بن ایمن بیان کرتے ہیں، میرے والد نے مجھے یہ بتایا: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے ایک قطری پہنی ہوئی تھی جس کی قیمت تقریباً پانچ درہم تھی۔ انہوں نے فرمایا: میری اس کنیز کو دیکھو اسے یہ بھی پسند نہیں ہے کہ اسے گھر میں پہن لے، حالانکہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک قمیص ہمارے پاس ہوا کرتی تھی اور مدینہ منورہ میں جس بھی لڑکی کی شادی ہوتی تھی وہ قمیص عارتیاً مجھ سے لے جاتی تھی۔

33- بَابُ فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

66- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نِعْمَ الْمَنِيحَةُ اللِّقْحَةُ الصَّفِيُّ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّفِيُّ تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرُوحُ بِإِنَاءٍ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، وَإِسْمَاعِيلُ، عَنْ مَالِكٍ، قَالَ: نِعْمَ الصَّدَقَةُ

67- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ

منیحہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بہترین "منیحہ" دودھ دینے والی اونٹنی اور صاف دودھ دینے والی بکری ہے جو صبح و شام برتن بھر کے دودھ دے۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے تاہم اس میں "سب سے بہترین صدقہ" کے الفاظ ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب مہاجر مکہ سے مدینہ منورہ آئے تو ان

65- السنن الکبریٰ للبیہقی:11253، مسند اسحاق بن راھویہ:1295، المعجم الاوسط للطبرانی:3761

66- مسند ابو یعلیٰ:6288، مسند الشامیین للطبرانی:3308

67- صحیح مسلم:1771، صحیح ابن حبان:6282، السنن الکبریٰ للنسائی:8320، السنن الکبریٰ للبیہقی:11413

بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ، وَلَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ - يَعْنِي شَيْئًا - وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطُوهُمْ ثِمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسٍ أُمُّ سُلَيْمٍ كَانَتْ أُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أَعْطَتْ أُمُّ أَنَسٍ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ أُمَّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُمِّهِ عِذَاقَهَا، وَأَعْطَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ. وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ: أَخْبَرَنَا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا، وَقَالَ: مَكَانَهُنَّ مِنْ خَالِصِهِ

کے پاس کچھ نہیں تھا۔ انصار کے پاس زمینیں بھی تھیں اور گھر بھی تھے۔ انصار نے اپنا مال تقسیم کر کے انہیں دے دیا اور اپنے باغات کے پھل ہر سال انہیں دینے شروع کئے۔ مہاجرین وہاں کام کیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ سیدہ ام انس، جو سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور حضرت عبداللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی والدہ ہیں انہوں نے اپنے کچھ کھجوروں کے درخت نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیے۔ نبی ﷺ نے وہ درخت سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دیئے جو آپ کی کنیز تھیں اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ اہل خیبر کے ساتھ جنگ کر کے فارغ ہوئے اور آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو مہاجرین نے وہ تمام عطیات انصار کو واپس کر دیئے جو انصار نے انہیں دیئے تھے۔ نبی ﷺ نے ان کی والدہ کو ان کے درخت واپس کر دیئے اور آپ نے سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان درختوں کی جگہ اپنے باغ میں کچھ درخت عطا کر دیئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ایک روایت میں کچھ لفظی اختلاف ہے۔

68 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: چالیس خوبیاں ایسی ہیں، جن میں سب سے بڑی خوبی بکری کو بلا

68- سنن ابوداؤد: 1683، مسند امام احمد بن حنبل: 6488، صحیح ابن حبان: 5095، مستدرک للحاکم: 7578، السنن الکبریٰ للبیہقی: 7588

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ العَنْزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا، وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهَا الجَنَّةَ قَالَ حَسَّانُ: فَعَدَدْنَا مَا دُونَ مَنِيحَةِ العَنْزِ، مِنْ رَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ العَاطِسِ، وَإِمَاطَةِ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَنَحْوِهِ فَمَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً

معاضہ دینا ہے، جو ان خوبیوں میں سے کسی ایک خوبی پر بھی ثواب کے لیے اور وعدے کی تصدیق کے لیے عمل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عوض اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حسان نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے ان کی گنتی کرنا شروع کی جو بکری کو عطیہ دینے کے علاوہ ہیں، ان میں سلام کو جواب دینا، چھینکنے والے کو جواب دینا، راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹانا وغیرہ شامل ہیں لیکن ہم پندرہ سے زیادہ چیزیں شمار نہیں کر سکے۔

69 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لِرِجَالٍ مِنَّا فُضُولُ أَرَضِينَ، فَقَالُوا: نُؤَاجِرُهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ، فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى، فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس اضافی زمین موجود تھی انہوں نے کہا: ہم تہائی، چوتھائی یا نصف پیداوار کے عوض میں اسے معاوضے پر دے دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس کوئی زمین موجود ہو وہ خود اس میں کاشتکاری کرے یا وہ بلا معاوضہ اپنے بھائی کو دیدے اگر وہ ایسا نہیں کرنا چاہتا تو اپنی زمین اپنے پاس رکھے۔

70 - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ عَنِ الهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ البِحَارِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے ہجرت کے متعلق عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تمہارا بھلا ہو۔ ہجرت بہت اہم چیز ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ان میں سے کچھ بلا معاوضہ بھی دے دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم سمندروں کے اس پار جو بھی نیکی کرو گے تو اللہ

مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

تعالیٰ تمہارے عمل میں سے کوئی بھی چیز ضائع نہ فرمائے گا۔

71 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي - أَعْلَمُهُمْ بِذَاكَ يَعْنِي - ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أَرْضٍ تَهْتَزُّ زَرْعًا، فَقَالَ: لِمَنْ هَذِهِ؟، فَقَالُوا: اكْتَرَاهَا فُلاَنٌ، فَقَالَ: أَمَا إِنَّهُ لَوْ مَنَحَهَا إِيَّاهُ كَانَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهَا أَجْرًا مَعْلُومًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی سرزمین کی جانب تشریف لے گئے جہاں کھیت لہلہا رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: فلاں شخص نے اسے کرائے پر لیا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس کا مالک اسے بلا معاوضہ دے دیتا تو یہ اس کے لیے اس سے زیادہ بہتر تھا کہ وہ اس پر مقررہ معاوضہ وصول کرے۔

34-بَابُ إِذَا قَالَ: أَخْدَمْتُكَ هَذِهِ الجَارِيَةَ، عَلَى مَا يَتَعَارَفُ النَّاسُ، فَهُوَ جَائِزٌ

جب کوئی یہ کہے میں نے یہ کنیز تمہیں خدمت کے لیے دی، تو یہ لوگوں کے عام عرف کے حساب سے جائز ہوگا

وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: هَذِهِ عَارِيَّةٌ وَإِنْ قَالَ: كَسَوْتُكَ هَذَا الثَّوْبَ، فَهُوَ هِبَةٌ "

کچھ لوگ یہ کہتے ہیں: یہ عاریۃ شمار ہوگا۔ اگر کوئی شخص یہ کہے: میں یہ کپڑا تمہیں پہناتا ہوں تو یہ ہبہ شمار ہوگا۔

72 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ بِسَارَةَ، فَأَعْطَوْهَا آجَرَ، فَرَجَعَتْ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللَّهَ كَبَتَ الكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً ". وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَخْدَمَهَا هَاجَرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سیدہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ہجرت فرمائی تو ایک (حکمران) نے انہیں ایک کنیز دی جب سیدہ سارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا واپس آئیں تو انہوں نے عرض کی: کیا آپ کے علم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کافر شخص کو نامراد کیا اور اس نے ایک کنیز بھی دی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت روایت کرتے ہیں: اور یہ بتاتے ہیں: سیدہ ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ

35-بَابُ إِذَا حَمَلَ رَجُلًا عَلَى فَرَسٍ، فَهُوَ كَالعُمْرَى وَالصَّدَقَةِ
وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهَا

73 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَرَأَيْتُهُ يُبَاعُ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: لاَ تَشْتَرِهِ، وَلاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ

عنہا کو خدمت کے لیے دیا تھا۔

جو سواری کے لیے گھوڑا دے دے
عمر بھر کے لیے صدقہ اور ہبہ ہوگا۔
بعض کا کہنا ہے وہ شخص گھوڑا واپس لے سکتا ہے۔

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ایک گھوڑا راہِ خدا میں دیا پھر میں نے اسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے فرمایا: تم اسے نہ خریدو اور اپنے صدقہ کو واپس نہ لو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ المَنَاقِبِ

مناقب کا بیان

3-بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ) (الحجرات: 13) وَقَوْلِهِ (وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا) وَمَا يُنْهَى عَنْ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ، الشُّعُوبُ: النَّسَبُ البَعِيدُ، وَالقَبَائِلُ: دُونَ ذَلِكَ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ۲۶ الحجرات آیت ۱۳) اور فرمایا شک اللہ ہر وقت تمہیں دیکھ رہا ہے (پ۴ النسآء آیت۱)۔ اور جو جاہلیت کے دعوؤں سے روکا گیا ہے۔ ''شعوب'' دور کے نسب کو کہتے ہیں اور ''قبائل'' اس سے نیچے والے کو کہتے ہیں۔

74 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الكَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''ترجمہ کنزالایمان: اور

ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، (وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا) (الحجرات: 13)، قَالَ: "الشُّعُوبُ: القَبَائِلُ العِظَامُ، وَالقَبَائِلُ: البُطُونُ"

تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ۲۶ الحجرات آیت ۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''شعوب'' سے مراد'' بڑے قبیلے'' ہیں اور'' قبائل'' سے مراد ان کی'' شاخیں'' ہیں۔

75- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ، قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو زیادہ پرہیزگار ہو۔ لوگوں نے عرض کی: ہم نے آپ سے اس کے متعلق عرض نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام۔

76- حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبُ بْنُ وَائِلٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: " أَرَأَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَانَ مِنْ مُضَرَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ، مِنْ بَنِي النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ "

کلیب بن وائل بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ پرورش صاحبزادی سیّدہ زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں نے دریافت کیا: آپ کا کیا خیال ہے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق ''مضر'' قبیلے سے تھا۔ انہوں نے فرمایا: اور کس سے ہوگا؟ آپ کا تعلق ''مضر'' قبیلے سے تھا جو نضر بن کنانہ کی اولاد سے تعلق رکھتا تھا۔

77- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَاحِدِ، حَدَّثَنَا كُلَيْبٌ، حَدَّثَتْنِي رَبِيبَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَظُنُّهَا زَيْنَبَ قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ،

کلیب بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیرِ پرورش صاحبزادی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے (راوی بیان کرتے ہیں) شاید ان راوی نے سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام بھی ذکر کیا تھا۔ وہ بیان کرتی ہیں

-75 صحیح بخاری:3175' صحیح مسلم:2378' مسند امام احمد:9564' صحیح ابن حبان:648' مصنف عبدالرزاق:11429

-76 مستدرک للحاکم:4190

وَالنَّقِيرِ، وَالْمُزَفَّتِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دباء، حنتم، نقیر اور مزفت سے ممانعت فرمائی ہے۔

وَقُلْتُ لَهَا: أَخْبِرِينِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ مِنْ مُضَرَ كَانَ؟ قَالَتْ: فَمِمَّنْ كَانَ إِلَّا مِنْ مُضَرَ كَانَ مِنْ وَلَدِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ان سے کہا: آپ مجھے بتایئے کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعلق "مضر" قبیلے سے تھا تو انہوں نے جواب دیا: اور کس سے ہوگا؟ آپ کا تعلق "مضر" سے ہی تھا آپ نضر بن کنانہ کی اولاد میں سے تھے۔

78 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقِهُوا، وَتَجِدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً، وَتَجِدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ، وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، تم لوگوں کو "کان" (معدن) کی طرح پاؤ گے۔ دور جاہلیت میں ان میں سے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور تم اس معاملے میں لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ برا اس شخص کو پاؤ گے، جو دوغلا ہو اس کے پاس ایک منہ کے ساتھ آئے اور اُس کے پاس دوسرے منہ کے ساتھ جائے۔

79 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّأْنِ، مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ، إِذَا فَقِهُوا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے معاملے میں لوگ قریش کے پیروکار ہیں مسلمان لوگ مسلمان قریش کے پیروکار ہیں اور کافر لوگ کفار قریش کے پیروکار ہیں اور لوگ "کان" (معدن) کی طرح ہیں۔ زمانہ جاہلیت میں ان میں سے بہتر لوگ اسلام میں بھی بہتر شمار ہوں گے جبکہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرلیں اور تم اس معاملے میں

78- صحیح مسلم: 2526، مسند اسحاق بن راھویہ: 183

79- صحیح مسلم: 1819، مسند امام احمد: 7304، صحیح ابن حبان: 6263، سنن الکبریٰ للبیہقی: 5078

تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّ النَّاسِ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الشَّأْنِ، حَتَّى يَقَعَ فِيهِ

لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اس (حکومتی معاملے کو) سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو حتیٰ کہ وہ اس میں مبتلا ہو جائے۔

4- بَابٌ

بلاعنوان

80 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ المَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، {إِلَّا المَوَدَّةَ فِي القُرْبَى} (الشورى: 23)، قَالَ: فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: قُرْبَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ، إِلَّا وَلَهُ فِيهِ قَرَابَةٌ، فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا قَرَابَةً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: مگر قرابت کی محبت (پ۲۵ الشوریٰ آیت ۲۳)۔ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، اس سے مراد نبی ﷺ کے ساتھ رشتہ داری ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کا قریش کی ہر شاخ کے ساتھ رشتہ داری کا تعلق تھا تو آپ پر یہ آیت نازل ہوئی کہ تم میرے اور اپنے درمیان موجود رشتہ داری کا خیال رکھو۔

81 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مِنْ هَا هُنَا جَاءَتِ الفِتَنُ، نَحْوَ المَشْرِقِ، وَالجَفَاءُ وَغِلَظُ القُلُوبِ فِي الفَدَّادِينَ أَهْلِ الوَبَرِ، عِنْدَ أُصُولِ أَذْنَابِ الإِبِلِ وَالبَقَرِ، فِي رَبِيعَةَ وَمُضَرَ

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہیں نبی ﷺ کی اس حدیث کا علم ہوا ہے: فتنہ اس طرف سے آئے گا۔ آپ نے مشرق کی جانب کے متعلق فرمایا اور اونچی آواز نکالنے والوں میں بے وفائی اور دل کی سختی پائی جاتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اونٹ اور گائے کی دم کی جڑ کے قریب چھوٹے خیمے میں ہوتے ہیں اور ان کا تعلق ''ربیعہ'' اور ''مضر'' ہے۔

82 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اللہ کے رسول کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: فخر اور غرور اونچی آواز سے بات کرنے والوں میں ہے۔

-80 مسند امام احمد:13، جامع ترمذی:3251، مسند امام احمد:2024، صحیح ابن حبان:6262، مستدرک للحاکم:3660

-81 صحیح بخاری:3126، صحیح مسلم:51، المعجم الکبیر للطبرانی:565

-82 مسند امام احمد:7639

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. يَقُولُ: الْفَخْرُ، وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: سُمِّيَتِ الْيَمَنَ لِأَنَّهَا عَنْ يَمِينِ الْكَعْبَةِ، وَالشَّأْمَ لِأَنَّهَا عَنْ يَسَارِ الْكَعْبَةِ، وَالْمَشْأَمَةُ الْمَيْسَرَةُ، وَالْيَدُ الْيُسْرَى الشُّؤْمَى، وَالْجَانِبُ الْأَيْسَرُ الْأَشْأَمُ

جو چھوٹے خیموں میں رہتے ہیں اور بکری والوں میں سکون ہے اور ایمان یمنی ہے اور دانائی بھی یمنی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، "یمن" کا نام یمن اس لیے رکھا ہے کیونکہ وہ خانہ کعبہ کے دائیں جانب ہے اور "شام" کا نام شام اس لیے رکھا ہے کیونکہ وہ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہے۔ قرآن میں استعمال ہونے والے لفظ "المشامۃ" کا مطلب بائیں جانب ہے۔ بائیں ہاتھ کو "شومی" کہتے ہیں اور بائیں پہلو کو "اشام" کہتے ہیں۔

5-بَابُ مَنَاقِبِ قُرَيْشٍ

قریش کے مناقب

83- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ، وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ، إِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ

امام زہری بیان کرتے ہیں، محمد بن جبیر فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر ملی اس وقت محمد بن جبیر بھی قریش کے ایک وفد کے ساتھ ان کے پاس موجود تھے، حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں، عنقریب قحطان قبیلے سے کوئی بادشاہ ظاہر ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلال میں آگئے وہ کھڑے ہوئے انہوں نے اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد وثناء بیان کی اور پھر بولے: مجھے معلوم ہوا ہے، آپ میں سے بعض حضرات ایسی باتیں بیان کرتے ہیں، جن کا ذکر اللہ کی کتاب میں موجود نہیں ہے اور جو اللہ کے رسول سے مروی نہیں ہیں۔ یہ جاہل لوگ ہیں آپ ایسی خواہشات سے بچیں جو خواہش رکھنے والے کو گمراہی کا شکار کردیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: بے شک یہ معاملہ (حکومت کا)

83- معجم الکبیر للطبرانی:779، صحیح بخاری:6720

قریش میں رہے گا اور جو بھی شخص ان کے مقابلے میں آنے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا گرا دے گا جب تک قریش دین کو برقرار رکھیں گے۔

84 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ هَذَا الأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: معاملہ (حکومت کا) قریش میں باقی رہے گا۔ جب تک ان میں سے دو افراد بھی باقی رہیں گے۔

85 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَعْطَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ نے جناب مطلب کی اولاد کو عطیات عطا فرمائے ہیں اور ہمیں نہیں فرمائے جب کہ ہمارا اور ان کا آپ سے ایک ہی طرح کا رشتہ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاشم کی اولاد اور مطلب کی اولاد ایک حیثیت رکھتے ہیں۔

وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي أَبُو الأَسْوَدِ مُحَمَّدٌ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ذَهَبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ مَعَ أُنَاسٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ إِلَى عَائِشَةَ، وَكَانَتْ أَرَقَّ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ، لِقَرَابَتِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو زہرہ سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کا بڑا لحاظ کیا۔ کیونکہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ دار تھے۔

86 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

-84 صحیح بخاری: 6721، صحیح مسلم: 1820، مسند امام احمد: 4832، صحیح ابن حبان: 6266

-85 صحیح بخاری: 2971، سنن ابوداؤد: 2978، سنن نسائی: 4136، سنن ابن ماجہ: 2881، مسند امام احمد: 16828

-86 صحیح بخاری: 3321، صحیح مسلم: 2520، مسند امام احمد: 7891، مسند ابویعلی: 867

سَعْدٍ، قَالَ: يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالْأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، اشجع، غفار میرے ساتھی ہیں ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے۔

87 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَحَبَّ الْبَشَرِ إِلَى عَائِشَةَ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، وَكَانَ أَبَرَّ النَّاسِ بِهَا، وَكَانَتْ لَا تُمْسِكُ شَيْئًا مِمَّا جَاءَهَا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ إِلَّا تَصَدَّقَتْ، فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: يَنْبَغِي أَنْ يُؤْخَذَ عَلَى يَدَيْهَا، فَقَالَتْ: أَيُؤْخَذُ عَلَى يَدَيَّ، عَلَيَّ نَذْرٌ إِنْ كَلَّمْتُهُ. فَاسْتَشْفَعَ إِلَيْهَا بِرِجَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ، وَبِأَخْوَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً فَامْتَنَعَتْ، فَقَالَ لَهُ الزُّهْرِيُّونَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ: إِذَا اسْتَأْذَنَّا فَاقْتَحِمْ الْحِجَابَ، فَفَعَلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِعَشْرِ رِقَابٍ فَأَعْتَقَتْهُمْ، ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تُعْتِقُهُمْ حَتَّى بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ، فَقَالَتْ: وَدِدْتُ أَنِّي جَعَلْتُ حِينَ حَلَفْتُ عَمَلًا أَعْمَلُهُ فَأَفْرُغُ مِنْهُ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نزدیک نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد سب سے محبوب شخصیت تھے اور وہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سب سے زیادہ فرمانبردار تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ جو بھی رزق آتا وہ اسے صدقہ کر دیا کرتی تھیں۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مرتبہ کہا کہ انہیں ایسا کرنے سے روکنا چاہیے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کیا میرے ہاتھوں کو روکا جائے گا؟ میں یہ نذر مانتی ہوں کہ اس کے ساتھ بات نہیں کروں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں، قریش سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ اور بطور خاص نبی ﷺ کے ننھیال سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں سفارش کی تو انہوں نے معذرت کر لی۔ پھر نبی ﷺ کے ننھیالی عزیزوں میں سے بنو زہرہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے

87- صحیح بخاری:5725، مسند امام احمد:18941، سنن الکبریٰ للبیہقی:11119، مصنف عبدالرزاق:15851، صحیح ابن حبان:5662

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: ان افراد میں حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ جب ہم اندر جانے کی اجازت مانگیں گے تو آپ پردے کے پیچھے چھپ جانا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس غلام سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں بھیجے جنہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آزاد کر دیا۔ لیکن اس کے بعد بھی وہ غلام آزاد کرتی رہیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے چالیس غلام آزاد کر دیئے اور انہوں نے کہا: میری تمنا ہے، جب میں نے یہ قسم اٹھائی تھی تو اس وقت کچھ طے کر دیتی تا کہ اسے انجام دینے کے بعد اس کی جانب سے فارغ ہو جاتی۔

6- بَابُ نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ

قرآن قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے

88 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَسَخُوهَا فِي الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا ذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا۔ ان حضرات نے قرآن کریم کی نقلیں تیار کرنا شروع کیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قریش کے تین افراد سے یہ کہا کہ جب آپ حضرات اور زید بن ثابت کے درمیان قرآن کے کسی لفظ کے متعلق اختلاف ہو جائے تو آپ اسے قریش کی لغت

88- صحیح بخاری:4699، سنن الکبریٰ للبیہقی:3806

7-بَابُ نِسْبَةِ الْيَمَنِ إِلَى إِسْمَاعِيلَ مِنْهُمْ أَسْلَمُ بْنُ أَفْصَى بْنِ حَارِثَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ مِنْ خُزَاعَةَ

89 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَسْلَمَ يَتَنَاضَلُونَ بِالسُّوقِ، فَقَالَ: ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلاَنٍ لِأَحَدِ الفَرِيقَيْنِ، فَأَمْسَكُوا بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: مَا لَهُمْ قَالُوا: وَكَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَ بَنِي فُلاَنٍ؟ قَالَ: ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ

کے مطابق لکھیں کیونکہ یہ انہی کی لغت کے مطابق نازل ہوا ہے تو ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔

یمن کی نسبت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جانب ہے ان میں اسلم بن افصیٰ بن حارثہ بن عمرو بن عامر کا تعلق ''خزاعہ'' سے ہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''اسلم'' قبیلے سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس تشریف لائے جو بازار میں تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے اسماعیل کی اولاد! تیر اندازی جاری رکھو۔ تمہارے جد امجد تیر انداز تھے۔ میں اس گروہ کے ساتھ ہوں دوسرے لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لیے۔ آپ نے دریافت فرمایا: انہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی: ہم اب کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں جبکہ آپ اس گروہ کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم تیر اندازی جاری رکھو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

8-بَابٌ

90- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، عَنِ الحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَعْمَرَ، أَنَّ أَبَا الأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ

بلاعنوان

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ شخص کافر ہو جاتا ہے جو دانستہ اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی جانب اپنا نسب منسوب کرنے اور جو شخص کسی ایسی قوم کی جانب اپنی نسبت کرے جس

-89 صحیح بخاری:2743' سنن ابن ماجہ:2815' مسند امام احمد:3444' صحیح ابن حبان:4693' مستدرک للحاکم:2464

-90 صحیح مسلم:61' مسند امام احمد:21503

ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ - وَهُوَ يَعْلَمُهُ - إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہو۔ اسے جہنم میں اپنے مخصوص ٹھکانے پر پہنچنے کیلئے تیار رہنا چاہیے۔

91 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الوَاحِدِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الأَسْقَعِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرِيَ عَيْنَهُ مَا لَمْ تَرَ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے بڑا بہتان یہ ہے، آدمی اپنے باپ کی بجائے کسی اور کی جانب اپنی نسبت کرے، یا اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہیں دیکھی۔ یا اللہ کے رسول کی جانب کوئی ایسی بات منسوب کرے جو انہوں نے ارشاد نہ فرمائی ہو۔

92 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ القَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّا مِنْ هَذَا الحَيِّ مِنْ رَبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي كُلِّ شَهْرٍ حَرَامٍ، فَلَوْ أَمَرْتَنَا بِأَمْرٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنُبَلِّغُهُ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الإِيمَانِ بِاللَّهِ شَهَادَةِ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَإِقَامِ الصَّلاَةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا إِلَى اللَّهِ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ، وَالمُزَفَّتِ "

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں۔ جب عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان "مضر" قبیلے کے کفار مانع ہیں۔ ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت والے مہینوں میں حاضر ہو سکتے ہیں اگر آپ ہمیں کوئی ایسا حکم دیں جسے ہم آپ لے کر اپنے پیچھے موجود افراد تک پہنچا دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور جو مال غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ کی راہ میں خرچ

-91 صحیح بخاری:6636' مسند امام احمد:16051' صحیح ابن حبان:32' مستدرک للحاکم:8204

-92 صحیح بخاری:87' صحیح مسلم:18' سنن ابوداؤد:3692' جامع ترمذی:2611' سنن نسائی:5031' مسند امام احمد:2020' صحیح ابن حبان:157

کرنا اور میں تمہیں دہاء، حنتم نقیر اور مزفت سے منع کرتا ہوں۔

93- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَا هُنَا يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔ خبردار! فتنہ اس طرف سے آئے گا! آپ نے مشرق کی جانب اشارہ کیا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

9- بَابُ ذِكْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ، اشجع (قبیلوں) کا ذکر

94- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُرَيْشٌ، وَالأَنْصَارُ، وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَأَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قریش، انصار، جہینہ، مزینہ، اسلم، غفار اور اشجع میرے ساتھی ہیں ان کا اللہ اور اس کے رسول کے سوا کوئی اور مددگار نہیں ہے۔

95- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللَّهُ، وَعُصَيَّةُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے منبر پر یہ فرمایا تھا کہ "غفار" قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور "اسلم" قبیلے والوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور "عصیہ" قبیلے والوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

-93 صحیح بخاری:3105، صحیح مسلم:2905، جامع ترمذی:2268، مسند امام احمد:4980، صحیح ابن حبان:6649

-94 صحیح بخاری:3321، صحیح مسلم:2520، مسند امام احمد:7891، مسند ابویعلیٰ:867، معجم الکبیر للطبرانی:5247

-95 صحیح مسلم:2518، جامع ترمذی:3941، مسند امام احمد:4702، مسند ابوداؤد الطیالسی:1915

عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

96 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ، وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''اسلم'' قبیلے والوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور ''غفار'' قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

97 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَغِفَارُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ فَقَالَ رَجُلٌ: خَابُوا وَخَسِرُوا، فَقَالَ: هُمْ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَمِنْ بَنِي أَسَدٍ، وَمِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان روایت کیا ہے: تمہارا کیا خیال ہے جہینہ، مزینہ، اسلم اور غفار (قبائل کے افراد) بنوتمیم، بنو اسد، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنو عامر بن صعصعہ سے بہتر ہیں؟ ایک شخص نے عرض کی: تو یہ رسوائی اور خسارے میں مبتلا ہو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ بنوتمیم، بنواسد، بنوعبداللہ بن غطفان اور بنوعامر صعصعہ سے بہتر ہیں۔

98 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ الأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ، قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الحَجِيجِ، مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ - وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةَ - ابْنُ أَبِي

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں، اقرع بن حابس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: حاجیوں کا سامان چوری کرنے والے اسلم، غفار اور مزینہ قبیلے کے افراد نے آپ کے دستِ حق پر اسلام قبول کر لیا ہے۔ ابن ابی یعقوب نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا یہ خیال ہے اس

-97 صحیح بخاری: 6259' صحیح مسلم: 2522' جامع ترمذی: 3950' مسند امام احمد: 20400' معجم الصغیر للطبرانی: 144' مسند ابوداؤد الطیالسی: 861

يَعْقُوبَ شَكَّ- قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَمُزَيْنَةُ، - وَأَحْسِبُهُ - وَجُهَيْنَةُ، خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَبَنِي عَامِرٍ، وَأَسَدٍ، وَغَطَفَانَ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ

نے "جہینہ" کا ذکر بھی کیا ہے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے، اسلم، غفار، مزینہ آپ نے "جہینہ" کا بھی ذکر کیا، بنو تمیم، بنو عامر، اسد، غطفان سے بہتر ہوں تو کیا یہ لوگ رسوائی اور خسارے میں مبتلا ہوجائیں گے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ لوگ ان (بعد والوں) سے بہتر ہیں۔

99- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ: " أَسْلَمُ، وَغِفَارُ، وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ، وَجُهَيْنَةَ، - أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ - خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ - أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ - مِنْ أَسَدٍ، وَتَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ، وَغَطَفَانَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلم، غفار، مزینہ، اور جہینہ کے کچھ افراد، راوی کو شک ہے یا شاید یہ ارشاد فرمایا: جہینہ یا مزینہ کے کچھ افراد اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اسد، تمیم اور ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

10- بَابٌ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ وَمَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

قبیلے کا بھانجا اور ان کا آزاد کردہ غلام ان کا حصہ ہوتا ہے

100 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ فَقَالَ: هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِنْ غَيْرِكُمْ قَالُوا: لاَ، إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انصار کو طلب فرمایا آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے درمیان تمہارے سوا کوئی اور بھی ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں ہمارا ایک بھانجا ہے آپ نے فرمایا: بھانجا قوم کا ایک فرد ہوتا ہے۔

11- بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ

زم زم کا قصہ

101 - حَدَّثَنَا زَيْدٌ هُوَ ابْنُ أَخْزَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنِي

ابو جمرہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے کہا: کیا میں آپ لوگوں کو حضرت ابو

مُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ الْقَصِيرُ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ. قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِإِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ؟ قَالَ: قُلْنَا بَلَى. قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ. فَبَلَغَنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِّمْهُ وَأْتِنِي بِخَبَرِهِ. فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ. ثُمَّ رَجَعَ. فَقُلْتُ مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ. فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَبَرِ. فَأَخَذْتُ جِرَابًا وَعَصًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ. فَجَعَلْتُ لاَ أَعْرِفُهُ. وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ. وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ. لاَ يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ وَلاَ أُخْبِرُهُ. فَلَمَّا أَصْبَحْتُ غَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ. وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ. فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ. قَالَ: انْطَلِقْ مَعِي. قَالَ: فَقَالَ مَا أَمْرُكَ. وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلْدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَمْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَغَنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ هَا هُنَا

ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبول اسلام کا قصہ نہ سناؤں؟ ابو جمرہ کہتے ہیں، ہم نے کہا: جی ہاں ضرور! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں غفار قبیلے سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا ہمیں یہ معلوم ہوا کہ ملک میں ایک صاحب ظاہر ہوئے جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں میں نے اپنے بھائی سے کہا: تم ان صاحب کے پاس جاؤ ان سے بات کرو اور ان کے متعلق مجھے آکر بتاؤ وہ چلا گیا آپ سے ملا جب واپس آیا تو میں نے پوچھا: تمہارے پاس کیا خبر ہے وہ بولا: اللہ کی قسم! میں نے انہیں ایک ایسا شخص پایا ہے جو بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں، میں نے اپنے بھائی سے کہا: تمہاری خبر سے میری تسلی نہیں ہوئی، میں نے توشہ دان اور لاٹھی پکڑی اور مکہ آ گیا میں آپ کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھنا بھی پسند نہیں کرتا تھا میں زم زم کا پانی پیتا رہا اور مسجد میں پڑا رہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے اور بولے: آپ میرے گھر چلیے حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ان کے ساتھ چلا گیا انہوں نے مجھ سے کوئی سوال نہیں کیا اور نہ ہی میں نے انہیں کچھ بتایا دوسرے دن میں پھر مسجد میں آ گیا تا کہ نبی ﷺ کے متعلق معلوم کر سکوں لیکن کوئی بھی مجھے آپ کے متعلق کچھ بتانے والا نہیں تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس سے گزرے اور دریافت کیا: آپ کو ابھی تک اپنی منزل کا

رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، فَأَرْسَلْتُ أَخِي لِيُكَلِّمَهُ، فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الخَبَرِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ، فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشَدْتَ، هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ فَاتَّبِعْنِي، ادْخُلْ حَيْثُ أَدْخُلُ، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ، قُمْتُ إِلَى الحَائِطِ كَأَنِّي أُصْلِحُ نَعْلِي وَامْضِ أَنْتَ، فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الإِسْلاَمَ، فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمْتُ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: يَا أَبَا ذَرٍّ، اكْتُمْ هَذَا الأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا بَلَغَكَ ظُهُورُنَا فَأَقْبِلْ فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالحَقِّ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى المَسْجِدِ وَقُرَيْشٌ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ، فَقَامُوا فَضُرِبْتُ لِأَمُوتَ، فَأَدْرَكَنِي العَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيَّ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ، تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ غِفَارَ، وَمَتْجَرُكُمْ وَمَمَرُّكُمْ عَلَى غِفَارَ، فَأَقْلَعُوا عَنِّي، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الغَدَ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالأَمْسِ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا الصَّابِئِ فَصُنِعَ بِي مِثْلَ مَا صُنِعَ بِالأَمْسِ، وَأَدْرَكَنِي العَبَّاسُ

معلوم نہیں ہوا میں نے جواب دیا: نہیں حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، پھر انہوں نے دریافت کیا: آپ کا معاملہ کیا ہے اور آپ اس شہر میں کیوں آئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے انہیں بتایا: اگر آپ مجھ سے راز داری کا وعدہ کریں تو میں آپ کو بتاؤں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے انہیں بتایا: ہمیں یہ معلوم ہوا ہے، یہاں ایک صاحب ظاہر ہوئے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں میں نے اپنے بھائی کو بھیجا تا کہ وہ ان کے ساتھ بات چیت کرے وہ واپس آیا تو اس کی خبر سے مجھے اطمینان نہیں ہوا میں نے یہ ارادہ کیا، میں خود ان سے ملاقات کرتا ہوں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: آپ بالکل درست جگہ پر پہنچے ہیں آپ میرے پیچھے آئیں جس جگہ میں اندر داخل ہوں آپ بھی اندر داخل ہو جائیں لیکن اگر میں نے کسی شخص کو دیکھا جس سے مجھے آپ کے خلاف کوئی خدشہ ہو تو میں دیوار کے قریب کھڑا ہو جاؤں گا اور یوں ظاہر کروں گا جیسے میں اپنا جوتا ٹھیک کر رہا ہوں آپ چلتے رہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روانہ ہوئے میں بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گیا حتیٰ کہ وہ اور ان کے ساتھ میں، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی: آپ میرے سامنے اسلام پیش کیجئے۔ نبی ﷺ نے پیش میں نے اسی جگہ اسلام قبول کرلیا۔ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا، اے ابوذر! اپنے اس

فَأَكَبَّ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ بِالأَمْسِ، قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ"

معاملے کو مخفی رکھنا اور اپنے شہر واپس چلے جاؤ اور جب ہمارا ظہور ہوگا پھر آ جانا میں نے عرض کی: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں ان کے سامنے بلند آواز میں اس بات کا اعلان کروں گا۔ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں آئے وہاں قریش موجود تھے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اے قریش کے گروہ! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ وہ لوگ بولے، کھڑے ہو جاؤ اور اس بے دین کو مارو، انہوں نے مارنا شروع کیا حتیٰ کہ میں مرنے والا تھا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آکر مجھے بچایا وہ میرے اوپر آکر گر گئے اور پھر ان کی جانب منہ کر کے بولے تمہارا برا ہو تم غفار قبیلے کے شخص کو قتل کرنا چاہتے ہو جب کہ تمہارے تجارتی قافلے کی گزرگاہ اور تمہاری اپنی گزرگاہ غفار قبیلے سے ہو کر گزرتی ہے۔ تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اگلے دن صبح میں پھر واپس آیا اور اسی طرح کہا جس طرح پچھلے دن کہا تھا تو وہ پھر بولے: اس بے دین کو اٹھ کر مارو میرے ساتھ وہی سلوک ہوا جو گزشتہ دن ہوا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پھر میرے پاس آئے اور میرے اوپر آکر مجھے چھپا لیا اور وہی بات کہی جو پچھلے دن کہی تھی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت ابوذر غفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا یہ قصہ ہے۔

12-بَابُ ذِكْرِ قَحْطَانَ

102 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ، حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ

قحطان کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ قیامت تب تک قائم نہیں ہوتی جب تک قحطان سے ایک شخص ایسا نہیں نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی کے ذریعے ہانک کرلے جائے گا۔

13-بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الجَاهِلِيَّةِ

103 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ المُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الأَنْصَارِيُّ: يَا لَلْأَنْصَارِ، وَقَالَ المُهَاجِرِيُّ: يَا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: " مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ " فَأُخْبِرَ بِكَسْعَةِ المُهَاجِرِيِّ الأَنْصَارِيَّ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعُوهَا فَإِنَّهَا خَبِيثَةٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ: أَقَدْ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا، لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى المَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الأَعَزُّ مِنْهَا الأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا

جاہلیت کی جس چیخ پکار سے ممانعت کی گئی ہے

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک جنگ میں شامل ہوئے۔ آپ کے ساتھ مہاجرین بھی تھے۔ ان کی تعداد بہت زیادہ تھی۔ مہاجرین میں ایک صاحب تھے۔ جو بڑے خوش مزاج تھے انہوں نے ایک انصار کو لات رسید کردی وہ انصاری بڑے غصے میں آ گیا۔ ان دونوں نے اپنے اپنے حامیوں کو بلایا۔ انصاری نے کہا: اے انصار! میری مدد کیلئے آؤ۔ مہاجر نے کہا: اے مہاجرین: میری (مدد) کیلئے آؤ۔ نبی ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا: یہ جاہلیت کی طرح چیخ پکار کیوں کر رہے ہو۔ پھر آپ نے دریافت کیا: ان کا معاملہ کیا ہے۔ پھر آپ کو بتایا گیا کہ مہاجر نے انصاری کو لات رسید کی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس جاہلیت کی پکار کو چھوڑ دو کیونکہ یہ خبیث ہے۔ عبد اللہ بن ابی بن سلول بولا: اس (مہاجر) نے ہمارے خلاف اپنے حامیوں کو پکارا تھا۔ اگر

الْخَبِيثَ؟ لِعَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ

ہم مدینہ واپس آئے تو ہم میں سے عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم اس خبیث کو قتل نہ کردیں۔ انہوں نے عبداللہ کے متعلق یہ کہا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! لوگ یہ کہیں گے محمد (ﷺ) اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔

104 - حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں جو شخص گال پیٹتا ہو، گریبان پھاڑتا ہو اور جاہلیت کی چیخ و پکار کرتا ہو، اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

14- بَابُ قِصَّةِ خُزَاعَةَ

خزاعہ کا قصہ

105 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ لُحَيِّ بْنِ قَمَعَةَ بْنِ خِنْدِفَ أَبُو خُزَاعَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف، خزاعہ کا جدامجد ہے۔

106 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: الْبَحِيرَةُ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ وَلَا يَحْلُبُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ، وَالسَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا

امام زہری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ بحیرہ اس جانور کو کہتے ہیں جس کا دودھ بتوں کیلئے روک لیا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص اس کا دودھ دوہ نہیں سکتا

يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ قَالَ: وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ •

اور سائبہ ان جانوروں کو کہتے ہیں جنہیں وہ اپنے باطل معبودوں کیلئے آزاد چھوڑ دیا کرتے تھے۔ ان پر سواری نہیں کی جاسکتی تھی۔ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتاتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن عامر بن لحی خزائی کو دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا یہ وہ پہلا شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑنے کے رواج کی ابتداء کی تھی۔

15-بَابُ قِصَّةِ زَمْزَمَ وَجَهْلِ الْعَرَبِ

عربوں کی جہالت کے بارے میں

107 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : إِذَا سَرَّكَ أَنْ تَعْلَمَ جَهْلَ الْعَرَبِ، فَاقْرَأْ مَا فَوْقَ الثَّلَاثِينَ وَمِائَةٍ فِي سُورَةِ الْأَنْعَامِ، (قَدْ خَسِرَ الَّذِينَ قَتَلُوا أَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ عِلْمٍ) (الأنعام:140) إِلَى قَوْلِهِ (قَدْ ضَلُّوا وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ) (الأنعام: 140)"

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم عربوں کی جہالت کے متعلق جاننا چاہو تو تم سورہ انعام کی ۱۳۰ آیت کے بعد والی آیتیں پڑھو:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک تباہ ہوئے وہ جو اپنی اولاد کو قتل کرتے ہیں احمقانہ جہالت سے۔۔۔تا۔۔۔بے شک وہ بہکے اور راہ نہ پائی (پ ۲ البقرہ آیت ۱۴۶)

16-بَابُ مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

جو شخص اسلام اور جاہلیت میں خود کو اپنے آباء کی جانب منسوب کرے

108 - وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : إِنَّ الْكَرِيمَ، ابْنَ الْكَرِيمِ، ابْنِ الْكَرِيمِ، ابْنِ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللَّهِ وَقَالَ الْبَرَاءُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ معزز شخص، جو کریم تھے اور جو کریم کے صاحبزادے تھے جو کریم کے صاحبزادے تھے اور جو کریم کے صاحبزادے تھے۔ وہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادے

عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

تھے وہ حضرت اسحاق علیہ اسلام کے صاحبزادے تھے جو اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ کے صاحبزادے تھے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ بات روایت کی ہے، آپ نے فرمایا تھا: میں عبدالمطلب کا بیٹا (یعنی پوتا) ہوں۔

109 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ) (الشعراء 214:)، جَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ بِبُطُونِ قُرَيْشٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ (الشعراء آیت ۲۱۴)''' تو نبی ﷺ نے قریش کے تمام قبائل کو الگ الگ بلانا شروع کیا۔

110 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا بَنِي عَبْدِ المُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ، يَا أُمَّ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، اشْتَرِيَا أَنْفُسَكُمَا مِنَ اللَّهِ لاَ أَمْلِكُ لَكُمَا مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، سَلاَنِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: اے عبدمناف کی اولاد! اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ اے عبد المطلب کی اولاد! اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ! اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ اے زبیر بن عوام کی والدہ! اللہ کے رسول کی پھوپھی! اے محمد کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! تم دونوں اللہ تعالیٰ سے اپنی ذات کا سودا کرلو۔ میں اللہ کی مرضی کے آگے تم دونوں کے متعلق کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ البتہ میرے مال میں سے تم جو چاہو وہ مجھ سے مانگ سکتی ہو۔

17-بَابُ قِصَّةِ الحَبَشِ، وَقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا بَنِي أَرْفِدَةَ

111- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَلَيْهَا، وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي أَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ، وَتُدَفِّفَانِ، وَتَضْرِبَانِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ، فَانْتَهَرَهُمَا أَبُو بَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، فَإِنَّهَا أَيَّامُ عِيدٍ. وَتِلْكَ الأَيَّامُ أَيَّامُ مِنًى

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتُرُنِي، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى الحَبَشَةِ، وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي المَسْجِدِ، فَزَجَرَهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنَ الأَمْنِ

حبشیوں کا واقعہ اور نبی ﷺ کا یہ ارشاد: اے بنو ارفدہ!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے اس وقت ان کے پاس دو لڑکیاں موجود تھیں۔ یہ منیٰ (کے دن تھے) وہ دونوں گا رہی تھیں اور دف بجا رہی تھیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جھڑک دیا، نبی ﷺ چہرہ مبارک پر کپڑا لے کر لیٹے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا: اے ابوبکر! ان دونوں کو کرنے دو کیونکہ یہ عید کے ایام ہیں۔ یہ منیٰ ایام تھے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے، نبی ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے کیا ہوا تھا اور میں حبشیوں کو دیکھ رہی تھی۔ وہ مسجد میں جنگی کرتب دکھا رہے تھے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے) انہیں ڈانٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: انہیں امن میں رہنے دو۔ اے بنو ارفدہ!

18-بَابُ مَنْ أَحَبَّ أَنْ لاَ يُسَبَّ نَسَبُهُ

112- حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ المُشْرِكِينَ قَالَ: كَيْفَ بِنَسَبِي فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ

جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے نسب کو برا نہ کہا جائے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ مشرکین کو برا کہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے نسب کا کیا ہوگا؟ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میں آپ کو ان میں سے اس طرح

الشَّعَرَةُ مِنَ العَجِينِ، وَعَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لاَ تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جدا کردوں گا جیسے آٹے میں سے بل جدا کر دیا جاتا ہے۔ ہشام اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا کہنا چاہا تو انہوں نے فرمایا: تم انہیں برا کہنے کی کوشش نہ کرو کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جواب دیا کرتے تھے۔

19-بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الكُفَّارِ) (الفتح: 29) وَقَوْلِهِ (مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ) (الصف:6)"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ کے متعلق روایت

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔(پ۲۸ الفتح آیت۲۹)۔اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان۔ ترجمہ کنزالایمان: میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے۔(پ۲۸ الحشر آیت۹)

113 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ وَأَنَا المَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الكُفْرَ، وَأَنَا الحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا العَاقِبُ "

محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پانچ نام ہیں میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں، میں احمد ہوں اور ماحی ہوں، اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں لوگوں کو میرے قدموں میں جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں۔

114 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلاَ تَعْجَبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ اس بات پر تعجب نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے قریش کے مجھے برا کہنے اور لعنت کرنے کو، مجھ سے کس طرح دور کر دیا وہ لوگ برا

عَلٰى شَتْمِ قُرَيْشٍ وَلَعْنِهِمْ، يَشْتِمُونَ مُذَمَّمًا، وَيَلْعَنُونَ مُذَمَّمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ

کہتے ہوئے مذمم کہتے تھے اور لعنت کرتے ہوئے بھی مذمم کہتے تھے، جب کہ میں "محمد" ہوں۔

20-بَابُ خَاتِمِ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خاتم النبیین ہونے کے بارے میں

115 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مَثَلِي، وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ "

حضرت جابر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری مثال اور دیگر انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گھر بنائے اسے مکمل کرے اور اسے اچھا بنائے مگر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے لوگ اس گھر میں آئیں اور اس پر متعجب ہو کر کہیں کہ اس ایک اینٹ کو کیوں نہیں رکھا گیا۔

116 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ " مَثَلِي وَمَثَلَ الأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي، كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بَيْتًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ، إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ، وَيَعْجَبُونَ لَهُ، وَيَقُولُونَ هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ؟ قَالَ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتِمُ النَّبِيِّينَ "

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گھر بنائے اسے اچھا بنائے اور اسے سجا دے لیکن ایک گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے لوگ اس کا چکر لگائیں اس پر تعجب کریں اور یہ کہیں یہاں اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں وہ اینٹ ہوں اور میں انبیاء کے تسلسل کو ختم کرنے والا ہوں۔

21-بَابُ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کے وصالِ ظاہری کے متعلق

117 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: جب نبی ﷺ نے ظاہری وصال فرمایا اس وقت آپ کی عمر ۶۳ سال

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُوُفِّيَ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، — تھی۔

وَقَالَ ابْنُ شِهَابٍ، وَأَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ مِثْلَهُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، سعید بن مسیب نے بھی مجھے یہ بات بتائی ہے۔

22-بَابُ كُنْيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ کی کنیت کا بیان

118 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّوقِ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بازار میں رونق افروز تھے ایک شخص بولا: ابو القاسم! نبی ﷺ متوجہ ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نام کی طرح نام رکھ لو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

119-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تَسَمَّوْا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام کے مطابق نام رکھو مگر میری کنیت نہ اپناؤ۔

120 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے نام کے مطابق نام رکھو لیکن میری کنیت اختیار نہ کرو۔

23-بَابٌ

بلا عنوان

121 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا

حضرت جعید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

-118 صحیح بخاری:110، صحیح مسلم:2134، سنن ابوداؤد:4965، سنن ابن ماجہ:3735، سنن دارمی:2693، مسند امام احمد:7372

-121 صحیح بخاری:187، صحیح مسلم:2345، جامع ترمذی:3643، سنن الکبریٰ للنسائی:7518، معجم الکبیر للطبرانی:6680

الفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَأَيْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، ابْنَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ، جَلْدًا مُعْتَدِلًا، فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ: مَا مُتِّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّ خَالَتِي ذَهَبَتْ بِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي شَاكٍ، فَادْعُ اللَّهَ لَهُ، قَالَ: فَدَعَا لِي

کرتے ہیں، میں نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا وہ ۹۴ برس کی عمر میں بھی تندرست تھے۔ انہوں نے بتایا: مجھے یہ یقین ہے، میں میری سماعت اور بصارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے فیض یاب ہوئے ہیں۔ میری خالہ مجھے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔ انہوں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرا بھانجا بیمار ہے آپ اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا فرمایئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں دعا فرمائی تھی۔

24-بَابُ خَاتِمِ النُّبُوَّةِ

مہر نبوت کے بارے میں

122 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنِ الجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَقِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ، فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، قَالَ: ابْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الفَرَسِ الَّذِي بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلَ زِرِّ الحَجَلَةِ"

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میری خالہ مجھے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوگئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سر پر دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے آپ کے وضو کے بچے ہوئے پانی کو پی لیا پھر میں اٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے آیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت کی زیارت کی۔ محمد بن عبید اللہ فرماتے ہیں "حجلہ" گھوڑے کی دوں آنکھوں کے درمیان سفیدی کو کہتے ہیں۔ ابراہیم بیان کرتے ہیں وہ "زر حجلہ" کی مانند تھی۔

25-بَابُ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک

123 - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

123- صحیح بخاری:3540، مسند امام احمد:40، مسند ابویعلیٰ:38

بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ العَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لاَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ "وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر وہ نکل کر باہر آئے۔ انہوں نے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوسرے بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا تو انہیں اپنے کندھے پر اٹھالیا اور بولے: میرے باپ کی قسم! یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مشابہت نہیں رکھتے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔

124 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ الحَسَنُ يُشْبِهُهُ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

125 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلاَمُ يُشْبِهُهُ، قُلْتُ لِأَبِي جُحَيْفَةَ: صِفْهُ لِي، قَالَ: " كَانَ أَبْيَضَ، قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلاَثَ عَشْرَةَ قَلُوصًا، قَالَ: فَقُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا "

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ میرے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک بیان کیجئے تو انہوں نے بتایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ کے مالک تھے۔ جس میں سرخی ملی ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تیرہ اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا تھا لیکن ہمارے ان اونٹنیوں کو لینے سے قبل ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔

126 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا

حضرت ابوجحیفہ سوائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

124- صحیح بخاری: 3351، صحیح مسلم: 2343، جامع ترمذی: 2826، مسند امام احمد: 18767، مستدرک لحاکم: 4786، سنن الکبری للنسائی: 8162

إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ وَهْبٍ أَبِي جُحَيْفَةَ السُّوَائِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَرَأَيْتُ بَيَاضًا مِنْ تَحْتِ شَفَتِهِ السُّفْلَى العَنْفَقَةَ

ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے مجھے اچھی طرح یاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نچلے ہونٹ مبارک کے نیچے ٹھوڑی پر کچھ سفید بال تھے۔

127 - حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بُسْرٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنْفَقَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ

حریز بن عثمان بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں، سے دریافت کیا: کیا آپ کے خیال میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر رسیدہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹھوڑی مبارک پر کچھ سفید بال تھے۔

128 - حَدَّثَنِي ابْنُ بُكَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَصِفُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: كَانَ رَبْعَةً مِنَ القَوْمِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلاَ بِالقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ لَيْسَ بِأَبْيَضَ، أَمْهَقَ وَلاَ آدَمَ، لَيْسَ بِجَعْدٍ قَطَطٍ، وَلاَ سَبْطٍ رَجِلٍ أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَبِثَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقُبِضَ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ قَالَ رَبِيعَةُ: فَرَأَيْتُ شَعَرًا مِنْ شَعَرِهِ، فَإِذَا هُوَ أَحْمَرُ فَسَأَلْتُ فَقِيلَ احْمَرَّ مِنَ الطِّيبِ

ربیعہ بن ابوعبدہ الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے نہ بہت دراز قد تھے نہ بہت پست قد، آپ کا رنگ چمکدار تھا، بالکل پھیکا سفید بھی نہیں تھا اور نہایت گندمی بھی نہیں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک بہت گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی تو اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چالیس سال تھی۔ آپ نے دس برس مکہ میں قیام فرمایا وہاں آپ پر وحی نازل کا نزول ہوتا رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس سال مدینہ منورہ میں قیام فرمایا پھر آپ کا وصال ہوگیا اس وقت آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

128- صحیح بخاری:3355، صحیح مسلم:2347، جامع ترمذی:3623، موطا امام مالک:1639، مسند امام احمد:13543، صحیح ابن حبان:6387

129 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ، وَلاَ بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالآدَمِ، وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ القَطَطِ، وَلاَ بِالسَّبْطِ، بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، فَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک بال کی زیارت کی ہے وہ سرخ تھا میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو مجھے بتایا گیا یہ خوشبو لگانے کے سبب سرخ ہوگیا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ دراز قد نہیں تھے اور بالکل پست قد بھی نہیں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ پھیکا سفید نہیں تھا اور گندمی بھی نہیں تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال بہت گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دس سال مکہ میں قیام فرمایا اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دے دی اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر اور داڑھی میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

130 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ البَائِنِ، وَلاَ بِالقَصِيرِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ خوبصورت تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق میں سب سے اچھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ دراز قد یا بالکل پستہ قد نہیں تھے۔

131 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ صَلَّى

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا، کیا

130- صحیح ابن حبان: 6285

131- صحیح بخاری: 5555، سنن الکبریٰ للبیہقی: 14592، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2072

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ لَا إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی خضاب استعمال فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں! آپ کی کنپٹیوں کے کچھ بال سفید تھے۔

132 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ، لَهُ شَعَرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ، لَمْ أَرَ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ قَالَ يُوسُفُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ: إِلَى مَنْكِبَيْهِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم درمیانے قد کے مالک تھے۔ آپ کے دونوں مبارک شانے چوڑے تھے آپ کے بال مبارک کانوں کی لوتک آتے تھے میں نے آپ کو سرخ حلے میں دیکھا ہے میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کوئی چیز نہیں دیکھی۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ (آپ کے بال) کندھوں تک آتے تھے۔

133 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سُئِلَ الْبَرَاءُ أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ: لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

134 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو عَلِيٍّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ، بِالْمَصِّيصَةِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْهَاجِرَةِ إِلَى الْبَطْحَاءِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَزَادَ فِيهِ عَوْنٌ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: كَانَ يَمُرُّ مِنْ وَرَائِهَا الْمَرْأَةُ، وَقَامَ

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے وقت ''بطحاء'' تشریف لائے آپ نے ظہر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائی اور عصر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو نیزہ موجود تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس نیزے کے دوسری طرف سے خاتون گزر رہی تھی لوگ اٹھے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے چہروں پر پھیرنا شروع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں

132- صحیح بخاری: 5510' سنن نسائی: 5232' مسند امام احمد: 18496' صحیح ابن حبان: 6284' سنن الکبریٰ للنسائی: 9328' مسند ابویعلیٰ: 1714' مسند ابوداؤد الطیالسی: 721

133- جامع ترمذی: 3636' سنن دارمی: 64' مسند امام احمد: 18501' صحیح ابن حبان: 6287' معجم الکبیر للطبرانی: 1926

134- مسند امام احمد: 18789' صحیح ابن خزیمہ: 2995' سنن الکبریٰ للبیہقی: 1718

النَّاسُ فَجَعَلُوا يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِي فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْمِسْكِ

نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ مبارک کو پکڑا جب اسے میں نے اپنے چہرے پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔

135 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ، فَلَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے زیادہ سخی تھے۔ رمضان میں آپ کی سخاوت سب سے زیادہ ہوتی تھی، جب جبرائیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام رمضان میں روزانہ رات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخاوت میں تیز چلنے والی ہوا سے زیادہ سخی تھے۔

136 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: "أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ، وَأُسَامَةَ، وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الأَقْدَامِ مِنْ بَعْضٍ"

عروہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے وہ بہت خوش تھے اور خوشی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہو رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے سنا ہے، مدلجی (قیافہ شناس نے) زید اور اسامہ کے متعلق کیا کہا ہے؟ اس نے ان کے صرف پاؤں دیکھ کر یہ کہا: یہ دونوں باپ بیٹا ہیں۔

137 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ،

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

135- صحیح بخاری:6، صحیح مسلم:2308، سنن نسائی:2095، مسند امام احمد:2616، صحیح ابن حبان:3440، صحیح ابن خزیمہ:1889، سنن الکبریٰ للنسائی:2405

136- صحیح بخاری:6388، صحیح مسلم:1459، سنن ابوداؤد:2267، جامع ترمذی:2129، سنن نسائی:3493، سنن ابن ماجہ:2349،

137- صحیح بخاری:2787، سنن نسائی:3826، سنن الکبریٰ للنسائی:4767، معجم الکبیر للطبرانی:101

عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ، قَالَ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ"

کرتے ہیں، میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے وہ بیان کرتے ہیں۔ جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک دمکنے لگتا تھا اور یوں ہو جاتا تھا جیسے چاند کا ٹکڑا ہو ہمیں آپ کی خوشی کا اندازہ اسی بات سے ہو جاتا تھا۔

138 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ، قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے اولاد آدم کی بہترین نسلوں میں مبعوث فرمایا گیا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس نسل میں ہوا جو میرا خاندان ہے۔

139 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بال مبارک سیدھے پیچھے کی جانب لے جاتے تھے اور مشرکین اپنے سر میں مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی اپنے بال پیچھے کی جانب لے جایا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جس کے متعلق کوئی حکم نہ ملا ہو آپ اس میں اہل کتاب کا ساتھ دینا پسند کرتے تھے۔ پھر بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میں مانگ نکالنا شروع کری۔

138- مسند امام احمد:8844' مسند ابویعلیٰ:6553

139- صحیح بخاری:3728' صحیح مسلم:2336' سنن ابوداؤد:4188' سنن نسائی:5238' سنن ابن ماجہ:3652' مسند امام احمد:2364' صحیح ابن حبان:5485

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

140 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: "لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدمزاج بدزبان نہیں تھے۔ آپ یہ ارشاد فرماتے تھے: تم میں بہتر شخص وہ ہے جس کا اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔

141 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا، مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ، فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ بِهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو معاملات کے درمیان اختیار دیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے آسان کو اختیار فرمایا بشرطیکہ وہ کوئی گناہ نہ ہو۔ اگر وہ کوئی گناہ ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اس سے دور رہتے تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کے لیے انتقام نہیں لیا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی کوئی حرمت پامال ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے لیے انتقام لیتے تھے۔

142 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا مَسِسْتُ حَرِيرًا وَلَا دِيبَاجًا أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ثابت بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ ملائم کسی حریر یا دیباج کو نہیں چھوا اور میں نے آپ کی خوشبو زیادہ کسی پاکیزہ خوشبو کو نہیں سونگھا۔

143 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

-140 صحیح بخاری: 3549، صحیح مسلم: 2321، مسند امام احمد: 6504، صحیح ابن حبان: 477

-141 صحیح بخاری: 5775، صحیح مسلم: 2327، سنن ابوداؤد: 4785، سنن ابن ماجہ: 148، مسند امام احمد: 24593

-142 مسند امام احمد: 13341، صحیح ابن حبان: 6303، مسند ابویعلیٰ: 3400

شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم پردہ نشین کنواری عورتوں سے زیادہ باحیا تھے۔

144 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ مِثْلَهُ، وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں: جب آپ کو کوئی بات ناپسند ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرے سے اندازہ ہو جاتا تھا۔

145 - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ، إِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی کھانے کی کسی چیز میں کوئی عیب نہیں نکالا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز پسند ہوتی تھی تو اسے تناول فرما لیتے تھے اور اگر ناپسند ہوتی تو اسے چھوڑ دیتے تھے۔

146 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْطَيْهِ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدے میں جاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونوں مبارک ہاتھ کشادہ رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک بغلوں کو دیکھ لیتے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھ لیتے تھے۔

147 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں،

145- صحیح بخاری: 5093' صحیح مسلم: 2064' سنن ابوداؤد: 3763' سنن ابن ماجہ: 3259' مسند امام احمد: 10146' صحیح ابن حبان: 6436

146- صحیح بخاری: 383' صحیح مسلم: 495' سنن نسائی: 1106' مسند امام احمد: 2073' صحیح ابن حبان: 1919' مستدرک للحاکم: 825' سنن الکبریٰ للنسائی: 693

147- صحیح بخاری: 984' سنن نسائی: 1748' سنن ابن ماجہ: 1180' مسند امام احمد: 14038' مستدرک للحاکم: 1220' سنن الکبریٰ للنسائی: 1436' مسند ابویعلیٰ: 2966

صحیح بخاری

يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لاَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ

نبی ﷺ دورانِ دعا ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے البتہ بارش کی دعا مانگنے کے دوران آپ ﷺ دستِ مبارک اتنے زیادہ بلند فرما لیتے کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔ ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے دعا فرمائی آپ ﷺ نے دونوں دستِ مبارک بلند فرمائے حتیٰ کہ میں نے آپ ﷺ کی مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھ لی۔

148 - حَدَّثَنَا الحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَوْنَ بْنَ أَبِي جُحَيْفَةَ، ذَكَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دُفِعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالأَبْطَحِ فِي قُبَّةٍ كَانَ بِالهَاجِرَةِ، خَرَجَ بِلاَلٌ فَنَادَى بِالصَّلاَةِ ثُمَّ دَخَلَ، فَأَخْرَجَ فَضْلَ وَضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَقَعَ النَّاسُ عَلَيْهِ يَأْخُذُونَ مِنْهُ، ثُمَّ دَخَلَ فَأَخْرَجَ العَنَزَةَ وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ سَاقَيْهِ، فَرَكَزَ العَنَزَةَ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَالعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الحِمَارُ وَالمَرْأَةُ

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا آپ ﷺ اس وقت "ابطح" میں ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ ظہر کا وقت ہوا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ باہر آئے انہوں نے نماز کے لیے اذان دی پھر وہ اندر آ گئے۔ نبی ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لے کر باہر آئے تو لوگوں نے اس پانی کو حاصل کرنا شروع کر دیا پھر وہ اندر گئے اور نیزہ لے کر آئے پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی مبارک پنڈلیوں کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ پھر حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیزہ نصب کر دیا۔ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز کی دو رکعت اور عصر کی نماز کی دو رکعت ادا فرمائیں آپ کے آگے سے خواتین اور گدھے گزر رہے تھے۔

149 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ البَزَّارُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کیا تمہیں فلاں شخص پر تعجب نہیں ہوتا وہ میرے حجرے

148- صحیح بخاری: 369، مسند امام احمد: 18782، سنن الکبریٰ للنسائی: 4203

149- صحیح مسلم: 2493، سنن ابوداؤد: 3654، مسند امام احمد: 25279، صحیح ابن حبان: 100، مسند ابویعلیٰ: 4677

عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ العَادُّ لَأَحْصَاهُ وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: أَلاَ يُعْجِبُكَ أَبُو فُلاَنٍ، جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِ حُجْرَتِي، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي، وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ

کے پاس آکر بیٹھ جاتے ہیں اور نبی ﷺ سے حدیث بیان کرنے لگتے ہیں۔ وہ احادیث مجھے سنا رہے ہوتے ہیں میں اس وقت تسبیح پڑھ رہی ہوتی ہوں اور پھر وہ میرے تسبیح ختم کرنے سے قبل ہی اٹھ جاتے ہیں۔ اگر وہ مجھے ملتے تو میں انہیں بتاتی نبی ﷺ تو اتنی تیزی کے ساتھ بات نہیں کرتے تھے جتنی تیزی کے ساتھ تم بات کرتے ہو۔

26-بَابُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَامُ عَيْنُهُ وَلاَ يَنَامُ قَلْبُهُ

نبی ﷺ کی آنکھ سو جاتی ہے مگر دل نہیں سوتا

رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کی حدیث مروی ہے۔

150 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدٍ المَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلاَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ؟ قَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا، فَقُلْتُ: يَا

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: نبی ﷺ رمضان میں نفلی نماز کیسے ادا فرماتے تھے؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب فرمایا: نبی ﷺ، رمضان میں یا رمضان کے علاوہ، گیارہ سے زیادہ رکعات ادا نہیں فرماتے تھے۔ آپ چار رکعات ادا فرماتے تھے تم ان کی طوالت اور حسن کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ ﷺ چار رکعات ادا کرتے، تم ان کی خوبصورتی اور طوالت کے متعلق نہ پوچھو۔ پھر آپ ﷺ تین رکعات ادا کرتے،

150- صحیح بخاری: 1096، سنن الکبریٰ للنسائی: 393

رَسُولَ اللّٰهِ تَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؛ قَالَ: تَنَامُ عَيْنِي وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! آپ وتر ادا کرنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری آنکھ سو جاتی ہے لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

151 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ " لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوَّلُهُمْ: أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ يَرَهُمْ حَتَّى جَاءُوا لَيْلَةً أُخْرَى فِيمَا يَرَى قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمَةٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ، وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ، فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ "

شریک بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں شب معراج کے متعلق بتا رہے تھے، تین افراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ ان تین میں سے ایک شخص نے کہا: ان کون ہیں؟ درمیان والے نے کہا: وہ جو ان میں سب سے بہتر ہیں تیسرے نے کہا: انہیں حاصل کر لو جو سب سے بہتر ہیں۔ اس رات صرف اتنا ہی ہوا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی حتیٰ کہ وہ رات آئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھیں سو جاتی تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا۔ انبیاء اسی طرح ہوتے ہیں کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن ان کے دل نہیں سوتے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ساتھ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لے کر آسمان پر چلے گئے۔

27- بَابُ عَلَامَاتِ النُّبُوَّةِ فِي الْإِسْلَامِ

اسلام میں نبوت کی علامات
(یعنی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات)

152 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

151- صحیح بخاری: 7079

152- صحیح مسلم: 682، صحیح ابن حبان: 1461، سنن الکبریٰ للنسائی: 987

زَرِيرٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ وَجْهُ الصُّبْحِ عَرَّسُوا، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَكَانَ لاَ يُوقَظُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَنَامِهِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ، فَقَعَدَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَأْسِهِ، فَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنَزَلَ وَصَلَّى بِنَا الْغَدَاةَ، فَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: يَا فُلاَنُ، مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟ قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ بِالصَّعِيدِ، ثُمَّ صَلَّى، وَجَعَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَكُوبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ، إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، فَقُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ فَقَالَتْ: إِنَّهُ لاَ مَاءَ، فَقُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، فَقُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللَّهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا، غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا، فَمَسَحَ فِي

کرتے ہیں، وہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ یہ لوگ رات بھر سفر کرتے رہے حتیٰ کہ صبح قریب ہوئی تو یہ لوگ رات کے وقت ٹھہر گئے۔ ان کی آنکھ لگ گئی حتیٰ کہ سورج نکل آیا سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے۔ نبی ﷺ جب سو رہے ہوتے تو آپ کو بیدار نہیں کیا جاتا تھا آپ خود ہی بیدار ہوتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے سر مبارک کے پاس بیٹھے اور بلند آواز سے تکبیر کہنا شروع کی۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ بیدار ہو گئے پھر آپ نے پڑاؤ فرمایا اور ہمیں صبح کی نماز پڑھائی۔ حاضرین میں سے ایک صاحب علیحدہ رہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی تھی۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا اے فلاں! تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھی۔ اس نے جواب دیا: مجھے جنابت ہو گئی تھی۔ نبی ﷺ نے اسے ہدایت کی کہ وہ مٹی سے تیمم کرے۔ پھر اس نے نماز ادا کی۔ نبی ﷺ نے مجھے چند افراد کے ساتھ آگے روانہ فرما دیا۔ ہم پیاس کی شدت میں مبتلا تھے اور چل رہے تھے۔ اسی اثناء ایک عورت سامنے سے آئی جس نے مشکیزوں کے درمیان پاؤں لٹکائے ہوئے تھے۔ ہم نے اس سے پوچھا: چشمہ کہاں ہے؟ اس نے کہا: یہاں کوئی چشمہ نہیں ہے۔ ہم نے پوچھا: تمہارے گھر اور چشمہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ وہ بولی: ایک دن اور ایک رات کا، ہم نے کہا: تم نبی ﷺ کی خدمت میں چلو! وہ بولی:

الْعَزْلَاوَيْنِ، فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، فَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا، وَهِيَ تَكَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْءِ، ثُمَّ قَالَ: هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ، حَتَّى أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ، أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللَّهُ ذَاكَ الصِّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، فَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ ہم نے اس کے ساتھ یہ کیا کہ اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی وہی بات بتائی جو ہمیں بتائی تھی۔ تاہم یہ بات اضافی بتائی کہ وہ یتیم بچوں کی پرورش کر رہی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے مشکیزوں کے متعلق حکم فرمایا آپ نے ان کے منہ پر دستِ مبارک پھیرا تو ہم چالیس پیاسوں نے پانی پی لیا۔ حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے۔ ہم نے اپنے پاس ہر برتن بھی بھر لیا البتہ ہم نے اپنے اونٹوں کو پانی نہیں پلایا۔ لیکن وہ مشکیزے اسی طرح بھرے ہوئے تھے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس کھانے کو جو کچھ ہے وہ لے آؤ۔ روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں جمع کی گئی اور اس عورت کو دے دی گئی۔ جب وہ عورت اپنے خاندان میں آئی تو بولی آج میں سب سے بڑے جادوگر سے مل کر آئی ہوں۔ یا پھر وہ نبی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کے سبب اس قبیلے کو ہدایت بخشی وہ عورت بھی مسلمان ہوئی اور وہ تمام لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔

153 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ، وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ قَالَ قَتَادَةُ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: ثَلَاثَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ اس وقت "زوراء" کے مقام پر تھے۔ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس میں رکھا تو پانی آپ کی مبارک انگلیوں میں سے پھوٹنے لگا۔ تمام لوگوں نے وضو کر لیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس

153- صحیح بخاری: 167، صحیح مسلم: 2279، سنن نسائی: 78، مسند امام احمد: 12717، صحیح ابن حبان: 6540، سنن الکبریٰ للنسائی: 84

مِائَةٍ، أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ

رضی اللہ تعالیٰ سے پوچھا، آپ حضرات کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: تین سو یا شاید تین سو کے قریب تھے۔

154 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ العَصْرِ، فَالْتُمِسَ الوَضُوءُ فَلَمْ يَجِدُوهُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الإِنَاءِ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ، فَرَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے اچھی طرح یاد ہے عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ وضو کرنے کیلئے پانی ڈھونڈا گیا لیکن لوگوں کو پانی نہیں ملا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وضو کا پانی پیش کیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس میں رکھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس سے وضو کرنا شروع کریں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی مبارک انگلیوں کے نیچے سے پانی پھوٹ پڑا۔ تمام لوگوں نے وضو کر لیا اور حتیٰ کہ آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

155 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُبَارَكٍ، حَدَّثَنَا حَزْمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَخَارِجِهِ، وَمَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَانْطَلَقُوا يَسِيرُونَ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلَمْ يَجِدُوا مَاءً يَتَوَضَّئُونَ، فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنَ القَوْمِ، فَجَاءَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ يَسِيرٍ، فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ مَدَّ أَصَابِعَهُ الأَرْبَعَ عَلَى القَدَحِ ثُمَّ قَالَ: قُومُوا فَتَوَضَّئُوا فَتَوَضَّأَ القَوْمُ حَتَّى بَلَغُوا فِيمَا يُرِيدُونَ مِنَ الوَضُوءِ، وَكَانُوا سَبْعِينَ أَوْ نَحْوَهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے۔ آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ تھے۔ یہ لوگ چلتے ہوئے جا رہے تھے نماز کا وقت ہو گیا انہیں وضو کرنے کے لیے پانی نہیں ملا۔ حاضرین میں سے ایک صاحب گئے ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لیا آپ نے وضو فرمایا۔ پھر اپنی چار مبارک انگلیاں اس پیالے پر رکھیں اور فرمایا: اٹھو اور وضو کرلو! تو تمام لوگوں نے وضو کر لیا حتیٰ کہ انہوں نے اپنی پسند کے مطابق اچھی طرح وضو کیا۔ اس وقت ان کی تعداد ستر یا اس کے قریب تھی۔

156 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ مِنَ الْمَسْجِدِ يَتَوَضَّأُ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ: كَمْ كَانُوا؟ قَالَ: ثَمَانُونَ رَجُلًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نماز کا وقت ہوگیا۔ جس شخص کا گھر مسجد کے قریب تھا وہ اپنے گھر چلا گیا۔ کچھ لوگ باقی رہ گئے۔ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پتھر کا پیالہ پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنی مبارک ہتھیلی اس میں رکھی وہ پیالہ چھوٹا تھا۔ آپ کی مبارک ہتھیلی اس میں نہیں آسکتی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو ملایا اور انہیں اس پیالے میں رکھا تو تمام حاضرین نے وضو کرلیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: ان کی تعداد کتنی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: اسی (۸۰) افراد تھے۔

157 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَطِشَ النَّاسُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْهِ رِكْوَةٌ فَتَوَضَّأَ، فَجَهِشَ النَّاسُ نَحْوَهُ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ؟ قَالُوا: لَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ نَتَوَضَّأُ وَلَا نَشْرَبُ إِلَّا مَا بَيْنَ يَدَيْكَ، فَوَضَعَ يَدَهُ فِي الرِّكْوَةِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَثُورُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، كَأَمْثَالِ الْعُيُونِ، فَشَرِبْنَا وَتَوَضَّأْنَا قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ: لَوْ كُنَّا مِائَةَ أَلْفٍ لَكَفَانَا، كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے موقع پر لوگ پیاسے تھے۔ نبی ﷺ کے سامنے ایک برتن آیا۔ آپ نے اس سے وضو فرمایا لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے دریافت فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے عرض کی، ہمارے پاس پانی نہیں ہے وضو کرنے کیلئے بھی نہیں ہے اور پینے کے لیے بھی نہیں ہے۔ صرف وہی ہے جو آپ کی خدمت میں موجود ہے آپ نے اپنا دستِ مبارک اس برتن پر رکھا تو پانی انگلیوں کے درمیان سے چشموں کی طرح پھوٹ پڑا۔ ہم نے پانی پیا اور وضو بھی کرلیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے پوچھا: آپ کتنے افراد تھے؟ انہیں نے فرمایا: اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو وہ ہمارے

156- صحیح بخاری: 192، مسند امام احمد: 12817، صحیح ابن حبان: 6545، مسند ابویعلیٰ: 3757

157- صحیح بخاری: 3291، مسند امام احمد: 14562، صحیح ابن حبان: 6541

لیے کافی ہوتا ویسے ہم پندرہ سو تھے۔

158 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ، فَنَزَحْنَاهَا، حَتَّى لَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَفِيرِ الْبِئْرِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتَّى رَوِينَا، وَرَوَتْ، أَوْ صَدَرَتْ رَكَائِبُنَا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے موقع پر ہم چودہ سو افراد تھے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اس میں سے پانی نکالا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی نہیں رہنے دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے کنویں کی منڈیر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے پانی منگوا کر کلی کی اور کلی مبارک کا پانی کنویں میں ڈال دیا۔ کچھ دیر کے بعد ہم نے اس کنویں سے پانی پینا شروع کیا۔ حتیٰ کہ ہم خود بھی سیراب ہو گئے اور اپنے جانوروں کو بھی سیراب کر دیا۔

159 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا، أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ، فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ، ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا، فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ، ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ يَدِي وَلَاثَتْنِي بِبَعْضِهِ، ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَذَهَبْتُ بِهِ، فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، وَمَعَهُ النَّاسُ، فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْسَلَكَ أَبُو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمی محسوس کی ہے۔ میرا خیال ہے ایسا بھوک کے سبب ہے کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے موجود ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں پھر انہوں نے ''جو'' کی کچھ ٹکیاں نکالی پھر انہوں نے اپنی چادر نکالی اور اس کے کچھ حصے میں روٹیاں لپیٹ کر میری بغل کے نیچے دبا دیا اور اس کا کچھ حصہ میرے سر پر لپیٹ دیا اور مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیج دیا۔ میں وہ لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ اس وقت لوگوں کے ہمراہ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ میں ان کے پاس کھڑا ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہیں ابوطلحہ

158- صحیح بخاری: 3920، صحیح مسلم: 1856، مسند امام احمد: 14865، صحیح ابن حبان: 4875، سنن الکبریٰ للنسائی: 11509

159- صحیح بخاری: 5066، صحیح ابن حبان: 6534، سنن الکبریٰ للنسائی: 6617

طَلْحَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِطَعَامٍ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ: قُومُوا فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ، وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ؟ فَقَالَتْ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ، مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ الخُبْزِ، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ، وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً فَأَدَمَتْهُ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا، ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا"

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! نبی ﷺ نے دریافت فرمایا کھانے کے لیے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اٹھو! آپ روانہ ہوئے۔ میں ان لوگوں کے آگے آ گیا۔ میں نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آکر بتایا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے ام سُلیم! نبی ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں۔ ہمارے پاس انہیں کھلانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ ام سلیم نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ آئے اور نبی ﷺ سے راستے میں حاضر ہوئے۔ پھر نبی ﷺ اور ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تشریف لائے، نبی ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! تمہارے پاس جو بھی موجود ہے اسے لے آؤ۔ وہ اسی روٹی کو لے کر حاضر ہوگئیں۔ نبی ﷺ نے حکم فرمایا تو سیدہ ام سلیم نے روٹی کے ٹکڑے کر دیے اور گھی کو نچوڑ دیا اور اسے سالن بنا دیا۔ پھر نبی ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا پڑھا۔ پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے کیلئے کہو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اجازت دی انہوں نے کھانا کھایا جب وہ سیر ہوگئے تو باہر چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے کیلئے کہو۔ ان لوگوں نے بھی کھانا کھالیا جب وہ سیر ہوگئے تو چلے گئے۔ پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے کے لیے کہو۔ انہوں نے ان کو بھی اجازت دی حتیٰ کہ وہ سیر ہوگئے تو وہ چلے گئے پھر آپ نے فرمایا: دس افراد کو اندر آنے

160 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَعُدُّ الآيَاتِ بَرَكَةً، وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا تَخْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَقَلَّ المَاءُ، فَقَالَ: اطْلُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ فَجَاءُوا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الإِنَاءِ، ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الطَّهُورِ المُبَارَكِ، وَالبَرَكَةُ مِنَ اللَّهِ فَلَقَدْ رَأَيْتُ المَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ

کے لیے کہو۔ یوں سب لوگوں نے کھانا کھالیا ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بیان کرتے ہیں، ہم لوگ ظاہر ہونے والی علامات کو برکت سمجھتے تھے اور تم لوگ انہیں ڈرانے والی چیز سمجھتے ہو ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں شریک تھے، پانی ختم ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: بچا ہوا پانی تلاش کرو۔ لوگ ایک برتن لے کر آئے جس میں تھوڑا سا پانی موجود تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس برتن میں ڈالا پھر ارشاد فرمایا: اس برکت والے وضو کے پانی کی طرف آؤ اور یہ برکت اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہے۔ میں نے پانی کو دیکھا کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگلیوں کے درمیان میں سے پھوٹ رہا تھا۔ ہم لوگ کھانے کے تسبیح پڑھنے کی آواز بھی سنا کرتے تھے جبکہ اسے کھایا جا رہا ہوتا تھا۔

161 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أَبِي تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا، وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلاَ يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِي لِكَيْ لاَ يُفْحِشَ عَلَيَّ الغُرَمَاءُ، فَمَشَى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثَمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد کا انتقال ہوگیا جن کے ذمے قرض لازم تھا۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی، میرے والد نے اپنے ذمے قرض ہے وہ تو کئی سال کی پیداوار سے بھی ادا نہیں ہوسکے گا۔ آپ میرے ساتھ تشریف لے چلیں تاکہ قرض لینے والے میرے ساتھ سختی نہ کریں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ڈھیری کے گرد چکر لگایا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی۔ پھر

160- سنن دارمی:29' امام احمد:3762

161- سنن الکبریٰ للنسائی:6464' سنن نسائی:3637' مسند امام احمد:14977

فَقَالَ: انْزِعُوهُ فَأَوْفَاهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ

دوسری کے گرد چکر لگایا پھر آپ وہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے فرمایا: انہیں علیحدہ کرو اور ماپ کر انہیں دیتے جاؤ۔ جتنی آپ نے عطا فرمائی تھیں اتنی ہی کھجوریں باقی بچ گئیں۔

162 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً: مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ أَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ أَوْ كَمَا قَالَ: وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاَثَةٍ، وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشَرَةٍ، وَأَبُو بَكْرٍ ثَلاَثَةً. قَالَ: فَهُوَ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي، وَلاَ أَدْرِي هَلْ قَالَ: امْرَأَتِي وَخَادِمِي، بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ. وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى صَلَّى العِشَاءَ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ ضَيْفِكَ؟ قَالَ: أَوَعَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ: أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ. فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَأْتُ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ، فَجَدَّعَ وَسَبَّ، وَقَالَ:

حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ''اصحاب صفہ'' غریب لوگ تھے۔ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس دو آمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچ۔ جو بھی آپ نے ارشاد فرمایا: ساتھ لے جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین افراد کو ساتھ لے گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دس افراد کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لے گئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین افراد کو ساتھ لائے۔ راوی کہتے ہیں ہم تین افراد تھے۔ میں میرے والد اور میری والدہ۔ میری بیوی میرا خادم جو ہمارے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھروں میں مشترک تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات دیر تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہتے پھر عشاء کی نماز ادا کرتے واپس آتے تھے اس دفعہ وہ حاضر رہے۔ انہوں نے عشاء کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد، جو اللہ کو منظور تھا، آپ تشریف لائے ان کی اہلیہ نے ان سے کہا: آپ اپنے مہمانوں کے پاس کیوں نہیں آئے یا آپ نے ان کے ساتھ کھانا کیوں نہیں کھایا۔ ان کی اہلیہ نے بتایا:

162- مسند امام احمد:1712، سنن ابوداؤد:3270، صحیح ابن حبان:4350، صحیح بخاری:577

كُلُوا. وَقَالَ: لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا. قَالَ: وَايْمُ اللهِ، مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا حَتَّى شَبِعُوا. وَصَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلُ، فَنَظَرَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا شَيْءٌ أَوْ أَكْثَرُ. قَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ، قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِي، لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِمَّا قَبْلُ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ الشَّيْطَانُ يَعْنِي يَمِينَهُ. ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً. ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ، فَمَضَى الْأَجَلُ فَتَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ، اللهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ غَيْرَ أَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ. قَالَ: أَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ، أَوْ كَمَا قَالَ

مہمانوں نے آپ کے آنے سے پہلے کھانا کھانے سے انکار کردیا ہے۔ گھر والوں نے کھانا رکھا بھی تھا لیکن وہ نہیں مانے۔ حضرت عبدالرحمان بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں جا کر چھپ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے نالائق! پھر انہوں نے مجھے برا کہنا شروع کردیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا آپ لوگ کھائیں۔ انہوں نے کہا: ہم اسے کبھی نہیں کھائیں گے۔ (پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ساتھ کھانا شروع کیا) حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہم جو بھی لقمہ اٹھاتے تھے اس کے نیچے اور زیادہ ہو جاتا تھا حتیٰ کہ جب سب لوگ سیر ہو گئے تو کھانا زیادہ ہو چکا تھا جتنا اس سے پہلے تھا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ چیز دیکھی کہ وہ پہلے کی طرح ہی ہے یا اس سے زیادہ ہو چکا ہے تو انہوں نے اپنی اہلیہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن (یہ کیا معاملہ ہے) تو اہلیہ نے جواب دیا۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! یہ اس وقت تو پہلے سے زیادہ ہے۔ انہوں نے یہ بات تین دفعہ کہی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کھانے کو کھالیا اور فرمایا: وہ چیز شیطان کی جانب سے تھی، یعنی ان کی قسم! پھر انہوں نے اس میں سے کچھ کھالیا اور اگلے دن اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں، یہ ان دنوں کی بات ہے جب ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ چل رہا تھا جس کی مدت پوری ہو چکی تھی۔ ہم بارہ افراد

ادھر ادھر بکھر جاتے تھے۔ ہر ایک شخص کے ساتھ کچھ لوگ ہوتے تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہر بندے کے ساتھ کتنے لوگ ہوتے تھے۔ البتہ یہ ہے کہ وہ ان کے ساتھ بھیجے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان سب نے اس کھانے میں سے کھایا تو ہم نے اس سے اندازہ لگایا۔

163 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ، وَعَنْ يُونُسَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَابَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ قَحْطٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ جُمُعَةٍ، إِذْ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ، هَلَكَتِ الشَّاءُ، فَادْعُ اللَّهَ يَسْقِينَا. فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا. قَالَ أَنَسٌ: وَإِنَّ السَّمَاءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ، فَهَاجَتْ رِيحٌ أَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ ثُمَّ أَرْسَلَتِ السَّمَاءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوضُ الْمَاءَ حَتَّى أَتَيْنَا مَنَازِلَنَا، فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، فَقَامَ إِلَيْهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: تَهَدَّمَتِ الْبُيُوتُ فَادْعُ اللَّهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ، ثُمَّ قَالَ: حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَنَظَرْتُ إِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِينَةِ كَأَنَّهُ إِكْلِيلٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مدینہ قحط سالی کا شکار ہوگیا۔ ایک دو دفعہ جمعے کے روز نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دے رہے تھے۔ ایک شخص کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مال مویشی ہلاک ہوگئے۔ بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں پانی عطا کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند کیے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس وقت آسمان شیشے کی مانند شفاف تھا۔ اسی دوران ہوا چل پڑی اور بادل آکر جمع ہوگئے۔ پھر یوں بارش نازل ہونا شروع ہوئی کہ ہم بارش میں چلتے ہوئے۔ اپنے گھروں تک واپس آئے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی شخص یا اس کے علاوہ کوئی اور شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! گھر گر رہے ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ وہ اسے روک دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکرا دیئے پھر آپ نے دعا فرمائی ہمارے اردگرد ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے بادل کی جانب دیکھا وہ چھٹ گیا اور مدینہ منورہ کے گرد یوں ہوگیا

163- صحیح بخاری:890، صحیح مسلم:897، سنن ابوداؤد:1174، سنن نسائی:1515، مؤطا امام مالک:450، مسند امام احمد:13718، صحیح ابن حبان:992

جیسے وہ تاج ہوتا ہے۔

164 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ وَاسْمُهُ عُمَرُ بْنُ الْعَلَاءِ، أَخُو أَبِي عَمْرِو بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِلَى جِذْعٍ، فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ تَحَوَّلَ إِلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ فَأَتَاهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَيْهِ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کھجور کے تنے سے ٹیک کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ جب آپ منبر استعمال فرمانے لگے اور آپ اس طرف تشریف جانے لگے تو وہ کھجور کا تنا رونے لگا۔ آپ اس کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیرا۔

165 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَانَ يَقُومُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَى شَجَرَةٍ أَوْ نَخْلَةٍ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَوْ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا نَجْعَلُ لَكَ مِنْبَرًا؟ قَالَ: إِنْ شِئْتُمْ. فَجَعَلُوا لَهُ مِنْبَرًا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ دُفِعَ إِلَى الْمِنْبَرِ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهُ إِلَيْهِ، تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّنُ. قَالَ: كَانَتْ تَبْكِي عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ عِنْدَهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جمعہ کے روز ایک درخت یا کھجور کے درخت کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک انصاری خاتون نے یا شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! کیا ہم آپ کے لیے منبر نہ بنا دیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو لوگوں نے آپ کے لیے ایک منبر بنا دیا۔ جب جمعہ کا روز آیا اور آپ منبر کی جانب جانے لگے تو وہ کھجور کا درخت اس طرح رونے لگا جیسے کوئی بچہ روتا ہے۔ پھر نبی ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے۔ آپ نے اسے بھینچ لیا تو اس طرح رونے لگا جیسے کوئی بچہ روتا ہے جسے چپ کروایا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ تنا اس لیے رو رہا تھا کیونکہ وہ اپنے پاس موجود ہونے والا ذکر سنا کرتا تھا۔

166 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پہلے مسجد کی چھت کھجور کی شاخوں سے بنی

164- صحیح بخاری:3392' جامع ترمذی:505' سنن نسائی:1396' سنن ابن ماجہ:1415' سنن دارمی:31' مسند امام احمد:2236' صحیح ابن حبان:6505' صحیح ابن خزیمہ:1776

أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلَى جُذُوعٍ مِنْ نَخْلٍ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَطَبَ يَقُومُ إِلَى جِذْعٍ مِنْهَا، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ وَكَانَ عَلَيْهِ، فَسَمِعْنَا لِذَلِكَ الْجِذْعِ صَوْتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ، حَتَّى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ

ہوئی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ فرماتے تھے تو آپ کھجور کے ایک تنے کے پاس جلوہ فرما ہو جاتے تھے۔ جب آپ کے لیے منبر بنوا دیا گیا اور آپ اس پر تشریف فرما ہوئے تو ہم نے اس تنے کی آواز سنی یوں جیسے کوئی اونٹنی بلبلاتی ہے حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اپنا دست مبارک اس پر رکھا تو وہ پرسکون ہو گیا۔

167۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يُحَدِّثُ عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا أَحْفَظُ كَمَا قَالَ، قَالَ: هَاتِ، إِنَّكَ لَجَرِيءٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ، وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ، وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ، قَالَ: لَيْسَتْ هَذِهِ، وَلَكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ، قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، لَا بَأْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: يُفْتَحُ الْبَابُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَحْرَى أَنْ

ابو وائل بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی، ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دریافت کیا: آپ میں سے کس کو فتنے کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یاد ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: مجھے یہ بات اسی طرح یاد ہے جس طرح آپ نے بیان کی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: بیان کیجئے آپ نے بڑی جرات کا مظاہرہ کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی کی آزمائش، اس کے اہل خانہ، اس کے مال اور اس کے پڑوسی کے متعلق ہوتی ہے۔ اس کا کفارہ نماز پڑھنا، صدقہ دینا، نیکی کا حکم دینا اور گناہ سے روکنا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے اس کے متعلق نہیں پوچھا بلکہ اس فتنے کے متعلق دریافت کیا ہے جو سمندر کی موجوں کی طرح ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے

167- صحیح بخاری:1368، صحیح مسلم:144، جامع ترمذی:2258، سنن ابن ماجہ:3955، مسند امام احمد:23460، صحیح ابن حبان:5966، سنن الکبریٰ للنسائی:327

لَا يُغْلَقَ، قُلْنَا: عَلِمَ عُمَرُ البَابَ، قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ. فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ: مَنِ البَابُ؟، قَالَ: عُمَرُ

امیر المومنین! آپ کو اس کا خدشہ نہ ہونا چاہیے۔ کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: اس دروازے کو کھولا جائے گا یا توڑ دیا جائے گا؟ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: نہیں اسے توڑ دیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر تو وہ اس لائق ہوگا کہ وہ دوبارہ بند نہ ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، ہمیں ان سے سوال کرتے ہوئے خوف ہوا تو ہم نے مسروق سے یہ کہا! انہوں نے ان سے یہ سوال کیا، دروازے سے مراد کون ہے؟ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ''حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ''۔

168 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَحَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الأَعْيُنِ، حُمْرَ الوُجُوهِ، ذُلْفَ الأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ. وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهَذَا الأَمْرِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ، خِيَارُهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الإِسْلاَمِ، وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ، لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک تم اس قوم سے قتال نہیں کرو گے جو بالوں سے بنے جوتے پہنتے ہیں اور جب تک تم ترکوں کے ساتھ قتال نہیں کرو گے۔ ان کی آنکھیں چھوٹی ہوتی ہیں، چہرے سرخ ہوتے ہیں اور ناکیں چپٹی ہوتی ہیں۔ ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوتے ہیں اور تم اس معاملے (حکومت) کے متعلق لوگوں میں سب سے بہتر اس شخص کو پاؤ گے جو اسے سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہو اور پھر آخر کار اسے اس میں مبتلا کر دیا جائے۔ لوگ ''کان'' (معدن) کی طرح ہیں زمانہ جاہلیت میں جو بہتر تھے وہ اسلام میں

168- صحیح بخاری: 2769' سنن ابوداؤد: 4304' جامع ترمذی: 2215' سنن ابن ماجہ: 4096' مسند امام احمد: 7262' صحیح ابن حبان: 6744' مستدرک للحاکم: 8516

مِثْلُ أَهْلِهِ وَمَالِهِ

بھی بہتر شمار ہوں گے اور عنقریب تم پر وہ زمانہ آئے گا جب کسی شخص کے نزدیک اس کا میری زیارت کرنا، اس کے اہل خانہ اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

169 - حَدَّثَنِي يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا، وَكَرْمَانَ مِنَ الأَعَاجِمِ حُمْرَ الوُجُوهِ، فُطْسَ الأُنُوفِ، صِغَارَ الأَعْيُنِ وُجُوهُهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ تَابَعَهُ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم عجم سے تعلق رکھنے والے خوز اور کرمان سے قتال نہیں کروں گے۔ جو سرخ چہروں والے ہوں گے ناکیں چپٹی ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور ان کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے ان کے جوتے بالوں سے بنے ہوں گے۔

170 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ، أَخْبَرَنِي قَيْسٌ، قَالَ: أَتَيْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثَ سِنِينَ لَمْ أَكُنْ فِي سِنِيَّ أَحْرَصَ عَلَى أَنْ أَعِيَ الحَدِيثَ مِنِّي فِيهِنَّ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقَاتِلُونَ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَهُوَ هَذَا البَارِزُ "، وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً وَهُمْ أَهْلُ البَازِرِ

قیس بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: مجھے تین سال نبی ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔ کسی بات کو یاد رکھنے کا جتنا شوق مجھے ان تین سالوں میں تھا پہلے کبھی نہیں ہوا۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے اپنے دستِ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا، قیامت سے پہلے تم ایسے لوگوں سے جنگ کروگے جن کے جوتے بالوں سے بنے ہوں گے اور وہ بارز جنگل کے باسی ہیں۔ بعض جگہ پر یہ روایت ہے، وہ ''اہل بارز'' ہوں گے۔

171 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ

حضرت حسن بصری بیان کرتے ہیں، حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کی ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت سے پہلے تم ایسی قوم سے قتال کروگے جن کے جوتے بالوں سے بنے

تُقَاتِلُونَ قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ، وَتُقَاتِلُونَ قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ

ہوں گے جن کے چہرے ڈھال کی طرح ہوں گے۔

172 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: تُقَاتِلُكُمُ اليَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَقُولُ الحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي، فَاقْتُلْهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہودی تمہارے ساتھ قتال کریں گے۔ اور تم ان پر غالب آجاؤ گے پھر ایک پتھر کہے گا اے مسلمان ! یہ یہودی میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اسے قتل کردو۔

173 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ يَغْزُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ الرَّسُولَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ "

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا وہ کسی جنگ میں شریک ہوں گے تو ان سے پوچھا جائے گا تمہارے درمیان نبی ﷺ کے کوئی صحابی ہیں؟ تو وہ کہیں گے جی! تو انہیں فتح نصیب ہو جائے گی۔ وہ جنگ کے لیے جائیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم میں کوئی ایسے صاحب موجود ہیں جو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے ہوں تو وہ کہیں گے جی ہاں! تو انہیں فتح نصیب ہوگی۔

174 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحَكَمِ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، أَخْبَرَنَا سَعْدٌ الطَّائِيُّ، أَخْبَرَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ،

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا، آپ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے فاقہ

172- صحیح بخاری:2767' جامع ترمذی:2236' مسند امام احمد:6032' صحیح ابن حبان:6806' سنن الکبریٰ للبیہقی:18371' مسند ابویعلی:5523

173- صحیح بخاری:2740' مسند امام احمد:11056' مسند ابویعلی:974' صحیح مسلم:2532' صحیح ابن حبان:4768

174- صحیح بخاری:1347' صحیح مسلم:1011' سنن نسائی:2555' مسند امام احمد:18748' صحیح ابن حبان:6678' سنن الکبریٰ للنسائی:2336

قَالَ: بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الفَاقَةَ، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ: يَا عَدِيُّ، هَلْ رَأَيْتَ الحِيرَةَ؟ قُلْتُ: لَمْ أَرَهَا، وَقَدْ أُنْبِئْتُ عَنْهَا، قَالَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ، حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ - قُلْتُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيْنَ دُعَّارُ طَيِّئٍ الَّذِينَ قَدْ سَعَّرُوا البِلاَدَ - وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسْرَى، قُلْتُ: كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ؟ قَالَ: " كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ، لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ، يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ فَلاَ يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهُ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللَّهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ، وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، فَلَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُولًا فَيُبَلِّغَكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَقُولُ: أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ؟ فَيَقُولُ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ، وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهِ فَلاَ يَرَى إِلَّا جَهَنَّمَ " قَالَ عَدِيٌّ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقَّةِ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ شِقَّةَ تَمْرَةٍ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالكَعْبَةِ لاَ تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ،

کی عرض کی پھر ایک اور صاحب حاضر ہوئے انہوں نے ڈاکوؤں کی شکایت کی۔ ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے فاقہ کی شکایت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے عدی! تم نے "حیرہ" دیکھا ہوا ہے میں نے عرض کی دیکھا تو نہیں لیکن میں نے اس کے متعلق سنا ہوا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تم دیکھو گے، ایک عورت "حیرہ" سے سوار ہوکر (مکہ آکر) کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دل میں یہ سوچا "طے" قبیلے کے وہ ڈاکو کہاں جائیں گے جنہوں نے ہر طرف لوٹ مار مچا رکھی ہے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تمہارے لیے کسریٰ کے خزانے فتح کیے جائیں گے میں نے عرض کی: کسریٰ بن ہرمز کے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! کسریٰ بن ہرمز کے۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تمہاری زندگی طویل ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک شخص اپنی ہتھیلی پر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا کہ اس سے کوئی لے لیکن اسے کوئی بھی شخص سونا یا چاندی لینے والا نہیں ملے گا۔ اور عنقریب تم میں سے کوئی شخص اللہ کے بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کی ترجمانی کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا! کیا میں نے تمہاری طرف رسول کو مبعوث نہیں کیا تھا اور اس نے تمہاری طرف تبلیغ نہیں کی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے تمہیں مال نہیں دیا تھا اور زائد نہیں دیا تھا؟ وہ شخص کہے

لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو القَاسِمِ: صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ، سَمِعْتُ عَدِيًّا كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

گا، جی ہاں لیکن پھر وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو اسے صرف جہنم نظر آئے گی اور بائیں جانب دیکھے گا تو وہاں بھی اسے جہنم نظر آئے گی۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: جہنم سے بچنے کی کوشش کرو خواہ وہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی کیوں نہ ہو اور جس شخص کو کھجور کا ٹکڑا نہ ملے وہ پاکیزہ کلام سے ایسا کرنے کی کوشش کرے۔ حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک عورت کو دیکھا جو ''حیرہ'' سے چلی اور اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف تھا اور میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر تمہاری زندگی طویل رہی تو تم وہ چیز بھی دیکھ لوگے جس کے متعلق حضرت ابو القاسم نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص ہتھیلی بھر کر سونا یا چاندی صدقہ کرنے کے لیے نکلے گا۔ یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

175 - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلاَتَهُ عَلَى المَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى المِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ، وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ خَزَائِنَ مَفَاتِيحِ الأَرْضِ، وَإِنِّي

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ایک روز نبی ﷺ تشریف لائے آپ نے ''احد'' کے شہداء کی نماز ایسے ہی ادا کی جیسے نماز جنازہ ادا کرتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: میں تم سے آگے جا رہا ہوں اور میں تم پر گواہ ہوں گا۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں اور اللہ کی قسم!

175- صحیح بخاری: 1279، صحیح مسلم: 2296، سنن ابوداؤد: 3223، سنن نسائی: 1954، مسند امام احمد: 17382، صحیح ابن حبان: 3198

وَاللّٰهِ مَا أَخَافُ بَعْدِي أَنْ تُشْرِكُوا، وَلَكِنْ أَخَافُ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا

مجھے اپنے بعد یہ خدشہ نہیں ہے، تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے بلکہ مجھے یہ خدشہ ہے، تم دنیا کی جانب راغب ہو جاؤ گے۔

176 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى أُطُمٍ مِنَ الآطَامِ، فَقَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى الفِتَنَ تَقَعُ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ مَوَاقِعَ القَطْرِ۔

حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے ایک بڑے گھر میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا: کیا تمھیں علم ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ میں دیکھ رہا ہوں تمہارے گھروں کے درمیان قطرے گرنے کی مانند فتنے گر رہے ہیں۔

177 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ حَدَّثَتْهَا، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيْهَا فَزِعًا يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذَا، وَحَلَّقَ بِإِصْبَعِهِ، وَبِالَّتِي تَلِيهَا فَقَالَتْ زَيْنَبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الخَبَثُ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنتِ ابوسفیان سے یہ روایت نقل کی ہے اور یہ روایت انہیں سیدہ زینب بنت جحش نے سنائی ہے، ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے۔ آپ پریشان تھے اور فرما رہے تھے۔ ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے''۔ اک شر کے سبب عرب کی تباہی آ رہی ہے جو قریب ہے آج یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔ آپ نے ایک انگلی اور ساتھ والی انگلی سے حلقہ بنا کر دکھایا۔ سیدہ زینب بیان کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ جبکہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی موجود ہوں گے آپ نے فرمایا: ہاں! جب برائی زیادہ ہو جائے

176- صحیح البخاری:1779' صحیح مسلم:2885' مسند امام احمد:21796' مستدرک حاکم:8549' مسند حمیدی:542

177- صحیح بخاری:3168' مسند امام احمد:27454' سنن الکبریٰ للنسائی:11333' معجم الکبیر للطبرانی:136' صحیح بخاری:115' مسند امام احمد:26587

گی۔

وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الخَزَائِنِ، وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ

امام زہری بیان کرتے ہیں، ہند بنت حارث نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی ہے، ایک دفعہ نبی ﷺ بیدار ہوئے تو فرمایا اللہ کی ذات پاک ہے۔ کتنے خزانے نازل کئے گئے ہیں اور کتنے فتنے نازل کئے گئے ہیں۔

178 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ المَاجِشُونِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: إِنِّي أَرَاكَ تُحِبُّ الغَنَمَ، وَتَتَّخِذُهَا، فَأَصْلِحْهَا وَأَصْلِحْ رُعَامَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، تَكُونُ الغَنَمُ فِيهِ خَيْرَ مَالِ المُسْلِمِ، يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الجِبَالِ، أَوْ سَعَفَ الجِبَالِ فِي مَوَاقِعِ القَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الفِتَنِ

عبدالرحمٰن بن ابوصعصعہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم بکریوں سے محبت کرتے ہو انہیں پالتے ہو تم ان کا خیال رکھو۔ ان کی بیماری کا خیال رکھو، میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: مسلمانوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا۔ جس میں بکریاں مسلمان کا سب سے بہتر مال ہوں گی۔ وہ انہیں ساتھ لے کر پہاڑوں کی چوٹیوں پر چلا جائے گا۔ جہاں (زیادہ) بارشیں ہوتی ہیں وہ اپنے دین کو فتنے سے بچانے کے لیے ایسا کرے گا۔

179 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ المُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَكُونُ فِتَنٌ القَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ القَائِمِ وَالقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب ایسے فتنے آئیں گے، جب بیٹھنے والا کھڑا ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو شخص ان کی جانب جھانک کر دیکھے گا وہ اسے اپنی

178- صحیح بخاری:584، سنن ابوداؤد:4267، سنن نسائی:5036، سنن ابن ماجہ:3980، مؤطا امام مالک:1744]

179- صحیح بخاری:6670، صحیح مسلم:2886، سنن ابوداؤد:4256، جامع ترمذی:2194، مسند امام احمد:1446، صحیح ابن حبان:5959

مِنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي، وَمَنْ يُشْرِفْ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، وَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ

طرف کرلیں گے جس شخص کو کوئی پناہ گاہ ملے اسے اس پناہ گاہ میں چلے جانا چاہیے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الأَسْوَدِ، عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا، إِلَّا أَنَّ أَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلاَةِ صَلاَةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ایک ایسی نماز بھی ہے، جس شخص کی وہ نماز فوت ہوجائے تو گویا اس کے تمام اہل خانہ اور مال برباد ہوگئے۔

180 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَتَكُونُ أَثَرَةٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: تُؤَدُّونَ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ، وَتَسْأَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: عنقریب حکومتی معاملوں میں رویہ سامنے آئے گا اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم ناپسند کرو گے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! تو پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس حق کی ادائیگی تم پر لازم ہے تم اسے ادا کر دینا اور جو تمہارا وہ تم اللہ سے مانگنا۔

181 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ قَالَ: مَحْمُودٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کا یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کردے گا لوگوں نے عرض کی: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگ ان سے دور ہیں (تو بہتر ہوگا)۔

180- صحیح مسلم:1843' جامع ترمذی:2190' مسند امام احمد:3663' صحیح ابن حبان:4587' سنن الکبریٰ للبیہقی:16392' مسند ابویعلیٰ:5156

181- صحیح مسلم:2917' مسند امام احمد:7992' مسند ابویعلیٰ:6093

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ

182 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَسَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ، يَقُولُ هَلَاكُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ . فَقَالَ مَرْوَانُ: غِلْمَةٌ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ، وَبَنِي فُلَانٍ

عمرو بن یحییٰ بیان کرتے ہیں، ان کے دادا نے یہ بات بیان کی ہے، ایک دفعہ میں، مروان اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے صادق ومصدوق (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو یہ فرماتے ہوئے سنا: قریش کے کچھ نوجوانوں کے ہاتھوں میری امت ہلاک ہوگی۔ مروان نے پوچھا: نوجوانوں کے ہاتھوں؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں ان کے نام بتا دوں وہ فلاں کی اولاد ہوگی اور فلاں کی اولاد ہوگی۔

183 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الحَضْرَمِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الخَوْلَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ اليَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ:

ابوادریس خولانی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھلائی کے متعلق عرض کرتے تھے اور میں آپ سے برائی کے متعلق عرض کرتا تھا۔ اس خدشے کے تحت کہ کہیں وہ مجھے لاحق نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ہم زمانہ جاہلیت میں تھے اور بہت برے حال میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی (اسلام) عطا کی۔ کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کی: کیا اس برائی کے بعد پھر کوئی بھلائی ہوگی؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ تاہم اس

182- صحیح بخاری:6649' مسند امام احمد:7858' صحیح ابن حبان:6712' مستدرک للحاکم:8450' معجم الصغیر للطبرانی:554' مسند اسحاق بن راھویہ:362

183- صحیح بخاری:6673' صحیح مسلم:1847' مسند امام احمد:23438' صحیح ابن حبان:117

وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذَلِكَ الخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَنِي ذَلِكَ؟ قَالَ: تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ، قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلاَ إِمَامٌ؟ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ، حَتَّى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ

میں کچھ خرابی ہوگی میں نے عرض کی: وہ خرابی کیا ہوگی۔ آپ نے فرمایا: کچھ لوگ ہوں گے جو میری ہدایت کی بجائے دوسری ہدایت حاصل کریں گے ان کی کچھ باتیں تمہیں پسند آئیں گی اور کچھ بری لگیں گی۔ میں نے عرض کی: کیا اس بھلائی کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں کچھ دعوت دینے والے ہوں گے جو جہنم کی جانب بلائیں گے جو شخص ان کی دعوت قبول کرے گا وہ اسے جہنم میں پھینک دیں گے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! ان کی صفات ہمارے سامنے بیان کیجئے۔ آپ نے فرمایا: وہ ہم جیسے لوگ ہوں گے ہماری زبان بولیں گے، میں نے عرض کی: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں اگر ان کا زمانہ مجھے مل گیا، آپ نے فرمایا: تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے عرض کی: اس وقت اگر مسلمانوں کی جماعت یا امام نہ ہوا؟ آپ نے فرمایا: پھر تم ان تمام فرقوں سے الگ رہنا۔ خواہ تمہیں درخت کی جڑ میں پناہ لینی پڑے۔ جب تمہیں موت آئے تو اسی حالت میں ہو۔

184 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَعَلَّمَ أَصْحَابِي الخَيْرَ وَتَعَلَّمْتُ الشَّرَّ

قیس بیان کرتے ہیں، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میری ساتھی بھلائی کے متعلق معلوم کرتے تھے اور میں شر کے متعلق معلوم کرتا تھا۔

185 - حَدَّثَنَا الحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت اس وقت

185- صحیح بخاری: 6536، مسند امام احمد: 8121، صحیح ابن حبان: 6734، سنن الکبریٰ للبیہقی: 16485، مسند حمیدی: 1104

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ

تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک دو فریق آپس میں جنگ نہیں کریں گی اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا۔

186 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْتَتِلَ فِئَتَانِ فَيَكُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ، وَلاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبًا مِنْ ثَلاَثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشادروایت کرتے ہیں، قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دو گروہ آپس میں جنگ نہیں کریں گے۔ دونوں کے درمیان زبردست قتل عام ہوگا اور ان دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی۔ جب تک تیس کے قریب جھوٹے دجال نہیں آئیں گے۔ ان میں سے ہر ایک یہ کہے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔

187 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْسِمُ قِسْمًا، أَتَاهُ ذُو الخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، فَقَالَ: وَيْلَكَ، وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ، قَدْ خِبْتَ وَخَسِرْتَ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ. فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ائْذَنْ لِي فِيهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ؟ فَقَالَ: دَعْهُ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلاَتَهُ مَعَ صَلاَتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ، يَقْرَءُونَ القُرْآنَ لاَ يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ کوئی چیز تقسیم فرما رہے تھے۔ اسی دوران ذوالخویصرہ آیا۔ جو بنی تمیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص تھا۔ وہ بولا: اے اللہ کے رسول ﷺ! انصاف سے کام لیجئے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری خرابی ہو۔ اگر میں انصاف سے کام نہیں لوں گا تو اور کون لے گا؟ اگر میں انصاف سے کام نہیں لیتا تو تم ذلیل اور رسوا ہو جاؤ گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ اس کے کچھ ایسے ساتھی بھی ہیں جن کی نمازوں کے سامنے تم

187- صحیح ابن حبان: 6741، سنن الکبریٰ للنسائی: 8560، سنن الکبریٰ للبیہقی: 16479

كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَمَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ -وَهُوَ قِدْحُهُ- فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلاَ يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الفَرْثَ وَالدَّمَ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ، إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ المَرْأَةِ، أَوْ مِثْلُ البَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، وَيَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ هَذَا الحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي نَعَتَهُ

اپنی نمازوں کو حقیر جانو گے اور ان کے روزوں کے سامنے تم اپنے روزوں کو حقیر جانو گے۔ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے۔ جب اس کا پھل کا دیکھا جاتا ہے تو وہاں کچھ نہیں ہوتا۔ پھر اس کے پروں کو دیکھا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا۔ پھر اس کی پکڑنے کی جگہ کو دیکھا جاتا ہے تو وہاں بھی کچھ نہیں ہوتا حالانکہ وہ گندگی اور خون میں سے نکل کر آیا ہے۔ ان لوگوں کی علامت ایک سیاہ فام آدمی ہے جس کا ایک کندھا عورت کی چھاتی کی طرح ہوگا۔ یا گوشت کے ایک ٹکڑے کی طرح ہوگا جو پھڑک رہا ہوگا اور یہ اس وقت سامنے آئیں گے جب لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں یہ گواہی دیتا ہوں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی یہ حدیث سنی ہے اور میں یہ گواہی دیتا ہوں، جناب علی بن ابوطالب کرم اللہ وجہہ نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کی تھی۔ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا، اسے تلاش کر کے لایا گیا۔ تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیان کردہ حلیہ کے مطابق اس شخص کو پایا۔

188 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ خَيْثَمَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِذَا

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: جب میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے تمہارے سامنے کوئی

188- صحیح بخاری:4770' صحیح مسلم:154' سنن ابوداؤد:4767' جامع ترمذی:2188' سنن نسائی:4102' سنن ابن ماجہ:168

حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَأَنْ أَخِرَّ مِنَ السَّمَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الحَرْبَ خَدْعَةٌ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يَأْتِي فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ، حُدَثَاءُ الأَسْنَانِ، سُفَهَاءُ الأَحْلاَمِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ البَرِيَّةِ، يَمْرُقُونَ مِنَ الإِسْلاَمِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لاَ يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيْنَمَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ القِيَامَةِ

حدیث بیان کروں تو آسمان سے گر جانا مجھے اس سے زیادہ محبوب ہوگا۔ کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی جھوٹی بات بیان کروں اور جب میں اپنے اور تمہارے معاملے سے متعلق تمہارے سامنے تمہاری کوئی بات کروں تو جنگ دھوکا دہی کا نام ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آخری زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جن کی عمریں کم ہوں گی۔ وہ بے وقوف ہوں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کریں گے۔ اسلام سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے باہر چلا جاتا ہے۔ ان کا ایمان ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔ تمہارا جہاں بھی ان سے سامنا ہو انہیں قتل کر دینا کیونکہ جو اسے قتل کرے گا اسے ان کو قتل کرنے کا اجر ملے گا۔

189- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، عَنْ خَبَّابِ بْنِ الأَرَتِّ، قَالَ: شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلاَ تَسْتَنْصِرُ لَنَا، أَلاَ تَدْعُو اللّٰهَ لَنَا؟ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِيمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الأَرْضِ، فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيُجَاءُ بِالْمِنْشَارِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِاثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمْشَطُ بِأَمْشَاطِ الحَدِيدِ مَا دُونَ لَحْمِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللّٰهِ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی آپ اس وقت اپنے چادر کے ذریعے ٹیک لگائے ہوئے خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ ہم نے آپ کی خدمت میں عرض کی: کیا آپ ہمارے لیے مدد طلب نہیں کریں گے؟ کیا آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا نہیں کریں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے زمانے میں کسی شخص کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا۔ اس شخص کو اس میں ڈال دیا جاتا تھا پھر "آرہ" لا کر اس شخص کے سر پر رکھ کر اس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا۔ لیکن یہ بات بھی انہیں ان کے دین سے دور نہیں کر سکی

189- صحیح بخاری:6544، مسند امام احمد:21095، سنن الکبریٰ للبیہقی:17498، مسند ابویعلیٰ:7213، معجم الکبیر للطبرانی:3638

صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوِ الذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ

تھی۔ پھر کسی شخص پر لوہے کی کنگھی پھیری جاتی تھی۔ جو گوشت کو ہڈی سے یا پٹھوں سے الگ کر دیتی تھی اور یہ بات بھی انہیں دین سے دور نہیں کر سکی۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اس دین کو ضرور مکمل فرمائے گا۔ حتیٰ کہ ایک سوار شخص ''صنعا'' سے لے کر ''حضرت موت'' تک جائے گا اور اسے صرف اللہ تعالیٰ کا خوف ہوگا۔ یا اپنی بکریوں سے بھیڑیے کا خوف ہوگا۔ تم لوگ جلد بازی کا مظاہری کر رہے ہو۔

190- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عِلْمَهُ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مُنَكِّسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ مُوسَى بْنُ أَنَسٍ: فَرَجَعَ المَرَّةَ الآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: " اذْهَبْ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ "

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاضر نہیں پایا۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں ان کے متعلق آ کر بتاتا ہوں۔ وہ شخص ان کے پاس گیا تو انہیں گھر میں بیٹھے ہوئے پایا۔ انہوں نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا، اس شخص نے دریافت کیا: آپ کا کیا معاملہ ہے وہ بولے: بڑے برے حال میں ہوں، کیونکہ ان کی آواز نبی ﷺ کی آواز سے بلند ہو جاتی تھی۔ اس لیے ان کے عمل ضائع ہو چکے ہیں اور وہ جہنمی ہو چکے ہیں۔ وہ شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا وہ ایسے کہہ رہے تھے۔ موسیٰ بن انس کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: پھر وہ شخص دوسری دفعہ عظیم بشارت لے کر حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا۔ کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: تم اسے جا کر کہو کہ تم جہنمی نہیں بلکہ جنتی ہو۔

190- صحیح بخاری: 4565، معجم الکبیر للطبرانی: 1309

191۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ، وَفِي الدَّارِ الدَّابَّةُ، فَجَعَلَتْ تَنْفِرُ، فَسَلَّمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ غَشِيَتْهُ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اقْرَأْ فُلاَنُ، فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ، أَوْ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صحابی سورۃ کہف کی تلاوت کر رہے تھے۔ گھر میں ایک جانور بھی موجود تھا۔ اس نے اچھلنا شروع کر دیا، ان صحابی نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ ایک بادل کے ٹکڑے نے انہیں ڈھانپ لیا ہے۔ انہوں نے بعد میں اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے فرمایا: اے فلاں! تم قرات کرتے رہتے کیوں کہ یہ سکینہ تھی۔ جو قرآن کے سبب نازل ہو رہی تھی۔

192 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَبُو الحَسَنِ الحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعْتُ البَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، يَقُولُ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، إِلَى أَبِي فِي مَنْزِلِهِ، فَاشْتَرَى مِنْهُ رَحْلًا، فَقَالَ لِعَازِبٍ: ابْعَثِ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي، قَالَ: فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، وَخَرَجَ أَبِي يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبِي: يَا أَبَا بَكْرٍ، حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا حِينَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَعَمْ، أَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَمِنَ الغَدِ، حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلاَ الطَّرِيقُ لاَ يَمُرُّ فِيهِ أَحَدٌ، فَرُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ، لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، فَنَزَلْنَا عِنْدَهُ، وَسَوَّيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانًا بِيَدِي يَنَامُ عَلَيْهِ، وَبَسَطْتُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے والد کے ہاں آئے اور ان سے ایک پالان خریدا۔ انہوں نے عازب سے کہا: اپنے بیٹے کو میرے ساتھ بھیجیں وہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلا جائے۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اسے اٹھا کر ان کے ساتھ چلا گیا، میرے والد بھی دینار کی جانچ کروانے کے لیے نکلے میرے والد نے کہا اے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ ہمیں بتایئے جب آپ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے تو کیا واقعہ ہوا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں! ہم نے رات کے وقت سفر شروع کیا اور دوسرے دن بھی سفر کرتے رہے حتیٰ کہ جب دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا۔ وہاں سے کوئی بھی شخص نہیں گزر رہا تھا تو ہمارے سامنے ایک بڑی سی چٹان

191- صحیح مسلم:795' مسند امام احمد:18497' مسند ابویعلیٰ:1722

192- صحیح بخاری:3452' صحیح مسلم:2009' صحیح ابن حبان:6281' مسند ابویعلیٰ:116

فِيهِ فَرْوَةٌ، وَقُلْتُ: نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأَنَا أَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ، فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ إِلَى الصَّخْرَةِ، يُرِيدُ مِنْهَا مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ. فَقَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، أَوْ مَكَّةَ، قُلْتُ: أَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَفَتَحْلُبُ، قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً، فَقُلْتُ: انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ التُّرَابِ وَالشَّعَرِ وَالْقَذَى، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْبَرَاءَ يَضْرِبُ إِحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى يَنْفُضُ، فَحَلَبَ فِي قَعْبٍ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ حَمَلْتُهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَوِي مِنْهَا، يَشْرَبُ وَيَتَوَضَّأُ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ، فَوَافَقْتُهُ حِينَ اسْتَيْقَظَ، فَصَبَبْتُ مِنَ الْمَاءِ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا مَالَتِ الشَّمْسُ، وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ، فَقُلْتُ: أُتِينَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَطَمَتْ بِهِ فَرَسُهُ إِلَى بَطْنِهَا - أُرَى - فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ - شَكَّ زُهَيْرٌ - فَقَالَ: إِنِّي أُرَاكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ، فَادْعُوَا لِي، فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ، فَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آئی جس کا سایہ تھا اس سائے میں دھوپ نہیں آتی تھی ہم نے وہاں پڑاؤ کیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہاتھ سے جگہ درست کی تا کہ آپ اس پر محو استراحت ہوں پھر میں نے آپ کے لیے ایک پوستین بچھادی اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ سو جائیے میں آپ کے اطراف کا جائزہ لیتا رہوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے میں اطراف کا جائزہ لینے کے لیے نکلا تو سامنے سے ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ساتھ چٹان کی جانب آ رہا تھا وہ بھی اس کے سائے میں آنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے کہا: اے نوجوان! تم کس کے چرواہے ہو؟ وہ بولا: شہر (یا مکہ کے ایک شخص کا) میں نے کہا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں نے پوچھا: کیا تم دودھ دوہ کے دو گے؟ اس نے کہا: جی ہاں! اس نے ایک بکری پکڑی میں نے کہا: تم اس کے تھنوں سے مٹی، بال اور گندگی صاف کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ یہ بات کہتے ہوئے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مار کر اسے جھاڑ رہے تھے اس چرواہے نے ایک پیالہ دودھ دوہ کر دے دیا۔ میرے پاس ایک برتن تھا جسے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے لایا تھا، آپ اسے استعمال فرماتے تھے آپ اس میں نوش بھی فرمالیتے تھے اور اس میں سے وضو بھی فرمالیتے تھے۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیدار کروں میں آپ کا منتظر رہا۔ حتیٰ کہ آپ خود بیدار ہوئے میں نے اس دودھ میں پانی

فَنَجَا، فَجَعَلَ لَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا قَالَ: قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هُنَا. فَلَا يَلْقَى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ. قَالَ: وَوَفَى لَنَا

ملا یا حتیٰ کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہو گیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! اسے نوش فرما لیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرما لیا یہاں تک کہ میں راضی ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: کیا کوچ کا وقت نہیں ہوا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! سورج ڈھل جانے کے بعد ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ سراقہ بن مالک ہمارے تعاقب میں آیا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کوئی ہم تک پہنچ گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ڈرو نہیں! بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر آپ نے دعا کی تو اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا، میرا خیال ہے، انہوں نے کہا تھا، سخت زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ بولا: میرا آپ دونوں حضرات کے متعلق یہ خیال ہے، آپ نے میرے لیے دعا کی ہے آپ دونوں میرے لیے دعا کیجئے میں اللہ تعالیٰ کے نام پر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کی تلاش میں آنے والوں کو آپ سے واپس لوٹا دوں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے حق میں دعا کی تو اسے نجات حاصل ہو گئی اس کے بعد اسے جو بھی شخص ملا تو اس نے یہی کہا اس طرف جانے کی حاجت نہیں ہے اسے جو بھی شخص ملا اس نے اسے واپس کر دیا اور ہمارے ساتھ کیا ہوا وعدہ اس نے پورا کیا۔

193 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اعرابی کے پاس اس کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ معمول

193- صحیح بخاری:5332 سنن الکبریٰ للبیہقی:6387' الادب المفرد:526

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى أَعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: لَا بَأْسَ، طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ فَقَالَ لَهُ: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ: قُلْتُ: طَهُورٌ؟ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ القُبُورَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَعَمْ إِذًا

مبارک تھا کہ جب کسی بیمار کی عیادت کے لیے جاتے تھے تو فرماتے تھے کوئی حرج نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پاکیزگی کا سبب ہوگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اعرابی سے بھی یہی کہا کہ کوئی حرج نہیں ہے اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ پاکیزگی کا باعث ہوگی۔ اس اعرابی نے کہا: نہیں بلکہ یہ بخار ہے جو جوش مار رہا ہے ایک بوڑھے شخص پر اور اسے کھینچ کر قبر تک لے جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! ایسا ہی ہوگا۔

194 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ، وَقَرَأَ البَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا، فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَدْرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَأَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَعَلِمُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ، فَأَلْقَوْهُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک عیسائی شخص مسلمان ہوا اس نے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران سیکھ لیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحریر کرتا تھا وہ دوبارہ پھر عیسائی ہوگیا تو وہ کہتا تھا۔ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صرف انہیں باتوں کا علم ہے جو میں نے انہیں لکھ کر دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے موت دی اس کے ساتھیوں نے اسے دفن کیا تو صبح زمین اسے باہر پھینک چکی تھی وہ لوگ بولے: یہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ شخص انہیں چھوڑ آیا تھا۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کو کھود کر اسے باہر پھینک دیا ہے۔ ان لوگوں نے اس شخص کی دوبارہ قبر کھودی اور گہری کھودی اگلے دن صبح پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا تھا۔ ان لوگوں نے یہی کہا کہ یہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے۔ جنہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر کھودی ہے کیونکہ یہ انہیں چھوڑ آیا تھا۔ پھر انہوں نے اس کے لیے قبر

کھودی اور زیادہ گہری زمین کھودی جتنی وہ کھود سکتے تھے اگلے دن پھر زمین نے اسے باہر پھینک دیا تو انہیں علم ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے انہوں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

195 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى، فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہیں آئے گا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہیں آئے گا اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد کی جان ہے تم ضرور ان کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

196 - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، رَفَعَهُ، قَالَ: " إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَذَكَرَ وَقَالَ: لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ "

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً یہ بات روایت کرتے ہیں: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہیں آئے گا۔ انہوں نے یہ بات بھی ذکر کی ہے، نبی ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ان دونوں کے خزانے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ضرور خرچ کئے جائیں گے۔

197 - حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مسیلمہ کذاب نبی ﷺ کے عہد مبارک میں آیا اور بولا: اگر حضرت محمد (ﷺ)! اپنے بعد مجھے اپنا نائب مقرر کر دیں تو میں ان کی پیروی کروں گا اور اپنی قوم کے بہت سے افراد کو وہ اپنے ساتھ لے کر آیا تھا۔ نبی ﷺ

195- صحیح بخاری:2952، صحیح مسلم:2919، جامع ترمذی:2216، مسند امام احمد:7266، صحیح ابن حبان:6690، سنن الکبری للبیہقی:18383، مسند ابو یعلیٰ:5881

197- صحیح بخاری:4115، صحیح مسلم:2273، صحیح ابن حبان:6654

الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ، وَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ القِطْعَةَ مَا أَعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُوَ أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ أَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأُرَاكَ الَّذِي أُرِيتُ فِيكَ مَا رَأَيْتُ

اس کے پاس تشریف لائے آپ کے ساتھ حضرت ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ نبی ﷺ کے دستِ مبارک میں کھجور کی ایک شاخ تھی۔ آپ مسیلمہ کے پاس آ کر کھڑے ہوئے جو اپنے ساتھیوں میں موجود تھا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم مجھ سے اس شاخ کو بھی مانگو تو میں تمہیں یہ بھی نہیں دوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو فیصلہ تمہارے متعلق فرمایا ہے تم اس سے آگے نہیں جاؤ گے اگر تم واپس چلے جاتے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور ہلاک فرمادے گا میرا خیال ہے تم وہی شخص ہو جس کے متعلق مجھے خواب دکھایا گیا تھا۔

فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ، رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهَمَّنِي شَأْنُهُمَا، فَأُوحِيَ إِلَيَّ فِي المَنَامِ: أَنِ انْفُخْهُمَا، فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ، يَخْرُجَانِ بَعْدِي " فَكَانَ أَحَدُهُمَا العَنْسِيَّ، وَالآخَرُ مُسَيْلِمَةَ الكَذَّابَ، صَاحِبَ اليَمَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے مجھے ان کے سبب بہت پریشانی ہوئی۔ خواب میں میری طرف وحی کی گئی کہ میں ان پر پھونک ماروں میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ اڑ گئے میں نے ان دونوں کی یہ تعبیر کی کہ یہ دو جھوٹے لوگ ہیں جو میری بعد ظاہر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان میں سے ایک عنسی تھا اور دوسرا مسلیمہ کذاب تھا جو یمامہ کا رہنے والا تھا۔

198 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ العَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، أُرَاهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایسی سرزمین کی جانب جا رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں میرا دھیان یمامہ یا ہجر کی جانب

198- صحیح بخاری: 6629، صحیح مسلم: 2272، سنن ابن ماجہ: 3921، صحیح ابن حبان: 6275، مستدرک للحاکم: 5706، سنن الکبریٰ للنسائی: 7650

أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ، وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا، فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ، ثُمَّ هَزَزْتُهُ بِأُخْرَى فَعَادَ أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ، وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا بَقَرًا، وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ وَثَوَابِ الصِّدْقِ، الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ

گیا لیکن وہ ''مدینہ'' تھا جو ''یثرب'' ہے پھر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو اس کا آگے والا حصہ ٹوٹ گیا اس سے مراد وہ حالات ہیں جس کا سامنا اہل ایمان نے غزوا احد کے موقع پر کیا پھر میں نے اسے حرکت دی تو وہ پہلے سے زیادہ اچھی ہوگئی اس سے مراد ''فتح'' ہے اور اہل ایمان کا وہ اجتماع ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی، بھلائی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، اس سے مراد وہ اہل ایمان ہیں جو غزوہ احد کے موقع پر شہید ہوئے اور بھلائی سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی اور ''ثوابِ صدق'' سے مراد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ''یومِ بدر'' کے بعد ہمیں عطا کیا۔

199 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَأَنَّ مِشْيَتَهَا مَشْيُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ، أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ، فَقُلْتُ لَهَا: لِمَ تَبْكِينَ؟ ثُمَّ أَسَرَّ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَضَحِكَتْ، فَقُلْتُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ، فَسَأَلْتُهَا عَمَّا قَالَ: فَقَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى قُبِضَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں ان کی چال بالکل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چال کی مانند تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دائیں جانب یا شاید بائیں جانب بٹھایا تو ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں میں نے ان سے پوچھا آپ کیوں روئی تھیں؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے سوچا میں نے آج کی طرح کبھی بھی خوشی کو غم کے اتنے نزدیک نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم

199- صحیح بخاری: 3427' صحیح مسلم: 3426' جامع ترمذی: 3873' سنن ابن ماجہ: 1621' مسند امام احمد: 24527' صحیح ابن حبان: 6952

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلْتُهَا

کے راز کو ظاہر نہیں کروں گی۔ پھر جب نبی ﷺ کا وصالِ ظاہری ہو گیا تو میں نے ان سے دوبارہ پوچھا۔

فَقَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ: إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْآنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً، وَإِنَّهُ عَارَضَنِي الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلاَ أُرَاهُ إِلَّا حَضَرَ أَجَلِي، وَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِي لَحَاقًا بِي . فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، أَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ فَضَحِكْتُ لِذَلِكَ.

تو انہوں نے بتایا کہ پہلے نبی ﷺ نے مجھے سر گوشی میں بتایا تھا: پہلے جبرائیل ہر سال میرے ساتھ قرآن کا ایک دور کیا کرتے تھے لیکن اس دفعہ انہوں نے دو دفعہ میرے ساتھ دور کیا۔ میرا خیال ہے کہ اب میرا وقت قریب ہے اور میرے گھر والوں میں سب سے پہلے تم مجھ سے آ کر ملو گی تو اس بات پر میں رو پڑی۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تم جنت کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ یا اہل ایمان کی تمام خواتین کی سردار بن جاؤ؟ تو اس بات پر میں ہنس پڑی۔

200 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ.

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی اس علالت کے دوران بلایا جس میں آپ کا وصال ہوا۔ آپ نے ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگے پھر آپ نے انہیں بلایا ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا۔

فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ فَضَحِكْتُ

تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے پہلے مجھے سر گوشی میں یہ بات بتائی کہ آپ ﷺ کا اس بیماری کے دوران وصال ہو جائے گا۔ یہ وہی بیماری ہے جس میں آپ کا وصال ہوا تھا تو میں رونے لگ پڑی۔ پھر آپ نے مجھے سرگوشی میں بتایا کہ آپ کے گھر والوں میں سے سب سے

201 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يُدْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: إِنَّ لَنَا أَبْنَاءً مِثْلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ، فَسَأَلَ عُمَرُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الآيَةِ، (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالفَتْحُ) (النصر: 1)، فَقَالَ: أَجَلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْلَمَهُ إِيَّاهُ قَالَ: مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ

پہلے میں آپ کے پاس آؤں گی تو میں ہنس پڑی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے ساتھ رکھا کرتے تھے تو حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا ان جیسے تو ہمارے بچے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کو جو مقام ہے وہ آپ عنقریب جان لیں گے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ ”ترجمہ کنزالایمان: جب اللہ کی مدد اور فتح آئے (پ ۳۰ النصر آیت ۱)“ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا اس سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت وصال تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس کے متعلق مجھے بھی وہی علم ہے جو تمہیں ہے۔

202 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ حَنْظَلَةَ بْنِ الغَسِيلِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، بِمِلْحَفَةٍ قَدْ عَصَّبَ بِعِصَابَةٍ دَسْمَاءَ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ النَّاسَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، اپنی اس علالت کے دوران جس میں آپ کا وصال ظاہری ہوا، ایک چادر اوڑھ کر باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر پر ایک تیل سے تر پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی پھر یہ فرمایا: اما بعد! لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور انصار کم ہو جائیں گے حتیٰ کہ وہ لوگوں کے درمیان

201- صحیح بخاری:4043، جامع ترمذی:3362، مسند امام احمد:3127، صحیح ابن خزیمہ:2172

202- صحیح بخاری:3589

يَكْثُرُونَ وَيَقِلُّ الأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا فِي النَّاسِ بِمَنْزِلَةِ المِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ شَيْئًا يَضُرُّ فِيهِ قَوْمًا وَيَنْفَعُ فِيهِ آخَرِينَ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ فَكَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یوں رہ جائیں گے جیسے کھانے میں نمک ہوتا ہے۔ تم میں سے جو شخص حکومتی معاملات کا نگران بنے وہ اس کے متعلق کچھ لوگوں کو نقصان دے گا اور کچھ لوگوں کو نفع دیگا تو وہ ان کے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرے اور ان کے برے شخص سے درگزر کرے یہ آخری مجلس تھی جس میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جلوہ فرما ہوئے۔

203 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الجُعْفِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الحَسَنَ، فَصَعِدَ بِهِ عَلَى المِنْبَرِ، فَقَالَ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لے کر ساتھ آئے۔ آپ ان کے ساتھ منبر پر چڑھ گئے آپ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مسلمانوں کے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

204 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَى جَعْفَرًا، وَزَيْدًا قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ خَبَرُهُمْ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ان کی وفات کی خبر ارشاد فرمائی او اس وقت آپ کی چشمانِ مبارک سے آنسو جاری تھے۔

205 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ لَكُمْ مِنْ أَنْمَاطٍ قُلْتُ:

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس اونی فرش ہیں۔ میں نے عرض کی ہمارے پاس اونی فرش کہاں سے آسکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: عنقریب تمہارے پاس یہ

وَأَنَّى يَكُونُ لَنَا الأَنْمَاطُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ فَأَنَا أَقُولُ لَهَا - يَعْنِي امْرَأَتَهُ - أَخِّرِي عَنِّي أَنْمَاطَكِ، فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمُ الأَنْمَاطُ فَأَدَعُهَا

اونی فرش ہو نگے ؟ تو میں نے اس سے کہا یعنی کہ اپنی بیوی سے کہا اپنے ان فرشوں کو مجھ سے دور کر دو تو اس نے جواب دیا کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا: یہ عنقریب تمہیں ملیں گے؟ تو میں نے اس عورت کو چھوڑ دیا۔

206 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ مُعْتَمِرًا، قَالَ: فَنَزَلَ عَلَى أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَبِي صَفْوَانَ، وَكَانَ أُمَيَّةُ إِذَا انْطَلَقَ إِلَى الشَّأْمِ، فَمَرَّ بِالْمَدِينَةِ نَزَلَ عَلَى سَعْدٍ، فَقَالَ أُمَيَّةُ، لِسَعْدٍ: انْتَظِرْ حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ، وَغَفَلَ النَّاسُ انْطَلَقْتُ فَطُفْتُ، فَبَيْنَا سَعْدٌ يَطُوفُ إِذَا أَبُو جَهْلٍ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ؟ فَقَالَ سَعْدٌ: أَنَا سَعْدٌ، فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ: تَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ آمِنًا، وَقَدْ آوَيْتُمْ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَتَلاَحَيَا بَيْنَهُمَا، فَقَالَ أُمَيَّةُ لِسَعْدٍ: لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ عَلَى أَبِي الحَكَمِ، فَإِنَّهُ سَيِّدُ أَهْلِ الوَادِي، ثُمَّ قَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لَئِنْ مَنَعْتَنِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ لَأَقْطَعَنَّ مَتْجَرَكَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَجَعَلَ أُمَيَّةُ يَقُولُ لِسَعْدٍ: لاَ تَرْفَعْ صَوْتَكَ، وَجَعَلَ يُمْسِكُهُ، فَغَضِبَ سَعْدٌ فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے۔ انہوں نے امیہ بن خلف ابوصفوان کے ہاں قیام کیا۔ امیہ جب شام اور مدینہ منورہ سے گزرتا تھا تو وہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں پڑاؤ کیا کرتا تھا۔ امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ ابھی انتظار کریں جب آدھا دن گزر جائے گا اور لوگ غافل ہو جائیں گے تو پھر میں چلوں گا تو میں بھی وہاں طواف کرلوں گا۔ جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ طواف کر رہے تھے اسی اثنا ابوجہل آیا اس نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ جو خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا میں سعد ہوں ابوجہل نے کہا کیا تم خانہ کعبہ کا طواف اتنے امن سے کر رہے ہو جبکہ تم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ان کے ساتھیوں کو پناہ دے رکھی ہے۔ سعد نے جواب دیا: ہاں! اس بات پر ان دونوں کے درمیان بحث ہوگئی۔ امیہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ ابوالحکم کے سامنے اپنی آواز کو بلند نہ کریں کیونکہ وہ اس وادی کا سردار ہے۔ پھر حضرت سعد

206- صحیح بخاری:3834، مسند امام احمد:3794

دَعْنَا عَنْكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ . قَالَ: إِيَّايَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ فَرَجَعَ إِلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمِينَ مَا قَالَ لِي أَخِي الْيَثْرِبِيُّ قَالَتْ: وَمَا قَالَ؟ قَالَ: زَعَمَ أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدًا يَزْعُمُ أَنَّهُ قَاتِلِي، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ قَالَ: فَلَمَّا خَرَجُوا إِلَى بَدْرٍ، وَجَاءَ الصَّرِيخُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ: أَمَا ذَكَرْتَ مَا قَالَ لَكَ أَخُوكَ الْيَثْرِبِيُّ قَالَ: فَأَرَادَ أَنْ لَا يَخْرُجَ فَقَالَ لَهُ أَبُو جَهْلٍ: إِنَّكَ مِنْ أَشْرَافِ الْوَادِي فَسِرْ يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ، فَسَارَ مَعَهُمْ، فَقَتَلَهُ اللَّهُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! اگر تم مجھے اس بات سے روکا کہ میں بیت اللہ کا طواف کروں تو میں تمہارا شام کو جانے والا تجارتی راستہ بند کردوں گا تو امیہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ ہی کہتا رہا کہ آپ اپنی آواز کو اونچا نہ کریں اور وہ انہیں روکنے کی کوشش کرتا رہا لیکن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصے میں تھے انہوں نے کہا تم مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ یہی شخص تمہیں مروائے گا۔ امیہ نے پوچھا؟ مجھے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا ہاں اس نے کہا اللہ کی قسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بولتے۔ اگر انہوں نے یہ بات کہی ہے تو وہ واپس اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میرے یثربی بھائی (حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے مجھے کیا بتایا ہے اس خاتون نے پوچھا کیا بتایا ہے۔ امیہ نے کہا وہ یہ کہتا ہے کہ اس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے مجھے مروائے گا۔ وہ خاتون بولی اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جھوٹ نہیں بول سکتے۔ راوی کہتے ہیں جب یہ لوگ بدر کی جانب نکلے تو امیہ کی بیوی نے اس سے کہا کیا تمہیں یاد ہے کہ تمہارے یثربی بھائی نے تم سے کیا کہا تھا تو امیہ نے سوچا کہ اب وہ نہ نکلے لیکن ابوجہل نے اس سے کہا کہ تم وادی کے بڑے سرداروں میں سے ایک ہو تم ایک یا دو دن کے لیے ساتھ چلو تو امیہ ان کے ساتھ چلا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے قتل کروا دیا۔

207 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ فِي صَعِيدٍ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ فَاسْتَحَالَتْ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

وَقَالَ هَمَّامٌ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَنَزَعَ أَبُو بَكْرٍ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے لوگوں کو ایک میدان میں جمع دیکھا ابوبکر کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکال لیے لیکن ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر نے اس ڈول کو پکڑ لیا وہ ان کے ہاتھ میں ایک بڑا ڈول بن گیا۔ میں نے لوگوں میں ان جیسا محنتی کوئی شخص نہیں دیکھا۔ انہوں نے خوب محنت کے ساتھ کام کیا حتیٰ کہ لوگوں نے سیر ہونے کے بعد اپنے جانوروں کو بٹھا دیا۔

ہمام نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک یا دو ڈول نکالے۔

208 - حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، قَالَ: أُنْبِئْتُ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّ سَلَمَةَ: مَنْ هَذَا؟ أَوْ كَمَا قَالَ، قَالَ: قَالَتْ: هَذَا دِحْيَةُ، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: ايْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ، حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِرُ جِبْرِيلَ، أَوْ

ابوعثمان بیان کرتے ہیں، مجھے یہ بتایا گیا ہے: حضرت جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر تھیں۔ نبی ﷺ ان کے ساتھ گفتگو فرمانے لگے اور پھر وہ اٹھے نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا یہ کون تھا یا اس طرح کا نبی ﷺ نے جو بھی جملہ ادا فرمایا۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ نے جبرائیل کے متعلق فرمایا یا جو بھی آپ نے ارشاد فرمایا۔ راوی کہتے

207- صحیح بخاری:6616' صحیح مسلم:2393' جامع ترمذی:2289' مسند امام احمد:4814' سنن الکبریٰ للنسائی:7636

208- صحیح بخاری:4695' مسند ابویعلیٰ:6915

كَمَا قَالَ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ: مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا؟ قَالَ: مِنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

ہیں میں نے ابوعثمان سے دریافت کیا آپ نے یہ روایت کس سے سنی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

28-بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ) (البقرة: 146)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ترجمہ کنزالایمان: وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں (پ ۲ البقرہ آیت ۱۴۶)

209 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ. فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا، فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ، فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ، فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَجْنَأُ عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کچھ یہودی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ کے سامنے عرض کی ان میں سے ایک عورت اور ایک مرد نے زنا کیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تم سنگسار کرنے کے متعلق توریت میں کیا حکم پاتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا ہم تو ایسے لوگوں کو ذلیل کرتے ہیں اور انہیں کوڑے لگائے جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم لوگ جھوٹ بول رہے ہو توریت میں سنگسار کا حکم موجود ہے۔ وہ لوگ توریت لے کر آئے اور اسے کھولا ان میں سے ایک شخص نے اپنا ہاتھ رجم کی آیت پر رکھ دیا اور اس سے پہلے اور بعد والا حصہ پڑھ لیا تو حضرت عبداللہ بن اسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ۔ اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا تو وہاں سنگسار کرنے کے متعلق آیت موجود تھی۔ یہودیوں نے کہا انہوں نے سچ کہا ہے اے محمد! اس میں

209- صحیح بخاری: 1264، صحیح مسلم: 1699، سنن ابوداؤد: 4446، جامع ترمذی: 1436، سنن ابن ماجہ: 2557، موطا امام مالک: 1497، سنن دارمی: 2321

رجم کے بارے میں آیت موجود ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ان دونوں مرد اور عورت کو سنگسار کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ (بن عمر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ اس عورت کو پتھروں سے بچانے کے لیے اس کے اوپر جھک رہا تھا۔

29-بَابُ سُؤَالِ الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُرِيَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً، فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ

مشرکین کا یہ مطالبہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کوئی علامت دکھائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں چاند کا دو ٹکڑے ہونا دکھانا

210 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْهَدُوا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ۔

211 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ القَمَرِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کہ آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھایا۔

212 - حَدَّثَنِي خَلَفُ بْنُ خَالِدٍ القُرَشِيُّ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا

210- صحیح بخاری:3437، صحیح مسلم:2800، جامع ترمذی:2182، مسند امام احمد:3583، صحیح ابن حبان:6495، مستدرک للحاکم:3758

عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تھا۔

30-بَابٌ

باب

213 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے دو صاحب آپ کی خدمت سے۔ اندھیری رات میں نکلے ان دونوں کے ساتھ دو چراغوں کی طرح روشنی تھی جو ان کے آگے روشنی کر رہی تھی جب وہ دونوں الگ ہونے لگے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ وہ روشنی ہو گئی حتیٰ کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

214 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَزَالُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: میری امت کے لوگ ہمیشہ غالب رہیں گے حتیٰ کہ جب ان کے پاس اللہ کا حکم آئے گا تو اس وقت بھی وہ غالب ہوں گے۔

215 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلَا مَنْ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم رکھے گا جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا وہ انہیں کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گا اور جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا۔ حتیٰ کہ ان

213- صحیح بخاری:453 مسند ابو یعلیٰ:3007

214- صحیح بخاری:3442، صحیح مسلم:1920، سنن دارمی:2433، مسند امام احمد:15167، صحیح ابن حبان:6819، مستدرک للحاکم:2392، سنن الکبریٰ للبیہقی:17670

خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ: فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ: قَالَ مُعَاذٌ: وَهُمْ بِالشَّامِ. فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ: وَهُمْ بِالشَّامِ

کے پاس اللہ کا حکم آجائے گا اور وہ اسوقت اسی حال میں ہونگے۔ ایک روایت میں معاذ نامی راوی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: وہ لوگ شام میں ہونگے۔ عمیر کہتے ہیں، مالک نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: انہوں نے معاذ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ وہ لوگ شام میں ہوں گے۔

216 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا شَبِيبُ بْنُ غَرْقَدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الحَيَّ يُحَدِّثُونَ، عَنْ عُرْوَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي لَهُ بِهِ شَاةً، فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَاتَيْنِ، فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ، وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ، فَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ، وَكَانَ لَوِ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَبِحَ فِيهِ، قَالَ سُفْيَانُ: كَانَ الحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ جَاءَنَا بِهَذَا الحَدِيثِ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعَهُ شَبِيبٌ مِنْ عُرْوَةَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ شَبِيبٌ إِنِّي لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ عُرْوَةَ، قَالَ سَمِعْتُ الحَيَّ يُخْبِرُونَهُ عَنْهُ،

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا کہ وہ اس سے ذریعے ان کے لیے بکری خریدیں۔ انہوں نے اس سے دو بکریاں خرید لیں ان میں سے ایک کو ایک دینار کے عوض میں فروخت کر دیا اور پھر ایک دینار اور ایک بکری لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگئے تو نبی ﷺ نے ان کے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی اس کے بعد اگر وہ مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں بھی نفع ہوا کرتا تھا۔

وَلَكِنْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: الخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الخَيْلِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ قَالَ: وَقَدْ رَأَيْتُ فِي دَارِهِ سَبْعِينَ فَرَسًا قَالَ سُفْيَانُ يَشْتَرِي لَهُ شَاةً كَأَنَّهَا أُضْحِيَّةٌ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قیامت تک کے لیے گھوڑوں کی پیشانی پر بھلائی رکھ دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے گھر میں ۷۰ گھوڑے دیکھے۔ سفیان نامی راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کے لیے جو بکری خریدی تھی شاید وہ

216- سنن ابوداؤد:3384' جامع ترمذی:1258' سنن ابن ماجہ:2402' مسند امام احمد:19375' سنن الکبریٰ للبیہقی:11393' معجم الکبیر للطبرانی:412

بڑی عید پر قربان کرنے کے لیے تھی۔

217 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: گھوڑوں کی پیشانی پر قیامت تک کے لیے بھلائی ہے۔

218 - حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الخَيْرُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: گھوڑوں کی پیشانی پر بھلائی رکھ دی گئی ہے۔

219 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "الخَيْلُ لِثَلاَثَةٍ: لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، وَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا مِنَ المَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ، كَانَتْ أَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا، كَانَ ذَلِكَ لَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں گھوڑے تین قسم کے ہوتے ہیں یہ ایک شخص کے لیے اجر کا سبب ہوتے ہیں۔ ایک آدمی کے لیے رکاوٹ کا سبب ہوتے ہیں اور ایک آدمی کے لیے گناہ ہوتے ہیں جہاں تک اس آدمی کا تعلق ہے جس کے لیے یہ باعث اجر ہوتے ہیں جو شخص گھوڑے کو اللہ کی راہ میں باندھتا ہے اور اسے کسی چراگاہ یا باغ میں کھلا چھوڑ دیتا ہے تو وہ اس چراگاہ یا باغ میں اپنی رسی سمیت جہاں تک جاتا ہے اس آدمی کے لیے نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اگر وہ اس رسی کو تڑوا کر ایک یا دو ٹیلوں پر چڑھ جاتا ہے تو اس کا لید کرنا بھی اس آدمی کے حق میں نیکی ہوتا ہے۔ اور اگر وہ کسی

217- صحیح بخاری:2694' صحیح مسلم:1871' جامع ترمذی:1636' سنن نسائی:357' سنن ابن ماجہ:2787' موطا امام مالک:999' سنن دارمی:2426' مسند امام احمد:4616

218- صحیح بخاری:2242' سنن نسائی:3563' موطا امام مالک:958' صحیح ابن حبان:4671' سنن الکبریٰ للنسائی:4403' سنن الکبریٰ للبیہقی:19529

حَسَنَاتٍ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَسِتْرًا وَتَعَفُّفًا، وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ كَذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الإِسْلاَمِ فَهِيَ وِزْرٌ "وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الحُمُرِ فَقَالَ: "مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا إِلَّا هَذِهِ الآيَةُ الجَامِعَةُ الفَاذَّةُ: (فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ. وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ)(الزلزلة:8)"

نہر کے پاس سے گزرے اور وہاں سے کچھ پی لے حالانکہ اس شخص نے اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں کیا تھا یہ بھی اس آدمی کے حق میں نیکیاں ہوتی ہیں۔ دوسرا وہ آدمی ہے جو اسے خوشحالی کے لیے اور حاجت کے لیے اور (مانگنے) سے بچنے کے لیے باندھتا ہے اور اس کی گردن اور اس کی پشت کے متعلق اللہ کے حکم کو بھولتا نہیں ہے۔ تو یہ اس شخص کے لیے اسی طرح رکاوٹ ہونگے اور ایک وہ آدمی ہے جو اسے فخر کے لیے، اہل اسلام کو ضرر پہنچانے کے لیے رکھتا ہے یہ گناہ کا سبب ہونگے۔''ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔ (پ۳۰ الزلزلہ آیت ۸)

220 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: صَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بُكْرَةً، وَقَدْ خَرَجُوا بِالْمَسَاحِي، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالخَمِيسُ، وَأَحَالُوا إِلَى الحِصْنِ يَسْعَوْنَ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ المُنْذَرِينَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر میں علی الصبح تشریف لے گئے۔ وہ لوگ اس وقت کدالیں لے کر آرہے تھے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو بولے محمد اور ان کا لشکر آگئے ہیں۔ وہ لوگ واپس دوڑے ہوئے قلعے کی جانب گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ بلند فرمائے اور اللہ اکبر پڑھا اور کہا خیبر جو برباد، جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں تو وہ ان لوگوں کے لیے بہت بری صبح ہوتی ہے جنھیں ڈرایا گیا ہو۔

221- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ المُنْذِرِ، حَدَّثَنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

-220 صحیح بخاری:905، سنن نسائی:547، موطا امام مالک:1003 مسند امام احمد:12693، سنن الکبریٰ للنسائی:1529، سنن الکبریٰ للبیہقی:17758، مسند ابویعلی:2908

-221 جامع ترمذی:3835، صحیح بخاری:119، المعجم الاوسط للطبرانی:811

ابْنُ أَبِي الْفُدَيْكِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَأَنْسَاهُ، قَالَ: ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُ، فَغَرَفَ بِيَدِهِ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ، فَمَا نَسِيتُ حَدِيثًا بَعْدُ

، میں نے عرض کی میں آپ ﷺ سے بہت سی احادیث سنتا ہوں لیکن پھر میں انہیں بھول جاتا ہوں نبی ﷺ نے فرمایا: تم اپنی چادر کو پھیلاؤ میں نے اسے پھیلایا تو نبی ﷺ نے ہاتھ سے اس میں کچھ ڈال دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اسے سینے کے ساتھ لگالو! میں نے اسے اپنے سینے کے ساتھ لگالیا اس کے بعد میں آپ کی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

31-بَابُ فَضَائِلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ رَآهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

نبی ﷺ کے صحابہ کے فضائل

جس شخص نے نبی ﷺ کی صحبت بابرکت پائی یا جس مسلمان نے آپ کی زیارت کی وہ آپ کے صحابی شمار ہوں گے۔

222 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيَقُولُونَ: فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ، ثُمَّ يَأْتِي

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب وہ جنگ کے لیے جائیں گے وہ کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب ہیں جو نبی ﷺ کے صحابی ہوں تو وہ جواب دیںگے جی ہاں تو ان کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا جب لوگوں کا ایک گروہ جنگ کے لیے آئے گا۔ تو کہا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب ہیں؟ جو نبی ﷺ کے صحابہ کے ساتھ رہے ہوں تو وہ جواب دیںگے جی ہاں! ان لوگوں کو فتح نصیب ہوگی۔ پھر لوگوں پر وہ زمانہ آئے گا جس میں ان کے گروہ جنگ کے لیے جائیں گے تو ان

222- صحیح بخاری:2740، مسند امام احمد:11056، مسند ابویعلی:974، صحیح مسلم:2532

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، فَيَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ"

سے پوچھا جائے گا کیا تمہارے درمیان کوئی ایسے صاحب ہیں جنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے شاگردوں کا زمانہ پایا ہو؟ تو وہ جواب دیں گے جی ہاں! تو ان لوگوں کو بھی فتح نصیب ہوگی۔

223- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ، سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، - قَالَ عِمْرَانُ فَلاَ أَدْرِي: أَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا - ثُمَّ إِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُونَ وَلاَ يُسْتَشْهَدُونَ، وَيَخُونُونَ وَلاَ يُؤْتَمَنُونَ، وَيَنْذُرُونَ وَلاَ يَفُونَ، وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ"

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کا سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے۔ عمران نامی راوی بیان کرتے ہیں، مجھے علم نہیں کہ آپ نے اپنے مبارک زمانے کے بعد دو زمانوں کا ذکر کیا یا تین کا کیا؟ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اس کے بعد وہ لوگ ہونگے جو گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں مانگی گئی ہوگی وہ خیانت کریں گے۔ انہیں امین مقرر نہیں کیا جائے گا وہ نذر مانیں گے لیکن اسے پورا نہیں کریں گے اور ان کے درمیان موٹاپا ظاہر ہوگا۔

224 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ". قَالَ إِبْرَاهِيمُ: وَكَانُوا يَضْرِبُونَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والوں کا زمانہ ہے پھر وہ لوگ آئیں گے جن میں سے کسی ایک شخص کی گواہی اس کی قسم کے پہلے ہوگی اور اس کی قسم اس کی گواہی سے پہلے ہوگی۔ ابراہیم نخعی نامی راوی بیان کرتے ہیں، جب ہم چھوٹے ہوا کرتے تھے تو گواہی دینے یا عہد کرنے پر ہمیں مارا جاتا تھا۔

223- صحیح بخاری:2509، صحیح مسلم:2533، سنن ابوداؤد:4657، جامع ترمذی:2221، سنن ابن ماجہ:2362، مسند امام احمد:3594

32-بَابُ مَنَاقِبِ المُهَاجِرِينَ وَفَضْلِهِمْ

مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قُحَافَةَ التَّيْمِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ) (الحشر: 8) وَقَالَ اللَّهُ: (إِلَّا تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ) (التوبة: 40) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا) (التوبة:40) "قَالَتْ عَائِشَةُ: وَأَبُو سَعِيدٍ، وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ

مہاجرین کے مناقب اور فضائل کا بیان

ان میں سے ایک حضرت ابوبکر، عبداللہ بن ابوقحافہ تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ترجمہ کنزالایمان: ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لئے جو اپنے گھروں اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ و رسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔(پ۲۸ الحشر آیت۸)''۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ''ترجمہ کنزالایمان: اگر تم محبوب کی مدد نہ کرو تو بیشک اللہ نے ان کی مدد فرمائی۔۔تا۔۔بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے (پ۱۰ التوبۃ آیت ۴۰)''۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار میں تھے۔

225 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعَازِبٍ: مُرِ الْبَرَاءَ فَلْيَحْمِلْ إِلَيَّ رَحْلِي، فَقَالَ عَازِبٌ: لَا، حَتَّى تُحَدِّثَنَا: كَيْفَ صَنَعْتَ أَنْتَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجْتُمَا مِنْ مَكَّةَ، وَالْمُشْرِكُونَ يَطْلُبُونَكُمْ؟ قَالَ: ارْتَحَلْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَأَحْيَيْنَا، أَوْ: سَرَيْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (میرے والد) جناب عازب سے ایک پالان تیرہ درہم کے عوض میں خریدا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عازب سے کہا: براء سے کہیے کہ وہ اسے اٹھا کر میرے ساتھ چلے۔ حضرت عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: نہیں! جب تک آپ ہمیں یہ نہیں بتائیں گے کہ آپ کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ جب آپ مکہ سے نکلے تھے اور مشرکین آپ کی تلاش میں تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ

225- صحیح بخاری:3419، صحیح مسلم:2009، صحیح ابن حبان:6281، مسند ابویعلی:116

أَظْهَرْنَا وَقَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، فَرَمَيْتُ بِبَصَرِي هَلْ أَرَى مِنْ ظِلٍّ فَآوِي إِلَيْهِ، فَإِذَا صَخْرَةٌ أَتَيْتُهَا فَنَظَرْتُ بَقِيَّةَ ظِلٍّ لَهَا فَسَوَّيْتُهُ، ثُمَّ فَرَشْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ: اضْطَجِعْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَاضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ أَنْظُرُ مَا حَوْلِي هَلْ أَرَى مِنَ الطَّلَبِ أَحَدًا، فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ، قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، سَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَهَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هَكَذَا، ضَرَبَ إِحْدَى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرَى، فَحَلَبَ لِي كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً عَلَى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَافَقْتُهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ قُلْتُ: قَدْ آنَ الرَّحِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: بَلَى. فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا أَحَدٌ مِنْهُمْ غَيْرُ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ، فَقُلْتُ: هَذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ،

تعالیٰ عنہ نے بتایا: ہم مکہ سے روانہ ہوئے اور رات بھر اور دن بھر چلتے رہے، اور حتیٰ کہ جب ظہر کا وقت ہوگیا۔ تو میں نے تلاش کرنا شروع کیا، کہیں کوئی سایہ نظر آ جائے کہ میں اسکی پناہ میں چلا جاؤں۔ وہاں ایک چٹان نظر آئی میں اس کے پاس آیا۔ میں نے اس کے باقی ماندہ سائے کا جائزہ لیا۔ میں نے وہاں جگہ درست کی پھر نبی ﷺ کے لیے بچھونا بچھایا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ لیٹ جایئے نبی ﷺ لیٹ گئے پھر میں وہاں سے نکلا اور اپنے اطراف کا جائزہ لیا۔ مجھے کسی شخص کی تلاش تھی۔ وہاں بکریوں کا ایک چرواہا تھا جو بکریاں لے کر چٹان کی جانب آ رہا تھا۔ وہ بھی سایہ چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا گیا: تم کس کے غلام ہو؟ اے نو جوان! اس نے قریش کے ایک شخص کا نام لیا جسے میں جانتا تھا۔ میں نے کہا: تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں، میں نے پوچھا: کیا تم دودھ کر ہمیں دو گے؟ وہ بولا: جی ہاں، میری ہدایت کے مطابق اس نے اپنی ایک بکری کو الگ کیا میں نے اسے بکری کے تھن سے مٹی صاف کرنے کی ہدایت کی اور پھر اسے اپنی دونوں ہتھیلیاں جھاڑنے کے لیے کہا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے اپنی ایک ہتھیلی دوسری پر مار کر اس طرح کر کے دیکھا۔ پھر اس شخص نے مجھے دودھ کا ایک پیالہ دوہ کر دیا میں نے نبی ﷺ کے لیے ایک برتن رکھا ہوا تھا اس کے منہ پر ایک کپڑا تھا میں نے اس دودھ میں پانی ملایا حتیٰ کہ اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہوگیا۔ میں اسے لے کر

فَقَالَ: لاَ تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے نوش فرمایئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نوش فرمالیا حتیٰ کہ میں راضی ہوگیا۔ پھر میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اب روانگی کا وقت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! پھر ہم روانہ ہوئے لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے لیکن کوئی بھی ہم تک پہنچ نہیں سکا تھا۔ صرف سراقہ بن مالک پہنچ گیا جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا میں نے عرض کی: یہ ڈھونڈنے والا شخص ہم تک پہنچ گیا ہے یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم خوف نہ کرو! بے شک اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔

226 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَأَنَا فِي الغَارِ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ تَحْتَ قَدَمَيْهِ لَأَبْصَرَنَا، فَقَالَ: مَا ظَنُّكَ يَا أَبَا بَكْرٍ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: میں اس وقت غار میں موجود تھا، اگر ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے گا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوبکر! ان دو افراد کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے، جن کے ساتھ تیسرا، اللہ تعالیٰ ہو۔

33-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سُدُّوا الأَبْوَابَ، إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: "ابوبکر کے دروازے کے علاوہ تمام دروازے بند کردو"

یہ بات ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔

227 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

226- صحیح بخاری:3707، صحیح مسلم:2381، جامع ترمذی:3096، مسند امام احمد:11، صحیح ابن حبان:6278

227- صحیح بخاری:454، صحیح مسلم:2382، جامع ترمذی:3660، مسند امام احمد:11150، صحیح ابن حبان:6594

عَامِرٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ ذَلِكَ الْعَبْدُ مَا عِنْدَ اللَّهِ ، قَالَ: فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ، فَعَجِبْنَا لِبُكَائِهِ: أَنْ يُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اپنے پاس موجود نعمتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کر لیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے ہمیں ان کے رونے پر بڑی حیرت ہوئی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بندے کا ذکر کیا ہے جسے اختیار دیا گیا ہے، حالانکہ جس بندے کو اختیار دیا گیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سے اس بات کو خوب جان گئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال اور اپنے ساتھ کے لحاظ سے سب سے اچھا سلوک میرے ساتھ ابوبکر نے کیا ہے۔ اگر میں نے اپنے رب کے علاوہ کسی اور کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور محبت تو موجود ہیں۔ مسجد میں موجود ہر دروازہ بند کر دیا جائے صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مخصوص دروازہ کھلا رہنے دیا جائے۔

34- بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

228 - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں کچھ لوگوں کو دوسروں سے بہتر قرار دیا کرتے تھے۔ ہم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب سے بہتر قرار دیتے تھے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پھر ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

35-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ

نبی ﷺ کا ارشاد پاک "اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا"

اس حدیث کو حضرت سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے۔

229- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لاَتَّخَذْتُ أَبَابَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اگر میں نے اپنی امت میں سے کسی ایک کو خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔

230- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ التَّبُوذَكِيُّ، قَالاَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ أَيُّوبَ، وَقَالَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُهُ خَلِيلًا، وَلَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ

ایوب بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو اسے کو خلیل بناتا لیکن دین اسلام کی بھائی چارگی زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

231- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: كَتَبَ أَهْلُ الكُوفَةِ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الجَدِّ، فَقَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ خَلِيلًا لاَتَّخَذْتُهُ أَنْزَلَهُ أَبًا يَعْنِي أَبَابَكْرٍ

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں، اہل کوفہ نے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دادا کی (وراثت) کے متعلق لکھا تو انہوں نے جواب دیا: نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے اس امت میں سے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو اسے (یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو بناتا اور انہوں نے اسے باپ کا قائم مقام قرار دیا ہے۔

-229 صحیح بخاری: 455' صحیح مسلم: 2373' جامع ترمذی: 3655' سنن ابن ماجہ: 93' مسند امام احمد: 2432' صحیح ابن حبان: 6855

-231 صحیح بخاری: 6357' سنن الکبریٰ للبیہقی: 12197

36-باب

بلاعنوان

232 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ؟ كَأَنَّهَا تَقُولُ: المَوْتَ، قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ

محمد بن جبیر اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ نے اسے ہدایت فرمائی، تم دوبارہ آنا۔ اس خاتون نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے، اگر میں آئی اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا؟ وہ عورت یہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ظاہری ہو چکا ہو تو میں کیا کروں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو پھر ابوبکر کے پاس آجانا۔

233 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ وَبَرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارًا، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ، وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت دیکھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ غلام دو خواتین اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

234 - حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَائِذِ اللَّهِ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا اسی اثناء حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے اپنے تہبند کا ایک کنارا پکڑ رکھا تھا اور ان کا گھٹنا ظاہر ہو رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ساتھی کسی سے لڑ کر آئے ہیں۔ انہوں نے سلام کیا اور بتایا: میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ میں نے ان کے ساتھ

-232 صحیح بخاری:6927' معجم الاوسط للطبرانی:16366 مسند ابوداؤد الطیالسی:944

-233 صحیح بخاری:3644' مستدرک للحاکم:5682' سنن الکبریٰ للبیہقی:12873

-234 سنن الکبریٰ للبیہقی:20884

غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ: إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ: يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟ فَقَالُوا: لَا، فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا

زیادتی کی پھر مجھے افسوس ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ مجھے معاف کردیں تو انہوں نے انکار کردیا اب میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوگیا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابوبکر، اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے۔ یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نادم ہوکر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گئے ان کے متعلق پوچھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں ہیں؟ گھر والوں نے بتایا: وہ یہاں نہیں ہیں پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا، نبی ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ سرخ ہوگیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوف زدہ ہوئے انہوں نے اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض کی، یارسول اللہ (ﷺ)! اللہ کی قسم! میں نے زیادتی کی تھی، انہوں نے یہ بات دو مرتبہ بیان کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہاری جانب مبعوث فرمایا، تم سب نے کہا: آپ ﷺ جھوٹ کہہ رہے ہیں۔ صرف ابوبکر نے کہا: یہ سچ کہہ رہے ہیں۔ اس نے اپنی ذات اور اپنے مال سے میری بھرپور مدد کی تو کیا تم میرے ساتھ کی گئی اس بھلائی کو بھلا دو گے۔ یہ بات آپ ﷺ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کبھی کوئی تکلیف نہیں دی گئی۔

235 - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

235- صحیح بخاری:4100، صحیح مسلم:2384، جامع ترمذی:3885، سنن ابن ماجہ:101، مسند امام احمد:17844، صحیح ابن حبان:4540، مستدرک للحاکم:6741

الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: "أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ. فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوهَا. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا

ہیں، نبی ﷺ نے انہیں "ذات سلاسل" کے لشکر کا امیر مقرر فرمایا، حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: آپ ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! میں نے دریافت کیا، مردوں میں سے کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اس کے والد! میں نے عرض کی: پھر ان کے بعد کون ہے تو آپ نے فرمایا: عمر بن خطاب۔ پھر اس کے بعد انہوں نے کچھ لوگوں کا درجہ بدرجہ ذکر کیا۔

236- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ، فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي؟ وَبَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا، فَالْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَكَلَّمَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ " قَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي أُومِنُ بِذَلِكَ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں میں موجود تھا ایک بھیڑیا اس کے پاس آیا اور اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ وہ چرواہا اس کے پیچھے گیا تو اس بھیڑیے نے اس کی جانب پیچھے مڑ کر کہا "یوم سبع" کے روز اسے کون بچائے گا؟ جب اس کا نگران صرف میں ہوں گا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص بیل لے کر جا رہا تھا وہ اس پر سوار ہوا تو اس نے اس کی جانب متوجہ ہو کر بات کرتے ہوئے کہا مجھے اس مقصد کے لیے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ مجھے کھیتی باڑی کے لیے پیدا کیا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور اس پر ابوبکر اور عمر بن خطاب بھی یقین رکھتے ہیں۔

237- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

236- صحیح بخاری:3487' جامع ترمذی:3695' مسند امام احمد:8049' صحیح ابن حبان:6494' مستدرک للحاکم:8444

237- صحیح بخاری:7037' مسند امام احمد:8222' صحیح ابن حبان:6898

يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ، فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفَهُ، ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ

ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: میں ایک دفعہ سویا ہوا تھا میں نے خود کو کنویں کے پاس دیکھا اس میں ایک ڈول تھا میں نے اس میں سے اتنا پانی نکالا جو اللہ نے چاہا پھر ابن ابی قحافہ نے اسے پکڑ لیا۔ انہوں نے اس میں سے ایک یا دو ڈول نکالے اس کے ڈول نکالنے میں کچھ کمزوری تھی اللہ ان کی کمزوری کی مغفرت فرمائے، پھر وہ ڈول ایک بڑا ڈول بن گیا پھر اسے ابن خطاب نے پکڑ لیا میں نے اس جیسا محنتی کوئی شخص نہیں دیکھا۔ جو عمر کی طرح پانی کا ڈول نکال سکتا، حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔

238 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ ثَوْبِي يَسْتَرْخِي، إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذَلِكَ مِنْهُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّكَ لَسْتَ تَصْنَعُ ذَلِكَ خُيَلَاءَ قَالَ مُوسَى: فَقُلْتُ لِسَالِمٍ أَذَكَرَ عَبْدُ اللَّهِ "مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ"؛ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْهُ ذَكَرَ إِلَّا ثَوْبَهُ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے کپڑے کا تکبر کے طور پر لٹکا کر چلے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے کپڑے کا ایک کنارا لٹک جاتا ہے لیکن میں اس کا دھیان رکھوں تو ہی بچ سکتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم تکبر کے سبب سے ایسا نہیں کرتے۔ موسیٰ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تہبند لٹکانے کا بھی ذکر کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! میں نے انہیں صرف کپڑا لٹکانے کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

239 - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

-238 صحیح بخاری:5447' صحیح مسلم:2085' سنن نسائی:5335' صحیح ابن حبان:5444' معجم الکبیر للطبرانی:13174

-239 صحیح بخاری:1798' صحیح مسلم:1027' جامع ترمذی:3674' سنن نسائی:2238' مسند امام احمد:7621' صحیح ابن حبان:3418' صحیح ابن خزیمہ:2480

عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ، - يَعْنِي الجَنَّةَ، - يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصِّيَامِ، وَبَابِ الرَّيَّانِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا عَلَى هَذَا الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، وَقَالَ: هَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْرٍ

ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی بھی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں دے گا اسے جنت کے کسی بھی دروازے سے بلایا جائے گا۔ اے اللہ کے بندے! یہ بہتر ہے، جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا جو شخص جہاد کرنے والا ہوگا اسے جہاد کرنیوالے دروازے سے بلایا جائے گا۔ جو شخص صدقہ کرنے والا ہوگا اسے صدقے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے روزے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ یعنی ''ریان'' نامی دروازے سے بلایا جائیگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: ایسے شخص کو کوئی نقصان نہیں ہونا چاہیے جسے تمام دروازوں سے بلایا جائے۔ انہوں نے عرض کی: کیا کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جسے ان تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور مجھے امید ہے، تم ان میں سے ایک ہوگے اے ابو بکر!

240 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَاتَ وَأَبُو بَكْرٍ بِالسُّنْحِ، - قَالَ: إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي بِالعَالِيَةِ - فَقَامَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ، بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت ''سخ'' کے مقام پر تھے راوی بیان کرتے ہیں یہ مدینہ کا زیریں حصہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اللہ کی قسم! اللہ کے رسول فوت نہیں ہوئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

240- سنن الکبریٰ للبیہقی: 16313

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ: وَقَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ مَا كَانَ يَقَعُ فِي نَفْسِي إِلَّا ذَاكَ، وَلَيَبْعَثَنَّهُ اللَّهُ. فَلَيُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَ رِجَالٍ وَأَرْجُلَهُمْ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ " فَكَشَفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبَّلَهُ، قَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، طِبْتَ حَيًّا وَمَيِّتًا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُذِيقُكَ اللَّهُ المَوْتَتَيْنِ أَبَدًا، ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: أَيُّهَا الحَالِفُ عَلَى رِسْلِكَ. فَلَمَّا تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ جَلَسَ عُمَرُ.

ہیں، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذہن میں صرف یہ بات تھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ زندہ فرمائے گا اور وہ لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے نبی ﷺ کے چہرہ مبارک سے کپڑا ہٹایا آپ ﷺ کو بوسہ دیا اور بولے: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں۔ آپ ﷺ زندگی اور موت دونوں حالت میں پاکیزہ ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی بھی دو دفعہ موت کا ذائقہ نہیں چکھائے گا۔ پھر وہ باہر نکلے اور بولے: اے قسم اٹھانے والے شخص! اپنی جگہ ٹھہرے رہو جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بولنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھ گئے۔

فَحَمِدَ اللَّهَ أَبُو بَكْرٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: أَلاَ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَإِنَّ اللَّهَ حَيٌّ لاَ يَمُوتُ، وَقَالَ: (إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ) (الزمر: 30)، وَقَالَ: (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144). قَالَ: فَنَشَجَ النَّاسُ يَبْكُونَ، قَالَ: وَاجْتَمَعَتِ الأَنْصَارُ إِلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ. فَقَالُوا:

اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: جو شخص حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد ﷺ وصال فرما گئے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنزالایمان: ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ (پ ۲۳ الزمر آیت ۳۰) پھر یہ آیت پڑھی اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔ (پ ۴ آل

مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ. فَذَهَبَ إِلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَذَهَبَ عُمَرُ يَتَكَلَّمُ فَأَسْكَتَهُ أَبُو بَكْرٍ. وَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ: وَاللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا أَنِّي قَدْ هَيَّأْتُ كَلَامًا قَدْ أَعْجَبَنِي، خَشِيتُ أَنْ لَا يَبْلُغَهُ أَبُو بَكْرٍ. ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَتَكَلَّمَ أَبْلَغَ النَّاسِ فَقَالَ فِي كَلَامِهِ: نَحْنُ الْأُمَرَاءُ وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ، فَقَالَ حُبَابُ بْنُ الْمُنْذِرِ: لَا وَاللَّهِ لَا نَفْعَلُ، مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا. وَلَكِنَّا الْأُمَرَاءُ، وَأَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ، هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ دَارًا، وَأَعْرَبُهُمْ أَحْسَابًا. فَبَايِعُوا عُمَرَ. أَوْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نُبَايِعُكَ أَنْتَ، فَأَنْتَ سَيِّدُنَا. وَخَيْرُنَا. وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَخَذَ عُمَرُ بِيَدِهِ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ. فَقَالَ قَائِلٌ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ. فَقَالَ عُمَرُ قَتَلَهُ اللَّهُ".

عمران آیت ۱۴۴) (یہ سن کر) لوگوں نے بے قابو ہو کر رونا شروع کر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انصار، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں "سقیفہ بنو ساعدہ" میں حاضر ہوئے اور بولے: ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک امیر آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولنے لگے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خاموش کروا دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے اس وقت بولنے کا ارادہ اس لیے کیا تھا کیوں کہ میں نے اپنے ذہن میں ایک مضمون بنالیا تھا اور مجھے یہ خدشہ تھا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے ادا نہیں کر سکیں گے۔ پھر حضرت ابو بکر بولنے لگے اورر انہوں نے سب سے بہترین انداز میں گفتگو کی انہوں نے اپنے کلام میں یہ بات کہی کہ ہم امیر ہوں گے اور تم وزیر ہوگے۔ حباب بن المنذر بولے: نہیں! اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم ایسا نہیں کرینگے ایک امیر ہم میں سے ہوگا اور ایک آپ میں سے ہوگا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں! ہم امیر ہوں گیاور تم لوگ وزیر ہوگے۔ کیونکہ یہ لوگ رہائش کے اعتبار سے عرب کے درمیان میں رہتے ہیں۔ نسل کے اعتبار سے خالص عرب ہیں تم لوگ "عمر" یا "ابوعبیدہ" میں سے کسی ایک کے ہاتھ پر بیعت کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: نہیں! بلکہ ہم آپ کے

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ القَاسِمِ، أَخْبَرَنِي القَاسِمُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: " شَخَصَ بَصَرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: فِي الرَّفِيقِ الأَعْلَى ثَلاَثًا، وَقَصَّ الحَدِيثَ، قَالَتْ: فَمَا كَانَتْ مِنْ خُطْبَتِهِمَا مِنْ خُطْبَةٍ إِلَّا نَفَعَ اللَّهُ بِهَا لَقَدْ خَوَّفَ عُمَرُ النَّاسَ، وَإِنَّ فِيهِمْ لَنِفَاقًا فَرَدَّهُمُ اللَّهُ بِذَلِكَ،

ثُمَّ لَقَدْ بَصَّرَ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ الهُدَى، وَعَرَّفَهُمُ الحَقَّ الَّذِي عَلَيْهِمْ وَخَرَجُوا بِهِ، يَتْلُونَ (وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ) (آل عمران: 144) إِلَى (الشَّاكِرِينَ) (آل عمران: 144) "

ہاتھ پر بیعت کریں گے کیونکہ آپ ہمارے سردار ہیں اور آپ ہم میں سے بہتر ہیں اور ہم سب میں نبی ﷺ کے محبوب ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھاما اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی تو لوگوں نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ایک شخص بولا آپ لوگوں نے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا ہے۔

قاسم روایت کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ کی مبارک نظریں اوپر کی جانب تھی پھر آپ نے تین دفعہ فرمایا: میں رفیق اعلیٰ کو ترجیح دیتا ہوں، میں رفیق اعلیٰ کو ترجیح دیتا ہوں۔ اس کے بعد ایک مکمل حدیث ہے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان دونوں حضرات کے خطبے نے لوگوں کو بہت نفع دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ڈرایا جن لوگوں میں جو نفاق تھا اللہ تعالیٰ نے ختم کر دیا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو ہدایت کی رہنمائی کی اور انہیں حق کا راستہ دکھایا جس پر وہ گامزن تھے۔ تو وہ لوگ یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے باہر آئے۔ ترجمہ کنزالایمان: : اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا اور عنقریب اللہ شکر والوں کو صلہ دے گا۔ (پ ۴ آل عمران آیت ۱۴۴)

241 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ أَبِي رَاشِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ. وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ عُثْمَانُ، قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے عرض کی: اللہ کے رسول کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابوبکر، میں نے عرض کی: پھر ان کے بعد کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے یہی خوف ہوا کہ کہیں وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام نہ لیں، میں نے کہا: پھر آپ ہوں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں میں تو مسلمانوں کا ایک عام شخص تھا۔

242 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ، أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ، انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَتَى النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالنَّاسِ مَعَهُ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ؟ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم لوگ نبی کے ساتھ ایک سفر میں شریک ہوئے جب ہم ''بیداء'' یا شاید ''ذات الجیش'' کے مقام پر پہنچے تو میرا ہار گم ہو گیا۔ نبی ﷺ نے اسکی تلاش میں قافلے کو وہیں پر ٹھہرا دیا۔ لوگ آپ کے ہمراہ ٹھہر گئے نہ اطراف کہیں پانی موجود تھا اور نہ لوگوں کے پاس پانی موجود تھا۔ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور بولے: آپ نے دیکھا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کیا کیا ہے، انہوں نے نبی ﷺ کو ٹھہرا دیا ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں کو بھی ٹھہرا دیا ہے حالانکہ نہ اردگرد پانی موجود ہے اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی موجود ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے نبی ﷺ اس وقت میرے زانوں پر سر رکھ کر سوئے ہوئے تھے

241- صحیح بخاری:327' صحیح مسلم:367' موطا امام مالک:120' سنن نسائی:310' صحیح ابن حبان:1300' سنن الکبریٰ للنسائی:299' معجم الکبیر للطبرانی:129' مصنف عبدالرزاق:880

فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، قَالَتْ: فَعَاتَبَنِي، وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ، وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَعَثْنَا البَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَوَجَدْنَا العِقْدَ تَحْتَهُ

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: تم نے اللہ کے رسول اور لوگوں کو یہاں ٹھہرنے پر مجبور کیا ہے حالانکہ اردگرد بھی پانی موجود نہیں ہے اور لوگوں کے پاس بھی پانی نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے مجھے جھڑکا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ کہا وہ میرے پہلو میں مارتے بھی رہے لیکن میں نے حرکت اس لیے نہیں کی کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور پانی موجود نہیں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیمم سے متعلق آیت نازل فرمائی تو سب لوگوں نے تیمم کیا، ایسد بن حضیر بولے! اے آلِ ابوبکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جس اونٹ پر میں موجود تھی جب اسے اٹھایا گیا تو ہم نے ہار اس کے نیچے موجود پایا۔

243 - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ تَسُبُّوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ، ذَهَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ أَحَدِهِمْ، وَلاَ نَصِيفَهُ تَابَعَهُ جَرِيرٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَمُحَاضِرٌ، عَنِ الأَعْمَشِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے صحابہ کو برا نہ کہو تم میں سے اگر کوئی ایک شخص ''احد'' پہاڑ جتنا سونا خرچ کرے تو یہ ان میں سے کسی ایک کے ایک مد بلکہ نصف کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔

244 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ أَبُو الحَسَنِ،

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

243- صحیح مسلم:2540' سنن ابوداؤد:4658' جامع ترمذی:3861' سنن ابن ماجہ:161' مسند امام احمد:11094' صحیح ابن حبان:6994' مسند ابوداؤد الطیالسی:2183

244- صحیح مسلم:2403' جامع ترمذی:3710' مسند امام احمد:6548' مسند ابویعلیٰ:3958

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ، ثُمَّ خَرَجَ فَقُلْتُ: لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا، قَالَ: فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَا هُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثْرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ أَرِيسٍ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بِئْرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ ذَهَبْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ . فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ

کرتے ہیں، انہوں نے اپنے گھر میں وضو کیا اور پھر نکلے وہ فرماتے ہیں: میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ رہوں گا اور آج کا روز آپ کے ساتھ گزاروں گا وہ بیان کرتے ہیں وہ مسجد آئے اور انہوں نے نبی ﷺ کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے انہیں بتایا، نبی ﷺ ابھی تشریف لے گئے ہیں۔ انہوں نے اس جانب کا رخ کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے پیچھے چلا تا کہ آپ کو ڈھونڈ لوں حتیٰ کہ "اریس" نامی کنویں (کے باغ) میں داخل ہوئے میں اس کے دروازے کے پاس بیٹھ گیا۔ اسکا باہر والا دروازہ لکڑی کا تھا۔ نبی ﷺ نے اپنی حاجت پوری فرمائی پھر وضو کیا اور وہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کنویں کے کنارے پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ اس کے چبوترے پر بیٹھے اور اپنی پنڈلی سے کپڑا اٹھا کر اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لیے میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا پھر واپس آیا اور دروازے کے پاس بیٹھ گیا میں نے سوچا کہ میں آج نبی ﷺ کے دربان کے فرائض سر انجام دوں گا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ انہوں نے کہا: ابوبکر۔ میں نے کہا: آپ یہاں ٹھہریے! میں نے عرض کیا: یارسول اللہ (ﷺ)! حضرت ابوبکر آئے ہیں اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں واپس آیا اور میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ اندر تشریف لے آئیں۔ نبی ﷺ آپ کو

فَجَلَسْتُ، وَقَدْ تَرَكْتُ أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِ بِهِ، فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ البَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ، ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ، فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي القُفِّ عَنْ يَسَارِهِ، وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي البِئْرِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنْ يُرِدِ اللَّهُ بِفُلاَنٍ خَيْرًا يَأْتِ بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ البَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ، فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ فَجِئْتُهُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ، وَبَشَّرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ القُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُ مِنَ الشَّقِّ الآخَرِ قَالَ شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ سَعِيدُ بْنُ المُسَيِّبِ فَأَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ

جنت کی خوشخبری دیتے ہیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر آ گئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا لیے جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لٹکائے ہوئے تھے اور انہوں نے بھی اپنی پنڈلی سے کپڑا ہٹا دیا پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا چھوڑ کر آیا تھا اس نے آ کر مجھ سے ملنا تھا میں نے سوچا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے بھی لے آئے گا، اسی دوران کسی نے دروازے کو حرکت دی میں نے دریافت کیا: کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عمر بن خطاب، میں نے کہا: آپ ٹھہریے! پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: عمر بن خطاب اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اجازت دو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں آیا اور میں نے کہا: اندر آ جائیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو جنت کی بشارت دے رہے ہیں۔ وہ اندر آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ انہوں نے بھی اپنے پاؤں منڈیر میں لٹکا دیئے پھر میں واپس آیا اور بیٹھ گیا پھر میں نے سوچا اگر اللہ تعالیٰ نے فلاں شخص کے لیے بھلائی کا ارادہ کیا تو اسے لے آئے گا۔ پھر ایک آدمی آیا اس نے دروازے کو حرکت دی میں نے پوچھا: کون؟ تو اس نے جواب دیا: عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں نے کہا: آپ یہاں ٹھہریے، پھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق

بتایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے اندر آنے دو اور اسے جنت کی بشارت دو۔ایک آزمائش کے نتیجے میں جس کا اسے سامنا کرنا پڑے گا، میں ان کے پاس آیا اور ان سے کہا: آپ اندر تشریف لے جائیں۔اللہ کے حبیب آپ کو جنت کو بشارت دے رہے ہیں، لیکن آپ کو ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا وہ اندر آئے انہوں نے دیکھا، منڈیر بھر چکی ہے تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دوسری طرف بیٹھ گئے۔سعید بن مسیّب فرماتے ہیں: میں نے اس کی تاویل یوں کی ہے، ان حضرات کی قبریں بھی اس طرح ہوں گی۔

245 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحُدًا، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ، فَقَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''احد'' پہاڑ پر چڑھے وہ تھرتھرانے لگا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''احد'' ٹھہرے رہو! تم پر اللہ کا نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

246 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا صَخْرٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا أَنَا عَلَى بِئْرٍ أَنْزِعُ مِنْهَا، جَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ الدَّلْوَ، فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں ایک کنویں پر آیا میں نے اس میں سے کچھ پانی نکالا پھر ابوبکر اور عمر آئے ابوبکر نے ڈول پکڑا انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے ان کے نکالنے میں کچھ کمزوری تھی۔اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے پھر ابن خطاب نے ابوبکر کے ہاتھوں

245- جامع ترمذی:3697

246- صحیح بخاری:6616، مسند امام احمد:5859

ضَعْفٌ. وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ. ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ الخَطَّابِ مِنْ يَدِ أَبِي بَكْرٍ. فَاسْتَحَالَتْ فِي يَدِهِ غَرْبًا. فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَفْرِي فَرِيَّهُ. فَنَزَعَ حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ . قَالَ وَهْبٌ: " العَطَنُ: مَبْرَكُ الإِبِلِ. يَقُولُ: حَتَّى رَوِيَتِ الإِبِلُ فَأَنَاخَتْ"

سے اسے پکڑ لیا تو وہ ایک بڑا ڈول بن گیا میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو عمر کی طرح بہترین طریقے سے پانی نکال رہا ہو۔ انہوں نے پانی نکالا حتیٰ کہ سب لوگ سیراب ہو گئے۔ وہب بیان کرتے ہیں، "العطن" کا مطلب اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ ہے عرب یہ کہتے ہیں: حتی رویت الابل فاناخت حتیٰ کہ اونٹ سیراب ہو گیا اور بیٹھ گیا۔

247 - حَدَّثَنِي الوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الحُسَيْنِ المَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوُا اللَّهَ لِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي، يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا. فَالْتَفَتُّ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں کچھ لوگوں کے درمیان کھڑا ہوا تھا وہ لوگ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے اس وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تخت پر لٹایا جا چکا تھا۔ ایک شخص میرے پیچھے آیا اس نے اپنی کہنی میرے کندھے پر رکھی اور بولا: اللہ آپ پر رحم کرے مجھے یہ امید ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دو ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے "میں ابو بکر اور عمر تھے" "ابو بکر اور عمر گئے" اب مجھے امید ہے، اللہ تعالیٰ اب بھی آپ کو ان دونوں کے ساتھ رکھے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب تھے۔

248 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، عَنِ الأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس

-247 صحیح مسلم:2389' مسند امام احمد:898' مستدرک للحاکم:4427

-248 صحیح بخاری:3475' صحیح مسلم:1794' مسند امام احمد:3722' صحیح ابن حبان:6570' مسند ابو داؤد الطیالسی:325

مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ، جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي، "فَوَضَعَ رِدَاءَهُ فِي عُنُقِهِ فَخَنَقَهُ بِهِ خَنْقًا شَدِيدًا، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَفَعَهُ عَنْهُ، فَقَالَ: (أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ، وَقَدْ جَاءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَبِّكُمْ) (غافر: 28)

بدترین سلوک کے متعلق دریافت کیا: جو مشرکین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا تو انہوں نے بتایا: انہوں نے عقبہ بن ابو معیط کو دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے۔ اس نے چادر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گردن مبارک میں ڈال کر اسے زور سے کھینچا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دور کرتے ہوئے بولے: ترجمہ کنزالایمان: ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے (پ ۲۴ ۱۱۲ المومن آیت ۲۸)

37- بَابُ مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ أَبِي حَفْصٍ القُرَشِيِّ العَدَوِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوحفص عمر بن خطاب القرشی العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

249- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ المَاجِشُونِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ المُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ، امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا بِلاَلٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ " فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا پھر مجھے "رمیصاء" نظر آئی، یہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ تھیں، پھر میں نے قدموں کی آہٹ سنی تو دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے؟ فرشتے نے جواب دیا: یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر جب میں نے اس کی جانب دیکھا تو مجھے تمہارا غصہ یاد آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ کے لیے غصہ کروں گا۔

250- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

249- صحیح بخاری:4928، مسند امام احمد:15226، صحیح ابن حبان:6886، سنن الکبریٰ للنسائی:8125

اللَّيْثُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: "بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا". فَبَكَى عُمَرُ، وَقَالَ: أَعَلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہم حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا تھا میں نے خود کو جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے میں وضو کر رہی تھی میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے جواب دیا: یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے تو مجھے اس کی غصہ یاد آ گیا تو میں وہیں سے واپس مڑ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور بولے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا میں آپ کے مقابلے میں غصہ کروں گا۔

251 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، شَرِبْتُ، يَعْنِي، اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِي فِي ظُفُرِي أَوْ فِي أَظْفَارِي، ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ؟ قَالَ: الْعِلْمَ

حمزہ اپنے والد سے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے پیا ہے اور میں نے اس کی سیرابی کو اپنے ناخنوں میں چلتے ہوئے محسوس کیا پھر میں نے وہ پیالہ "عمر" کی جانب بڑھا دیا لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے؟ آپ نے فرمایا: علم۔

252 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا، أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ، وَضَرَبُوا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا: میں اونٹنی والا ڈول ایک کنوئیں سے نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے انہوں نے چند ڈول یا دو ڈول نکالے کمزوری کے ساتھ، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے پھر عمر بن خطاب آئے تو وہ بڑا ڈول بن گیا میں نے ان کی طرح محنت سے کام کرنے والا نہیں دیکھا۔ حتیٰ کہ لوگ سیراب ہو گئے اور آرام سے بیٹھ گئے۔ ابن جبیر بیان کرتے ہیں، عبقری کا مطلب ہے "منقش خوبصورت چادریں"۔ یعنی

بِعَطَنٍ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ: " العَبْقَرِيُّ: عِتَاقُ الزَّرَابِيِّ " وَقَالَ يَحْيَى: الزَّرَابِيُّ: الطَّنَافِسُ لَهَا خَمْلٌ رَقِيقٌ، (مَبْثُوثَةٌ)(الغاشية:16): كَثِيرَةٌ

253 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الحَمِيدِ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ، عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ، فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الحِجَابَ، فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عُمَرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي، فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلاَ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقُلْنَ: نَعَمْ، أَنْتَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ

بیان کرتے ہیں، زرابی ان چادروں کو کہتے ہیں جن کے کنارے باریک ہوتے ہیں۔ مبثوثہ: کا مطلب ہے بہت زیادہ۔

عبدالحمید کو خبر دی محمد بن سعد نے از والد خود، وہ فرماتے ہیں۔ محمد بن سعد اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آنے کی اجازت مانگی اس وقت آپ کے پاس قریش کی کچھ خواتین موجود تھیں جو آپ کے ساتھ کچھ بات کر رہی تھیں۔ ان کی آوازیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند تھیں جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندر آنے کی اجازت مانگی تو وہ اٹھ کر تیزی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اندر آنے کی اجازت دی حضرعت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے ان خواتین پر تعجب ہو رہا ہے یہ میرے پاس موجود تھیں جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو تیزی سے پردے کے پیچھے چلی گئیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے اپنی ذات کی دشمنو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتی ہو؟ ان خواتین نے کہا: جی ہاں! آپ اللہ تعالیٰ کے رسول کے مقابلے میں زیادہ سخت دل

رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهًا يَا ابْنَ الخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا قَطُّ، إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ

اور سخت مزاج ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انہیں چھوڑو اے ابن خطاب! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے شیطان اگر تمہیں کہیں راستے میں مل جائے تو وہ اپنا راستہ تبدیل کر کے دوسرے راستے پر ہو جائے گا۔

254- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا ہے ہم غالب رہے ہیں۔

255 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: وُضِعَ عُمَرُ عَلَى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَايْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تخت پر رکھا گیا لوگوں نے انہیں گھیر لیا وہ ان کا جنازہ اٹھائے جانے سے پہلے ان کے لیے دعا کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں موجود تھا میرا ذہن اس وقت متوجہ ہوا جب کسی شخص نے میرے کندھے کو پکڑا۔ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب تھے۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور بولے: آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے متعلق مجھے یہ پسند ہو کہ میں اس عمل کی طرح کا عمل لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! مجھے یہ امید ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا کیونکہ مجھے یاد ہے میں نے بکثرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "میں ابوبکر اور عمر گئے"، "میں ابوبکر اور عمر اندر آئے"، "میں ابوبکر اور عمر باہر گئے"۔

256۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، وَكَهْمَسُ بْنُ المِنْهَالِ، قَالاَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ بِهِمْ، فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ، قَالَ: اثْبُتْ أُحُدُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدَانِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ''احد'' پہاڑ پر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ ان کے سبب کانپنے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک اس پر مارا اور فرمایا: اے احد! ٹھہرے رہو تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

257۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ - يَعْنِي عُمَرَ - فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حِينَ قُبِضَ، كَانَ أَجَدَّ وَأَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ بات بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے ان کے متعلق یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کچھ دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد، جب سے آپ کا وصال ہوا کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا جو زیادہ محنتی ہو اور زیادہ سخت ہو حتیٰ کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا۔

258۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا . قَالَ: لاَ شَيْءَ، إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے متعلق عرض کرتے ہوئے سوال کیا قیامت کب آئے گی۔ آپ نے جواب دیا: تم نے اس کی کیا تیاری کی ہے، وہ بولا: کوئی تیاری نہیں ہے مگر میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کے ساتھ

256- صحیح بخاری:3496، سنن الکبریٰ للنسائی:8135، مسند ابویعلیٰ:3196

257- صحیح بخاری:5815، صحیح مسلم:2639، جامع ترمذی:2385، مسند ابویعلیٰ:2758

مَنْ أَحْبَبْتَ . قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ، فَرَحَنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

ہو گے جس سے تم محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے اس ارشاد پاک سے ہمیں جتنی خوشی ہوئی اور کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں ہوئی۔ آپ نے جو فرمایا تھا: تم جس سے محبت رکھتے ہو اس کے ساتھ ہو گے۔

259 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ كَانَ فِيمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ مُحَدَّثُونَ، فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ، فَإِنَّهُ عُمَرُ زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مِنْ نَبِيٍّ وَلاَ مُحَدَّثٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں اللہ کے نبی ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت رکھتا ہوں۔ مجھے یہ امید ہے، میں ان حضرات کے ساتھ محبت کے سبب ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرا عمل ان کے عمل کی طرح نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں ''محدث'' ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا ہوا تو وہ ''عمر'' ہوگا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم سے پہلے لوگوں میں، بنی اسرائیل میں، کچھ لوگ تھے جن سے بات کی جاتی تھی حالانکہ وہ نبی نہیں تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوا تو وہ ''عمر'' ہوگا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پڑھتے ہیں۔ ''نبی میں سے، اور نہ ہی محدث''۔

260 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ ایک چرواہا اپنی بکریوں کے ساتھ موجود تھا۔ ایک بھیڑیا آیا اس نے ایک

259- صحیح بخاری: 3282، صحیح مسلم: 2398، جامع ترمذی: 3693، مسند امام احمد: 8449، صحیح ابن حبان: 6894، مستدرک للحاکم: 4499

260- صحیح بخاری: 3463، جامع ترمذی: 3695، صحیح ابن حبان: 6499، مسند اسحاق بن راھویہ: 360، الادب المفرد: 902

أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَمَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهَا حَتَّى اسْتَنْقَذَهَا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي " فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أُومِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا ثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

بکری کو پکڑ لیا وہ چرواہا اس کے پیچھے گیا اور اس بکری کو اس سے واپس لے لیا۔ بھیڑیے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا "سبع" کے دن کیا عالم ہوگا جب ان کا چرواہا صرف میں ہوں گا لوگوں نے کہا: سبحان اللہ! نبی ﷺ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر اور عمر بھی رکھتے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) حالانکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں حاضر نہیں تھے۔

261- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ عُرِضُوا عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ اجْتَرَّهُ. قَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: الدِّينَ

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں میرے سامنے پیش کیا گیا۔ انہوں نے قمیضیں پہن رکھی تھیں کسی کی قمیض سینے تک تھی کسی کی اس سے کچھ نیچے تھی پھر میرے سامنے "عمر" کو پیش کیا گیا ان کی قمیض گھسٹ رہی تھی لوگوں نے عرض کی: آپ نے اس کی کیا تعبیر کی ہے یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ نے فرمایا: "دین"۔

262 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَكَأَنَّهُ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کیا گیا تو آپ تکلیف محسوس کرنے لگے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا، اے امیر المومنین!

261- صحیح بخاری: 23 صحیح مسلم: 2390' سنن نسائی: 5011 مسند امام احمد: 11832' سنن الکبریٰ للنسائی: 7645' مسند ابوداؤد طیالسی: 2355

صحیح بخاری

يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ. لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَا بَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ صَحَبَتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ. وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُونَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرِضَاهُ. فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَرِضَاهُ. فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَأَجْلِ أَصْحَابِكَ. وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ

جہاں تک آپ کا معاملہ ہے تو آپ اللہ تعالیٰ کے رسول کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے بخوبی ان کی صحبت بابرکت پائی ہے اور پھر جب آپ ان سے جدا ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہے ان کے ساتھ بھی آپ کا بہت اچھا ساتھ رہا جب آپ ان سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ ان لوگوں کے ساتھ رہے اور ان کے ساتھ بھی بہت اچھا وقت گزارا جب آپ ان سے جدا ہو رہے ہیں تو آپ ان سے اس حالت میں جدا ہو رہے ہوں گے کہ یہ لوگ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جہاں تک تم نے نبی ﷺ کی صحبت پانے کا ذکر کیا ہے اور ان کی رضا خوشنودی کا ذکر کیا تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل تھا جو اس نے مجھ پر کیا لیکن جہاں تک میرے اس تکلیف محسوس کرنے کا تعلق رہا ہے تو وہ تمہارے اور لوگوں کے سبب ہے۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے زمین کی برابر بھی سونا دینا پڑے تو میں اللہ تعالیٰ کے عذاب کے مقابلے میں اسے فدیے کے طور پر ادا کردوں گا اس سے پہلے کہ مجھے اس کا سامنا کرنا پڑے۔

قَالَ: حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بِهَذَا

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد یہی حدیث ہے۔

263- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں

263- صحیح مسلم:2403' جامع ترمذی:3710' مسند امام احمد:6548' صحیح ابن حبان:6911' مسند ابو یعلی:3958

أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهُ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ، فَبَشَّرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَفَتَحْتُ لَهُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ، فَقَالَ لِي: افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ، فَإِذَا عُثْمَانُ، فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ

میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک باغ میں حاضر تھا ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھٹکھٹایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے انھیں بشارت سنائی اس بات کی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی پھر ایک شخص آیا اس نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور اسے جنت کی بشارت دو! میں نے اس کے لیے دروازہ کھولا تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے انہیں اس کے متعلق بتایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے اللہ کی حمد بیان کی پھر ایک شخص نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے دروازہ کھولو اور پھر اسے جنت کی بشارت دو اور پھر اسے اس کے متعلق بتاؤ کہ اسے ایک آزمائش کا سامنا کرنا پڑے گا وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے میں نے انہیں اس کے متعلق بتایا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی اور پھر بولے: اللہ تعالیٰ ہی سے مدد لی جا سکتی ہے۔

264- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عبداللہ بن ہشام بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اس وقت حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

264- صحیح بخاری: 5909، مسند امام احمد: 18076، معجم الاوسط للطبرانی: 317

وَسَلَّمَ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

38- بَابُ مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَبِي عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَحْفِرْ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ. فَحَفَرَهَا عُثْمَانُ، وَقَالَ: مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ فَجَهَّزَهُ عُثْمَانُ

حضرت ابوعمرو عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرشی کے مناقب

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا جو شخص "رومہ" نامی کنویں کو کھودے گا وہ جنتی ہوگا، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کھودا تھا۔ جو شخص غریب لشکر کو سامان فراہم کرے گا وہ جنتی ہوگا۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں سامان فراہم کیا تھا۔

265 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي بِحِفْظِ بَابِ الْحَائِطِ، فَجَاءَ رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ، فَقَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ. فَإِذَا عُمَرُ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ يَسْتَأْذِنُ فَسَكَتَ هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى سَتُصِيبُهُ. فَإِذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ایک باغ میں تشریف لیائے آپ نے مجھے دروازے کی نگرانی کی ہدایت کی۔ ایک شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے اجازت دو، اسے جنت کی بشارت دو۔ وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اندر آنے کی اجازت مانگی، نبی ﷺ نے فرمایا: اسے اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت دو، وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اندر آنے کی اسے اجازت مانگی نبی ﷺ کچھ دیر خاموش رہے اور پھر فرمایا کہ اسے اندر آنے کی اجازت دو اور جنت کی بشارت دو اور یہ بتاؤ کہ اسے ایک آزمائش کا سامنا ہوگا وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

قَالَ حَمَّادٌ، وَحَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، وَعَلِيُّ بْنُ

ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ نبی ﷺ

265- صحیح مسلم: 2403، صحیح ابن حبان: 6911، مسند ابویعلیٰ: 3958

الحَكَمِ، سَمِعَا أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى، بِنَحْوِهِ وَزَادَ فِيهِ عَاصِمٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ قَاعِدًا فِي مَكَانٍ فِيهِ مَاءٌ، قَدِ انْكَشَفَ عَنْ رُكْبَتَيْهِ أَوْ رُكْبَتِهِ، فَلَمَّا دَخَلَ عُثْمَانُ غَطَّاهَا

ایک ایسی جگہ تشریف فرما تھے جہاں پانی موجود تھا۔ آپ نے اپنے مبارک گھٹنوں سے کپڑا اٹھا کر رکھا تھا لیکن جب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر آئے تو آپ نے انہیں ڈھانپ لیا۔

266 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ المِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالاَ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ عُثْمَانَ لِأَخِيهِ الوَلِيدِ، فَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيهِ، فَقَصَدْتُ لِعُثْمَانَ حَتَّى خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، قُلْتُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ لَكَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا المَرْءُ - قَالَ مَعْمَرٌ أُرَاهُ قَالَ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ - فَانْصَرَفْتُ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِمْ إِذْ جَاءَ رَسُولُ عُثْمَانَ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: مَا نَصِيحَتُكَ؟ فَقُلْتُ: " إِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَهَاجَرْتَ الهِجْرَتَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الوَلِيدِ، قَالَ: أَدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قُلْتُ: لاَ، وَلَكِنْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا يَخْلُصُ إِلَى العَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبدالرحمٰن بن اسود بن یغوث بیان کرتے ہیں، ان دونوں نے کہا: آپ (یعنی راوی عبداللہ بن عدی) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بھائی ولید کے متعلق بات کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ لوگ ان کے متعلق میں بڑی باتیں کر رہے ہیں۔ وہ بولے: میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملنے کے لیے گیا جب وہ نماز کے لیے تشریف لائے تو میں نے کہا: مجھے آپ سے ایک کام ہے یہ آپ کیلئے خیر خواہی کا کام ہے۔ انھوں نے فرمایا: اے شخص! میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، میں واپس آ گیا اور ان لوگوں کے پاس آیا اسی اثناء حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آیا تو میں ان کے پاس آ گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: تمہاری نصیحت کیا تھی۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا حق کے ساتھ اس نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی آپ ان حضرات میں شامل ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول کی پکار پر لبیک کہا۔ آپ نے دو دفعہ ہجرت کی نبی ﷺ کے ساتھ رہے آپ نے ان کی ہدایت کو دیکھا۔ اب لوگ ولید کے متعلق بہت باتیں کر رہے ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، فَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ، وَهَاجَرْتُ الهِجْرَتَيْنِ، كَمَا قُلْتَ، وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللّٰهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ مِثْلُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِي لَهُمْ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هٰذِهِ الأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الوَلِيدِ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ بِالْحَقِّ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَا عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يَجْلِدَهُ فَجَلَدَهُ ثَمَانِينَ"

دریافت فرمایا: کیا تم نے نبی ﷺ کا زمانہ مبارک پایا ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ کے علم کے متعلق مجھے اسی طرح خبر ملی ہے جیسے پردے میں بیٹھی ہوئی کنواری لڑکی کو ملتی ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور میں ان میں سے ایک تھا جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا۔ میں اس چیز پر ایمان لایا جس چیز کے ساتھ آپ ﷺ کو معبوث فرمایا گیا تھا۔ میں نے دو دفعہ ہجرت کی جیسا کہ تم نے کہا ہے۔ میں اللہ کے رسول کے ساتھ رہا ہوں میں نے اللہ کے رسول کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اللہ کی قسم! میں نے آپ کی نا فرمانی نہیں کی اور نہ ہی آپ کے ساتھ خیانت کی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات ظاہری دے دی۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اس طرح کا رویہ رہا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اسی طرح کا تعلق رہا۔ پھر مجھے خلیفہ بنا دیا گیا۔ تو کیا مجھے وہ حق حاصل نہیں ہے جیسے ان لوگوں کو حق حاصل تھا۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: پھر اس طرح کی باتیں تم لوگوں سے مجھ تک کیوں پہنچ رہی ہیں۔ جہاں تک تم نے ولید کے معاملے کا ذکر کیا تو ہم حق کے ہمراہ کی گرفت کریں گے۔ اگر اللہ نے چاہا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہوں نے ہدایت کی کہ اسے کوڑے مارے جائیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اسی کوڑے لگائے۔

267 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ بَزِيعٍ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ المَاجِشُونُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ نَعْدِلُ بِأَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لاَ نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. تَابَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ العَزِيزِ

268 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ البَيْتَ، فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا، فَقَالَ: مَنْ هَؤُلاَءِ القَوْمُ؟ فَقَالُوا هَؤُلاَءِ قُرَيْشٌ، قَالَ: فَمَنِ الشَّيْخُ فِيهِمْ؟ قَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَا ابْنَ عُمَرَ، إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: تَعَالَ أُبَيِّنْ لَكَ. أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَأَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ. وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَتْ مَرِيضَةً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں کسی صحابی کو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس کے بعد ہم صحابہ کرام کو چھوڑ دیتے تھے اور ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔

عثمان بن موہب بیان کرتے ہیں، مصر کا ایک شخص بیت اللہ کا حج کرنے کیلئے آیا اس نے کچھ آدمیوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو پوچھا: یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے بتایا یہ قریش ہیں، اس نے پوچھا: ان میں سب سے بزرگ کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: عبداللہ بن عمر وہ بولا: اے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیے کیا آپ کو معلوم ہے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد کے موقع پر چلے گئے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جی ہاں! وہ بولا: کیا آپ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے؟ وہ پیچھے رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! وہ بولا: آپ جانتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت رضوان میں شریک نہیں ہوئے تھے اور اس میں شامل نہیں تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر

268- صحیح بخاری:3839' جامع ترمذی:3706' مسند امام احمد:5772

وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا، وَسَهْمَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ، فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ مَكَانَهُ. فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى: هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ. فَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ. فَقَالَ: هَذِهِ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ اذْهَبْ بِهَا الْآنَ مَعَكَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں! وہ بولا: اللہ اکبر! حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آگے آؤ میں تمہیں واضح کرتا ہوں جہاں تک غزوۂ احد میں ان کے پیچھے رہنے کا تعلق ہے تو میں گواہی کے طور پر یہ بات کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا تھا اور انہیں بخش دیا تھا۔ جہاں تک بدر میں ان کے پیچھے رہنے کا تعلق ہے تو نبی ﷺ کی شہزادی ان کی اہلیہ تھیں وہ علیل تھیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تھا: تمہیں اس شخص کی طرح اجر ملے گا اور حصہ ملے گا جو بدر میں شامل ہوا ہے۔ جہاں تک بیعت رضوان میں ان کی غیر حاضری کا معاملہ ہے تو اگر مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ کوئی اور معزز ہوتا تو نبی ﷺ اسے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جگہ روانہ فرما دیتے۔ لیکن نبی ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا تھا اور بیعت رضوان حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکہ جانے کے بعد ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے اپنے مبارک دائیں ہاتھ کے متعلق فرمایا تھا، یہ عثمان کا ہاتھ ہے پھر آپ نے اسے اپنے دوسرے مبارک ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمایا تھا۔ یہ عثمان کیلئے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس مصری سے کہا: اب تم اپنے علم کے ساتھ ان چیزوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

269 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ''احد'' پہاڑ پر تشریف لے گئے آپ کے ساتھ

269- صحیح بخاری:3483' مسند ابویعلی:3196

حَدَّثَهُمْ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحُدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَرَجَفَ، وَقَالَ: اسْكُنْ أُحُدُ - أَظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ - فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی الہ تعالیٰ عنہ تھے وہ لرزنے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ٹھہرے رہو ''احد'' نبی ﷺ نے اس پر پاؤں مبارک مارا اور فرمایا: تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔

39-بَابُ قِصَّةِ الْبَيْعَةِ، وَالِاتِّفَاقِ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَفِيهِ مَقْتَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر بیعت اور اتفاق کا واقعہ اور اسی میں حضرت عمر کی شہادت کا ذکر بھی ہے

270 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَبْلَ أَنْ يُصَابَ بِأَيَّامٍ بِالْمَدِينَةِ، وَقَفَ عَلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، وَعُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: " كَيْفَ فَعَلْتُمَا، أَتَخَافَانِ أَنْ تَكُونَا قَدْ حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، قَالَا: حَمَّلْنَاهَا أَمْرًا هِيَ لَهُ مُطِيقَةٌ، مَا فِيهَا كَبِيرُ فَضْلٍ، قَالَ: انْظُرَا أَنْ تَكُونَا حَمَّلْتُمَا الْأَرْضَ مَا لَا تُطِيقُ، قَالَ: قَالَا: لَا. فَقَالَ عُمَرُ: لَئِنْ سَلَّمَنِي اللَّهُ، لَأَدَعَنَّ أَرَامِلَ أَهْلِ الْعِرَاقِ لَا يَحْتَجْنَ إِلَى رَجُلٍ بَعْدِي أَبَدًا، قَالَ: فَمَا أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا رَابِعَةٌ حَتَّى أُصِيبَ، قَالَ: إِنِّي لَقَائِمٌ مَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ، إِلَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ غَدَاةَ أُصِيبَ، وَكَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، قَالَ:

عروہ بن میمون بیان کرتے ہیں، مجھے خوب یاد ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے چند روز قبل مدینہ منورہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھڑے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے یہ تم نے کیا کیا ہے کیا تمہیں یہ خدشہ ہے۔تم دونوں نے زمین پر زیادہ ٹیکس لگا دیا ہے۔جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی ان دونوں نے جواب دیا: ہم نے اس پر وہی چیز نافذ کی ہے جس کی طاقت رکھتی ہے۔اس میں کوئی زیادتی نہیں ہے۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اس بات کا جائزہ لو کہ تم نے زمین پر وہ ٹیکس نافذ تو نہیں کیا جس کی وہ طاقت نہیں رکھتی۔ ان دونوں نے جواب دیا: نہیں۔حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے سلامت رکھا تو میں عراق کی بیوہ عورتوں کیلئے وہ کچھ چھوڑ جاؤں گا کہ انہیں میرے بعد کسی شخص کی حاجت نہیں رہے گی۔اس کے بعد ابھی چوتھا دن ہی آیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زخمی کر دیا گیا۔عمرو بن میمون بیان

اسْتَوُوا، حَتَّى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا تَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، وَرُبَّمَا قَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، أَوِ النَّحْلَ، أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ، فِي الرَّكْعَةِ الأُولَى حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ كَبَّرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَتَلَنِي - أَوْ أَكَلَنِي - الكَلْبُ، حِينَ طَعَنَهُ، فَطَارَ العِلْجُ بِسِكِّينٍ ذَاتِ طَرَفَيْنِ، لاَ يَمُرُّ عَلَى أَحَدٍ يَمِينًا وَلاَ شِمَالًا إِلَّا طَعَنَهُ، حَتَّى طَعَنَ ثَلاَثَةَ عَشَرَ رَجُلًا، مَاتَ مِنْهُمْ سَبْعَةٌ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ المُسْلِمِينَ طَرَحَ عَلَيْهِ بُرْنُسًا، فَلَمَّا ظَنَّ العِلْجُ أَنَّهُ مَأْخُوذٌ نَحَرَ نَفْسَهُ، وَتَنَاوَلَ عُمَرُ يَدَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدَّمَهُ، فَمَنْ يَلِي عُمَرَ فَقَدْ رَأَى الَّذِي أَرَى، وَأَمَّا نَوَاحِي المَسْجِدِ فَإِنَّهُمْ لاَ يَدْرُونَ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَدْ فَقَدُوا صَوْتَ عُمَرَ، وَهُمْ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ، فَصَلَّى بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ صَلاَةً خَفِيفَةً، فَلَمَّا انْصَرَفُوا قَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، انْظُرْ مَنْ قَتَلَنِي، فَجَالَ سَاعَةً ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: غُلاَمُ المُغِيرَةِ، قَالَ: الصَّنَعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: قَاتَلَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَمَرْتُ بِهِ مَعْرُوفًا، الحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَمْ يَجْعَلْ مِيتَتِي بِيَدِ رَجُلٍ يَدَّعِي الإِسْلاَمَ، قَدْ كُنْتَ أَنْتَ وَأَبُوكَ تُحِبَّانِ أَنْ تَكْثُرَ العُلُوجُ بِالْمَدِينَةِ - وَكَانَ العَبَّاسُ

کرتے ہیں، میں ایک جگہ کھڑا تھا جہاں میرے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان صرف حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ یہ اس صبح کی بات ہے جب آپ پر حملہ کیا گیا۔ آپ جب بھی صفوں کے درمیان میں سے گزرتے تھے تو فرماتے تھے انہیں سیدھی کرلو اور جب دیکھتے کہ اس میں کوئی انتشار نہیں ہے تو آپ تکبیر کہتے پہلی رکعت میں آپ کبھی سورہ یوسف کی تلاوت کرتے کبھی سورہ نحل کی تلاوت کرتے تھے۔ یا پھر اسی طرح کی کوئی سورت حتیٰ کہ لوگ جمع ہو جاتے۔ ابھی انہوں نے تکبیر کہی ہی تھی کہ میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا، مجھے کتے نے قتل کر دیا ہے یا کاٹ لیا ہے یہ اس وقت کی بات ہے جب اس نے آپ پر حملہ کیا تھا۔ پھر وہ کافر شخص دودھاری چھری لے کر بھاگا۔ اس کے دائیں بائیں جو بھی شخص آیا اس نے ان کو زخمی کرنے کی کوشش کی اس روز تیرہ لوگ زخمی ہوئے۔ جن میں سے سات شہید ہوگئے جب مسلمانوں نے اس کی یہ حالت دیکھی تو کمبل ڈال دیا جب اس کافر کو اندازہ ہوا کہ اب وہ پکڑا جائے گا تو اس نے خودکشی کرلی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر انہیں آگے آگئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود لوگوں نے وہی کچھ دیکھا جو میں نے دیکھا تھا۔ البتہ مسجد کے اردگرد موجود لوگوں کو علم نہیں ہوا بس انہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز آنا بند ہوگئی تھی۔ بس وہ سبحان اللہ! سبحان اللہ پڑھ رہے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں مختصر نماز پڑھائی۔ جب وہ لوگ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَكْثَرَهُمْ رَقِيقًا - فَقَالَ: إِنْ شِئْتَ فَعَلْتُ، أَيْ: إِنْ شِئْتَ قَتَلْنَا، قَالَ: كَذَبْتَ بَعْدَ مَا تَكَلَّمُوا بِلِسَانِكُمْ، وَصَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ، وَحَجُّوا حَجَّكُمْ. فَاحْتُمِلَ إِلَى بَيْتِهِ فَانْطَلَقْنَا مَعَهُ، وَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ تُصِبْهُمْ مُصِيبَةٌ قَبْلَ يَوْمَئِذٍ، فَقَائِلٌ يَقُولُ: لاَ بَأْسَ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَخَافُ عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ فَشَرِبَهُ، فَخَرَجَ مِنْ جَوْفِهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِلَبَنٍ فَشَرِبَهُ فَخَرَجَ مِنْ جُرْحِهِ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ مَيِّتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، وَجَاءَ النَّاسُ، فَجَعَلُوا يُثْنُونَ عَلَيْهِ، وَجَاءَ رَجُلٌ شَابٌّ، فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللَّهِ لَكَ، مِنْ صُحْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ وَلِيتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ شَهَادَةٌ، قَالَ: وَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ كَفَافٌ لاَ عَلَيَّ وَلاَ لِي، فَلَمَّا أَدْبَرَ إِذَا إِزَارُهُ يَمَسُّ الأَرْضَ، قَالَ: رُدُّوا عَلَيَّ الغُلاَمَ، قَالَ: يَا ابْنَ أَخِي ارْفَعْ ثَوْبَكَ، فَإِنَّهُ أَبْقَى لِثَوْبِكَ، وَأَتْقَى لِرَبِّكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ انْظُرْ مَا عَلَيَّ مِنَ الدَّيْنِ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سِتَّةً وَثَمَانِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوَهُ، قَالَ: إِنْ وَفَى لَهُ مَالُ آلِ عُمَرَ فَأَدِّهِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَإِلَّا فَسَلْ فِي بَنِي عَدِيِّ بْنِ

نے حکم دیا: اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ! دیکھو مجھے کس نے قتل کیا ہے وہ گئے اور واپس آ کر عرض کی: حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام نے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: وہ جو کاریگر ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اللہ تعالیٰ اسے تباہ کرے میں نے تو اسے اچھی بات کی ہدایت کی تھی۔ ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے ہے جس نے میری موت کسی ایسے شخص کے ہاتھوں نہیں کی جو اسلام کا دعویدار ہو۔ تم اور تمہارے والد اس بات کو پسند کرتے تھے، مدینہ میں کافر غلام زیادہ ہوں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سب سے زیادہ غلام تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے اگر آپ چاہیں تو میں ایسا کروں؟ یعنی اگر آپ چاہیں تو میں ان سب کو قتل کر دوں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم غلط کہہ رہے ہو۔ جب وہ تمہاری زبان بولنے لگے ہیں تمہارے قبلے کی جانب نماز پڑھنے لگے ہیں، تمہاری طرح حج کرنے لگے ہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے دولت کدے لے جایا گیا۔ ہم بھی ان کے ساتھ گئے۔ یوں لگتا تھا جیسے لوگوں کو اس سے پہلے اس سے بڑی مصیبت کا سامنا کرنا نہیں پڑا تھا۔ کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کوئی یہ کہہ رہا تھا مجھے ان کے متعلق خدشہ ہے، پھر نبیذ لائی گئی انہوں نے اسے پیا تو وہ ان کے پیٹ سے باہر آ گئی۔ پھر دودھ لایا گیا اسے پیا وہ بھی ان کے پیٹ سے باہر آ گیا۔ اس سے لوگوں کو اندازہ ہو گیا اب یہ وصال فرمانے والے ہیں ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ لوگ بھی آئے اور ان کے سامنے ان کی تعریف

كَعْبٍ، فَإِنْ لَمْ تَفِ أَمْوَالُهُمْ فَسَلْ فِي قُرَيْشٍ، وَلاَ تَعْدُهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ، فَأَدِّ عَنِّي هَذَا الْمَالَ انْطَلِقْ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقُلْ: يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ السَّلاَمَ، وَلاَ تَقُلْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، فَإِنِّي لَسْتُ الْيَوْمَ لِلْمُؤْمِنِينَ أَمِيرًا، وَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَسَلَّمَ وَاسْتَأْذَنَ، ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَوَجَدَهَا قَاعِدَةً تَبْكِي، فَقَالَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ السَّلاَمَ، وَيَسْتَأْذِنُ أَنْ يُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَقَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي، وَلَأُوثِرَنَّ بِهِ الْيَوْمَ عَلَى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ، قِيلَ: هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَدْ جَاءَ، قَالَ: ارْفَعُونِي، فَأَسْنَدَهُ رَجُلٌ إِلَيْهِ، فَقَالَ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ: الَّذِي تُحِبُّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَذِنَتْ، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا كَانَ مِنْ شَيْءٍ أَهَمُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ، فَإِذَا أَنَا قَضَيْتُ فَاحْمِلُونِي، ثُمَّ سَلِّمْ، فَقُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَأَدْخِلُونِي، وَإِنْ رَدَّتْنِي رُدُّونِي إِلَى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ، وَجَاءَتْ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حَفْصَةُ وَالنِّسَاءُ تَسِيرُ مَعَهَا، فَلَمَّا رَأَيْنَاهَا قُمْنَا، فَوَلَجَتْ عَلَيْهِ، فَبَكَتْ عِنْدَهُ

کرنے لگے ایک نوجوان آیا اور بولا: اے امیر المومنین! آپ کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کی جانب سے یہ خوشخبری ہے کہ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں پہلے اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ پھر آپ حکمران بنے تو انصاف سے کام لیا اور اب شہادت نصیب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پسند ہے میرے ساتھ برابر کا معاملہ ہو جائے نہ میرے خلاف ہو اور نہ کچھ ملے۔ جب وہ شخص جانے لگا تو اس کا تہبند زمین کو چھو رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نوجوان کو میرے پاس واپس لاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! اپنے کپڑے کو اٹھا کر رکھو کیونکہ اس سے تمہارا کپڑا بھی محفوظ رہے گا اور تم میں اپنے رب کا خوف بھی رہے گا۔ اے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم اس بات کا جائزہ لو کہ مجھ پر کتنا قرضہ ادا کرنا لازم ہے جب انہوں نے حساب کیا تو وہ چھیاسی ہزار دینار تھا یا تقریباً اس جتنا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر عمر کی اولاد اس مال کو پورا ادا کر سکے تو وہ ان کے مال میں سے ادا کر دیا جائے۔ اگر نہیں تو بنو عدی سے مدد مانگی جائے۔ اگر ان کا مال بھی پورا نہ ہو تو قریش سے مانگا جائے۔ اس کے علاوہ اور کسی سے نہ لیا جائے۔ تم اس مال کو میری جانب سے ادا کر دینا تم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاؤ اور کہو کہ ''عمر'' آپ کو سلام کہہ رہا ہے۔ مجھے ''امیر المومنین'' نہیں کہنا کیونکہ آج میں مومنین کا امیر نہیں ہوں اور پھر یہ کہنا کہ ''عمر'' یہ اجازت مانگ رہا ہے، اسے اس کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: میرا اپنی ذات کے

سَاعَةً، وَاسْتَأْذَنَ الرِّجَالُ، فَوَلَجَتْ دَاخِلًا
لَهُمْ، فَسَمِعْنَا بُكَاءَهَا مِنَ الدَّاخِلِ،
فَقَالُوا: أَوْصِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
اسْتَخْلِفْ، قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا
الأَمْرِ مِنْ هَؤُلاَءِ النَّفَرِ، أَوِ الرَّهْطِ، الَّذِينَ
تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا، وَعُثْمَانَ،
وَالزُّبَيْرَ، وَطَلْحَةَ، وَسَعْدًا، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ،
وَقَالَ: يَشْهَدُكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ،
وَلَيْسَ لَهُ مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ - كَهَيْئَةِ
التَّعْزِيَةِ لَهُ - فَإِنْ أَصَابَتِ الإِمْرَةُ سَعْدًا
فَهُوَ ذَاكَ، وَإِلَّا فَلْيَسْتَعِنْ بِهِ أَيُّكُمْ مَا
أُمِّرَ، فَإِنِّي لَمْ أَعْزِلْهُ عَنْ عَجْزٍ، وَلاَ خِيَانَةٍ،
وَقَالَ: أُوصِي الخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي،
بِالْمُهَاجِرِينَ الأَوَّلِينَ، أَنْ يَعْرِفَ لَهُمْ
حَقَّهُمْ، وَيَحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ
بِالأَنْصَارِ خَيْرًا، (الَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ
وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ)، أَنْ يُقْبَلَ مِنْ
مُحْسِنِهِمْ، وَأَنْ يُعْفَى عَنْ مُسِيئِهِمْ،
وَأُوصِيهِ بِأَهْلِ الأَمْصَارِ خَيْرًا، فَإِنَّهُمْ
رِدْءُ الإِسْلاَمِ، وَجُبَاةُ المَالِ، وَغَيْظُ
العَدُوِّ، وَأَنْ لاَ يُؤْخَذَ مِنْهُمْ إِلَّا فَضْلُهُمْ
عَنْ رِضَاهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالأَعْرَابِ خَيْرًا،
فَإِنَّهُمْ أَصْلُ العَرَبِ، وَمَادَّةُ الإِسْلاَمِ،

لیے ایسا ارادہ تھا لیکن آج میں اپنے آپ پر ان کو ترجیح دوں گی۔ جب وہ واپس آئے تو بتایا گیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آگئے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے بٹھاؤ ایک شخص نے ٹیک لگا کر بٹھایا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کیا خبر ہے ۔انہوں نے جواب دیا: وہی جو آپ کو پسند ہے۔ ام المومنین !انہوں نے اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر طرح کی حمد اللہ کیلئے ہے۔ میرے نزدیک اس سے زیادہ اہم اور کوئی چیز نہیں تھی۔ جب میں مر جاؤں میری میت کو اٹھا کے لے جانا اور پھر سلام کرنا اور پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اندر دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ اگر وہ میرے لیے اجازت دیں تو اندر لے جانا اگر وہ واپس کر دیں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں لے جانا۔ پھر امیر المومنین کے پاس سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور چند دیگر خواتین آئیں جب ہم نے انہیں دیکھا تو ہم اٹھ گئے۔ وہ اندر آئیں کچھ دیر ان کے پاس بیٹھی روتی رہیں۔ پھر کچھ مرد آئے تو وہ اندر گھر میں چلی گئیں۔ ہمیں اندر سے ان کے رونے کی آواز آتی رہی، ان لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ ہمیں وصیت کیجئے کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھے ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جو ان چند افراد سے زیادہ اس معاملے یعنی خلافت کا مستحق ہو۔ یہ وہ لوگ ہیں جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ان سے راضی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ

أَنْ يُؤْخَذَ مِنْ حَوَاشِي أَمْوَالِهِمْ، وَيُرَدَّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللَّهِ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ، وَلاَ يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ، فَلَمَّا قُبِضَ خَرَجْنَا بِهِ، فَانْطَلَقْنَا نَمْشِي، فَسَلَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَتْ: أَدْخِلُوهُ، فَأُدْخِلَ، فَوُضِعَ هُنَالِكَ مَعَ صَاحِبَيْهِ، فَلَمَّا فُرِغَ مِنْ دَفْنِهِ اجْتَمَعَ هَؤُلاَءِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: اجْعَلُوا أَمْرَكُمْ إِلَى ثَلاَثَةٍ مِنْكُمْ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَلِيٍّ، فَقَالَ طَلْحَةُ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ جَعَلْتُ أَمْرِي إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَيُّكُمَا تَبَرَّأَ مِنْ هَذَا الأَمْرِ، فَنَجْعَلُهُ إِلَيْهِ وَاللَّهُ عَلَيْهِ وَالإِسْلاَمُ، لَيَنْظُرَنَّ أَفْضَلَهُمْ فِي نَفْسِهِ؟ فَأُسْكِتَ الشَّيْخَانِ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: أَفَتَجْعَلُونَهُ إِلَيَّ وَاللَّهُ عَلَيَّ أَنْ لاَ آلُ عَنْ أَفْضَلِكُمْ قَالاَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ بِيَدِ أَحَدِهِمَا فَقَالَ: لَكَ قَرَابَةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالقَدَمُ فِي الإِسْلاَمِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَاللَّهُ عَلَيْكَ لَئِنْ أَمَّرْتُكَ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام لیا اور فرمایا: عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تمہارے ساتھ رہیں گے لیکن ان کا خلافت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ گویا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں دلاسہ دے رہے تھے۔ اگر سعد امیر بن جائیں تو وہ اس کے مستحق ہیں اور اگر ایسا نہیں ہوتا تو جس شخص کو بھی امیر بنایا جائے وہ ان سے مدد ضرور لے۔ کیونکہ میں نے ان کی نااہلی یا بددیانتی کے سبب انہیں معزول نہیں کیا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنے بعد والے خلیفہ کو مہاجرین اولین کے متعلق وصیت کرتا ہوں کہ وہ ان کے حق کو پہچانے اور ان کی عزت کی حفاظت کرے اور میں اسے انصار کے ساتھ بھلائی اختیار کرنے کی بھی وصیت کرتا ہوں جنہوں نے ان سے پہلے جگہ اور ایمان کو اپنا ٹھکانہ بنالیا تھا کہ وہ خلیفہ ان کے اچھے شخص کی اچھائی قبول کرے اور برے شخص سے درگزر کرے اور میں اسے تمام علاقوں کے رہنے والے لوگوں کے متعلق بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ لوگ اسلام کا سرمایہ ہیں او مال جمع کرنے والے ہیں اور دشمن پر غیض وغضب ڈھانے والے ہیں اور یہ کہ ان سے ان کے مال کا زائد ان کی رضا سے ہی لیا جائے اور میں اس خلیفہ کو اعرابیوں کے متعلق بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ عربوں کی اصل ہیں اور اسلام کا سرمایہ ہیں کہ ان کے اضافی مال لیے جائیں اور ان کے غریب لوگوں کو دے دیئے جائیں۔ میں اس خلیفہ کو اللہ ۔ کے اور اس کے رسول ﷺ کے ذمے کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں کہ انہیں پورا کیا جائے اور ان کے

لَتَعْدِلَنَّ، وَلَئِنْ أَمَّرْتُ عُثْمَانَ لَتَسْمَعَنَّ وَلَتُطِيعَنَّ، ثُمَّ خَلاَ بِالْآخَرِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ. فَلَمَّا أَخَذَ الْمِيثَاقَ قَالَ: ارْفَعْ يَدَكَ يَا عُثْمَانُ فَبَايَعَهُ. فَبَايَعَ لَهُ عَلِيٌّ، وَوَلَجَ أَهْلُ الدَّارِ فَبَايَعُوهُ

سبب جنگ کی جائے اور لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق پابند کیا جائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح قبض ہوگئی تو ہم ان کے پاس سے باہر نکلے ہم چلتے ہوئے آئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کیا اور بولے: عمر بن خطاب اجازت مانگتے ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: انہیں اندر لے آؤ۔ انہیں اندر لے جایا گیا اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ دفن کر دیا گیا جب ان کے دفن سے فارغ ہوئے تو وہ تمام افراد جمع ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا: آپ تمام حضرات اپنا معاملہ کسی تین شخص کے سپرد کر دیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنا معاملہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنا معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اپنا معاملہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کرتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ میں سے جو شخص اس سے لاتعلق ہوگا ہم یہ اس کے سپرد کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ اور اسلام اس کے نگہبان ہوں گے۔ آپ جائزہ لے لیں کہ آپ کے خیال میں کون زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ یہ دنوں بزرگ خاموش رہے، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ اپنا حق مجھے دیں گے۔ اللہ کی قسم! میں آپ میں سے زیادہ فضیلت رکھنے والے شخص سے صرف نظر نہیں کروں گا۔ ان دونوں نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں

میں سے ایک (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ہاتھ کو پکڑ اور فرمایا: آپ کو اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ قریبی رشتہ داری کا تعلق حاصل ہے اور آپ اسلام لانے والوں میں سب سے پہلے ہیں جیسا کہ آپ کو علم ہے اللہ آپ کا نگہبان ہو اگر میں آپ کو حکومت دے دیتا ہوں تو آپ انصاف سے کام لیں گے اور اگر میں عثمان کو امیر بنا دیتا ہوں تو آپ ان کی پیروی کریں گے اور ان کا حکم مانیں گے۔ پھر حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دوسرے صاحب کے ساتھ بھی اسی طرح کی بات کی جب یہ پختہ عہد لے لیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اے عثمان! اپنا ہاتھ اٹھایئے۔ پھر حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کی اور تمام شہر کے لوگ اندر آئے اور انہوں نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

40-بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ أَبِي الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوالحسن علی بن ابو طالب القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا: جب نبی ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ان سے راضی تھے۔

271 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: کل میں جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرما دے گا۔ راوی

271- صحیح بخاری:2783، صحیح مسلم:2406، مسند امام احمد:22872، صحیح ابن حبان:6932، مستدرک للحاکم:5844، مسند اسحاق بن راھویہ:219، مصنف عبدالرزاق:9637

وَسَلَّمَ. قَالَ: لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ، قَالَ: فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ أَيُّهُمْ يُعْطَاهَا. فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّهُمْ يَرْجُو أَنْ يُعْطَاهَا. فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالُوا: يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَأَرْسِلُوا إِلَيْهِ فَأْتُونِي بِهِ. فَلَمَّا جَاءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ، فَبَرَأَ حَتَّى كَأَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ. فَأَعْطَاهُ الرَّايَةَ. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا؟ فَقَالَ: انْفُذْ عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللَّهِ فِيهِ، فَوَاللَّهِ لَأَنْ يَهْدِيَ اللَّهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا، خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ.

بیان کرتے ہیں، لوگ رات بھر اسی حسرت میں رہے، ان میں سے کسی کو وہ جھنڈا دیا جائے گا۔ اگلے روز صبح سب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ہر ایک کی یہی تمنا تھی کہ جھنڈا انہیں دیا جائے۔ تو آپ نے دریافت فرمایا: علی بن ابو طالب کہاں ہیں؟ تو لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لاؤ جب وہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں پر لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا کی تو آنکھیں ٹھیک ہو گئیں گویا انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا انہیں عطا کیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں ان لوگوں سے اس وقت تک جنگ کرتا رہوں گا جب تک وہ ہماری طرح نہ ہو جائیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نرمی سے کام لینا جب تم ان کے میدان میں اتر جاؤ تو انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتانا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا کون سا حق لازم ہے۔ اللہ کی قسم! تمہارے سبب سے ایک شخص کو اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کر دے تو یہ تمہارے لیے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ تمہیں سرخ اونٹ مل جائیں۔

272 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْبَرَ، وَكَانَ بِهِ رَمَدٌ، فَقَالَ: أَنَا أَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہ گئے تھے۔ انہیں آنکھوں کی تکلیف تھی وہ بیان کرتے ہیں، میں پیچھے رہ گیا پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملے۔ جس صبح اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب کرنی تھی اس سے پچھلی رات

الَّتِي فَتَحَهَا اللَّهُ فِي صَبَاحِهَا، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ، أَوْ لَيَأْخُذَنَّ الرَّايَةَ، غَدًا رَجُلًا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، أَوْ قَالَ: يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَيْهِ" فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ، فَقَالُوا: هَذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ

نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا یا کل جھنڈا وہ شخص حاصل کرے گا جس سے اللہ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔ جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے فتح نصیب کرے گا، ہم نے حضرت علی کو اپنے سامنے پایا ہمیں ان کی امید نہیں تھی۔ لوگوں نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آ گئے ہیں تو نبی ﷺ نے وہ جھنڈا انہیں عطا کر دیا ارور اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے فتح نصیب کی۔

273 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا، جَاءَ إِلَى سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هَذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَى فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ"، قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَى ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ "فَيَقُولُ: اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ

عبدالعزیز بن ابو حازم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: یہ فلاں شخص، یعنی مدینہ کا گورنر، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر برا کہہ رہا ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: وہ کیا کہہ رہا ہے اس نے جواب دیا: وہ انہیں ''ابوتراب'' کہہ رہا ہے۔ حضرت سہل مسکرا دیئے اور بولے: اللہ کی قسم! حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ نام نبی ﷺ نے رکھا تھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک اس نام سے زیادہ پسندیدہ اور کوئی نام نہیں تھا۔ میں نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائش کی کہ مجھے پورا واقعہ سنائیں اور کہا: اے ابوعباس! اس کا پس منظر کیا ہے۔ انہوں نے بتایا: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گئے پھر وہاں سے واپس آ گئے

273- صحیح مسلم: 2409، صحیح ابن حبان: 6925، معجم الکبیر للطبرانی: 5879

اور مسجد میں آ کر لیٹ گئے۔ نبی ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا: تمہارے چچازاد کہاں ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: مسجد میں ہیں، نبی ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے اور ملاحظہ فرمایا ان کی چادر پہلو سے گر چکی تھی اور مٹی ان کی پیٹھ پر لگی ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے مٹی ان کی پیٹھ سے جھاڑتے ہوئے فرمایا: اے ابوتراب! اٹھ جاؤ! یہ بات آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

274 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: "جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللَّهُ بِأَنْفِكَ انْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ"

سعد بن عبیدہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خصوصیات بیان کردیں اور پھر بولے: شاید یہ تمہیں برا لگا ہے اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل و رسوا کرے۔ پھر اس شخص نے ان سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خصوصیات کے متعلق بتایا اور فرمایا: ان کا گھر نبی ﷺ کے گھروں کے درمیان تھا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: یہ بات بھی تمہیں بری لگی ہے؟ وہ بولا: جی ہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں ذلیل و رسوا کرے چلے جاؤ اور میرے خلاف جو کر سکتے ہو کرو۔

274- سنن الکبریٰ للنسائی:8492

275- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الحَكَمِ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، أَنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ، شَكَتْ مَا تَلْقَى مِنْ أَثَرِ الرَّحَا، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ، فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ، فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا، فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ، فَقَالَ: عَلَى مَكَانِكُمَا. فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى صَدْرِي، وَقَالَ: أَلاَ أُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَانِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا تُكَبِّرَا أَرْبَعًا وَثَلاَثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ، وَتَحْمَدَا ثَلاَثًا وَثَلاَثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ

حضرت ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا: سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے چکی پیسنے کی مشقت کی شکایت کی، اسی اثناء نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ قیدی آئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لیے گئی لیکن آپ نہ ملے ان کی ملاقات سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کے متعلق بتا دیا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد کے متعلق عرض کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے ہم اس وقت بستر پر لیٹ چکے تھے میں اٹھنے لگا تو آپ نے فرمایا: اپنی جگہ پر رہو! پھر آپ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے حتیٰ کہ میں آپ کے پاؤں مبارک کی ٹھنڈک اپنے سینے پر محسوس کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تم لوگوں کو اس سے زیادہ اچھی بات نہ بتا دوں جس کا تم لوگوں نے مجھ سے سوال کیا ہے۔ جب تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ پڑھو یہ تم دونوں کے لیے خادم ملنے سے زیادہ بہتر ہے۔

276- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

ابراہیم بن سعد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم اس بات سے راضی نہیں ہو؟ تمہاری میرے

275- صحیح بخاری:2945' صحیح مسلم:2727' جامع ترمذی:3408' صحیح ابن حبان:5524' سنن الکبریٰ للبیہقی:14495' مسند ابوداؤد الطیالسی:93' مسند حمیدی:43

276- مسند امام احمد:1505' سنن الکبریٰ للبیہقی:17671' معجم الاوسط للطبرانی:1465' مسند ابوداؤد الطیالسی:209' مسند حمیدی:71

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى

277۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الِاخْتِلَافَ، حَتَّى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي فَكَانَ ابْنُ سِيرِينَ: يَرَى أَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوَى عَنْ عَلِيٍّ الْكَذِبُ

41۔ بَابُ مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي

278۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِنِّي كُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِبَعِ بَطْنِي حَتَّى لاَ آكُلُ الْخَمِيرَ وَلاَ أَلْبَسُ الْحَبِيرَ، وَلاَ يَخْدُمُنِي فُلاَنٌ وَلاَ فُلاَنَةُ، وَكُنْتُ أُلْصِقُ بَطْنِي بِالْحَصْبَاءِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَسْتَقْرِئُ الرَّجُلَ الآيَةَ، هِيَ مَعِي، كَيْ يَنْقَلِبَ بِي فَيُطْعِمَنِي، وَكَانَ أَخْيَرَ النَّاسِ لِلْمِسْكِينِ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ يَنْقَلِبُ بِنَا

ساتھ وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔

عبیدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں تم اسی طرح فیصلے کرو جس طرح پہلے کرتے تھے۔ مجھے اختلاف پسند نہیں ہے، حتیٰ کہ لوگ جمع ہو جائیں اور میں بھی اسی حالت میں مروں جیسے میرے ساتھی مرے تھے۔ ابن سیرین یہ سمجھتے تھے، عام طور پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایات مروی ہیں وہ جھوٹ کا مجموعہ ہے۔

حضرت جعفر بن ابو طالب الہاشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم صورت اور اخلاق میں مجھ سے مشابہت رکھتے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگ یہ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکثرت احادیث بیان کرتے ہیں، حالانکہ میں صرف کھانا کھا کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا کرتا تھا، میں خمیری روٹی نہیں کھاتا تھا اور یمنی چادر نہیں پہنتا تھا۔ فلاں مرد یا فلاں عورت میری خدمت نہیں کرتے تھے۔ بعض اوقات میں بھوک کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا میں بسا اوقات کسی شخص سے کسی آیت کے متعلق سوال کرتا تھا جس کا مجھے پہلے سے علم ہوتا تھا۔ مقصد یہ ہوتا تھا کہ وہ شخص مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا اور کچھ کھلا دے گا۔ ویسے غریب لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں سب سے

فَيُطْعِمُنَا مَا كَانَ فِي بَيْتِهِ، حَتَّى إِنْ كَانَ لَيُخْرِجُ إِلَيْنَا الْعُكَّةَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، فَنَشُقُّهَا فَنَلْعَقُ مَا فِيهَا

بہتر حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، وہ ہمیں اپنے ساتھ گھر لے جایا کرتے تھے اور ان کے گھر میں جو کچھ ہوتا تھا وہ ہمیں کھلا دیا کرتے تھے۔ بعض اوقات وہ تیل کی کپی نکال کر ہمارے سامنے رکھ دیا کرتے تھے جس میں کچھ نہیں ہوتا تھا ہم اسے چیر کر اس پر جو کچھ لگا ہوتا تھا اسے چاٹ لیا کرتے تھے۔

279- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ إِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ

شعبی بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے کو سلام کرتے تھے تو یہ فرماتے تھے: آپ پر سلام نازل ہو! اے دو پروں والے کے صاحبزادے!

42- بَابُ ذِكْرِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تذکرہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

280- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ: فَيُسْقَوْنَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب لوگ قحط کا شکار ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دعا مانگی اور عرض کی: اے اللہ! ہم تیری بارگاہ میں تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کیا کرتے تھے اور تو ہم پر بارش نازل کرتا تھا اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں، تو ہم پر بارش نازل کر، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں تو بارش نازل ہوگئی۔

-279 صحیح بخاری:4016، مستدرک للحاکم:4352

-280 صحیح بخاری:964، سنن الکبریٰ للبیہقی:6220، معجم الکبیر للطبرانی:84

43-بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْقَبَةِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ

281-حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ، عَلَيْهَا السَّلاَمُ، أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَطْلُبُ صَدَقَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ،

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا المَالِ، يَعْنِي مَالَ اللَّهِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى المَأْكَلِ. وَإِنِّي وَاللَّهِ لاَ أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ عَلِيٌّ ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ،

نبی ﷺ کے قریبی عزیزوں کے مناقب، نبی ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی منقبت

نبی ﷺ نے فرمایا تھا، فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں پیغام بھیجا اور ان سے نبی ﷺ کی جانب سے حاصل ہونے والی میراث کا مطالبہ کیا اس مال میں سے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو بطور فے عطا فرمایا تھا؟ انہوں نے نبی ﷺ کے اس صدقے کا بھی مطالبہ کیا جو انہوں نے مدینہ منورہ، فدک خیبر کے پانچویں حصے کے بعد باقی چھوڑا تھا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: بے شک اللہ کے رسول ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے محمد (ﷺ) کے وارث اس مال یعنی اللہ کے اس مال میں صرف کھانا کھائیں گے، کھانے سے زیادہ وہ اس میں سے کچھ نہیں لے سکتے۔ اللہ کی قسم! میں نبی ﷺ کے صدقات میں کہیں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کروں گا وہ اسی حالت میں رہیں گے جیسے نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں تھے اور مجھے ان کے متعلق بخوبی علم ہے، آپ انہیں

281- صحیح بخاری:2926' جامع ترمذی:1608' مسند امام احمد:25' سنن الکبریٰ للنسائی:4443' مسند ابویعلیٰ:43

وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ. فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي

کس طرح استعمال کیا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر بولے: اے ابوبکر! آپ کی فضیلت کا ہمیں علم ہے پھر انہوں نے لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ داری اور ان کے حق کا ذکر کیا۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو شروع کی اور بولے: اللہ کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا میرے نزدیک میرے اپنے قریبی عزیزوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے بہتر ہے۔

أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدٍ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ. قَالَ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد بھی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق کا خیال رکھو۔

282 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرا ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا اس نے مجھے ناراض کیا۔

283 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جس بیماری میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس کے دوران آپ نے اپنی شہزادی بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

-282 صحیح بخاری:3556، مصنف ابن ابی شیبہ:32269

-283 صحیح بخاری:3427، صحیح مسلم:2450، مسند امام احمد:24527، سنن الکبریٰ للنسائی:8513، مسند ابویعلیٰ:6743

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِي شَكْوَاهُ الَّذِي قُبِضَ فِيهَا " فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ، ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ، قَالَتْ: فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذَلِكَ،

اپنے پاس بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ رونے لگیں پھر آپ نے پاس بلا کر سرگوشی میں کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے اس کے متعلق ان سے پوچھا۔

فَقَالَتْ: سَارَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَنِي: أَنَّهُ يُقْبَضُ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتِهِ أَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ "

تو انہوں نے بتایا: جب نبی ﷺ نے پہلی بار سرگوشی کی تو بتایا: آپ کا اسی بیماری کے دوران وصال ہو جائے گا تو میں رونے لگی پھر آپ نے مجھ سے دوبارہ سرگوشی کی تو بتایا: آپ کے اہل خانہ میں سب سے پہلے میں آپ سے آ کر ملوں گی تو میں ہنسنے لگی۔

44-بَابُ مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ العَوَّامِ

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ حَوَارِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَسُمِّيَ الحَوَارِيُّونَ لِبَيَاضِ ثِيَابِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ کے حواری ہیں۔ (امام بخاری فرماتے ہیں:) حواریوں کو ان کے سفید کپڑوں کے سبب یہ نام دیا گیا ہے۔

284-حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَرْوَانُ بْنُ الحَكَمِ، قَالَ: أَصَابَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رُعَافٌ شَدِيدٌ سَنَةَ الرُّعَافِ، حَتَّى حَبَسَهُ عَنِ الحَجِّ، وَأَوْصَى، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ قَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقَالُوهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ فَسَكَتَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ - أَحْسِبُهُ الحَارِثَ -، فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، فَقَالَ عُثْمَانُ: وَقَالُوا؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ، قَالَ: فَلَعَلَّهُمْ قَالُوا الزُّبَيْرَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

مروان بن حکم بیان کرتے ہیں، جب نکسیر پھوٹنے کی وبا پھیلی تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی نکسیر پھوٹنے کی سخت شکایت لاحق ہوئی حتیٰ کہ وہ اس کے سبب حج کیلئے بھی نہیں جا سکے۔ انہوں نے وصیت کی، قریش سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: کسی کو اپنا نائب بنا دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: کیا دوسرے لوگ بھی یہی کہہ رہے ہیں؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کون کون شخص ہونا چاہئے؟ وہ شخص خاموش رہا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت

أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَخَيْرُهُمْ مَا عَلِمْتُ، وَإِنْ كَانَ لَأَحَبَّهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں ایک شخص حاضر ہوا میرا خیال ہے وہ شخص حارث تھا۔ وہ بولا: آپ کسی کو اپنا نائب بنا دیجئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا دوسرے لوگ بھی یہی کہہ رہے ہیں؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں! پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: وہ کون شخص ہونا چاہئے تو وہ شخص خاموش ہو گیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے شاید لوگ یہ چاہتے ہیں: وہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں وہ شخص بولا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے میرے علم کے مطابق وہ ان میں سب سے بہتر ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

285 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، سَمِعْتُ مَرْوَانَ، كُنْتُ عِنْدَ عُثْمَانَ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: اسْتَخْلِفْ، قَالَ: وَقِيلَ ذَاكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، الزُّبَيْرُ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ خَيْرُكُمْ ثَلَاثًا

ہشام بیان کرتے ہیں، میرے والد نے مجھے بتایا: میں نے سنا مروان یہ کہتا ہے، میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا۔ ان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کسی کو اپنا نائب مقرر کر دیجئے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت فرمایا: کیا اس کے متعلق بات ہوئی ہے؟ وہ بولا: جی ہاں! حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام آرہا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم لو یہ بات جانتے ہو کہ وہ تم سب میں بہتر ہیں۔ یہ بات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

286 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

-286 صحیح بخاری: 2691، صحیح مسلم: 2415، سنن ابن ماجہ: 122، صحیح ابن حبان: 6985، سنن الکبریٰ للنسائی: 8841

عَبْدُ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا مخصوص حواری ہوتا ہے اور میرا حواری، زبیر بن عوام ہے۔

287 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ، عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاَثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ . فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ احزاب کے موقع پر میں عمر بن ابوسلمہ خواتین کی نگرانی کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھوڑے پر بنو قریظہ کی جانب دو یا تین مرتبہ گئے اور واپس آ گئے تو میں نے دریافت کیا: ابا جان! میں نے آپ کو دیکھا ہے، آپ ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے بتایا، نبی ﷺ نے فرمایا: کون شخص بنو قریظہ جا کر ان کی خبر مجھے لا کے دے گا تو میں چلا گیا جب میں واپس آیا تو نبی ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

288 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا لِلزُّبَيْرِ يَوْمَ الْيَرْمُوكِ: أَلاَ تَشُدُّ فَنَشُدَّ مَعَكَ، فَحَمَلَ عَلَيْهِمْ، فَضَرَبُوهُ ضَرْبَتَيْنِ عَلَى عَاتِقِهِ، بَيْنَهُمَا ضَرْبَةٌ ضُرِبَهَا يَوْمَ بَدْرٍ قَالَ عُرْوَةُ:

ہشام بن عروہ اپنے والد سے یہ روایت کرتے ہیں، جنگ یرموک کے دن نبی ﷺ کے صحابہ نے حضرت زبیر سے یہ کہا آپ حملہ کیجئے آپ کے ساتھ ہم بھی حملہ کریں گے تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر حملہ کر دیا۔ ان کفار نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے کے قریب دو گہرے زخم لگائے ان کے درمیان

287- مسند امام احمد: 1423، السنن الکبریٰ للنسائی: 8213

288- صحیح بخاری: 3756

فَكُنْتُ أُدْخِلُ أَصَابِعِي فِي تِلْكَ الضَّرَبَاتِ أَلْعَبُ وَأَنَا صَغِيرٌ

میں بھی ایک زخم موجود تھا جو انہیں غزوہ بدر کے روز لگا تھا۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب میں چھوٹا تھا تو ان زخموں کے نشانوں سے کھیلا کرتا تھا۔

45-بَابُ ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

وَقَالَ عُمَرُ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْهُ رَاضٍ

تذکرہ حضرت طلحہ بن عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا تھا، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا تو آپ ان سے راضی تھے۔

289- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي بَعْضِ تِلْكَ الأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ طَلْحَةَ، وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا

ابوعثمان بیان کرتے ہیں، جن دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کر رہے تھے ان دنوں بعض اوقات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہ گئے تھے۔

290- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ الَّتِي وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ ہاتھ دیکھا ہے جس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی تھی، وہ شل ہو چکا تھا۔

46-بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ الزُّهْرِيِّ

وَبَنُو زُهْرَةَ أَخْوَالُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

بنوزہرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیالی عزیز ہیں، ان کا نام حضرت سعد مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

291- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ

سعید بن مسیب کہتے ہیں میں نے حضرت سعد رضی

289- صحیح بخاری:3834، مسند ابویعلیٰ:649

290- صحیح بخاری:3836، مسند امام احمد:1385، سنن الکبریٰ للبیہقی:12877، معجم الکبیر للطبرانی:192

291- صحیح بخاری:3830، جامع ترمذی:2830، سنن الکبریٰ للنسائی:8215، مسند ابوداؤد الطیالسی:220، معجم الکبیر للطبرانی:315

الوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا، يَقُولُ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ

اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، غزوہ احد کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا (میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

292 - حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَأَنَا ثُلُثُ الإِسْلاَمِ

عامر بن سعد اپنے والد کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں: مجھے اچھی طرح یاد ہے، میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص تھا۔

293 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ المُسَيِّبِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي اليَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ، وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلاَمِ تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هَاشِمٌ

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جس روز میں نے اسلام قبول کیا اس روز کسی نے نہیں قبول کیا تھا میں سات روز اسی حالت میں رہا اور میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص تھا۔

294 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: "إِنِّي لَأَوَّلُ العَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَكُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ البَعِيرُ أَوِ الشَّاةُ، مَا لَهُ خِلْطٌ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلاَمِ، لَقَدْ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ عَمَلِي، وَكَانُوا وَشَوْا بِهِ إِلَى عُمَرَ، قَالُوا: لاَ يُحْسِنُ

قیس بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں عرب کا پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر اندازی کی تھی ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شرکت کی ہے ہمارے پاس کھانے کے لیے صرف درخت کے پتے ہوتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم میں سے کوئی شخص اس طرح پاخانہ کرتا تھا جس طرح اونٹ یا بکری مینگنیاں کرتے ہیں۔ اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔ اب بنو اسد میرے اسلام کے متعلق ملامت کریں تو پھر تو میں رسوا ہوگیا اور

292- صحیح بخاری:3521' مستدرک للحاکم:6116

294- صحیح بخاری:6088' جامع ترمذی:2365' صحیح ابن حبان:6989' مستدرک للحاکم:6115' مسند ابو یعلیٰ:732' مسند حمیدی:78

يُصَلِّي"

میرا عمل اکارت ہوگیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے (بنو اسد) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں یہ شکایت بیان کی تھی، وہ (یعنی حضرت سعد) نماز صحیح طرح نہیں پڑھاتے ہیں۔

47-بَابُ ذِكْرِ أَصْهَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِنْهُمْ أَبُو الْعَاصِ بْنُ الرَّبِيعِ

نبی ﷺ کے داما دوں کا بیان، ان میں حضرت ابو العاص بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں

295-حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ، أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ، فَاطِمَةُ فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَزْعُمُ قَوْمُكَ أَنَّكَ لاَ تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحٌ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بَضْعَةٌ مِنِّي وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللّٰهِ لاَ تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰهِ، عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ

زہری بیان کرتے ہیں، امام زین العابدین نے مجھے یہ بات بتائی کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کے لیے شادی کا پیغام بھیجا جب اس بات کا علم سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہوا تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور بولیں: آپ کی قوم کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے معاملے میں غضبناک نہیں ہوتے، یہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابو جہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ نبی ﷺ کھڑے ہوئے، میں نے آپ کو تشہد پڑھتے ہوئے سنا پھر آپ نے فرمایا: میں نے اپنی (ایک بیٹی کی شادی) ابو العاص بن ربیع کے ساتھ کی اس نے میرے ساتھ جو بات کی اسے سچ ثابت کیا اور فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری جان کا ٹکڑا ہے۔ مجھے یہ بات ناپسند ہے، اسے کوئی تکلیف ہو، اللہ کی قسم! اللہ کے رسول ﷺ کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہیں ہوسکتیں، تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پیغام چھوڑ دیا۔

295- سنن ابن ماجہ: 1999، صحیح ابن حبان: 6956

وَزَادَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مِسْوَرٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَثْنَى عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ: حَدَّثَنِي فَصَدَقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَى لِي

ابن شہاب، امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: آپ نے بنو عبد شمس سے تعلق رکھنے والے اپنے داماد کا ذکر فرمایا اور اس کی دامادی کی تعریف کی اور اچھائی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس نے میرے ساتھ جو بات کی اسے سچ کر دکھایا اور جو بھی وعدہ کیا اسے پورا کیا۔

48-بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں، کے مناقب

وَقَالَ الْبَرَاءُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: آپ نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا: تم ہمارے بھائی اور آزاد کردہ غلام ہو۔

296 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ تَطْعُنُوا فِي إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هَذَا لَمِنْ أَحَبِّ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اسامہ بن زید کو اس کا امیر مقرر کیا بعض لوگوں نے ان کی امارت کے متعلق شک ظاہر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اس کی امارت کے متعلق شک وشبہ کا اظہار کر رہے ہو۔ اس سے پہلے تم اس کے باپ کی امارت کے متعلق شک کا اظہار کر چکے ہو۔ اللہ کی قسم! وہ امارت کا بالکل مستحق تھا اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

296- صحیح بخاری: 4004 صحیح مسلم: 2426 مسند امام احمد: 4701 سنن الکبریٰ للنسائی: 8181 مسند ابو یعلیٰ: 5518 معجم الکبیر للطبرانی: 13171

النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

297 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ قَائِفٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. قَالَ: فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ، فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میرے ہاں ایک قیافہ شناس آیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید بن حارثہ دونوں لیٹے ہوئے تھے وہ قیافہ شناس بولا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ہیں (یعنی باپ بیٹے کے ہیں) تو اس بات سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے اور آپ نے اس کے متعلق سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا۔

49- بَابُ ذِكْرِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

تذکرہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

298 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ المَخْزُومِيَّةِ، فَقَالُوا: مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں قریش ایک مخزومی عورت کے متعلق بہت پریشان تھے، انہوں نے کہا: اس کے متعلق بات کرنے کی جرأت صرف اسامہ بن زید کر سکتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔

وحَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَسْأَلُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ حَدِيثِ المَخْزُومِيَّةِ فَصَاحَ بِي، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: فَلَمْ تَحْتَمِلْهُ عَنْ أَحَدٍ؟ قَالَ: وَجَدْتُهُ فِي كِتَابٍ كَانَ كَتَبَهُ أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَلَمْ يَجْتَرِئْ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ،

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں بنو مخزوم سے تعلق رکھنے والی ایک عورت نے چوری کر لی لوگوں نے کہا: اس عورت کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے گا کیونکہ کسی کو بھی جرأت نہیں ہے، اس کے متعلق وہ آپ سے بات کرے پھر اسامہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل میں کوئی امیر شخص چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے

297- صحیح مسلم: 1459، مسند ابوداؤد الطیالسی: 1461

فَقَالَ: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

جب کوئی کمزور شخص چوری کرتا تھا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے تھے۔ اگر فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی ہوتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

50- بَابٌ

باب

299 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا المَاجِشُونُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: نَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا، وَهُوَ فِي المَسْجِدِ، إِلَى رَجُلٍ يَسْحَبُ ثِيَابَهُ فِي نَاحِيَةٍ مِنَ المَسْجِدِ، فَقَالَ: انْظُرْ مَنْ هَذَا؟ لَيْتَ هَذَا عِنْدِي، قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ: أَمَا تَعْرِفُ هَذَا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ أُسَامَةَ، قَالَ: فَطَأْطَأَ ابْنُ عُمَرَ رَأْسَهُ، وَنَقَرَ بِيَدَيْهِ فِي الأَرْضِ، ثُمَّ قَالَ:: لَوْ رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ

حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ اس وقت مسجد میں موجود تھے وہ شخص مسجد کے ایک کونے میں اپنے کپڑے کو پھیلا رہا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ذرا دیکھو یہ کون شخص ہے؟ کاش یہ میرے پاس ہوتا ایک صاحب نے ان سے کہا: کیا آپ اسے جانتے نہیں ہیں؟ اے ابو عبدالرحمٰن! یہ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا ''محمد'' ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے سر کو جھکایا اور اپنے ہاتھوں سے زمین کریدتے رہے پھر فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر اسے دیکھ لیتے تو اس سے محبت کرتے۔

300 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالحَسَنَ فَيَقُولُ: اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أُحِبُّهُمَا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات روایت کرتے ہیں، آپ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر یہ دعا کرتے تھے اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر چونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

وَقَالَ نُعَيْمٌ: عَنِ ابْنِ المُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي مَوْلًى لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، " أَنَّ الحَجَّاجَ بْنَ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، وَكَانَ

زہری بیان کرتے ہیں، حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام نے مجھے یہ بات بتائی ہے، ایمن بن ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا حجاج اور ایمن بن ام

300- صحیح بخاری:3537، سنن الکبریٰ للبیہقی:20863، معجم الکبیر للطبرانی:231

أَيْمَنُ بْنُ أُمِّ أَيْمَنَ، أَخَا أُسَامَةَ، لِأُمِّهِ وَهُوَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ، فَرَآهُ ابْنُ عُمَرَ لَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ فَقَالَ: أَعِدْ"

ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماں کی جانب سے بھائی تھے اور یہ ایک انصاری شخص تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھا کہ وہ رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کر رہے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دوبارہ نماز ادا کرو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وحَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ، مَوْلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، إِذْ دَخَلَ الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ فَلَمْ يُتِمَّ رُكُوعَهُ وَلاَ سُجُودَهُ، فَقَالَ: أَعِدْ، فَلَمَّا وَلَّى، قَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: الحَجَّاجُ بْنُ أَيْمَنَ بْنِ أُمِّ أَيْمَنَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَوْ رَأَى هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَحَبَّهُ فَذَكَرَ حُبَّهُ وَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّ أَيْمَنَ قَالَ: وحَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي، عَنْ سُلَيْمَانَ وَكَانَتْ حَاضِنَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

حرملہ جو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اسی اثناء حجاج بن ایمن اندر آئے انہوں نے رکوع اور سجدہ مکمل ادا نہیں کیا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نماز دوبارہ ادا کرو جب وہ چلے گئے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا یہ کون شخص تھا، میں نے جواب دیا: یہ ایمن کا بیٹا حجاج تھا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر نبی ﷺ اسے ملاحظہ فرماتے تو اس سے محبت کرتے۔ پھر انہوں نے ان کے ساتھ اور سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوسری اولاد کے ساتھ نبی ﷺ کی محبت کا ذکر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، سیدہ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی دائی ماں تھیں۔

51- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بن خطاب کے مناقب

301 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ

حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نبی ﷺ کی

301- صحیح بخاری:1070' صحیح مسلم:2479' مسند امام احمد:6330' صحیح ابن حبان:7070' مصنف عبدالرزاق:1645' سنن داری:1400

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا أَعْزَبَ. وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ، وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ، وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ، أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ. فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ. فَقَالَ لِي: لَنْ تُرَاعَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ.

ظاہری حیات میں جو بھی شخص جو خواب دیکھتا تھا وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کرتا تھا۔ میری بھی تمنا تھی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بیان کروں میں نوجوان کنوارا شخص تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مسجد میں سویا کرتا تھا میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ دو فرشتوں نے آکر مجھے پکڑ لیا ہے اور مجھے لے کر جہنم کی جانب گئے ہیں وہ کنویں کی طرح لپٹی ہوئی تھی اور اس کے دو کنارے تھے جیسے کنوئیں کے ہوتے ہیں۔ اس میں کچھ لوگ موجود تھے جنہیں میں جانتا تھا میں نے یہ پڑھنا شروع کیا: میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، میں جہنم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ان دونوں فرشتوں سے ایک اور فرشتہ آکر ملا اور اس نے مجھ سے کہا: تم ڈرو نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے یہ خواب سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا۔

فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خواب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ نے فرمایا: عبداللہ اچھا شخص ہے اگر وہ رات کے وقت نوافل ادا کیا کرے۔

302 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أُخْتِهِ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ لَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

سالم بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت کچھ دیر کے لیے سویا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بہن سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا تھا: عبداللہ نیک شخص ہے۔

صحیح بخاری

52-بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

303 - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَدِمْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَأَتَيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ إِلَيْهِمْ، فَإِذَا شَيْخٌ قَدْ جَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِي، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: أَبُو الدَّرْدَاءِ، فَقُلْتُ: إِنِّي دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَيَسَّرَكَ لِي، قَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادِ، وَالْمِطْهَرَةِ، وَفِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ -يَعْنِي عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ سِرِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ أَحَدٌ غَيْرُهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَقْرَأُ عَبْدُ اللَّهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى؟ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى. وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں شام آیا میں نے وہاں دو رکعت ادا کیں اور پھر دعا کی اے اللہ! مجھے نیک ہمنشین عطا کر پھر میں کچھ لوگوں کے پاس آیا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا وہاں ایک بزرگ شخص آئے اور آکر میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے کہا میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی کہ وہ مجھے نیک ہمنشین عطا کرے تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مجھے عطا کر دیا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے عرض کی: کوفہ سے انہوں نے فرمایا: تمہارے ہاں ''ام عبد'' کے صاحبزادے (حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہیں۔ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک تکیہ اور وضو کے پانی کے نگران تھے اور تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے شیطان سے پناہ دی؟ یعنی اپنے نبی کی زبانی ایسا کی اور کہا: تمہارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدار موجود نہیں ہیں کہ ان جیسا کوئی اور محرم راز آپ کا نہیں تھا؟ انہوں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سورت کو کیسے پڑھتے تھے؟ واللیل اذا یغشی، میں نے ان کے سامنے قرأت کرنی شروع کی واللیل اذا یغشی والنہار اذا تجلی والذکر والانثی۔ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ

303- صحیح بخاری: 3533 صحیح ابن حبان: 6330، سنن الکبریٰ للنسائی: 8299

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھ کر مجھے یہ آیت سکھائی تھی۔

304 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّأْمِ، فَلَمَّا دَخَلَ المَسْجِدَ، قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا، فَجَلَسَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ، يَعْنِي حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي عَمَّارًا، قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ، أَوْ مِنْكُمْ، صَاحِبُ السِّوَاكِ، وَالوِسَادِ، أَوِ السِّرَارِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى، قُلْتُ: وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى، قَالَ: مَا زَالَ بِي هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَسْتَنْزِلُونِي عَنْ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابراہیم بیان کرتے ہیں، علقمہ شام گئے جب وہ مسجد میں داخل ہوئے تو انہوں نے دعا کی اے اللہ! مجھے نیک ہمنشین عطا کر پھر وہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اہل کوفہ سے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدار موجود نہیں ہیں؟ ان جیسا اور کوئی نہیں تھا یعنی حضرت حذیفہ، علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان وہ شخصیت موجود نہیں ہے، جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کی زبانی پناہ عطا فرمائی؟ یعنی شیطان کی شر سے یعنی اس سے مراد حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: کیا تمہارے درمیان مسواک، تکیہ اور چادر اٹھا کر جانے والے صحابی موجود نہیں ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! انہوں نے دریافت کیا: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سورت کو کیسے پڑھتے تھے؟ میں نے جواب دیا: اس طرح۔ انہوں نے فرمایا: یہ لوگ اس چیز کے بارے میں میرے ساتھ بحث ہی کرتے رہتے ہیں جو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہوئی ہے۔

53-بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

305 - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا، وَإِنَّ أَمِينَنَا أَيَّتُهَا الْأُمَّةُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اے امت! ہمارا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔

306 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ، يَعْنِي عَلَيْكُمْ، يَعْنِي أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران سے فرمایا میں ضرور بھیجوں گا۔ امین شخص کو جو واقعی امین ہوگا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کے منتظر رہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ فرمایا۔

54-بَابُ ذِكْرِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ

تذکرہ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

55-بَابُ مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: عَانَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ معانقہ کیا تھا۔

307 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ،

حسن بصری بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت

-305 صحیح بخاری:4121' صحیح مسلم:2419' مسند امام احمد:12989' سنن الکبریٰ للنسائی:8199' مسند ابویعلیٰ:228' معجم الکبیر للطبرانی:3825' مصنف ابن ابی شیبہ:32295

-306 صحیح بخاری:6827' مسند امام احمد:23445

-307 صحیح بخاری:3430' سنن ابوداؤد:4290' سنن نسائی:1410' مستدرک للحاکم:4809' سنن الکبریٰ للبیہقی:11705' معجم الاوسط للطبرانی:1531' مسند حمیدی:793

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، عَنِ الحَسَنِ، سَمِعَ أَبَا بَكْرَةَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ إِلَى جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً، وَيَقُولُ: ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ

ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو برسر منبر یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ کے ایک پہلو میں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے آپ نے ایک دفعہ لوگوں کی جانب دیکھا اور ایک دفعہ ان کی جانب دیکھ کر فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

308 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا المُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالحَسَنَ وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا أَوْ كَمَا قَالَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکڑا اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑا اور یہ دعا کی۔ "اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور تو بھی ان دونوں سے محبت کر"۔

309 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أُتِيَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ، فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ، وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا، فَقَالَ أَنَسٌ: كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ مَخْضُوبًا بِالوَسْمَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عبیداللہ بن زید کے سامنے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر لایا گیا اسے طشت میں رکھا گیا تھا اس نے اس کی بے حرمتی شروع کی اور ان کی ظاہری صورت کے متعلق کچھ کہا تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے اس وقت انہوں نے خضاب لگایا ہوا تھا۔

310 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ المِنْهَالِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيٌّ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسن بن علی رضی

-308 صحیح بخاری:3528، سنن الکبریٰ للنسائی:8171

-309 مسند امام احمد:13774، مسند ابویعلیٰ:2841

-310 معجم الکبیر للطبرانی:2582

صحیح بخاری

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ

اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے مبارک شانوں پر تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ فرما رہے تھے: اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت کر۔

311 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَحَمَلَ الحَسَنَ وَهُوَ يَقُولُ: بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ، لَيْسَ شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں؛ میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اٹھایا ہوا تھا اور یہ کہہ رہے تھے۔ میرے باپ کی قسم! یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں، علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مشابہت نہیں رکھتے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنس رہے تھے۔

312 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَصَدَقَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: ارْقُبُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق کا خیال رکھو۔

313 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، وَقَالَ: عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي أَنَسٌ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

زہری بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بتایا ہے، حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور کوئی مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

314 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ،

ابن ابی نعم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ

311- صحیح بخاری: 3349، مسند ابویعلی: 39، معجم الکبیر للطبرانی: 2527

312- صحیح بخاری: 3509

313- مسند امام احمد: 12696

314- صحیح ابن حبان: 6969

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ، سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ عَنِ الْمُحْرِمِ؟ قَالَ: شُعْبَةُ أَحْسِبُهُ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ، وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا: کسی نے ان سے حالت احرام والے شخص کے متعلق سوال کیا تھا جو مکھی کو مار دیتا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اہل عراق مکھی کے متعلق پوچھتے ہیں جبکہ انہوں نے نبی ﷺ کے نواسے کو شہید کر دیا تھا جبکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ دونوں دنیا میں میرے پھول ہیں۔

56- بَابُ مَنَاقِبِ بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت بلال بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب، یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ہیں

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے تمہارے جوتوں کی آہٹ جنت میں اپنے آگے سنی تھی۔

315 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَقُولُ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِي بِلَالًا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہا کرتے تھے: ابوبکر ہمارے سردار ہیں۔ انہوں نے ہمارے سردار کو آزاد کروایا ہے، یعنی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔

316 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ قَيْسٍ، أَنَّ بِلَالًا، قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِنَفْسِكَ، فَأَمْسِكْنِي، وَإِنْ كُنْتَ إِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِي لِلَّهِ، فَدَعْنِي وَعَمَلَ اللَّهِ

قیس بیان کرتے ہیں، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا تھا اگر آپ مجھے اپنی ذات کے لیے خرید رہے ہیں تو مجھے اپنے ساتھ رکھیں اور اگر آپ اللہ تعالیٰ کے لیے مجھے خرید رہے ہیں تو مجھے چھوڑ دیں تاکہ میں اللہ تعالیٰ کے لیے عمل

315- مستدرک للحاکم: 5239، مصنف ابن ابی شیبہ: 31966، معجم الکبیر للطبرانی: 1015

316- مصنف ابن ابی شیبہ: 32336

کروں۔

57-بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

317- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ضَمَّنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، وَقَالَ: عَلِّمْهُ الْكِتَابَ ، حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ مِثْلَهُ، " وَالْحِكْمَةُ: الْإِصَابَةُ فِي غَيْرِ النُّبُوَّةِ"

تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عکرمہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور دعا کی: اے اللہ! اسے حکمت کا علم عطا کرو۔ ایک روایت میں ارشاد ہوتا ہے انہیں کتاب کا علم عطا کر۔ راوی بیان کرتے ہیں حکمت سے مراد صحیح نتیجے تک پہنچنا ہے جو نبوت کے علاوہ ہو۔

58-مَنَاقِبِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

318- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلاَلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَعَى زَيْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ، فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ، وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتَّى أَخَذَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللّٰهِ حَتَّى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت خبر آنے سے پہلے لوگوں کو ان کی شہادت کے متعلق بتا دیا آپ نے فرمایا: یہ جھنڈا زید نے تھاما تھا وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے تھام لیا وہ شہید ہوئے پھر ابن رواحہ نے تھام لیا تو وہ بھی شہید ہو گئے یہ فرماتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چشمانِ مبارک میں آنسو آ گئے حتیٰ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی تلوار نے تھام لیا اور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمادی۔

-317 سنن ابن ماجہ:166

-318 صحیح بخاری:2645، مسند ابو یعلیٰ:4189

59- بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

319 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللّٰهِ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لاَ أَزَالُ أُحِبُّهُ، بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ . قَالَ: لاَ أَدْرِي بَدَأَ بِأُبَيٍّ أَوْ بِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام ''سالم'' کے مناقب

مسروق بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ ایک ایسے صاحب ہیں کہ جب سے میں نے نبی ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے، میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے کا طریقہ چار لوگوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام سالم ابی بن کعب اور معاذ بن جبل۔ راوی بیان کرتے ہیں، مجھے یہ یاد نہیں ہے، آپ نے حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر پہلے کیا تھا یا حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر پہلے کیا تھا۔

60- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

320 - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَسْرُوقًا، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلاَ مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنَكُمْ أَخْلاَقًا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بدزبان اور بدمزاج نہیں تھے آپ ارشاد فرماتے تھے۔ میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جس کا اخلاق سب سے اچھا ہے۔

وَقَالَ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

اور آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: قرآن پڑھنے کا طریقہ چار شخصوں سے سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی بن کعب، اور معاذ بن جبل۔

319- صحیح بخاری:3595' مستدرک للحاکم:6242' معجم الکبیر للطبرانی:8411' فضائل الصحابۃ:1549

321 - حَدَّثَنَا مُوسَى، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، دَخَلْتُ الشَّأْمَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، فَقُلْتُ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا، فَرَأَيْتُ شَيْخًا مُقْبِلًا فَلَمَّا دَنَا قُلْتُ: أَرْجُو أَنْ يَكُونَ اسْتَجَابَ، قَالَ: مِنْ أَيْنَ أَنْتَ؟ قُلْتُ: مِنْ أَهْلِ الكُوفَةِ، قَالَ: أَفَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالوِسَادِ وَالمِطْهَرَةِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمُ الَّذِي أُجِيرَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ أَوَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لاَ يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ؟ كَيْفَ قَرَأَ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ وَاللَّيْلِ، فَقَرَأْتُ: (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى). وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى. وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاهُ إِلَى فِيَّ فَمَا زَالَ هَؤُلاَءِ حَتَّى كَادُوا يَرُدُّونِي

علقمہ بیان کرتے ہیں، میں شام آیا میں نے دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد دعا کی اے اللہ! مجھے کوئی اچھا ساتھی عطا کر پھر میں نے ایک بزرگ کو دیکھا جو میرے قریب آئے تو میں نے یہ سوچا شاید میری دعا قبول ہوگئی ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہل کوفہ سے۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارے درمیان تکیے وضو کے پانی کو ساتھ لے کر چلنے والے بزرگ نہیں ہیں۔ کیا تمہارے درمیان وہ بزرگ نہیں ہیں جنہیں شیطان سے پناہ دی گئی کیا تمہارے درمیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدان موجود نہیں ہیں۔ حضرت ابن ام عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو کیسے پڑھتے تھے؟ "واللیل" تو میں نے یہ آیت پڑھی: واللیل اذا یغشی والنهار اذا تجلی والذکر والانثی۔ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی زبان میری زبان سے پڑھوا کر مجھے یہ سورت اسی طرح پڑھائی تھی لیکن یہ لوگ اس کے متعلق میری بات نہیں مانتے۔

322 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيبِ السَّمْتِ وَالهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَأْخُذَ عَنْهُ، فَقَالَ: مَا أَعْرِفُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ابْنِ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے صاحب کے متعلق معلوم کیا جو آداب و روایات اور ہدایت کے لحاظ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں تاکہ ہم ان سے مستفید ہوں۔ تو انہوں نے جواب دیا: آداب ہدایت اور رہنمائی کے لحاظ سے میرے علم کے

أُمِّ عَبْدٍ

مطابق ابن ام عبد (حضرت عبداللہ بن مسعود) سے زیادہ اور کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہیں ہے۔

323 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَمَكُثْنَا حِينًا مَا نُرَى إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِمَا نَرَى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے سنا ہے: میں اور میرا بھائی یمن سے آئے جتنی مدت ہم وہاں رہے ہم یہی سمجھتے رہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے ایک شخص ہیں۔ ہم جتنی مدت بھی وہاں رہے ہم عبداللہ بن مسعود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا شخص سمجھتے رہے کیونکہ وہ اور ان کی والدہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اکثر آیا جایا کرتے تھے۔

61-بَابُ ذِكْرِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تذکرہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

324 - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا الْمُعَافَى، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشاء کے بعد ایک رکعت وتر ادا کی ان کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام موجود تھا اس غلام نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آ کر انہیں یہ بات بتائی تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: انہیں رہنے دو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

325 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: "هَلْ لَكَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ، فَإِنَّهُ مَا

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے

323- صحیح بخاری:4123' مستدرک للحاکم:5375' سنن الکبریٰ للبیہقی:20370' معجم الکبیر للطبرانی:8497

324- صحیح بخاری:3554

أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؛ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ

کیونکہ وہ وتر کی صرف ایک رکعت ادا کرتے ہیں تو انہوں نے جواب دیا: وہ ٹھیک کرتے ہیں کیونکہ وہ فقیہ ہیں۔

326 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً، لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي: الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ

حمران بن ابان، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، تم لوگ یہ نماز ادا کر رہے ہو، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں لیکن ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس نماز سے منع فرمایا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، اس سے مراد عصر کے بعد والی دو رکعات ہیں۔

62- بَابُ مَنَاقِبِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلاَمُ

وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الجَنَّةِ

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مناقب

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی خواتین کی سردار ہیں۔

327 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ المِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي، فَمَنْ أَغْضَبَهَا أَغْضَبَنِي

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری جان کا ٹکڑا ہے جو اسے ناراض کرے گا وہ مجھے ناراض کرے گا۔

63- بَابُ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت کے متعلق

328 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: إِنَّ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

326- صحیح بخاری:562، سنن الکبریٰ للبیہقی:4168

327- صحیح بخاری:351

328- صحیح بخاری:3045، جامع ترمذی:2693، سنن داری:2638، صحیح ابن حبان:7098، معجم الاوسط للطبرانی:782، مسند اسحاق بن راھویہ:856، الادب المفرد:827

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا: يَا عَائِشَ، هَذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلاَمَ فَقُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلاَمُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لاَ أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اللہ کی برکتیں اور رحمتیں نازل ہوں۔ آپ اس چیز کو ملاحظہ کر لیتے ہیں جسے میں نہیں دیکھ پاتی۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔

329 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: وحَدَّثَنَا عَمْرٌو، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلاَّ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں میں بہت سے کامل گزرے ہیں خواتین میں کامل صرف عمران کی صاحبزادی مریم ہیں۔ فرعون کی بیوی آسیہ ہیں اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ''ثرید'' کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

330 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ، كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تمام خواتین پر اسی طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت حاصل ہے۔

331 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ المَجِيدِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا علیل ہو گئیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

329- صحیح بخاری: 3230' سنن ابن ماجہ: 3280' صحیح ابن حبان: 7114' معجم الکبیر للطبرانی: 106' مسند ابوداؤد الطیالسی: 504' فضائل الصحابہ: 1632

330- صحیح بخاری: 3250' سنن نسائی: 3947' سنن داری: 2069' صحیح ابن حبان: 7113' سنن الکبریٰ للنسائی: 6692' معجم الصغیر للطبرانی: 260' معجم الکبیر للطبرانی: 60

الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَكَتْ، فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ

عنہ آئے اور عرض کی: اے ام المؤمنین! آپ اپنے پیشرو حضرات کے پاس جا رہی ہیں یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

332 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ عَلِيٌّ عَمَّارًا، وَالْحَسَنَ إِلَى الْكُوفَةِ لِيَسْتَنْفِرَهُمْ خَطَبَ عَمَّارٌ فَقَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهَا زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَلَكِنَّ اللَّهَ ابْتَلَاكُمْ لِتَتَّبِعُوهُ أَوْ إِيَّاهَا

ابو وائل بیان کرتے ہیں، جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ بھیجا تا کہ ان لوگوں کو جنگ کے لیے تیار کریں۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: میں یہ جانتا ہوں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا و آخرت میں زوجہ محترمہ ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا ہے تم ان کی (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیروی کرتے ہو؟ یا (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پیروی کرتے ہو۔

333 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَلَكَتْ " فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا، فَأَدْرَكَتْهُمُ الصَّلَاةُ، فَصَلَّوْا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَلَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ، فَنَزَلَتْ آيَةُ التَّيَمُّمِ فَقَالَ: أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: جَزَاكِ اللَّهُ خَيْرًا، فَوَاللَّهِ مَا نَزَلَ بِكِ أَمْرٌ قَطُّ، إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ لَكِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں انہوں نے سیدہ اسماء سے ایک ہار عاریتاً لیا وہ گم ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ میں سے کچھ کو اسے ڈھونڈنے کو بھیجا۔ ان حضرات کی نماز کا وقت ہو گیا ان حضرات نے وضو کے بغیر نماز پڑھ لی جب یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس بات کی شکایت کی تو تیمم کے بارے میں آیت نازل ہو گئی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: (اے ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جگہ عطا کرے۔ اللہ کی قسم! آپ کو

332- مسند ابو یعلی:1646

333- صحیح بخاری:329، صحیح مسلم:367، سنن نسائی:310 سنن دارمی:746، صحیح ابن حبان:1709، سنن الکبریٰ للنسائی:299، معجم الکبیر للطبرانی:131 مسند حمیدی:165

مِنْهُ مَخْرَجًا. وَجَعَلَ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ بَرَكَةً

جب بھی کوئی مشکل پیش آئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے نکلنے کا راستہ دیا اور مسلمانوں کے لیے اس میں برکت رکھ دی۔

334 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ. حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. عَنْ هِشَامٍ. عَنْ أَبِيهِ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَمَّا كَانَ فِي مَرَضِهِ. جَعَلَ يَدُورُ فِي نِسَائِهِ. وَيَقُولُ: أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ حِرْصًا عَلَى بَيْتِ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي سَكَنَ

ہشام اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم علیل ہوئے آپ اپنی ازواج کے گھر جلوہ فرما ہوتے تو یہ دریافت فرماتے کہ کل میں کہاں ہوں گا؟ آپ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں قیام فرما ہونے کی خواہش تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرا مخصوص دن آیا تو آپ کو سکون ہو گیا۔

335 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ. حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. حَدَّثَنَا هِشَامٌ. عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ. فَقُلْنَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ. وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ. وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ. فَمُرِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُ مَا كَانَ. أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ. قَالَتْ: فَذَكَرَتْ ذَلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَتْ: فَأَعْرَضَ عَنِّي. فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي. فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ. فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي

ہشام اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں لوگ اہتمام کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخصوص دن میں تحائف بھیجا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میری ساتھی خواتین ایک دن سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اکٹھی ہوئیں اور بولیں: اللہ کی قسم! ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) لوگ اہتمام کے ساتھ تحائف سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مخصوص دن میں بھیجتے ہیں ہم بھی اسی طرح بھلائی کی تمنا رکھتے ہیں جیسے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس کی تمنا رکھتی ہیں۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عرض کریں کہ وہ لوگوں کو یہ حکم دیں کہ وہ آپ کی خدمت میں ہدیہ بھیج دیا کریں خواہ آپ کہیں بھی کسی بھی گھر میں موجود ہوں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

334- صحیح بخاری:1323' صحیح مسلم:2443

335- صحیح بخاری:2435' سنن نسائی:3951' صحیح ابن حبان:7109' سنن الکبریٰ للنسائی:8898' سنن الکبریٰ للبیہقی:11723

لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا

نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ جب آپ دوبارہ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے پھر اس بات کا ذکر آپ سے کیا آپ نے پھر مجھے کوئی جواب نہیں دیا؟ جب تیسری دفعہ ایسا ہوا تو میں نے اس بات کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے متعلق مجھے کوئی تکلیف نہ دو کیونکہ اللہ کی قسم! جب مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے تو تم میں سے اس کے علاوہ اور کسی بیوی کے لحاف میں نازل نہیں ہوتی۔

64-بَابُ مَنَاقِبِ الأَنْصَارِ

(وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلاَ يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا)

انصار کے مناقب

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے پہلے سے اس شہر اور ایمان میں گھر بنالیا دوست رکھتے ہیں انہیں جو ان کی طرف ہجرت کر کے گئے اور اپنے دلوں میں کوئی حاجت نہیں پاتے۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

336 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا غَيْلاَنُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَرَأَيْتَ اسْمَ الأَنْصَارِ، كُنْتُمْ تُسَمَّوْنَ بِهِ، أَمْ سَمَّاكُمُ اللَّهُ؟ قَالَ: بَلْ سَمَّانَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ . كُنَّا نَدْخُلُ عَلَى أَنَسٍ، فَيُحَدِّثُنَا بِمَنَاقِبِ الأَنْصَارِ، وَمَشَاهِدِهِمْ، وَيُقْبِلُ عَلَيَّ، أَوْ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الأَزْدِ، فَيَقُولُ: فَعَلَ قَوْمُكَ يَوْمَ

غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ کا کیا خیال ہے؟ انصار کا نام آپ نے خود رکھا یا اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نام رکھا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب ہم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہ ہمیں انصار کے مناقب اور جنگ میں ان کے کارناموں کے متعلق بتاتے

336- سنن الکبریٰ للنسائی: 11231

كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

تھے۔ایک دفعہ انہوں نے میری طرف متوجہ ہوکر یا قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے شخص کی جانب متوجہ ہوکر فرمایا: فلاں موقع پر تمہاری قوم نے یہ کیا اور وہ کیا۔

337 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ، يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ''جنگ بعاث'' کے روز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے پیش خیمہ بنادیا جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ان کے گروہ جدا ہو چکے تھے ان کے سردار مارے جا چکے تھے کچھ زخمی ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے پیش خیمے کے طور ایسا کیا جس کے نتیجے میں یہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔

338 - حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ العَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا الأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ، وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر کچھ انصار نے یہ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو (مال غنیمت) میں (بہت کچھ) عطا کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ ابھی ہماری تلواروں سے قریش کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور ہمارا مال غنیمت انہیں دیا جا رہا ہے اس بات کا علم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے حوالے سے مجھ تک کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یہ بات ٹھیک ہے جو آپ تک پہنچی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں مال غنیمت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

337- صحیح بخاری:3633

338- مسند امام احمد:13633' مسند ابویعلیٰ:3229

أَوْ شِعْبَهُمْ

65-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

339-حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الأَنْصَارِ، وَلَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

66-بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ

340-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ

رسول کو لے جاؤ؟ اگر انصار ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان "اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا
اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، ایک روایت میں یہ مروی ہے، حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اگر انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں میرے ماں باپ کوئی ظلم نہ کریں ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کوئی اور لفظ استعمال کیا کی مدد کی۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارگی قائم کرنا

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب یہ لوگ مدینہ منورہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم

339- صحیح بخاری:6817، جامع ترمذی:3899، مسند امام احمد:9353، صحیح ابن حبان:7269، سنن الکبریٰ للنسائی:8319، مسند ابوداؤد الطیالسی:2484، مسند اسحاق بن راھویہ:85

340- صحیح بخاری:1943، مسند حمیدی:1218

الْأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا. قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكُمْ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ- أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ-

فرما دیا۔حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا: میں انصار میں سب سے مالدار آدمی ہوں میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان میں سے جو اچھی لگے آپ مجھے بتائیں میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ پھر جب اس کی عدت گزر جائے تو آپ اس کے ساتھ شادی کر لیجئے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور مال میں برکت عطا فرمائے آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے۔ لوگوں نے انہیں بنوقینقاع کے بازار کے متعلق بتایا وہ وہاں چلے گئے اور جب واپس آئے تو ان کے پاس گھی اور پنیر تھا دوسرے دن وہ بازار پھر گئے اور پھر ایک دن جب وہ آئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے مہر کتنا ادا کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: سونے کی ایک گٹھلی یا ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا، یہ شک ابراہیم نامی راوی کو ہے۔

341- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ الْمَالِ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الْأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مالدار شخص تھے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: انصار یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب

341- صحیح بخاری:1944، سنن الکبریٰ للبیہقی:14140، معجم الکبیر للطبرانی:5403، مصنف عبدالرزاق:10411

سَأُقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا، حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ. فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ. فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ . قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

میں مالدار ہوں۔ میں اپنا مال آپ کے اور اپنے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں، میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان میں سے جو اچھی لگے میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے گی تو آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ میں آپ کو برکت عطا فرمائے۔ اس دن جب وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ گھی اور پنیر تھا کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اسے کتنا مہر دیا؟ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا، سونے کی ایک گٹھلی دی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری۔

342 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: لاَ قَالَ: يَكْفُونَنَا الْمَئُونَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے عرض کی: آپ ہمارے باغات ہمارے اور ان کے درمیان تقسیم کر دیں۔ انہوں نے کہا: نہیں ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے، محنت ہم کریں گے اور پیداوار میں آپ ہمارے شریک ہوں گے تو انصار نے کہا: ٹھیک ہے ہم اسے منظور کرتے ہیں۔

342- صحیح بخاری: 2200، سنن الکبریٰ للنسائی: 8321، الادب المفرد: 561

67- بَابُ حُبِّ الأَنْصَارِ

انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

343 - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الأَنْصَارُ لاَ يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلاَ يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا، جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

344 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے۔

68- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا: تم میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو

345 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ انصاری خواتین اور بچوں کو آتے ہوئے ملاحظہ فرمایا وہ لوگ شادی سے آرہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا تم (انصار) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب لوگ ہو، یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

343- صحیح مسلم:76، صحیح ابن حبان:7274، مسند ابویعلی:1007، معجم الکبیر للطبرانی:12339، مسند ابوداؤد الطیالسی:728

344- صحیح بخاری:17، مسند امام احمد:12338، مسند ابویعلی:4308

345- صحیح بخاری:4885، صحیح ابن حبان:7270، سنن الکبریٰ للبیہقی:14479

النَّاسِ إِلَيَّ. قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

346 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصار خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، نبی ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ گفتگو فرمائی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز! ہو یہ بات آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

69-بَابُ أَتْبَاعِ الأَنْصَارِ

انصار سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق

347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

حضرت زید بن بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں ہم آپ کے پیروکار ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دیں تو نبی ﷺ نے دعا فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس کے متعلق ابن ابی لیلیٰ کو بتایا تو وہ بولے: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔

348 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَتِ الأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں، میں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابوحمزہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے انصار نے یہ بات کہی ہر قوم کے (افراد) ہوتے ہیں، یا رسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ کے پیروکار ہیں، آپ اللہ تعالیٰ

346- صحیح مسلم:2509

347- صحیح بخاری:3577' مستدرک للحاکم:6990' مسند ابوداؤد الطیالسی:675

مِنَّا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ . قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

سے دعا کیجئے کہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ان میں شامل فرما دے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر ابن لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہوگی۔ شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے اس سے مراد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

70- بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

349- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ. فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا؟ فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنونجار ہیں پھر بنوعبدالاشھل ہیں پھر بنوحارث بن خزرج ہیں پھر بنوساعدہ ہیں ویسے انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی تو ان سے کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

یہی روایت مزید ایک سند سے مروی ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہی۔

350 - حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ،

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

-349 صحیح بخاری: 3596، صحیح ابن حبان: 7285، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12888، معجم الکبیر للطبرانی: 579، مسند حمیدی: 1197، صحیح مسلم: 2511

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، وَبَنُو الحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ"

انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، انصار میں سب سے بہتر انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار، بنو عبدالاشھل، بنو حارث بن خزرج، بنو ساعدہ ہیں۔

351 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؛ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا. فَقَالَ: أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الخِيَارِ

حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو بجار کا ہے پھر ان کے بعد بنو عبدالاشھل ہیں پھر ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ ہے ویسے انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب ہم سعد بن عبادہ سے ملے تو ابو اسید نے کہا: آپ نے اس بات پر غور کیا کہ نبی ﷺ نے انصار کے کچھ گھرانوں کو بہتر قرار دیا ہے اور ہمیں سب سے آخر میں رکھا ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! انصار کے خاندانوں کو بہتر قرار دیتے ہوئے ہمیں سب سے آخر میں رکھا گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں ہے، تم بہتر لوگوں میں ہو؟

71-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

نبی ﷺ کا انصار سے یہ فرمانا ''تم صبر کرو حتیٰ کہ تم حوض پر مل جاؤ''

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ روایت نقل کی ہے۔

352 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! آپ مجھے حکومتی ذمہ داری ویسی ہی دیں جیسے آپ نے فلاں صاحب کو دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہیں میرے بعد امتیازی سلوک کا سامنا ہوگا تو تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھے حوض پر آکر ملو۔

353 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الحَوْضُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے یہ فرمایا تھا عنقریب میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھ سے مل لو اور ہماری تمہاری ملنے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔

354 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ البَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لاَ إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا، قَالَ: إِمَّا لاَ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جارہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلا کر انہیں "بحرین" کی کچھ زرعی اراضی عطا فرمانی چاہی تو انہوں نے عرض کی نہیں اگر آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی اس طرح کی اراضی دیں گے تو ہم اسے قبول کریں گے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم یہ نہیں لیتے تو پھر صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے ملاقات کرلو اور میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک اختیار کیا جائے گا۔

352- صحیح بخاری: 3581، مسند امام احمد: 3641، سنن الکبریٰ للبیہقی: 16404، صحیح ابن حبان: 551، مسند ابوداؤد الطیالسی: 1969

72-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعا کرنا "اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما"

355- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ، وَالْمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا کی): زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مروی ہیں: انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

356- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الْجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ... فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق پر انصار یہ رجز پڑھ رہے تھے،
"ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر تاحیات جہاد کرنے کی بیعت کی ہے"۔
اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں یہ جواب ارشاد فرما رہے تھے۔
"اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم کر"۔

357- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی لاد کر لا رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: "اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت کر دے"۔

-356 صحیح بخاری:2680، سنن الکبریٰ للنسائی:8316، مستدرک للحاکم:7123

-357 صحیح بخاری:2679، مسند امام احمد:12745، سنن الکبریٰ للبیہقی:13071، معجم الکبیر للطبرانی:5875، مسند ابو یعلیٰ:3209

كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا

تھے۔ایک دفعہ انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر یا قبیلہ ازد سے تعلق رکھنے والے شخص کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا: فلاں موقع پر تمہاری قوم نے یہ کیا اور وہ کیا۔

337۔ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثَ، يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي الإِسْلاَمِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ''جنگ بعاث'' کے روز کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے پیش خیمہ بنا دیا جب نبی ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ان کے گروہ جدا ہو چکے تھے ان کے سردار مارے جا چکے تھے کچھ زخمی ہو چکے تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے لیے پیش خیمے کے طور ایسا کیا جس کے نتیجے میں یہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے۔

338۔ حَدَّثَنَا أَبُو الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَأَعْطَى قُرَيْشًا: وَاللَّهِ إِنَّ هَذَا لَهُوَ العَجَبُ، إِنَّ سُيُوفَنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَاءِ قُرَيْشٍ، وَغَنَائِمُنَا تُرَدُّ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا الأَنْصَارَ، قَالَ: فَقَالَ: مَا الَّذِي بَلَغَنِي عَنْكُمْ، وَكَانُوا لاَ يَكْذِبُونَ، فَقَالُوا: هُوَ الَّذِي بَلَغَكَ، قَالَ: أَوَلاَ تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالْغَنَائِمِ إِلَى بُيُوتِهِمْ، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟ لَوْ سَلَكَتِ الأَنْصَارُ وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا لَسَلَكْتُ وَادِيَ الأَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر کچھ انصار نے یہ کہا کہ نبی ﷺ نے قریش کو (مال غنیمت) میں (بہت کچھ) عطا کر دیا ہے۔ اللہ کی قسم! یہ تو بڑے تعجب کی بات ہے کیونکہ ابھی ہماری تلواروں سے قریش کے خون کے قطرے ٹپک رہے ہیں اور ہمارا مال غنیمت انہیں دیا جا رہا ہے اس بات کا علم نبی ﷺ کو ہوا آپ نے انصار کو بلایا اور فرمایا: تمہارے حوالے سے مجھ تک کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: یہ بات ٹھیک ہے جو آپ تک پہنچی ہے نبی ﷺ نے فرمایا: کیا اطلاع پہنچی ہے، انصار جھوٹ نہیں ہو کہ لوگ اپنے گھروں میں مال غنیمت لے کر جائیں اور تم اپنے گھروں میں اللہ کے

337- صحیح بخاری: 3633

338- مسند امام احمد: 13633' مسند ابو یعلیٰ: 3229

أَوْ شِعْبَهُمْ

رسول کو لے جاؤ؟ اگر انصار ایک وادی یا ایک گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔

65-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان ''اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اس حدیث کو حضرت عبداللہ بن زید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔''

339-حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ أَبُو القَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ الأَنْصَارَ سَلَكُوا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِي وَادِي الأَنْصَارِ، وَلَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا ظَلَمَ بِأَبِي وَأُمِّي، آوَوْهُ وَنَصَرُوهُ، أَوْ كَلِمَةً أُخْرَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، ایک روایت میں یہ مروی ہے، حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اگر انصار ایک وادی یا گھاٹی میں چلیں تو میں انصار کی وادی میں چلوں گا اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوتا حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں میرے ماں باپ کوئی ظلم نہ کریں ان لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا کوئی اور لفظ استعمال کیا کی مدد کی۔

66-بَابُ إِخَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ المُهَاجِرِينَ وَالأَنْصَارِ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارگی قائم کرنا

340-حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا المَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنِّي أَكْثَرُ

ابراہیم بن سعد اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب یہ لوگ مدینہ منورہ آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم

339- صحیح بخاری:6817' جامع ترمذی:3899' مسند امام احمد:9353' صحیح ابن حبان:7269' سنن الکبریٰ للنسائی:8319' مسند ابوداؤد الطیالسی:2484' مسند اسحاق بن راھویہ:85

340- صحیح بخاری:1943' مسند حمیدی:1218

الأَنْصَارِ مَالًا، فَأَقْسِمُ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَسَمِّهَا لِي أُطَلِّقْهَا، فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا. قَالَ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، أَيْنَ سُوقُكُمْ؟ فَدَلُّوهُ عَلَى سُوقِ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَمَا انْقَلَبَ إِلَّا وَمَعَهُ فَضْلٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، ثُمَّ تَابَعَ الغُدُوَّ، ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا وَبِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ، قَالَ: كَمْ سُقْتَ إِلَيْهَا؟ قَالَ: نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ - أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، شَكَّ إِبْرَاهِيمُ -

فرما دیا۔ حضرت سعد نے حضرت عبدالرحمٰن سے کہا: میں انصار میں سب سے مالدار آدمی ہوں میں اپنا مال دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان میں سے جو اچھی لگے آپ مجھے بتائیں میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ پھر جب اس کی عدت گزر جائے تو آپ اس کے ساتھ شادی کر لیجیے۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ اور مال میں برکت عطا فرمائے آپ لوگوں کا بازار کہاں ہے۔ لوگوں نے انہیں بنو قینقاع کے بازار کے متعلق بتایا وہ وہاں چلے گئے اور جب واپس آئے تو میں گھی اور پنیر ان کے پاس تھا دوسرے دن وہ بازار پھر گئے اور پھر ایک دن جب وہ آئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے مہر کتنا ادا کیا ہے، انہوں نے جواب دیا: سونے کی ایک گٹھلی یا ایک گٹھلی کے وزن برابر سونا، یہ شک ابراہیم نامی راوی کو ہے۔

341- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَآخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَكَانَ كَثِيرَ المَالِ، فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ عَلِمَتِ الأَنْصَارُ أَنِّي مِنْ أَكْثَرِهَا مَالًا،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرما دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے مالدار شخص تھے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: انصار یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب

341- صحیح بخاری: 1944، سنن الکبریٰ للبیہقی: 14140، معجم الکبیر للطبرانی: 5403، مصنف عبدالرزاق: 10411

سَأُقْسِمُ مَالِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَيْنِ، وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَعْجَبَهُمَا إِلَيْكَ فَأُطَلِّقُهَا، حَتَّى إِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا. فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ. فَلَمْ يَرْجِعْ يَوْمَئِذٍ حَتَّى أَفْضَلَ شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ وَأَقِطٍ. فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْيَمْ. قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ. فَقَالَ مَا سُقْتَ إِلَيْهَا؟ . قَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

میں مالدار ہوں۔ میں اپنا مال آپ کے اور اپنے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر لیتا ہوں، میری دو بیویاں ہیں آپ کو ان میں سے جو اچھی لگے میں اسے طلاق دے دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت ختم ہو جائے گی تو آپ اس سے شادی کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل خانہ میں آپ کو برکت عطا فرمائے۔ اس دن جب وہ واپس آئے تو ان کے پاس کچھ گھی اور پنیر تھا کچھ ہی مدت گزرنے کے بعد وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان پر زرد رنگ کا نشان تھا۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: یہ کس سبب سے ہے۔ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے اسے کتنا مہر دیا؟ انہوں نے عرض کی: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا، سونے کی ایک گٹھلی دی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری۔

342 - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَتِ الأَنْصَارُ: اقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ النَّخْلَ، قَالَ: لاَ قَالَ: يَكْفُونَنَا الْمَئُونَةَ وَيُشْرِكُونَنَا فِي التَّمْرِ قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار نے عرض کی: آپ ہمارے باغات ہمارے اور ان کے درمیان تقسیم کر دیں۔ انہوں نے کہا: نہیں ہمارے لیے اتنا ہی کافی ہے، محنت ہم کریں گے اور پیداوار میں آپ ہمارے شریک ہوں گے تو انصار نے کہا: ٹھیک ہے ہم اسے منظور کرتے ہیں۔

342- صحیح بخاری: 2200، سنن الکبریٰ للنسائی: 8321، الادب المفرد: 561

67۔ بَابُ حُبِّ الْأَنْصَارِ

انصار سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے

343 ۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انصار سے صرف مومن محبت کرے گا اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا، جو شخص ان سے محبت کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

344 ۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، انصار سے محبت کرنا ایمان کی علامت ہے اور انصار بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے۔

68۔ بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْأَنْصَارِ: أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا: تم میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب ہو

345 ۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِينَ - قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - مِنْ عُرُسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ انصاری خواتین اور بچوں کو آتے ہوئے ملاحظہ فرمایا وہ لوگ شادی سے آرہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیدھے کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! تو گواہ رہنا تم (انصار) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب لوگ ہو، یہ بات آپ نے تین دفعہ ارشاد فرمائی۔

343- صحیح مسلم:76، صحیح ابن حبان:7274، مسند ابویعلی:1007، معجم الکبیر للطبرانی:12339، مسند ابوداؤد الطیالسی:728

344- صحیح بخاری:17، مسند امام احمد:12338، مسند ابویعلی:4308

345- صحیح بخاری:4885، صحیح ابن حبان:7270، سنن الکبریٰ للبیہقی:14479

النَّاسِ إِلَيَّ. قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ

346 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَرَّتَيْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصار خاتون نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس کے ساتھ اس کا بچہ بھی تھا، نبی ﷺ نے اس خاتون کے ساتھ گفتگو فرمائی اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ میرے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ عزیز! ہو یہ بات آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمائی۔

69- بَابُ أَتْبَاعِ الأَنْصَارِ

انصار سے تعلق رکھنے والوں کے متعلق

347 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَتِ الأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ فَنَمَيْتُ ذَلِكَ إِلَى ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَلِكَ زَيْدٌ

حضرت زید بن بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں ہم آپ کے پیروکار ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے وہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دیں تو نبی ﷺ نے دعا فرمائی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس کے متعلق ابن ابی لیلیٰ کو بتایا تو وہ بولے: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی ہے۔

348 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَمْزَةَ، رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ، قَالَتِ الأَنْصَارُ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ أَتْبَاعًا، وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا

عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں، میں انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص ابوحمزہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے انصار نے یہ بات کہی ہر قوم کے (افراد) ہوتے ہیں، یارسول اللہ (ﷺ)! ہم آپ کے پیروکار ہیں، آپ اللہ تعالیٰ

-346 صحیح مسلم:2509

-347 صحیح بخاری:3577' مستدرک للحاکم:6990' مسند ابوداؤد الطیالسی:675

مِنَّا. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أَتْبَاعَهُمْ مِنْهُمْ . قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَدْ زَعَمَ ذَاكَ زَيْدٌ، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ

سے دعا کیجئے کہ ہم سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ہم میں شامل کر دے۔ نبی ﷺ نے دعا فرمائی، اے اللہ! ان سے تعلق رکھنے والوں کو بھی ان میں شامل فرما دے۔ عمرو بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر ابن لیلیٰ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ بات حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ نے بیان کی ہوگی۔ شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے اس سے مراد حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

70- بَابُ فَضْلِ دُورِ الْأَنْصَارِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

349- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ. فَقَالَ سَعْدٌ: "مَا أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا؟ فَقِيلَ: قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کے گھرانوں میں سب سے بہتر بنونجار ہیں پھر بنوعبدالاشھل ہیں پھر بنوحارث بن خزرج ہیں پھر بنوساعدہ ہیں ویسے انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، نبی ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دی تو ان سے کہا گیا نبی ﷺ نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر فضیلت دی ہے۔

وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا، وَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ

یہی روایت مزید ایک سند سے مروی ہے، لیکن اس میں یہ اضافہ ہے: یہ بات حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہی۔

350- حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ الطَّلْحِيُّ،

حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

349- صحیح بخاری: 3596، صحیح ابن حبان: 7285، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12888، معجم الکبیر للطبرانی: 579، مسند حمیدی: 1197، صحیح مسلم: 2511

حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: أَبُو سَلَمَةَ، أَخْبَرَنِي أَبُو أُسَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَيْرُ الأَنْصَارِ، أَوْ قَالَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، وَبَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، وَبَنُو الحَارِثِ، وَبَنُو سَاعِدَةَ"

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، انصار میں سب سے بہتر انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار، بنو عبدالاشہل، بنو حارث بن خزرج، بنو ساعدہ ہیں۔

351 - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّ خَيْرَ دُورِ الأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ، ثُمَّ عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ دَارُ بَنِي الحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ، وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَبَا أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ الأَنْصَارَ فَجَعَلَنَا أَخِيرًا؟ فَأَدْرَكَ سَعْدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خُيِّرَ دُورُ الأَنْصَارِ فَجُعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: أَوَلَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الخِيَارِ

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو بجار کا ہے پھر ان کے بعد بنو عبدالاشہل ہیں پھر ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں اور پھر بنو ساعدہ کا گھرانہ ہے ویسے انصار کے ہر گھرانے میں بہتری ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر جب ہم سعد بن عبادہ سے ملے تو ابو اسید نے کہا: آپ نے اس بات پر غور کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ گھرانوں کو بہتر قرار دیا ہے اور ہمیں سب سے آخر میں رکھا ہے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! انصار کے خاندانوں کو بہتر قرار دیتے ہوئے ہمیں سب سے آخر میں رکھا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے لیے اتنا کافی نہیں ہے، تم بہتر لوگوں میں ہو؟

71- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انصار سے یہ فرمانا "تم صبر کرو حتیٰ کہ تم حوض پر مل جاؤ"

قَالَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی ہے۔

352 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلاَ تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلاَنًا؟ قَالَ: سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أُثْرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الحَوْضِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک انصاری نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! آپ مجھے حکومتی ذمہ داری ویسی ہی دیں جیسے آپ نے فلاں صاحب کو دی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: عنقریب تمہیں میرے بعد امتیازی سلوک کا سامنا ہوگا تو تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھے حوض پر آ کر ملو۔

353 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلأَنْصَارِ: إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي وَمَوْعِدُكُمُ الحَوْضُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انصار سے یہ فرمایا تھا عنقریب میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک ہوگا تم صبر سے کام لینا حتیٰ کہ تم مجھ سے مل لو اور ہماری تمہاری ملنے کی جگہ حوض کوثر ہوگی۔

354 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حِينَ خَرَجَ مَعَهُ إِلَى الوَلِيدِ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الأَنْصَارَ إِلَى أَنْ يُقْطِعَ لَهُمُ البَحْرَيْنِ، فَقَالُوا: لاَ إِلَّا أَنْ تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ المُهَاجِرِينَ مِثْلَهَا، قَالَ: إِمَّا لاَ، فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي، فَإِنَّهُ سَيُصِيبُكُمْ بَعْدِي أَثَرَةٌ

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا جب وہ ان کے ساتھ ولید کی طرف جا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، نبی ﷺ نے انصار کو بلا کر انہیں "بحرین" کی کچھ زرعی اراضی عطا فرمانی چاہی تو انہوں نے عرض کی نہیں اگر آپ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی اس طرح کی اراضی دیں گے تو ہم اسے قبول کریں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم یہ نہیں لیتے تو پھر صبر کرو حتیٰ کہ تم مجھ سے ملاقات کرلو اور میرے بعد تمہارے ساتھ امتیازی سلوک اختیار کیا جائے گا۔

352- صحیح بخاری: 3581' مسند امام احمد: 3641' سنن الکبریٰ للبیہقی: 16404' صحیح ابن حبان: 551' مسند ابوداؤد الطیالسی: 1969

72-بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْلِحِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَةَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ دعا کرنا ''اے اللہ! انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما''

355 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا أَبُو إِيَاسٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَةِ، فَأَصْلِحِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَةَ وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (دعا کی): زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، (اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی بہتری فرما۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مروی ہیں: انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

356 - حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِ الأَنْصَارُ يَوْمَ الخَنْدَقِ تَقُولُ:

نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدَا ... عَلَى الجِهَادِ مَا حَيِينَا أَبَدَا

فَأَجَابَهُمْ اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ... فَأَكْرِمِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خندق پر انصار یہ رجز پڑھ رہے تھے،

''ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر تاحیات جہاد کرنے کی بیعت کی ہے''۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں یہ جواب ارشاد فرما رہے تھے۔

''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین پر اپنا کرم کر''۔

357 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ، قَالَ: جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الخَنْدَقَ، وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلَى أَكْتَادِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ لاَ عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الآخِرَهْ، فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ

حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی لاد کر لا رہے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی: ''اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت کر دے''۔

356- صحیح بخاری:2680، سنن الکبریٰ للنسائی:8316، مستدرک للحاکم:7123

357- صحیح بخاری:2679، مسند امام احمد:12745، سنن الکبریٰ للبیہقی:13071، معجم الکبیر للطبرانی:5875، مسند ابویعلیٰ:3209

وَالْأَنْصَارِ

73-بَابُ قَوْلِ اللهِ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) (الحشر: 9)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

358 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدَنَا إِلَّا قُوتُ صِبْيَانِي، فَقَالَ: هَيِّئِي طَعَامَكِ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكِ، وَنَوِّمِي صِبْيَانَكِ إِذَا أَرَادُوا عَشَاءً، فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا، وَنَوَّمَتْ صِبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأَطْفَأَتْهُ، فَجَعَلَا يُرِيَانِهِ أَنَّهُمَا يَأْكُلَانِ، فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: ضَحِكَ اللهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجِبَ، مِنْ فَعَالِكُمَا فَأَنْزَلَ اللهُ: (وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) (الحشر: 9)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اپنی ازواج کو پیغام بھیجا تو عرض کی گئی کہ ہمارے پاس صرف کھانے کے لیے پانی ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا کون شخص ہے جو اسے ساتھ لے جائے گا یا شاید یہ فرمایا: اس کی مہمان نوازی کرے گا۔ ایک انصاری نے عرض کی میں، وہ انصاری اس شخص کو اپنے ساتھ لے کر اپنی بیوی کے پاس گئے اور بولے: اللہ کے رسول کے مہمان کی مہمان نوازی کرو! خاتون بولیں ہمارے پاس تو صرف بچوں کے کھانے کے لیے کھانا ہے۔ وہ انصاری بولے تم کھانا لگا دو چراغ جلا دو اور بچوں کو سلا دو، جب کھانے کا وقت ہوا تو انھوں نے کھانا لگا دیا چراغ جلا دیا اور بچوں کو سلا دیا پھر وہ کھڑی ہوئیں اور یہ ظاہر کیا، جیسے وہ چراغ کو ٹھیک کر رہی ہیں۔ لیکن انھوں نے چراغ کو بجھا دیا وہ دونوں مہمان کے سامنے یہ ظاہر کرتے رہے، وہ بھی کھانا کھا رہے ہیں حالانکہ ان دونوں نے رات بھوکے رہ کر گزاری۔ اگلے دن صبح جب وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق مسکرا دیا یا اللہ تعالیٰ کو تمہارا یہ

358- صحیح بخاری: 4607، سنن الکبریٰ للبیہقی: 7591، الادب المفرد: 740

74-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

359- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى أَبُو عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا شَاذَانُ، أَخُو عَبْدَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الحَجَّاجِ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ، وَالعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الأَنْصَارِ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ؟ قَالُوا: ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةَ بُرْدٍ، قَالَ: فَصَعِدَ المِنْبَرَ، وَلَمْ يَصْعَدْهُ بَعْدَ ذَلِكَ اليَوْمِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أُوصِيكُمْ بِالأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضَوُا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

عمل بہت پسند آیا تو اس نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔ (پ ۲۸ الحشر آیت ۹)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد "ان کے اچھے لوگوں (کی اچھائی) کو قبول کرو اور بروں کی (برائی) سے درگزر کرو"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار کی ایک مجلس کے پاس سے گزرے وہ لوگ بیٹھے رو رہے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ وہ بولے: ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونا یاد آ رہا ہے۔ یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ عرض کی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باہر تشریف لائے آپ نے اپنے سر مبارک پر چادر کے کنارے کی پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اس دن کے بعد آپ کبھی منبر پر تشریف فرما نہیں ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: "میں تمہیں انصار کے متعلق تلقین کر رہا ہوں یہ میرے انتہائی قریبی ساتھی ہیں ان کے ذمے جو لازم تھا وہ انہوں نے ادا کر دیا اور اب ان کا حق باقی رہ گیا ہے تم لوگ ان کی اچھائیوں کو قبول کرنا اور ان کی برائیوں سے درگزر کرنا"

360- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الغَسِيلِ، سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى المِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْثُرُونَ، وَتَقِلُّ الأَنْصَارُ حَتَّى يَكُونُوا كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا، أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ باہر تشریف لائے آپ نے ایک چادر اپنے مبارک کندھوں پر اوڑھی ہوئی تھی اور سر مبارک پر ایک پٹی باندھی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا:
"اما بعد" اے لوگو! دوسرے لوگوں کی کثرت ہو جائے گی اور انصار تھوڑے رہ جائیں گے۔
حتیٰ کہ یہ اس طرح ہوں گے جس طرح نمک آٹے میں ہوتا ہے۔ تم میں اگر کوئی شخص حکمران بنے اور کسی کو نقصان یا نفع پہنچانے کا مالک ہو تو اسے ان کے اچھے لوگوں کے ساتھ اچھائی کرنی چاہئے اور برے شخص کے ساتھ درگزر سے کام لینا چاہئے۔

361- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الأَنْصَارُ كَرِشِي، وَعَيْبَتِي وَالنَّاسُ سَيَكْثُرُونَ، وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: انصار میرے قریبی ساتھی ہیں لوگ زیادہ ہو جائیں گے اور یہ کم رہ جائیں گے۔ تو تم ان کے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا اور برے شخص سے درگزر کرنا۔

75- بَابُ مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

362- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی حلہ پیش کیا گیا، آپ

360- صحیح بخاری: 3429

362- صحیح بخاری: 3077، جامع ترمذی: 3847، صحیح ابن حبان: 7036، مسند ابویعلیٰ: 1731، مصنف ابن ابی شیبہ: 32320

الْبَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ حَرِيرٍ، فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَمَسُّونَهَا وَيَعْجَبُونَ مِنْ لِينِهَا، فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ لِينِ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ خَيْرٌ مِنْهَا، أَوْ أَلْيَنُ رَوَاهُ قَتَادَةُ، وَالزُّهْرِيُّ، سَمِعَا أَنَسًا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کے صحابہ اسے چھو کر دیکھتے اور اس کی نرمی کو پسند کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی نرمی کو پسند کرتے ہو، سعد بن معاذ کے رومال اس سے بہتر ہیں اس سے زیادہ نرم ہیں۔ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

363 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ مُسَاوِرٍ، خَتَنُ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: سعد بن معاذ کی وفات پر عرش جھوم اٹھا۔

وَعَنِ الْأَعْمَشِ، حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ، فَقَالَ رَجُلٌ: لِجَابِرٍ، فَإِنَّ الْبَرَاءَ يَقُولُ: اهْتَزَّ السَّرِيرُ، فَقَالَ: إِنَّهُ كَانَ بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَيَّيْنِ ضَغَائِنُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا کہ حضرات براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چارپائی ہلی تھی تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ان دو قبیلوں کے مابین کچھ اختلاف تھا میں نے خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: سعد بن معاذ کی وفات پر رحمٰن کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

364 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ لوگوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-363 صحیح مسلم:2466، جامع ترمذی:3848، مسند امام احمد:11200، مستدرک للحاکم:4922، مسند ابویعلیٰ:1260، معجم الکبیر للطبرانی:5334، مصنف ابن ابی شیبہ:32316

-364 صحیح بخاری:2878، مسند امام احمد:11184، سنن الکبریٰ للنسائی:5938، مسند ابویعلیٰ:1188، الادب المفرد:945

سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أُنَاسًا نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَجَاءَ عَلَى حِمَارٍ، فَلَمَّا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قُومُوا إِلَى خَيْرِكُمْ، أَوْ سَيِّدِكُمْ. فَقَالَ: يَا سَعْدُ إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ. قَالَ: فَإِنِّي أَحْكُمُ فِيهِمْ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ، قَالَ" : حَكَمْتَ بِحُكْمِ اللَّهِ، أَوْ: بِحُكْمِ الْمَلِكِ"

کو اپنا ثالث مقرر کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلوایا تو وہ گدھے پر بیٹھ کر آئے جب وہ مسجد کے نزدیک پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے میں سب سے بہتر اور اپنے سردار کی تعظیم کے لیے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اے سعد! ان لوگوں نے تمہیں ثالث مقرر کیا ہے تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں ان کے متعلق یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جو ان میں جنگجو ہیں انہیں قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا دیا جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے یا کہ تم نے بادشاہ کی طرح فیصلہ کیا ہے

76-بَابُ مَنْقَبَةِ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

365 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، أَخْبَرَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلَيْنِ، خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَإِذَا نُورٌ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، حَتَّى تَفَرَّقَا، فَتَفَرَّقَ النُّورُ مَعَهُمَا

وَقَالَ مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، إِنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ، وَرَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَقَالَ حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، دو حضرات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر تاریک رات میں روانہ ہوئے ان کے آگے ایک نور موجود تھا جب وہ دونوں جدا ہوئے تو وہ نور دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور ان دونوں کے ساتھ گیا۔

ایک روایت کے مطابق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان میں ایک حضرت اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دوسرے کوئی انصاری شخص تھے۔ ایک روایت کے مطابق وہ دو حضرات، حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے حضرت عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

365- صحیح بخاری: 453، مسند ابو یعلی: 3007

77- بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

366 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنَ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَأُبَيٍّ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے قرآن پڑھنا چار لوگوں سے سیکھو، ابن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، ابی (بن کعب)، اور معاذ بن جبل۔

78- بَابُ مَنْقَبَةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَ قَبْلَ ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا

367 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ، بَنُو النَّجَّارِ، ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الأَشْهَلِ، ثُمَّ بَنُو الحَارِثِ بْنِ الخَزْرَجِ، ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ": وَكَانَ ذَا قِدَمٍ فِي الإِسْلاَمِ: أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا، فَقِيلَ لَهُ: قَدْ

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی منقبت

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وہ اس سے پہلے بھی ایک نیک شخص تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابواسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کا سب سے بہتر خاندان بنونجار ہے اس کے بعد بنوعبدالاشھل ہے پھر بنو حارث بن خزرج ہیں پھر بنوساعدہ ہیں۔ ویسے انصار کا ہر گھرانہ بہتر ہے۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: حالانکہ وہ ایک پرانے مسلمان تھے، میرا خیال ہے، نبی ﷺ نے دوسروں کو ہم پر فضیلت دے دی تو ان سے کہا گیا کہ نبی ﷺ نے تمہیں بھی بہت سے

فَضَّلَكُمْ عَلَى نَاسٍ كَثِيرٍ"

لوگوں پر فضیلت دے دی ہے۔

79-بَابُ مَنَاقِبِ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

368 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: ذُكِرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، فَقَالَ: ذَاكَ رَجُلٌ لَا أَزَالُ أُحِبُّهُ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ - فَبَدَأَ بِهِ - وَسَالِمٍ، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ

مسروق بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا گیا تو وہ بولے: وہ ایک ایسے صاحب ہیں کہ میں نے جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: قرآن پڑھنا چار لوگوں سے سیکھو، عبداللہ بن مسعود، ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم، معاذ بن جبل اور ابی بن کعب۔

369 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ شُعْبَةَ، سَمِعْتُ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: "إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) (البينة: 1) قَالَ: وَسَمَّانِي؟ قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی (بن کعب) سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے، تم میرے سامنے یہ سورت پڑھو "لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ"۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا اس نے میرا نام لیا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے۔

80-بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

370 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

368- صحیح بخاری: 3595، مستدرک للحاکم: 6242، معجم الکبیر للطبرانی: 8411، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2245

369- صحیح بخاری: 4677، مسند امام احمد: 13310، سنن الکبریٰ للنسائی: 7998، معجم الاوسط للطبرانی: 1679، مسند ابویعلیٰ: 2843

370- صحیح مسلم: 2465، صحیح ابن حبان: 7130، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11972، معجم الاوسط للطبرانی: 1542، مسند ابوداؤد الطیالسی: 2018

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، "جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ" قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں قرآن چار حضرات نے جمع کیا، یہ چاروں انصار تھے، حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: حضرت ابوزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: میرے ایک چچا تھے۔

81- بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب کا بیان

371 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ، فَيَقُولُ: انْشُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ. فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ، نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ، وَأُمَّ سُلَيْمٍ وَإِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا، تُنْقِزَانِ الْقِرَبَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ احد کے موقع پر جب لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چھٹ گئے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، انہوں نے اپنی ڈھال کو آڑ بنایا ہوا تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرانداز تھے اور بہت زبردست تیراندازی کرتے تھے۔ اس دن انہوں نے دو یا شاید تین کمانیں توڑ دیں تھیں۔ جو بھی شخص ترکش لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتا تو آپ یہ فرماتے: ابوطلحہ کے لیے اسے چھوڑ دو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو ملاحظہ فرمانے کے لیے سر مبارک باہر نکالنے لگے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، اپنا سر باہر نہ نکالیں، کہیں آپ کو دشمن کا کوئی تیر نہ لگ جائے۔ آپ کے آگے قربان ہونے کے لیے میں حاضر ہوں۔

371- صحیح بخاری: 3837، مسند امام احمد: 13826، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17632

عَلَى مُتُونِهِمَا، تُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا، ثُمَّ تَجِيئَانِ فَتُفْرِغَانِهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ أَبِي طَلْحَةَ إِمَّا مَرَّتَيْنِ وَإِمَّا ثَلاَثًا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ وہ دونوں اپنا دامن اٹھا کر مشکیزوں میں پانی بھر کر لا رہی تھیں۔ میں نے ان کے پاؤں کی پازیب دیکھی وہ دونوں لوگوں کو پانی پلا رہی تھی۔ پھر واپس جاتی تھیں پھر ان مشکیزوں کو بھر کر لاتی تھیں۔ اس دن حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا شاید تین دفعہ تلوار گری۔

82-بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب

372 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ" : مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلاَمٍ" قَالَ: وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ) (الأحقاف: 10) الآيَةَ، قَالَ: لاَ أَدْرِي قَالَ مَالِكٌ الآيَةَ أَوْ فِي الحَدِيثِ.

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سنا کہ آپ نے زمین پر چلنے والے کسی شخص کے متعلق یہ فرمایا ہو کہ یہ جنتی ہے، صرف حضرت عبداللہ بن سلام کے متعلق آپ نے یہ بات فرمائی ہے اور انہیں صاحب کے متعلق یہ آیت بھی نازل ہوئی ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور بنی سرائیل کا ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا۔ (پ۲۶ الاحقاف آیت ۱۰)۔ امام بخاری علیہ السلام بیان کرتے ہیں، مجھے یہ علم نہیں کہ آیت کا بیان امام مالک کا قول ہے یا روایت کا حصہ ہے۔

373 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ

قیس بن عبادہ بیان کرتے ہیں، میں مسجد مدینہ میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص اندر آیا جس کے چہرے پر پرہیز

-372 صحیح مسلم:2483، سنن الکبریٰ للنسائی:8252، مسند ابویعلیٰ:767

-373 صحیح بخاری:6608، مستدرک للحاکم:8190

قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ فَدَخَلَ رَجُلٌ عَلَى وَجْهِهِ أَثَرُ الْخُشُوعِ، فَقَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ تَجَوَّزَ فِيهِمَا، ثُمَّ خَرَجَ وَتَبِعْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّكَ حِينَ دَخَلْتَ الْمَسْجِدَ قَالُوا: هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ: وَاللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لاَ يَعْلَمُ، وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ مِنْ سَعَتِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسْطَهَا عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الأَرْضِ، وَأَعْلاَهُ فِي السَّمَاءِ، فِي أَعْلاَهُ عُرْوَةٌ، فَقِيلَ لِي: ارْقَ، قُلْتُ: لاَ أَسْتَطِيعُ، فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلاَهَا، فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لَهُ: اسْتَمْسِكْ فَاسْتَيْقَظْتُ، وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: تِلْكَ الرَّوْضَةُ الإِسْلاَمُ، وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الإِسْلاَمِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ عَلَى الإِسْلاَمِ حَتَّى تَمُوتَ وَذَاكَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ

وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ

گاری کے آثار ظاہر تھے۔ لوگوں نے کہا: یہ صاحب جنتی ہیں، ان صاحب نے دو رکعت ادا کیں اور مختصر ادا کیں پھر وہ باہر چلے گئے تو میں ان کے پیچھے آیا اور بولا جب آپ مسجد میں تشریف لائے تھے تو لوگوں نے کہا تھا کہ یہ جنتی ہیں وہ صاحب بولے اللہ کی قسم کسی شخص کو وہی بات کرنی چاہیے جس کا اس کو علم ہو میں تمھیں بتاتا ہوں اس کی کیا وجہ ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں میں نے ایک خواب دیکھا وہ خواب میں نے آپ کو سنایا میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں موجود ہوں پھر انہوں نے اس باغ کو وسعت اور شادابی کا ذکر کیا۔ اس باغ کے درمیان لوہے کا ایک ستون ہے جس کا نیچے والا حصہ زمین میں ہے اور اوپر والا حصہ آسمان میں ہے اور اس کے اوپر والے حصے میں ایک دستہ ہے مجھ سے کہا گیا تم اوپر چڑھو! میں نے جواب دیا: میں نہیں چڑھ سکتا، پھر ایک خادم میرے پاس آیا اس نے پیچھے سے میرا کپڑا اٹھایا تو میں چڑھ گیا حتیٰ کہ اس کے اوپر والے حصے تک پہنچ گیا اور میں نے اس دستے کو تھام لیا۔ ان سے کہا گیا آپ اسے مضبوطی سے پکڑے رکھیں۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں بیدار ہو گیا تو وہ دستہ میرے ہاتھ میں تھا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خواب سنایا تو آپ نے فرمایا: وہ باغ اسلام ہے اور وہ ستون اسلام کی بنیادی تعلیمات ہیں اور وہ دستہ وہ مضبوط دستہ ہے تم مرتے دم تک اسلام پر ثابت قدم رہو گے۔ وہ صاحب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے، تاہم

عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ، قَالَ: وَصِيفٌ مَكَانَ مِنْصَفٌ

اس میں کچھ لفظی اختلاف پایا جاتا ہے۔

374 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَلاَ تَجِيءُ فَأُطْعِمَكَ سَوِيقًا وَتَمْرًا، وَتَدْخُلَ فِي بَيْتٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ بِأَرْضٍ الرِّبَا بِهَا فَاشٍ، إِذَا كَانَ لَكَ عَلَى رَجُلٍ حَقٌّ، فَأَهْدَى إِلَيْكَ حِمْلَ تِبْنٍ، أَوْ حِمْلَ شَعِيرٍ، أَوْ حِمْلَ قَتٍّ، فَلاَ تَأْخُذْهُ فَإِنَّهُ رِبًا، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَوَهْبٌ، عَنْ شُعْبَةَ الْبَيْتَ

سعید بن ابو بردہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں میں مدینہ منورہ آیا اور میری ملاقات حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا: تم آؤ تاکہ میں تمہیں ستو اور کھجور کھلاؤں تم گھر آؤ۔ پھر انہوں نے فرمایا: تم ایسی سرزمین پر رہتے ہو جہاں پر سود عام ہے اگر تم نے کسی شخص سے حق وصل کرنا ہوا اور وہ تمہیں بھوسے کا ایک ڈھیر یا جو کا ایک ڈھیر یا چارے کا ایک ڈھیر بطور ہدیہ دے تو اسے قبول نہ کرنا کیونکہ یہ سود ہوگا۔ ایک روایت میں "گھر" کا ذکر نہیں ہے۔

83-بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ وَفَضْلِهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کرنے اور ان کی فضیلت کا بیان

375 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

376- حَدَّثَنِي صَدَقَةُ، أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: خَيْرُ

عبداللہ بن جعفر بیان کرتے ہیں، ایک روایت کے مطابق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، اپنے زمانے کی سب سے بہترین خاتون بی بی مریم اور اپنے زمانے کی سب سے

-374 صحیح بخاری:6910 'سنن الکبریٰ للبیہقی:10709

-376 صحیح بخاری:3249 'مستدرک للحاکم:3937 'سنن الکبریٰ للبیہقی:12861 'مصنف ابن ابی شیبہ:1581

نِسَائِهَا مَرْيَمُ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ

بہتر خاتون خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔

377 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَأَمَرَهُ اللَّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيُهْدِي فِي خَلَائِلِهَا مِنْهَا مَا يَسَعُهُنَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی زوجہ محترمہ پر مجھے اتنا رشک نہیں آتا، جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر آتا ہے۔ ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مجھ سے نکاح کرنے سے قبل وفات ہوچکی تھی۔ اس کا سبب یہ ہے، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر ان کا ذکر کرتے ہوئے سنتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا تھا کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو موتی کے بنے ہوئے گھر کی خوشخبری دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بکری ذبح کرتے تھے تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سہیلیوں کو اس میں سے کچھ گوشت بطور تحفہ بھیجا کرتے تھے، جو ان کیلئے کافی ہوتا تھا۔

378 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ مِنْ كَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهَا، قَالَتْ: وَتَزَوَّجَنِي بَعْدَهَا بِثَلَاثِ سِنِينَ، وَأَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے کسی خاتون پر اتنا رشک نہیں آتا جتنا سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آتا تھا، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ان کا ذکر کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی وفات کے تین سال بعد میرے ساتھ شادی کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم فرمایا تھا یا جبرائیل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عرض کی تھی کہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں موتی سے بنے ہوئے محل کی خوشخبری دیں۔

379 - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَنٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا غِرْتُ عَلَى

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بھی زوجہ محترمہ پر اتنا رشک نہیں آتا تھا۔ جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر آتا تھا۔ میں

أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا أَعْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِقِ خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ إِنَّهَا كَانَتْ، وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ

نے انہیں دیکھا نہیں ہے لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے ان کا ذکر کرتے تھے۔ آپ بعض اوقات جب کوئی بکری ذبح فرماتے تو اس کا گوشت بنا کر اسے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجا کرتے تھے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یوں لگتا ہے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ دنیا میں کوئی خاتون ہی نہیں ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں یہ، یہ خوبیاں تھیں اور میری اولاد بھی اس سے ہوئی ہے۔

380 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى: رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. بَشَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَدِيجَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ، لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

اسماعیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بشارت دی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں موتی سے بنے ہوئے محل کی دی تھی۔ جس میں کوئی شور یا مصیبت نہیں ہوگی۔

381 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ": أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ، أَوْ طَعَامٌ أَوْ شَرَابٌ، فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ، وَلَا نَصَبَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک برتن ساتھ لے کر آ رہی ہیں۔ اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا کوئی پینے کی چیز ہے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کے رب کی طرف سے اور میری طرف سے انہیں سلام کہہ دیں اور انہیں جنت میں گھر کی بشارت دیں۔ جو موتی سے بنا ہوا ہوگا اور اس میں کوئی شور اور کوئی مصیبت نہیں ہوگی۔

382 - وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: أَخْبَرَنَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

381- صحیح بخاری:7058' صحیح ابن حبان:7009' مسند ابویعلیٰ:6089' معجم الکبیر للطبرانی:7' سنن الکبریٰ للنسائی:10206

382- صحیح مسلم:2437' معجم الکبیر للطبرانی:18

عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، أُخْتُ خَدِيجَةَ، عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاعَ لِذَلِكَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَالَةَ. قَالَتْ: فَغِرْتُ، فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ، هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا"

حضرت ہالہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آنے کی اجازت مانگی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں لگا کہ شاید حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اجازت مانگی ہے۔ آپ بے چین ہوئے پھر آپ نے فرمایا: یہ تو ہالہ ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ مجھے اس پر بڑا شک آیا۔ میں نے کہا: آپ قریش کی ایک سرخ مسوڑھوں والی بوڑھی کا ذکر کرتے رہتے ہیں جنہیں فوت ہوئے بھی مدت گزر چکی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بیویاں عطا کر دی ہیں۔

84-بَابُ ذِكْرِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

تذکرہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

383 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا ضَحِكَ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کوئی پردہ نہیں رکھا اور آپ جب بھی مجھے دیکھتے تھے تو مسکرا دیتے تھے۔

وَعَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ، يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ: الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ أَوِ الْكَعْبَةُ الشَّأْمِيَّةُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ قَالَ: فَنَفَرْتُ إِلَيْهِ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ مِنْ أَحْمَسَ، قَالَ: فَكَسَرْنَا، وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ، فَأَتَيْنَاهُ

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، زمانہ جاہلیت میں ایک گھر تھا جسے ''ذوالخلصۃ'' کہا جاتا تھا۔ اسے یمنی کعبہ یا شامی کعبہ بھی کہا جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا تم ذوالخلصۃ کی طرف سے مجھے آرام پہنچاؤ گے؟ جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں قبیلہ احمس سے تعلق رکھنے والے ڈیڑھ سو سواروں

383- صحیح بخاری: 2871، سنن ابن ماجہ: 159، صحیح ابن حبان: 7200، معجم الکبیر للطبرانی: 2219، معجم الصغیر للطبرانی: 239

فَأَخْبَرْنَاهُ، فَدَعَا لَنَا وَلِأَحْمَسَ

کے ساتھ اس کے پاس گیا۔ ہم نے اس توڑ دیا اور اس کے قریب سب کو قتل کر دیا۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ نے میرے لیئے اور قبیلہ احمس کے لیے دعائے خیر کی۔

85- بَابُ ذِكْرِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ الْعَبْسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

384 - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ هَزِيمَةً بَيِّنَةً، فَصَاحَ إِبْلِيسُ : أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ، فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ، فَاجْتَلَدَتْ أُخْرَاهُمْ، فَنَظَرَ حُذَيْفَةُ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ، فَنَادَى أَيْ عِبَادَ اللَّهِ أَبِي أَبِي، فَقَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ أَبِي: فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةُ خَيْرٍ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ"

تذکرہ حضرت حذیفہ بن یمان العبسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: غزوہ احد کے موقع پر مشرکین کھلی شکست سے دو چار ہوئے تو ابلیس نے بلند آواز میں کہا: اے اللہ کے بندو! پیچھے آؤ۔ جب آگے والے لوگ پیچھے والے لوگوں کی جانب آئے تو انہوں نے پیچھے والوں کے ساتھ قتال شروع کر دیا۔ اسی اثناء حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ ان کے والد بھی ان میں موجود ہیں۔ انہوں نے بلند آواز میں کہا: اے اللہ کے بندو! یہ میرے والد ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ کی قسم! ان لوگوں نے رکنے کی کوئی کوشش نہ کی اور ان صاحب کو قتل کر دیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی مغفرت کرے۔ اس روایت کہ راوی عروہ کہتے ہیں میرے والد یہ فرماتے ہیں اللہ کی قسم! اس کے بعد ساری زندگی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی سبب سے غمگین رہے۔

384- صحیح بخاری:3116، سنن الکبری للبیہقی:16253

86-بَابُ ذِكْرِ هِنْدٍ بِنْتِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ، أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، قَالَ: وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ، فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ قَالَ: لَا أُرَاهُ إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ

تذکرہ ہند، جو عتبہ بن ربیعہ کی صاحبزادی ہیں

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ہند بنت عتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! ایک وقت تھا کہ میرے نزدیک روئے زمین میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ گھرانہ آپ کا گھرانہ تھا اور اب یہ حال ہے، روئے زمین کا سب سے محبوب گھرانہ آپ کا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ ابو سفیان ایک کنجوس شخص ہے۔ اگر میں اس کے مال میں سے اپنے گھر والوں کو کچھ کھلا دیا کروں تو اس میں کوئی گناہ تو نہیں ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں اگر تم مناسب طریقے سے استعمال کرو تو۔

87-بَابُ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

385 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، " أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ بِأَسْفَلِ بَلْدَحٍ، قَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَقُدِّمَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُفْرَةٌ، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا، ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ:

زید بن عمرو بن نفیل کا قصہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''بلدح'' کے نیچے زید بن عمرو بن نفیل سے ملاقات فرمائی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونے سے قبل کی بات ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دستر خوان پیش کیا گیا تو آپ نے اس میں سے کھانا کھانے سے انکار کر دیا۔ پھر زید نے یہ کہا (اے قریش) میں اس جانور کا گوشت نہیں کھاؤں گا جسے تم اپنے بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو۔ میں صرف وہ گوشت کھاؤں گا جسے اللہ کے

385- صحیح بخاری: 5180 ' سنن الکبریٰ للنسائی: 8189 ' معجم الکبیر للطبرانی: 13169 ' سنن الکبریٰ للنسائی: 8187

إِنِّي لَسْتُ آكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلاَ آكُلُ إِلَّا مَا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ المَاءَ، وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ، إِنْكَارًا لِذَلِكَ وَإِعْظَامًا لَهُ"

نام پر ذبح کیا گیا ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں، زید بن عمرو، قریش کو ان کی قربانی پر انہیں برا کہا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔ بکری کو پیدا اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اس کیلئے پانی آسمان سے اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ زمین سے نباتات اللہ تعالیٰ نے اگائے ہیں اور پھر تم اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی بجائے کسی اور کا نام لے کر ذبح کرتے ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتے ہو۔ اپنے بت کی تکریم کرتے ہو۔

قَالَ مُوسَى: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَلاَ أَعْلَمُهُ إِلَّا تُحُدِّثَ بِهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ": أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ خَرَجَ إِلَى الشَّأْمِ يَسْأَلُ عَنِ الدِّينِ، وَيَتْبَعُهُ، فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ اليَهُودِ فَسَأَلَهُ عَنْ دِينِهِمْ، فَقَالَ: إِنِّي لَعَلِّي أَنْ أَدِينَ دِينَكُمْ، فَأَخْبِرْنِي، فَقَالَ: لاَ تَكُونُ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، قَالَ زَيْدٌ مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ غَضَبِ اللَّهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَّى أَسْتَطِيعُهُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا، قَالَ زَيْدٌ: وَمَا الحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا، وَلاَ نَصْرَانِيًّا، وَلاَ يَعْبُدُ إِلَّا اللَّهَ، فَخَرَجَ زَيْدٌ فَلَقِيَ عَالِمًا مِنَ النَّصَارَى فَذَكَرَ مِثْلَهُ، فَقَالَ: لَنْ تَكُونَ عَلَى دِينِنَا حَتَّى تَأْخُذَ بِنَصِيبِكَ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، قَالَ: مَا أَفِرُّ إِلَّا مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلاَ أَحْمِلُ مِنْ لَعْنَةِ اللَّهِ، وَلاَ مِنْ غَضَبِهِ شَيْئًا أَبَدًا، وَأَنَّى أَسْتَطِيعُ فَهَلْ تَدُلُّنِي عَلَى غَيْرِهِ، قَالَ: مَا أَعْلَمُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ زید بن عمرو بن نفیل شام گئے۔ وہ سچے دین کی تلاش میں تھے تا کہ اس کی پیروی کریں۔ ان کی ملاقات ایک یہودی عالم سے ہوئی۔ انہوں نے اس سے ان کے دین کے متعلق پوچھا، اور بولے: شاید میں آپ کا دین اختیار کرلوں آپ مجھے بتائیں۔ انہوں نے جواب دیا: تم اس وقت تک ہمارے دین میں داخل نہ ہوسکو گے جب تک اپنے حصے کا اللہ تعالیٰ کا غضب نہ وصول کرو۔ زید نے کہا: میں تو صرف اللہ کے غضب سے بچنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں اللہ کے غضب کا کبھی بھی سامنا نہیں کروں گا اور نہ مجھ میں اتنی برداشت ہے۔ کیا آپ کسی اور کی طرف میری رہنمائی کر سکتے ہیں؟ وہ یہودی عالم بولا: میرے علم کے مطابق صرف دین حنیف ایسا ہے۔ زید نے پوچھا: دین حنیف کیا ہے۔ وہ بولا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین جو یہودی یا عیسائی نہیں تھے اور وہ صرف اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ پھر زید وہاں سے نکلے ان کی ملاقات ایک عیسائی عالم سے ہوئی اس نے بھی یہی بات کہی تو اس نے

إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَنِيفًا. قَالَ: وَمَا الْحَنِيفُ؟ قَالَ: دِينُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يَكُنْ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَا يَعْبُدُ إِلَّا اللّٰهَ. فَلَمَّا رَأَى زَيْدٌ قَوْلَهُمْ فِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَرَجَ. فَلَمَّا بَرَزَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ".

کہا: تم اس وقت تک ہمارے دین میں شامل نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کی لعنت میں سے اپنا حصہ وصول نہ کر لو۔ زید نے کہا: میں اللہ کی لعنت سے بچنے کیلئے بھاگ رہا ہوں۔ میں اللہ کی لعنت کا سامنا نہیں کر سکتا اور اس کے غضب کو کبھی بھی نہیں سہہ سکتا اور نہ ہی مجھ میں اس کی برداشت ہے۔ کیا تم کسی اور کی جانب میری رہنمائی کرو گے۔ وہ بولا: میرے علم کے مطابق تو دین حنیف صحیح ہے۔ زید نے پوچھا: دین حنیف کون سا ہے۔ وہ بولا: حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے جو یہودی یا عیسائی نہیں تھے۔ وہ صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے۔ جب زید نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق یہ رائے سنی تو وہاں سے نکلے اور جب باہر آئے تو انہوں نے دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا کی:

"اے اللہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر ہوں"۔

وَقَالَ اللَّيْثُ، كَتَبَ إِلَيَّ هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: "رَأَيْتُ زَيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَائِمًا مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ يَقُولُ: يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ، وَاللّٰهِ مَا مِنْكُمْ عَلَى دِينِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرِي، وَكَانَ يُحْيِي الْمَوْءُودَةَ، يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَقْتُلَ ابْنَتَهُ، لَا تَقْتُلْهَا، أَنَا أَكْفِيكَهَا مَئُونَتَهَا، فَيَأْخُذُهَا فَإِذَا تَرَعْرَعَتْ قَالَ لِأَبِيهَا: إِنْ شِئْتَ دَفَعْتُهَا إِلَيْكَ، وَإِنْ شِئْتَ كَفَيْتُكَ مَئُونَتَهَا"

لیث بیان کرتے ہیں، ہشام نے اپنے والد سے سیدہ اسماء سے یہ روایت مجھے لکھ کر بھیجی سیدہ اسماء بیان کرتی ہیں کہ میں نے زید بن عمرو کو کعبے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا ہے اور وہ یہ کہہ رہے تھے، اے قریش کے گروہ! اللہ کی قسم! تم میں میرے علاوہ اور کوئی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دین پر نہیں ہے۔ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ دفن کی جانے والی بچی کو بچا لیتے تھے اور جو شخص اپنی بیٹی کو قتل کرنا چاہتا تھا اسے یہ کہتے تھے، تم اسے قتل نہ کرو۔ میں اس کا خرچ برداشت کروں گا۔ پھر وہ

اس بچی کو اس سے لے لیتے تھے جب وہ بچی بڑی ہو جاتی تھی تو اس کے والد سے کہتے تھے اگر تم چاہو تو اسے میں تمہارے سپرد کر دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو میں تمہاری بجائے اس کا خرچ برادشت کرتا رہتا ہوں۔

88-بَابُ بُنْيَانِ الْكَعْبَةِ

خانہ کعبہ کی تعمیر

386 - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ، ذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ عَبَّاسٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ يَقِيكَ مِنَ الْحِجَارَةِ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ وَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: إِزَارِي إِزَارِي فَشَدَّ عَلَيْهِ إِزَارَهُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب خانہ کعبہ کی تعمیر کی گئی تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کی: اپنا تہبند اپنی گردن پر رکھ لیں۔ یہ آپ کو پتھروں سے محفوظ رکھے گا۔ تو آپ زمین پر تشریف لے آئے۔ آپ کی آنکھیں آسمان کی جانب لگ گئی۔ جب آپ کی طبیعت بحال ہوئی تو آپ نے فرمایا: میرا تہبند دو میرا تہبند دو پھر آپ نے اپنا تہبند باندھ لیا۔

387 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَا: لَمْ يَكُنْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْبَيْتِ حَائِطٌ، كَانُوا يُصَلُّونَ حَوْلَ الْبَيْتِ، حَتَّى كَانَ عُمَرُ فَبَنَى حَوْلَهُ حَائِطًا، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ جَدْرُهُ قَصِيرٌ فَبَنَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ"

عمر بن دینار اور عبداللہ بن ابی یزید بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں خانہ کعبہ کے پاس کوئی دیوار نہیں تھی۔ لوگ خانہ کعبہ کے اطراف نماز پڑھا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے اس کے اطراف دیوار بنادی۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کی دیواریں چھوٹی تھیں تو ان کی تعمیر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی۔

386- صحیح بخاری:1505، صحیح مسلم:340، صحیح ابن حبان:1603، مصنف عبدالرزاق:1103

89-بَابُ أَيَّامِ الجَاهِلِيَّةِ

388 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ المَدِينَةَ صَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ، وَمَنْ شَاءَ لاَ يَصُومُهُ

389 - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ العُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الحَجِّ مِنَ الفُجُورِ فِي الأَرْضِ، وَكَانُوا يُسَمُّونَ المُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَا الدَّبَرْ، وَعَفَا الأَثَرْ، حَلَّتِ العُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، قَالَ: فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ رَابِعَةً مُهِلِّينَ بِالحَجِّ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الحِلِّ قَالَ: الحِلُّ كُلُّهُ

390 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرٌو يَقُولُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ

عہد جاہلیت کا بیان

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: عاشورہ کے روز قریش زمانہ جاہلیت میں روزہ رکھا کرتے تھے۔ نبی ﷺ بھی اس دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے اس دن روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا اور جب رمضان کا حکم نازل کیا گیا تو اب جو چاہے وہ روزہ رکھے اور جو نہ چاہے وہ نہ رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: پہلے لوگوں کا خیال تھا کہ حیض کے ایام میں عمرہ کرنا زمین میں گناہ کرنے کی طرح ہے۔ یہ لوگ محرم کو صفر کا نام دیتے تھے اور کہا کرتے تھے، جب اونٹ کی پشت کا زخم ٹھیک ہو جائے اور اس زخم کا نشان ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ اور آپ کے ساتھی ذوالحج کی چار تاریخ کو تکبیر پڑھتے ہوئے آئے تو آپ نے انہیں حکم دیا کہ اس کو عمرے میں تبدیل کرلیں۔ لوگوں نے عرض کی، ہم کس چیز سے حلال ہوں؟ آپ نے فرمایا: مکمل طور پر حلال ہو جاؤ۔

سعید بن مسیب اپنے والد سے اپنے دادا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں عہد جاہلیت میں ایک سیلاب آیا تھا اور

-388 صحیح بخاری:1515' موطا امام مالک:662' مسند امام احمد:6292' صحیح ابن خزیمہ:2080' سنن الکبریٰ للبیہقی:8192' مسند حمیدی:200' مصنف ابن ابی شیبہ:9357

-389 صحیح بخاری:1489' مسند امام احمد:2274' سنن الکبریٰ للبیہقی:8515' معجم الکبیر للطبرانی:10906

بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ سَيْلٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَكَسَا مَا بَيْنَ الْجَبَلَيْنِ - قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْحَدِيثُ لَهُ شَأْنٌ۔

391 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ بَيَانٍ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى امْرَأَةٍ مِنْ أَحْمَسَ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ، فَرَآهَا لاَ تَكَلَّمُ، فَقَالَ: مَا لَهَا لاَ تَكَلَّمُ؟ قَالُوا: حَجَّتْ مُصْمِتَةً، قَالَ لَهَا: تَكَلَّمِي، فَإِنَّ هَذَا لاَ يَحِلُّ، هَذَا مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ، فَتَكَلَّمَتْ، فَقَالَتْ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: امْرُؤٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، قَالَتْ: أَيُّ الْمُهَاجِرِينَ؟ قَالَ: مِنْ قُرَيْشٍ، قَالَتْ: مِنْ أَيِّ قُرَيْشٍ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنَّكِ لَسَئُولٌ، أَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَتْ: مَا بَقَاؤُنَا عَلَى هَذَا الأَمْرِ الصَّالِحِ الَّذِي جَاءَ اللَّهُ بِهِ بَعْدَ الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: بَقَاؤُكُمْ عَلَيْهِ مَا اسْتَقَامَتْ بِكُمْ أَئِمَّتُكُمْ، قَالَتْ: وَمَا الأَئِمَّةُ؟ قَالَ: أَمَا كَانَ لِقَوْمِكِ رُءُوسٌ وَأَشْرَافٌ، يَأْمُرُونَهُمْ فَيُطِيعُونَهُمْ؟ قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: فَهُمْ أُولَئِكِ عَلَى النَّاسِ

اس نے دونوں پہاڑوں کے درمیان موجود ہر چیز کو ڈھانپ دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، یہ حدیث بڑی تفصیلی ہے۔

قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ احمس قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے پاس آئے اس کا نام زینب تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے دکھا کہ وہ بات نہیں کر رہی۔ انہوں نے دریافت کیا: یہ عورت بات کیوں نہیں کر رہی۔ لوگ نے بتایا: اس نے خاموش رہنے کی منت مانی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا: تم بات کرو کیونکہ یہ عہد جاہلیت کا کام ہے اور یہ اب جائز نہیں ہے۔ اس خاتون نے بات شروع کردی وہ عورت بولی آپ کون ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: مہاجرین سے تعلق رکھنے والا ایک شخص ہوں۔ اس نے پوچھا: مہاجرین میں سے کون ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: قریش سے تعلق رکھنے والا شخص ہوں۔ اس عورت نے پوچھا قریش میں سے کس سے تعلق ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: تم سوال بہت کرتی ہو میں ابوبکر ہوں۔ وہ عورت بولی اللہ تعالیٰ نے عہد جاہلیت کے بعد جو معاملہ ہمیں دیا ہے۔ اس پر ہم کب تک برقرار رہیں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس پر اس وقت تک برقرار ہوگی۔ جب تک تمہارے حکمران ٹھیک رہیں گے۔ وہ عورت بولی ہمارے حکمران کون ہیں۔

391- سنن دارمی: 212، مصنف ابن ابی شیبہ: 12156

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر قوم کے کچھ بڑے اور معزز لوگ ہوتے ہیں جو اس قوم کو ہدایت کرتے ہیں اور لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں وہ عورت بولی ایسا ہی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے حکمران ہیں۔

392 - حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : أَسْلَمَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ لِبَعْضِ العَرَبِ وَكَانَ لَهَا حِفْشٌ فِي المَسْجِدِ، قَالَتْ : فَكَانَتْ تَأْتِينَا فَتَحَدَّثُ عِنْدَنَا، فَإِذَا فَرَغَتْ مِنْ حَدِيثِهَا قَالَتْ:

وَيَوْمُ الوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيبِ رَبِّنَا.... أَلاَ إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الكُفْرِ أَنْجَانِي

فَلَمَّا أَكْثَرَتْ، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: وَمَا يَوْمُ الوِشَاحِ؟ قَالَتْ: خَرَجَتْ جُوَيْرِيَةٌ لِبَعْضِ أَهْلِي، وَعَلَيْهَا وِشَاحٌ مِنْ أَدَمٍ، فَسَقَطَ مِنْهَا، فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِ الحُدَيَّا، وَهِيَ تَحْسِبُهُ لَحْمًا، فَأَخَذَتْهُ فَاتَّهَمُونِي بِهِ فَعَذَّبُونِي، حَتَّى بَلَغَ مِنْ أَمْرِي أَنَّهُمْ طَلَبُوا فِي قُبُلِي، فَبَيْنَا هُمْ حَوْلِي وَأَنَا فِي كَرْبِي، إِذْ أَقْبَلَتِ الحُدَيَّا حَتَّى وَازَتْ بِرُءُوسِنَا، ثُمَّ أَلْقَتْهُ، فَأَخَذُوهُ، فَقُلْتُ لَهُمْ : هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ"

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک سیاہ فام عورت جو کسی عرب کی کنیز تھی۔ وہ مسلمان ہوگئی۔ اس کا مسجد کے پاس ہی چھوٹا سا گھر تھا، وہ جب بھی ہمارے پاس آتی اور کوئی بات کرتی تو جب اپنی بات سے فارغ ہو جاتی تو یہ کہتی: ہار والا دن بھی کیسا عجیب دن تھا۔ جو میرے رب کی مہربانی تھی کہ اس کے سبب اس نے مجھے کفر کے علاقے سے نجات دی۔ جب اس نے اکثر یہ بات کرنا شروع کی تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس سے فرمایا: ہار والے دن سے مراد کیا ہے۔ وہ عورت بولی میرے مالک کی ایک لڑکی باہر گئی اس کے گلے میں چمڑے کا ایک ہار تھا وہ ہار اس سے گر گیا۔ ایک چیل نے اسے اٹھالیا وہ اسے گوشت کا ٹکڑا سمجھی تھی۔ ان لوگوں نے میرے اوپر الزام عائد کیا۔ انہوں نے مجھے سزائیں دیں۔ حتیٰ کہ انہوں نے میری شرمگاہ کی بھی تلاشی لی۔ اسی اثناء جب میں اس اذیت میں مبتلا تھی۔ وہ چیل آئی اس نے ہمارے سر کے عین اوپر اس ہار کو پھینک دیا۔ لوگوں نے اس ہار کو پکڑ لیا تو میں نے ان سے کہا: یہ وہی ہے جس کے متعلق تم نے مجھ پر الزام عائد کیا تھا حالانکہ میں اس سے بری ہوں۔

393- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أَلاَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلاَ يَحْلِفْ إِلَّا بِاللَّهِ، فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا، فَقَالَ: لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص کو قسم اٹھانی ہو وہ اللہ کے نام کی قسم اٹھائے۔ (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) قریش اپنے آباؤ اجداد کی قسم اٹھایا کرتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے آباؤ اجداد کی قسم نہ اٹھاؤ۔

394- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ القَاسِمِ حَدَّثَهُ: أَنَّ القَاسِمَ كَانَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيِ الجَنَازَةِ وَلاَ يَقُومُ لَهَا، وَيُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ" : كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَقُومُونَ لَهَا يَقُولُونَ إِذَا رَأَوْهَا : كُنْتِ فِي أَهْلِكِ مَا أَنْتِ مَرَّتَيْنِ"

عبدالرحمٰن بن قاسم بیان کرتے ہیں، حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنازے کے آگے چلا کرتے تھے اور اسے دیکھ کر کھڑے نہیں ہوتے تھے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ روایت کی ہے، عہد جاہلیت میں لوگ جنازے کے وقت کھڑے ہوا کرتے تھے اور جب اسے دیکھتے تھے تو کہتے تھے تم اپنے گھر والوں میں یعنی جیسے تھے اب بھی ویسے ہی ہو۔ یہ بات وہ دو دفعہ کہا کرتے تھے۔

395- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ المُشْرِكِينَ كَانُوا لاَ يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ، حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ عَلَى ثَبِيرٍ، فَخَالَفَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: مشرکین مزدلفہ سے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے۔ جب تک کہ ''ثبیر'' نامی پہاڑ روشن ہو جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی مخالفت کی اور آپ طلوع آفتاب سے قبل ہی وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔

396- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ:

عکرمہ بیان کرتے ہیں لفظ ''کاسادھاقا'' کا مطلب

393- صحیح بخاری:2533، سنن الکبریٰ للنسائی:4705، سنن الکبریٰ للبیہقی:19617
394- سنن الکبریٰ للبیہقی:6683
395- صحیح بخاری:1600، سنن نسائی:3047، سنن دارمی:1890، صحیح ابن حبان:3859، سنن الکبریٰ للنسائی:4054
396- مستدرک للحاکم:3891

قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمْ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ: (وَكَأْسًا دِهَاقًا) (النبأ:34) قَالَ: مَلْأَى مُتَتَابِعَةً

ہے" بھرا ہوا ہونا"۔

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ فِي الجَاهِلِيَّةِ: اسْقِنَا كَأْسًا دِهَاقًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے عہد جاہلیت میں اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، ہمیں بھرا ہوا پیالہ پلاؤ۔

397 - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ:

(البحر الطويل)

أَلاَ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلاَ اللَّهَ بَاطِلٌ... وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہے وہ لبید کا یہ مصرعہ ہے۔

"خبردار اللہ کے علاوہ ہر چیز فانی ہے"۔

(نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) امیہ بن ابی الصلت قریب تھا کہ مسلمان ہو جاتا۔

398 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَخِي، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلاَلٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ القَاسِمِ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ" : كَانَ لِأَبِي بَكْرٍ غُلاَمٌ يُخْرِجُ لَهُ الخَرَاجَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَأْكُلُ مِنْ خَرَاجِهِ، فَجَاءَ يَوْمًا بِشَيْءٍ فَأَكَلَ مِنْهُ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ الغُلاَمُ: أَتَدْرِي مَا هَذَا؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: كُنْتُ تَكَهَّنْتُ لِإِنْسَانٍ فِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک غلام تھا جو انہیں خراج لا کر دیتا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خراج میں سے کچھ کھا پی لیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ کوئی چیز لے کر آیا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کھا لیا۔ اس غلام نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ کو پتہ ہے یہ کہاں سے آئی ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا: کہاں سے آئی ہے

397- صحیح بخاری:5795' سنن ابن ماجہ:3757' صحیح ابن حبان:5783' مسند ابویعلی:6015' مسند اسحاق بن راھویہ:369

398- سنن الکبریٰ للبیہقی:11307

بِجِبِنْتِهِ وَمَا أُحْسِنُ الْكِهَانَةَ، إِلَّا أَنِّي خَدَعْتُهُ، فَلَقِيَنِي فَأَعْطَانِي بِذَلِكَ، فَهَذَا الَّذِي أَكَلْتَ مِنْهُ، فَأَدْخَلَ أَبُو بَكْرٍ يَدَهُ فَقَاءَ كُلَّ شَيْءٍ فِي بَطْنِهِ"

؟ وہ بولا: میں نے عہد جاہلیت میں ایک شخص کیلئے کہانت کی تھی حالانکہ مجھے کہانت کا علم نہیں تھا میں نے تو اسے دھوکا دیا تھا۔ آج وہ مجھے ملا تو اس نے اس کے عوض میں مجھے یہ چیز دے دی ہے۔ اسے آپ نے کھالیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا ہاتھ اپنے منہ میں ڈالا اور پیٹ میں موجود ہر چیز قے کر کے نکال دی۔

399 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ" : كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُونَ لُحُومَ الجَزُورِ إِلَى حَبَلِ الحَبَلَةِ، قَالَ : وَحَبَلُ الحَبَلَةِ أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِي نُتِجَتْ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل جاہلیت کے لوگ اونٹ کے گوشت کا سودا جانور کے پیٹ میں موجود بچے تک کا کرتے تھے۔ پھر انہوں نے وضاحت کی کہ جانور کے پیٹ میں موجود بچے سے مراد یہ ہے، جب اونٹنی بچہ دے گی تو جو اس کے پیٹ میں موجود ہے وہ بڑی ہو کر حاملہ ہوگی وہ جو بچہ دے گی اس کا بھی سودا کر لیتے تھے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے۔

400 - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ، قَالَ غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ : كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، فَيُحَدِّثُنَا عَنِ الأَنْصَارِ" وَكَانَ يَقُولُ لِي: فَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَفَعَلَ قَوْمُكَ كَذَا وَكَذَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا"

غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں، جب ہم حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور وہ مجھے کہا کرتے تھے تمہاری قوم نے فلاں موقع پر یہ کام کیا۔ فلاں موقع پر تمہاری قوم نے ایسا کیا۔ فلاں موقع پر تمہاری قوم نے اس طرح کیا۔

90-بَابُ القَسَامَةِ فِي الجَاهِلِيَّةِ

عہد جاہلیت میں قسامت

401 - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الوَارِثِ، حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الهَيْثَمِ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ قسامت کی ابتداء زمانہ جاہلیت میں ہمارے اندر

399- صحیح مسلم:1514' مسند امام احمد:394' سنن الکبریٰ للنسائی:6221' مسند ابویعلیٰ:5653

401- سنن نسائی:4706' سنن الکبریٰ للنسائی:6909

يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "إِنَّ أَوَّلَ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَفِينَا بَنِي هَاشِمٍ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذٍ أُخْرَى، فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ رَجُلٌ بِهِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ: أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي، لاَ تَنْفِرُ الإِبِلُ، فَأَعْطَاهُ عِقَالاً فَشَدَّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ، فَلَمَّا نَزَلُوا عُقِلَتِ الإِبِلُ إِلاَّ بَعِيرًا وَاحِدًا، فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ: مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الإِبِلِ؟ قَالَ: لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ، قَالَ: فَأَيْنَ عِقَالُهُ؟ قَالَ: فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ، فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ؟ قَالَ: مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا شَهِدْتُهُ، قَالَ: هَلْ أَنْتَ مُبْلِغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَتَبَ إِذَا أَنْتَ شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ: يَا آلَ قُرَيْشٍ، فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ، فَإِنْ أَجَابُوكَ، فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ: أَنَّ فُلاَنًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ، وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ، فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ، أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: مَرِضَ، فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ، فَوَلِيتُ دَفْنَهُ، قَالَ: قَدْ كَانَ أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ، فَمَكُثَ حِينًا، ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبْلِغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ، فَقَالَ يَا آلَ

ہی ہوا تھا۔ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے ایک شخص کو قریش ہی کی اور شاخ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے مزدور رکھ لیا۔ اس مزدور کے سامنے سے بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص گزرا۔ جس کی بوری کی رسی ٹوٹ چکی تھی۔ اس نے کہا: تم ایک رسی مجھے دے دو۔ تاکہ میں اس کے ذریعے اپنی بوری کا منہ بند کرلوں۔ کہیں اونٹ بھاگ نہ جائے۔ اس مزدور نے وہ رسی اسے دے دی۔ اس رسی کے ذریعے اس دوسرے شخص نے اپنی بوری کا منہ بند کرلیا۔ جب مزدور کے قافلے والوں نے پڑاؤ کیا تو ہر اونٹ کو باندھ دیا گیا۔ صرف ایک اونٹ کھلا رہ گیا۔ مزدور رکھنے والے شخص نے پوچھا: یہ اونٹ کیوں کھلا ہے؟ اسے باندھا کیوں نہیں گیا۔ مزدور نے اسے بتایا: اس کی رسی نہیں ہے۔ اس شخص نے پوچھا: اس کی رسی کہاں گئی۔ پھر اس شخص نے اس مزدور کو عصا سے مارا جس سے وہ مزدور مرگیا۔ وہ مزدور مرنے کے قریب تھا یمن سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اس کے پاس سے گزرا تو مزدور نے پوچھا: کیا تم حج کیلئے جاتے ہو؟ یمنی نے جواب دیا: کبھی چلا جاتا ہوں کبھی نہیں جاتا۔ مزدور نے کہا: کیا تم میری طرف سے ایک پیغام جب مرضی ہو پہنچاؤ گے؟ یمنی نے جواب دیا: جی ہاں! مزدور نے کہا: جب تم حج کے موقع پر مکہ جاؤ تو تم اعلان کرنا۔ اے قریش! جب وہ تمہیں جواب دیں تو تم پھر اعلان کرنا۔ اے بنو ہاشم کی اولاد! جب وہ تمہیں جواب دیں تو تم ان سے ابو طالب کے متعلق پوچھنا اور انہیں بتانا کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے سبب مجھے قتل کردیا ہے۔

قُرَيْشٍ. قَالُوا: هَذِهِ قُرَيْشٌ. قَالَ: يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ؟ قَالُوا: هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ. قَالَ: أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ؟ قَالُوا: هَذَا أَبُو طَالِبٍ. قَالَ: أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبْلِغَكَ رِسَالَةً، أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ. فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ: اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ: إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا، وَإِنْ شِئْتَ حَلَفَ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ إِنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ، فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ. فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالُوا: نَحْلِفُ. فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ، كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ، قَدْ وَلَدَتْ لَهُ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ، وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ، فَفَعَلَ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ، يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ، هَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ، فَقَبِلَهُمَا. وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ فَحَلَفُوا. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا حَالَ الْحَوْلُ، وَمِنَ الثَّمَانِيَةِ وَأَرْبَعِينَ عَيْنٌ تَطْرِفُ"

پھر وہ مزدور مر گیا۔ جس شخص نے وہ مزدور رکھا تھا۔ جب وہ مکہ آیا تو ابو طالب اس کے پاس گئے اور اس سے پوچھا ہمارے ساتھی کا کیا ہوا اس نے بتایا: وہ بیمار ہو گیا تھا لیکن میں نے اس کا بڑا خیال رکھا لیکن وہ فوت ہو گیا۔ تو میں نے اسے دفن کر دیا۔ ابو طالب نے کہا: مجھے تم سے یہی امید تھی۔ کچھ عرصے کے بعد وہی شخص جس کو مزدور نے وصیت کی تھی میری طرف سے پیغام پہنچانا، حج کے مہینے میں آیا اور وہ بولا: اے اہل قریش! لوگوں نے جواب دیا: ہم قریش ہیں۔ اس نے پوچھا: اے بنو ہاشم کی اولاد! لوگوں نے جواب دیا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ اس نے پوچھا: ابو طالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا: یہ ابو طالب ہیں۔ وہ شخص بولا فلاں شخص نے مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں آپ کو ایک پیغام پہنچا دوں کہ فلاں شخص نے ایک رسی کے سبب اسے قتل کر دیا ہے۔ ابو طالب اس شخص کے پاس آئے اور اسے کہا: ہماری تین میں سے کسی ایک پیشکش کو قبول کرلو۔ اگر تم چاہو تو اونٹ ادا کر دو کیونکہ تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے، اگر تم چاہو تو تمہاری قوم کے پچاس آدمی اس بات کی قسم اٹھائیں کہ تم نے اس شخص کو قتل نہیں کیا، اگر تم ان دونوں باتوں کا انکار کرتے ہو تو اس شخص کے عوض میں، میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ہم قسم اٹھائیں گے۔ بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون جو اس قبیلے کے ایک شخص کی بیوی تھی اور اس قبیلے کے ایک مرد سے اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ وہ ابو طالب کی پاس آئی اور بولی: اے

ابوطالب! میں یہ چاہتی ہوں۔ آپ میرے اس بچہ کو بچاتے ہوئے پچاس میں سے ایک شخص کی جانب سے اسے معاف کردیں۔ آپ اس سے قسم نہ لیں۔ اس جگہ پر جہاں قسم لی جاتی ہے۔ ابوطالب نے ایسا ہی کیا۔ پھر ان میں سے ایک اور شخص ابو طالب کے پاس آیا اور بولا: اے ابو طالب! آپ جن پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں۔ آپ سو اونٹوں کے بدلے میں پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں تو ان اونٹوں میں سے ہر شخص کے حصے کے دو اونٹ آئیں گے۔ یہ میری طرف سے دو اونٹ ہیں اسے میری طرف سے قبول کریں اور مجھ سے وہاں قسم نہ لیجئے جہاں لوگوں سے قسم لی جاتی ہے۔ ابو طالب نے ان دو اونٹوں کو قبول کرلیا۔ باقی ۴۸ آدمی آئے اور انہوں نے قسم اٹھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اس ذات کی قسم! جس کی دست قدرت میں میری جان ہے ایک سال گزرنے سے پہلے ان میں سے کوئی ایک بھی شخص زندہ نہیں رہا۔

402 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِّلَتْ سَرَوَاتُهُمْ وَجُرِّحُوا، قَدَّمَهُ اللَّهُ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دُخُولِهِمْ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے جنگ بعاث کو اپنے رسول کیلئے پیش خیمہ بنا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو انصار بکھرے ہوئے تھے۔ ان کے سردار مارے جاچکے تھے یا زخمی ہوئے تھے۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اس بات کو اپنے رسول کیلئے انصار کے اسلام میں داخل ہونے کا پیش خیمہ بنا دیا۔

402- صحیح بخاری:3566، مسند امام احمد:24365

الإِسْلاَمِ.

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرٌو، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الأَشَجِّ أَنَّ كُرَيْبًا، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَ" : لَيْسَ السَّعْيُ بِبَطْنِ الوَادِي بَيْنَ الصَّفَا، وَالمَرْوَةِ سُنَّةً، إِنَّمَا كَانَ أَهْلُ الجَاهِلِيَّةِ يَسْعَوْنَهَا وَيَقُولُونَ: لاَ نُجِيزُ البَطْحَاءَ إِلَّا شَدًّا"

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: بطحاء وادی میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا سنت نہیں ہے۔ عہد جاہلیت کے لوگ اس طرح دوڑا کرتے تھے اور یہ کہتے تھے ہم بطحاء سے دوڑتے ہوئے ہی گزریں گے۔

403 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، أَخْبَرَنَا مُطَرِّفٌ، سَمِعْتُ أَبَا السَّفَرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا مِنِّي مَا أَقُولُ لَكُمْ، وَأَسْمِعُونِي مَا تَقُولُونَ، وَلاَ تَذْهَبُوا فَتَقُولُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَلْيَطُفْ مِنْ وَرَاءِ الحِجْرِ، وَلاَ تَقُولُوا الحَطِيمُ فَإِنَّ الرَّجُلَ فِي الجَاهِلِيَّةِ كَانَ يَحْلِفُ فَيُلْقِي سَوْطَهُ أَوْ نَعْلَهُ أَوْ قَوْسَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اے لوگو! میری بات سنو، جو میں تمہارے سامنے بیان کر رہا ہوں اور جو کہنا چاہتے ہو وہ مجھے بتاؤ۔ یہ نہ ہو کہ تم واپس جا کے کہو کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو یہ کہہ دیا تھا۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے اس حجر سے طواف کرنا چاہئے اور اسے حطیم نہ کہو کیونکہ عہد جاہلیت سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص کوئی قسم اٹھاتا تو وہ اپنے جوتے کو اپنے کوڑے کو اس میں یا کمان کو اس میں پھینک دیتا تھا۔

404 - حَدَّثَنَا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي الجَاهِلِيَّةِ قِرْدَةً اجْتَمَعَ عَلَيْهَا قِرَدَةٌ، قَدْ زَنَتْ، فَرَجَمُوهَا، فَرَجَمْتُهَا مَعَهُمْ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں، میں نے زمانہ جاہلیت میں کچھ بندروں کو جو ایک شخص کے ارد گرد جمع تھے۔ اس نے زنا کیا تھا۔ ان لوگوں نے پتھر مار مار کر اسے ہلاک کر دیا تھا۔ ان پتھر مارنے والوں میں، میں بھی موجود تھا۔

405 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

403- سنن الکبریٰ للنسائی: 9497
405- سنن الکبریٰ للبیہقی: 6904

سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خِلَالٌ مِنْ خِلَالِ الجَاهِلِيَّةِ الطَّعْنُ فِي الأَنْسَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَنَسِيَ الثَّالِثَةَ، قَالَ سُفْيَانُ وَيَقُولُونَ إِنَّهَا الِاسْتِسْقَاءُ بِالأَنْوَاءِ

کرتے ہیں، عہد جاہلیت کی باتوں میں ایک، دوسرے کے نسب میں طعن کرنا اور نوحہ کرنا ہے تیسری بات وہ بھول گئے ہیں۔ سفیان نامی راوی کہتے ہیں علماء نے یہ بات بیان کی ہے: تیسری بات ستاروں کے سبب بارش ہونے پر یقین رکھنا ہے۔

91-بَابُ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا بیان

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ

محمد بن عبداللہ المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب بن لوی بن غالب بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن دعنان۔

406 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ ابْنُ أَبِي رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أُمِرَ بِالهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى المَدِينَةِ، فَمَكَثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نزول وحی ہوئی تو آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی۔ ۱۰ سال آپ مکہ میں مقیم رہے، پھر آپ ہجرت کا حکم دیا گیا آپ ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ وہاں آپ دس سال جلوہ فرما رہے اور پھر آپ کا وصال ظاہری ہو گیا۔

92-بَابُ مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مِنَ المُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کو مکہ میں مشرکین کی جانب سے جن تکالیف کا سامنا ہوا

407 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ،

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

406- صحیح بخاری:3689، صحیح ابن حبان:6390، معجم الکبیر للطبرانی:12870

407- سنن نسائی:5230، معجم الکبیر للطبرانی:3646، مسند حمیدی:157

حَدَّثَنَا بَيَانٌ، وَإِسْمَاعِيلُ، قَالاَ: سَمِعْنَا قَيْسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ خَبَّابًا، يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً، وَهُوَ فِي ظِلِّ الكَعْبَةِ وَقَدْ لَقِينَا مِنَ المُشْرِكِينَ شِدَّةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلاَ تَدْعُو اللهَ، فَقَعَدَ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ مَنْ قَبْلَكُمْ لَيُمْشَطُ بِمِشَاطِ الحَدِيدِ، مَا دُونَ عِظَامِهِ مِنْ لَحْمٍ أَوْ عَصَبٍ، مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُوضَعُ المِنْشَارُ عَلَى مَفْرِقِ رَأْسِهِ، فَيُشَقُّ بِاثْنَيْنِ مَا يَصْرِفُهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَلَيُتِمَّنَّ اللهُ هَذَا الأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتَ، مَا يَخَافُ إِلَّا اللهَ. زَادَ بَيَانٌ: وَالذِّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ

میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ اپنی چادر سے ٹیک لگا کر خانہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہمیں مشرکین کی جانب سے تکالیف کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیوں نہیں کرتے، نبی ﷺ بیٹھ گئے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں کو لوہے کی کنگھی کی جاتی تھی۔ جو ان کی ہڈیوں سے گوشت اور پٹھوں کو الگ کر دیتی تھی۔ لیکن یہ بات بھی انہیں ان کے باز نہیں رکھتی تھی اور تم سے پہلے لوگوں میں سے کسی ایک کے سر پر آراء رکھ کر اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا تھا لیکن یہ بات بھی انہیں ان کے دین سے باز نہیں رکھتی تھی۔ اللہ تعالیٰ اس دین کو مکمل کرے گا حتیٰ کہ ایک سوار شخص ''صنعاء'' سے چل کے ''حضر موت'' تک جائے گا اور اسے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کا خوف نہیں ہوگا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں، اللہ کے خوف کے ساتھ بکریوں کے متعلق بھیڑیے کا خوف ہوگا۔

408 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ": قَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَسَجَدَ، فَمَا بَقِيَ أَحَدٌ إِلَّا سَجَدَ، إِلَّا رَجُلٌ رَأَيْتُهُ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًا فَرَفَعَهُ فَسَجَدَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ''سورۃ نجم'' تلاوت فرمائی آپ سجدے میں گئے ہر شخص نے سجدہ کیا سوائے ایک شخص کے، میں نے اسے دیکھا اس نے کنکریاں اپنے ہاتھ میں پکڑ کے انہیں اٹھایا اور ان پر ماتھا لگا کر بولا: میرے لیے اتنا ہی

408- صحیح بخاری: 3754' جامع ترمذی: 575' سنن دارمی: 1465' صحیح ابن حبان: 2764' سنن الکبریٰ للنسائی: 1030' مسند ابویعلیٰ: 5218' مسند الطیالسی: 283

عَلَيْهِ، وَقَالَ: هٰذَا يَكْفِينِي. فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِرًا بِاللّٰهِ"

کافی ہے۔ بعد میں، میں نے اس شخص کو دیکھا کہ وہ حالت کفر میں مارا گیا۔

409- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ، جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَى جَزُورٍ، فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ، فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَأَخَذَتْهُ مِنْ ظَهْرِهِ، وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" : اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ: أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ- شُعْبَةُ الشَّاكُّ- فَرَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ، فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ، غَيْرَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ أَوْ أُبَيٍّ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ، فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے۔ آپ کے اردگرد قریش کے افراد موجود تھے۔ ان میں سے عقبہ بن ابی معیط اونٹ کی اوجھڑی لے کر آیا اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر رکھ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر نہیں اٹھا سکے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں انہوں نے اس اوجھڑی کو آپ کی پشت مبارک سے ہٹایا اور ایسا کرنے والوں کے لیے دعاء ضرر کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

''اے اللہ! قریش کے اس گروہ کو پکڑ لے، ابوجہل بن ہشام کو عتبہ بن ربیعہ کو شیبہ بن ربیعہ کو امیہ بن خلف کو یا ابی بن خلف کو پکڑ یہ شک ''شعبہ'' کو ہے۔

میں نے ان لوگوں کو دیکھا وہ سب غزوہ بدر کے موقع پر مارے گئے اور ان سب کو ایک کنویں میں ڈال دیا گیا۔ صرف امیہ بن خلف کے ساتھ ایسا نہ ہوسکا کیونکہ اس کا جوڑ جوڑ الگ ہو چکا تھا۔ اسے کنویں میں ڈالا نہیں جا سکا۔

410 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَوْ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزَى، قَالَ: سَلِ ابْنَ عَبَّاسٍ، عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ مَا أَمْرُهُمَا (وَلَا

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ہدایت کی کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو آدمیوں کے متعلق معلوم کروں۔ ان کا معاملہ کیا ہے۔ ترجمہ کنزالایمان: اور جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی اسے ناحق نہ مارو (پ ۸

409- صحیح بخاری:3014، صحیح مسلم:1794، صحیح ابن حبان:6570، سنن الکبریٰ للنسائی:8668، مسند الطیالسی:325

تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ) (الأنعام: 151)، (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا) (النساء 93:) فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ" :لَمَّا أُنْزِلَتِ الَّتِي فِي الفُرْقَانِ، قَالَ: مُشْرِكُو أَهْلِ مَكَّةَ: فَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ، وَدَعَوْنَا مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ، وَقَدْ أَتَيْنَا الفَوَاحِشَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ :(إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ) (مريم : 60). الآيَةَ، فَهَذِهِ لِأُولَئِكَ، وَأَمَّا الَّتِي فِي النِّسَاءِ: الرَّجُلُ إِذَا عَرَفَ الإِسْلاَمَ وَشَرَائِعَهُ، ثُمَّ قَتَلَ فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ" ، فَذَكَرْتُهُ لِمُجَاهِدٍ فَقَالَ: إِلَّا مَنْ نَدِمَ

الانعام آیت ۱۵۱)اور جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے ۔(پ۵ النسآء آیت ۹۳) میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: سورہ فرقان میں موجود آیت ہے جب وہ نازل ہوئی تو اہل مکہ کے مشرکین نے یہ کہا کہ ہم نے ایسے شخص کو قتل کیا ہے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ دوسرے بتوں کی بھی عبادت کرتے رہے ہیں اور ہم بہت سے گناہ بھی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے (پ۱۶ مریم آیت ۶۰)"۔ یہ تو ان کا معاملہ تھا جہاں تک سورہ نساء سے متعلق آیت کا تعلق ہے تو ایک شخص جب اسلام کو قبول کرے اس کے احکام کو جان لے اور پھر وہ قتل کرے تو اس کی جزاء جہنم ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر مجاہد سے کیا تو انہوں نے فرمایا: البتہ کوئی شخص نادم ہو تو اس کا حکم مختلف ہوگا۔

411 - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَمْرِو بْنِ العَاصِ : أَخْبِرْنِي بِأَشَدِّ شَيْءٍ صَنَعَهُ المُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي حِجْرِ الكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمائش کی آپ مجھے اس کے متعلق بتائیں جو قریش نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے برا سلوک کیا تھا۔ تو انہوں نے بتایا: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے عقبہ بن ابی معیط آیا اس نے اپنی چادر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گلے میں ڈالی اور اسے زور سے کھینچ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گلا دبانے کی کوشش کی اس دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ} (غافر:28) الآيَةَ. تَابَعَهُ ابْنُ إِسْحَاقَ،

آئے ۔ آپ نے اس کو اسکے کندھوں سے پکڑ کر نبی ﷺ سے پیچھے ہٹایا اور بولے: ترجمہ کنزالایمان: ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے (پ ۲۴ المومن آیت ۲۸) عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔

412 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، قُلْتُ: لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قِيلَ لِعَمْرِو بْنِ العَاصِ، وَقَالَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ العَاصِ

عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن العاص سے کہا، جبکہ ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عمرو بن العاص نے یہ واقعہ سنایا۔

93- بَابُ إِسْلاَمِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

413 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَمَّادٍ الآمُلِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُجَالِدٍ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الحَارِثِ، قَالَ: قَالَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةُ أَعْبُدٍ وَامْرَأَتَانِ، وَأَبُو بَكْرٍ

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو اس وقت دیکھا جب آپ کے ہمراہ صرف پانچ غلام، دو خواتین اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

94- بَابُ إِسْلاَمِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

414 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ،

حضرت ابو اسحاق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ

413- صحیح بخاری:3460، مستدرک للحاکم:5682، سنن الکبریٰ للبیہقی:12873

414- صحیح بخاری:3521، معجم الکبیر للطبرانی:298

حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ: مَا أَسْلَمَ أَحَدٌ إِلَّا فِي الْيَوْمِ الَّذِي أَسْلَمْتُ فِيهِ، وَلَقَدْ مَكَثْتُ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَإِنِّي لَثُلُثُ الإِسْلَامِ

عنہ بیان کرتے ہیں، جس دن میں نے اسلام قبول کیا اس دن اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور سات دن ایسے گزرے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے والا تیسرا شخص تھا۔

95-بَابُ ذِكْرِ الْجِنِّ

جنات کا ذکر

وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ) (الجن: 1)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ کچھ جنوں نے میرا پڑھنا کان لگا کر سنا (پ۲۹ الجن آیت ۱)

415 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا: مَنْ آذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوكَ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ أَنَّهُ آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ

معن بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، میں نے اپنے والد کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے مسروق سے سوال کیا جس رات جنات نے قرآن حور سے سنا تھا اس رات جنات کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے بتایا تھا تو انہوں نے بتایا: تمہارے والد یعنی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہ بتایا ہے، ایک درخت نے ان کے متعلق بتایا تھا۔

416 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِدَاوَةً لِوَضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَبَيْنَمَا هُوَ يَتْبَعُهُ بِهَا، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا، وَلاَ تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلاَ بِرَوْثَةٍ. فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی کا برتن ساتھ لے کر گئے وہ ان کے پیچھے جارہے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے کچھ پتھر تلاش کرو تاکہ میں ان کے ذریعے طہارت حاصل کروں، کوئی ہڈی یا گوبر

416- صحیح بخاری:154، مسند امام احمد:3685، سنن الکبریٰ للنسائی:43، مسند ابو یعلیٰ:5127

أَحْمِلُهَا فِي طَرَفِ ثَوْبِي، حَتَّى وَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ، ثُمَّ انْصَرَفْتُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مَشَيْتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ الْعَظْمِ وَالرَّوْثَةِ؟ قَالَ: هُمَا مِنْ طَعَامِ الْجِنِّ، وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفْدُ جِنِّ نَصِيبِينَ، وَنِعْمَ الْجِنُّ، فَسَأَلُونِي الزَّادَ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لاَ يَمُرُّوا بِعَظْمٍ، وَلاَ بِرَوْثَةٍ إِلَّا وَجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا

کا ڈھیلا نہیں لانا۔ میں وہ پتھر اٹھا کر اور انہیں اپنے کپڑے میں ڈال کر لے آیا اور آپ کے پہلو میں رکھ دیئے۔ پھر میں واپس آ گیا جب آپ فارغ ہو گئے تو میں چلتا ہوا آیا میں نے دریافت کیا: ہڈی اور گوبر کے متعلق آپ نے ایسا کیوں فرمایا تھا، آپ نے فرمایا: یہ دونوں جنات کی خوراک ہیں، میرے پاس جنات کا ایک وفد آیا تھا وہ بہت اچھے جن تھے۔ انہوں نے مجھ سے کھانے پینے کے لیے کچھ مانگا تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ جس بھی ہڈی یا گوبر کے پاس سے گزریں اس میں انہیں خوراک مل جائے۔

96-بَابُ إِسْلاَمِ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

417- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ أَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هَذَا الوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ، يَأْتِيهِ الخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ، وَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي، فَانْطَلَقَ الأَخُ حَتَّى قَدِمَهُ، وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَبِي ذَرٍّ فَقَالَ لَهُ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الأَخْلاَقِ، وَكَلاَمًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ، فَقَالَ: مَا شَفَيْتَنِي مِمَّا أَرَدْتُ، فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ، حَتَّى قَدِمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ کی بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے یہ کہا تم سوار ہو کر اس شہر میں جاؤ اور مجھے ان صاحب کے متعلق بتاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ وہ نبی ہیں اور ان کی جانب آسمان سے خبریں آتی ہیں، ان کی بات غور سے سننا اور پھر میرے پاس آنا ان کا بھائی چلا گیا وہ مکہ آیا اس نے نبی ﷺ کی باتیں سنی اور واپس حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آکر بتایا۔ میں نے دیکھا ہے، وہ اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں اور ان کا کلام شعر نہیں ہوتا۔ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: مجھے جس کی حاجت تھی تم

417- صحیح بخاری:3328، معجم الکبیر للطبرانی:12959

مَكَّةَ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ، وَكَرِهَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ. فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ، فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى. فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ. فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ؟ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ، لَا يَسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ، فَعَادَ عَلِيٌّ عَلَى مِثْلِ ذٰلِكَ، فَأَقَامَ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِّي فَعَلْتُ. فَفَعَلَ فَأَخْبَرَهُ. قَالَ: فَإِنَّهُ حَقٌّ، وَهُوَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي، فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ شَيْئًا أَخَافُ عَلَيْكَ قُمْتُ كَأَنِّي أُرِيقُ الْمَاءَ. فَإِنْ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدْخَلِي فَفَعَلَ. فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَدَخَلَ مَعَهُ. فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيَكَ أَمْرِي قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَأَصْرُخَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ. فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، فَنَادَى بِأَعْلَى

نے مجھے اتنا مطمئن نہیں کیا۔ پھر حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سامان سفر تیار کیا اپنا مشکیزہ اٹھایا جس میں پانی موجود تھا وہ مکہ آ گئے اور مسجد میں آ کر بیٹھ گئے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا چاہتے تھے وہ آپ کو پہچانتے بھی نہیں تھے اور آپ کے متعلق کسی سے پوچھنا بھی نہیں چاہتے تھے۔ رات کا وقت ہوا تو وہ لیٹ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا کہ یہ کوئی مسافر ہیں جب انہوں نے انہیں دیکھا تو ان کے پیچھے چلے گئے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کوئی سوال نہیں کیا صبح کے وقت انہوں نے اپنے مشکیزے اور سامان کو اٹھایا اور مسجد میں آ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس سے گزرے اور دریافت کیا: کیا ان صاحب کو اپنی منزل کا پتہ نہیں چلا؟ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اٹھایا اور انہیں اپنے ساتھ لے گئے۔ دونوں میں سے کسی ایک نے دوسرے سے کوئی سوال نہیں کیا حتیٰ کہ جب تیسرا دن آیا تو اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے اور دریافت کیا: آپ مجھے بتائیں گے نہیں کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر آپ میرے ساتھ عہد کریں اور پختہ وعدہ کریں کہ آپ میری رہنمائی کریں گے تو میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایسا ہی کیا تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ حق ہے، وہ واقعی اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، صبح

صَوْتِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، ثُمَّ قَامَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْجَعُوهُ، وَأَتَى الْعَبَّاسُ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ، قَالَ: وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ، وَأَنَّ طَرِيقَ تِجَارِكُمْ إِلَى الشَّأْمِ، فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ، ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ لِمِثْلِهَا، فَضَرَبُوهُ وَثَارُوا إِلَيْهِ، فَأَكَبَّ الْعَبَّاسُ عَلَيْهِ

تم میرے پیچھے آنا اگر تو مجھے کسی ایسے شخص کا اندازہ ہوا جس سے مجھے تمہارے متعلق کوئی خوف ہو تو میں یوں ٹھہر جاؤں گا جیسے میں پیشاب کرنے لگا ہوں لیکن اگر میں چلتا جاؤں تو تم میرے پیچھے آنا حتیٰ کہ تم اسی جگہ اندر آ جانا جہاں میں اندر جاؤں گا۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیچھے چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ان کے ساتھ حاضر ہو گئے۔ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سنی اور اسی جگہ اسلام قبول کر لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی قوم میں واپس جاؤ اور انہیں اس کے متعلق بتاؤ حتیٰ کہ میرے بارے میں تمہیں خبر مل جائے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ان سب کے سامنے اس بات کا اعلان کروں گا۔ پھر وہ باہر آئے مسجد میں آئے اور بلند آواز سے یہ کہا کہ میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ لوگ کھڑے ہوئے اور انہیں مارنا شروع کر دیا۔ انہوں نے انہیں نیچے گرا دیا۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور ان پر جھک گئے۔ بولے تمہارا برا ہو کیا تم نہیں جانتے ہو کہ یہ غفار سے تعلق رکھنے والا شخص ہے اور تمہارا شام کی جانب جانے والا تجارتی راستہ (غفار قبیلے سے ہو کر گزرتا ہے) تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں ان لوگوں سے بچایا اگلے دن پھر اس طرح

97- بَابُ إِسْلَامِ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

418 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فِي مَسْجِدِ الكُوفَةِ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي، وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوثِقِي عَلَى الإِسْلَامِ، قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عُمَرُ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا ارْفَضَّ لِلَّذِي صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ لَكَانَ

ہو الوگوں نے انہیں مارا تو حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آ کر انہیں بچایا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد کوفہ میں یہ بیان کر رہے تھے: اللہ کی قسم! مجھے اچھی طرح یاد ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کرنے کے سبب مجھے باندھا ہوا تھا یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبولِ اسلام سے پہلے کا واقعہ ہے۔ اب تم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جو کیا ہے اگر اس کے سبب احد پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہونا چاہے تو ایسا ہوسکتا ہے۔

98- بَابُ إِسْلَامِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

419 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا زِلْنَا أَعِزَّةً مُنْذُ أَسْلَمَ عُمَرُ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کے بعد ہم غالب رہے ہیں۔

420- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: فَأَخْبَرَنِي جَدِّي زَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ

زید بن عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے یہ بات روایت کرتے ہیں، وہ اپنے گھر میں خوفزدہ موجود تھے، اسی اثناء عاص بن وائل سہمی آیا اس کی کنیت ابوعمرو

418- صحیح بخاری:3654' مستدرک للحاکم:5857

419- صحیح بخاری:3481' سنن الکبریٰ للبیہقی:12884' معجم الکبیر للطبرانی:8821

420- صحیح بخاری:3652' سنن الکبریٰ للبیہقی:11929

قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ فِي الدَّارِ خَائِفًا، إِذْ جَاءَهُ العَاصِ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ أَبُو عَمْرٍو، عَلَيْهِ حُلَّةُ حِبَرَةٍ وَقَمِيصٌ مَكْفُوفٌ بِحَرِيرٍ، وَهُوَ مِنْ بَنِي سَهْمٍ، وَهُمْ حُلَفَاؤُنَا فِي الجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ لَهُ: مَا بَالُكَ؟ قَالَ" : زَعَمَ قَوْمُكَ أَنَّهُمْ سَيَقْتُلُونِي إِنْ أَسْلَمْتُ. قَالَ: لاَ سَبِيلَ إِلَيْكَ. بَعْدَ أَنْ قَالَهَا أَمِنْتُ. فَخَرَجَ العَاصِ فَلَقِيَ النَّاسَ قَدْ سَالَ بِهِمُ الوَادِي. فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُونَ؟ فَقَالُوا: نُرِيدُ هَذَا ابْنَ الخَطَّابِ الَّذِي صَبَا. قَالَ: لاَ سَبِيلَ إِلَيْهِ فَكَرَّ النَّاسُ"

تھی۔ اس نے یمنی دھاری دار کپڑا پہن رکھا تھا جس کے کناروں پر ریشم لگا ہوا تھا وہ بنو سہم سے تعلق رکھتا تھا جو عہد جاہلیت میں ہمارے حلیف تھے۔ اس نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا معاملہ ہے؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: تمہاری قوم یہ کہتی ہے، وہ مجھے قتل کر دے گی اگر میں نے اسلام قبول کرلیا، وہ بولا: وہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکیں گے۔ پھر عاص باہر نکلا وہ لوگوں سے ملا پوری جگہ بھر چکی تھی اس نے دریافت کیا: تم کہاں جانا چاہتے ہو لوگوں نے بتایا: ہم ابن خطاب کے پاس جانا چاہتے ہیں جو بے دین ہو چکا ہے، اس نے کہا: تم اس تک نہیں پہنچ سکتے تو لوگ بکھر گئے۔

421 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، سَمِعْتُهُ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا" : لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ اجْتَمَعَ النَّاسُ عِنْدَ دَارِهِ، وَقَالُوا: صَبَا عُمَرُ وَأَنَا غُلاَمٌ، فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِي، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْ دِيبَاجٍ، فَقَالَ: قَدْ صَبَا عُمَرُ فَمَا ذَاكَ، فَأَنَا لَهُ جَارٌ، قَالَ: فَرَأَيْتُ النَّاسَ تَصَدَّعُوا عَنْهُ فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: العَاصِ بْنُ وَائِلٍ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو لوگ ان کے گھر کے باہر جمع ہو گئے اور بولے: عمر بے دین ہوگیا ہے میں ان دنوں بچہ تھا اور گھر کی چھت پر چڑھا ہوا تھا ایک شخص آیا اس نے ریشمی قبا پہن رکھی تھی وہ بولا: عمر بے دین ہوگیا ہے تو کیا ہوا میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے دیکھا کہ لوگ اس کی بات سن کر ادھر ادھر چلے گئے میں نے بعد میں دریافت کیا: یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے بتایا: یہ عاص بن وائل ہے۔

422- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ، أَنَّ سَالِمًا، حَدَّثَهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بھی کسی

422- مستدرک للحاکم:4503

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ عُمَرَ، لِشَيْءٍ قَطُّ يَقُولُ: إِنِّي لَأَظُنُّهُ كَذَا إِلَّا كَانَ كَمَا يَظُنُّ" بَيْنَمَا عُمَرُ جَالِسٌ، إِذْ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ جَمِيلٌ، فَقَالَ: لَقَدْ أَخْطَأَ ظَنِّي، أَوْ إِنَّ هَذَا عَلَى دِينِهِ فِي الجَاهِلِيَّةِ، أَوْ: لَقَدْ كَانَ كَاهِنَهُمْ. عَلَيَّ الرَّجُلَ. فَدُعِيَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ. فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ اسْتُقْبِلَ بِهِ رَجُلٌ مُسْلِمٌ، قَالَ: فَإِنِّي أَعْزِمُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا أَخْبَرْتَنِي، قَالَ: كُنْتُ كَاهِنَهُمْ فِي الجَاهِلِيَّةِ. قَالَ: فَمَا أَعْجَبُ مَا جَاءَتْكَ بِهِ جِنِّيَّتُكَ. قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا يَوْمًا فِي السُّوقِ، جَاءَتْنِي أَعْرِفُ فِيهَا الفَزَعَ. فَقَالَتْ: أَلَمْ تَرَ الجِنَّ وَإِبْلاَسَهَا؛ وَيَأْسَهَا مِنْ بَعْدِ إِنْكَاسِهَا، وَلُحُوقَهَا بِالْقِلاَصِ، وَأَحْلاَسِهَا، قَالَ: عُمَرُ صَدَقَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ. عِنْدَ آلِهَتِهِمْ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ بِعِجْلٍ فَذَبَحَهُ. فَصَرَخَ بِهِ صَارِخٌ، لَمْ أَسْمَعْ صَارِخًا قَطُّ أَشَدَّ صَوْتًا مِنْهُ يَقُولُ: يَا جَلِيحْ، أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ، يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَوَثَبَ القَوْمُ. قُلْتُ: لاَ أَبْرَحُ حَتَّى أَعْلَمَ مَا وَرَاءَ هَذَا، ثُمَّ نَادَى: يَا جَلِيحْ، أَمْرٌ نَجِيحْ، رَجُلٌ فَصِيحْ، يَقُولُ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ. فَقُمْتُ، فَمَا نَشِبْنَا أَنْ قِيلَ: هَذَا نَبِيٌّ"

چیز کے متعلق یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرے خیال میں یہ ایسا ہے تو وہ ویسا ہی ہوتا تھا جیسا وہ سمجھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیٹھے ہوئے تھے ان کے پاس سے ایک خوبصورت شخص گزرا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اگر میں غلطی نہیں کر رہا تو یہ شخص یا تو عہد جاہلیت کے دین پر ہے یا پھر یہ شخص کاہن ہوا کرتا تھا، اس شخص کو میرے پاس لاؤ اس شخص کو بلایا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے یہ فرمایا تو وہ بولا: میں نے نہیں دیکھا کہ آج کی طرح کسی مسلمان شخص کا اس طرح استقبال کیا گیا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں تمہیں قسم دیتا ہوں تم مجھے صحیح بات بتاؤ، وہ بولا: میں عہد جاہلیت میں جن کا کاہن تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: تمہارے صاحب نے جو تمہیں سب سے حیران کن بات بتائی ہو کیا ہے وہ بولا: ایک دن میں بازار میں موجود تھا وہ جن میرے پاس آیا میں نے اسے پریشان دیکھا اس نے بتایا: کیا تم نے غور کیا، جن کس طرح عاجز اور بے بس ہو گئے ہیں اور ان کے سر جھک گئے ہیں اور وہ مایوس ہو چکے ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے ایک دفعہ میں ان کے خداؤں کے پاس لیٹا ہوا تھا ایک شخص ایک بچھڑا لے کر آیا اس نے اسے ذبح کیا تو ایک شخص نے بلند آواز میں کہا: میں نے اتنی بلند آواز کبھی کسی کی نہیں سنی، وہ بولا! اے دشمن! اب کام ٹھیک ہو جائے گا پھر ایک شخص فصیح زبان میں یہ کہہ رہا تھا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے لوگ

423- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا قَيْسٌ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ لِلْقَوْمِ: لَوْ رَأَيْتُنِي مُوثِقِي عُمَرُ عَلَى الإِسْلاَمِ، أَنَا وَأُخْتُهُ، وَمَا أَسْلَمَ، وَلَوْ أَنَّ أُحُدًا انْقَضَّ لِمَا صَنَعْتُمْ بِعُثْمَانَ، لَكَانَ مَحْقُوقًا أَنْ يَنْقَضَّ

اچھل کر دوڑ پڑے، میں نے کہا: میں اس وقت تک یہاں سے نہیں ہٹوں گا جب تک یہ نہ دیکھ لوں کہ اس کے پرے کون ہے؟ پھر اس شخص نے بلند آواز سے کہا: اے دشمن! کامیابی کا معاملہ ہے ایک فصیح شخص یہ کہہ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے میں کھڑا ہوا اور کچھ ہی دیر کے بعد یہ بتایا گیا کہ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی قوم سے یہ فرمایا: مجھے اچھی طرح یاد ہے، مجھے قبولِ اسلام پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ باندھ دیا تھا مجھے بھی اور اپنی بہن کو بھی (جو میری اہلیہ تھیں) اس وقت تک انہوں نے خود اسلام قبول نہیں کیا تھا اب تم نے جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کیا ہے اس پر ''احد'' پہاڑ بھی ٹکڑے ہونا چاہے تو اسے ٹکڑے ہونے کا حق ہوگا۔

99- بَابُ انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

چاند کا شق ہونا

424 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً، فَأَرَاهُمُ القَمَرَ شِقَّتَيْنِ، حَتَّى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا، آپ انہیں کوئی معجزہ دکھائیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند دکھایا جو دو ٹکڑے ہوگیا تھا حتیٰ کہ انہوں نے ''غارِ حرا'' کو ان دو ٹکڑوں کے درمیان دیکھا۔

425 - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ القَمَرُ وَنَحْنُ مَعَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: چاند دو ٹکڑے ہوگیا ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ میں موجود تھے۔ آپ نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ پھر ایک گروہ پہاڑ کی

424- صحیح بخاری:3438، مسند امام احمد:13327، سنن الکبریٰ للنسائی:11554، مسند ابویعلیٰ:3187

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى، فَقَالَ: اشْهَدُوا وَذَهَبَتْ فِرْقَةٌ نَحْوَ الْجَبَلِ

جانب گیا۔

وَقَالَ: أَبُو الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، انْشَقَّ بِمَكَّةَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ میں چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

426 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہوگیا تھا۔

427 - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، چاند دو ٹکڑے ہوگیا تھا۔

100-بَابُ هِجْرَةِ الحَبَشَةِ

حبشہ کی جانب ہجرت کرنا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لاَبَتَيْنِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ المَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الحَبَشَةِ إِلَى المَدِينَةِ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى، وَأَسْمَاءَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کرتی ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے تمہارے ہجرت کرنے کی جگہ دکھائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں کی جانب کھجور کے درخت زیادہ تھے۔ پھر جس نے بھی ہجرت کی اس نے مدینہ منورہ کی جانب ہی کی اور عام طور پر جن لوگوں نے حبشہ کی جانب ہجرت کی تھی وہ بھی واپس مدینہ منورہ

427- صحیح بخاری:3439' مسند امام احمد:4360' مستدرک للحاکم:3758' مسند ابو یعلی:2929

آ گئے۔ اس بارے میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کی ہیں۔

428 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، قَالاَ لَهُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تُكَلِّمَ خَالَكَ عُثْمَانَ فِي أَخِيهِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَكَانَ أَكْثَرَ النَّاسُ فِيمَا فَعَلَ بِهِ، قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: فَانْتَصَبْتُ لِعُثْمَانَ حِينَ خَرَجَ إِلَى الصَّلاَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً، وَهِيَ نَصِيحَةٌ، فَقَالَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَانْصَرَفْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الصَّلاَةَ جَلَسْتُ إِلَى الْمِسْوَرِ وَإِلَى ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ، فَحَدَّثْتُهُمَا بِالَّذِي قُلْتُ لِعُثْمَانَ، وَقَالَ لِي، فَقَالاَ: قَدْ قَضَيْتَ الَّذِي كَانَ عَلَيْكَ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ مَعَهُمَا، إِذْ جَاءَنِي رَسُولُ عُثْمَانَ، فَقَالاَ لِي: قَدِ ابْتَلاَكَ اللَّهُ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ مَا نَصِيحَتُكَ الَّتِي ذَكَرْتَ آنِفًا؟ قَالَ: فَتَشَهَّدْتُ، ثُمَّ قُلْتُ: إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتَ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عبدالرحمٰن بن اسود بن عبد یغوث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبید اللہ بن عدی سے یہ کہا تم اپنے ماموں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بھائی ولید بن عقبہ کے متعلق بات کیوں نہیں کرتے کیونکہ اس نے جو حرکت کی ہے اس کے متعلق لوگ بہت باتیں کر رہے ہیں۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے راستے میں آ کر کھڑا ہو گیا جب وہ نماز کے لیے نکلے تو میں نے ان سے کہا مجھے آپ سے ایک کام ہے اور یہ خیر خواہی پر مبنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: اے بندے! میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں واپس آ گیا جب میں نے نماز ادا کر لی اور مسور اور ابن عبد یغوث کے پاس آ کر بیٹھا اور انہیں اس کے متعلق بتایا جو میں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا اور جو انہوں نے مجھے جواب دیا تو یہ دونوں حضرات بولے تم پر جو لازم تھا وہ تم نے ادا کر دیا، ابھی میں ان دونوں حضرات کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اس اثناء حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاصد آ گیا وہ دونوں بولے اللہ تعالیٰ نے تمہیں آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے میں وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے دریافت کیا: وہ نصیحت کیا تھی جس

428- صحیح بخاری:3493

وَآمَنْتَ بِهِ، وَهَاجَرْتَ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَصَحِبْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتَ هَدْيَهُ، وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ لِي: يَا ابْنَ أَخِي، آدْرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، وَلَكِنْ قَدْ خَلَصَ إِلَيَّ مِنْ عِلْمِهِ مَا خَلَصَ إِلَى الْعَذْرَاءِ فِي سِتْرِهَا، قَالَ: فَتَشَهَّدَ عُثْمَانُ، فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَآمَنْتُ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، كَمَا قُلْتَ: وَصَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ وَبَايَعْتُهُ، وَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَخْلَفَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا غَشَشْتُهُ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتُ، أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ عَلَيَّ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: فَمَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تَبْلُغُنِي عَنْكُمْ؟ فَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ شَأْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، فَسَنَأْخُذُ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ، قَالَ: فَجَلَدَ الْوَلِيدَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يَجْلِدَهُ، وَكَانَ هُوَ يَجْلِدُهُ"

کا ذکر تم نے ابھی ذکر کیا ہے۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے کلمہ شہادت پڑھا اور پھر بولا! بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی اور آپ ان حضرات میں سے ایک ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہا۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے آپ نے دو دفعہ ہجرت کی آپ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہے آپ نے ان کی ہدایت کو دیکھا آج کل لوگ ولید بن عقبہ کے متعلق بہت باتیں کر رہے ہیں، آپ پر لازم تھا کہ آپ اس پر حد جاری کرتے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کیا تم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ مبارک پایا ہے؟ عبیداللہ کہتے ہیں میں نے جواب دیا: نہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مجھ تک اسی طرح پہنچا ہے جس طرح پردے میں بیٹھی ہوئی کسی کنواری عورت تک پہنچتا ہے۔ عبیداللہ بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور بولے: بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا اور ان پر کتاب نازل کی اور میں ان لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا میں اس چیز پر ایمان لایا جس کے ساتھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے میں نے دو دفعہ ہجرت بھی کی۔ جیسا کہ تم نے بیان کیا ہے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اللہ کی قسم! میں نے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی نہیں کی اور آپ کو کوئی دھوکہ نہیں دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

وفات دی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کا جانشین بنایا تو اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی کوئی نافرمانی نہیں کی اور ان کے ساتھ بھی کوئی دھوکہ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا گیا، اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی کوئی نافرنی نہیں کی اور انہیں بھی کوئی دھوکہ نہیں دیا پھر مجھے بھی خلیفہ بنایا گیا، اللہ کی قسم! میں نے ان کی بھی کوئی نافرمانی نہیں کی اور انہیں بھی کوئی دھوکہ نہیں دیا پھر مجھے بھی خلیفہ بنایا گیا تو کیا میرا تم پر حق اسی طرح نہیں ہے جیسا ان حضرات کا مجھ پر تھا۔ عبید اللہ نے جواب دیا: جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: پھر یہ تم لوگوں کی جانب سے اس طرح کی باتیں مجھ تک کیوں پہنچتی ہیں؟ جہاں تک تم نے ولید بن عقبہ کے معاملے کا ذکر کیا ہے تو ہم اس پر حق کے ساتھ اس کے متعلق گرفت کریں گے۔ عبید اللہ بیان کرتے ہیں، پھر انہوں نے ولید کو چالیس کوڑے لگوائے انہوں نے کوڑے لگانے کی ہدایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کی کیونکہ وہی اس طرح کے لوگوں کو کوڑے مارا کرتے تھے۔

وَقَالَ يُونُسُ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَفَلَيْسَ لِي عَلَيْكُمْ مِنَ الحَقِّ مِثْلُ الَّذِي كَانَ لَهُمْ

زہری بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ تھے، کیا میرا تم پر اسی طرح کا حق نہیں ہے جس طرح ان لوگوں کا تھا۔

قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: (بَلاَءٌ مِنْ رَبِّكُمْ) (البقرة: 49) مَا ابْتُلِيتُمْ بِهِ مِنْ شِدَّةٍ، وَفِي مَوْضِعٍ: البَلاَءُ الِابْتِلاَءُ وَالتَّمْحِيصُ، مَنْ بَلَوْتُهُ وَمَحَّصْتُهُ، أَيِ اسْتَخْرَجْتُ مَا عِنْدَهُ. يَبْلُو: يَخْتَبِرُ.

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ترجمہ کنزالایمان: اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی بلا تھی یا بڑا انعام (پ ۱ البقرہ آیت ۴۹)۔ یعنی وہ چیز جس سختی اور تنگی میں تمہیں مبتلا کیا

(مُبْتَلِيكُمْ) (البقرة: 249): مُخْتَبِرُكُمْ. وَأَمَّا قَوْلُهُ: بَلَاءٌ عَظِيمٌ: النِّعَمُ، وَهِيَ مِنْ أَبْلَيْتُهُ. وَتِلْكَ مِنِ ابْتَلَيْتُهُ

گیا۔ البلاء: کا مطلب آزمائش ہے اور اس بات کی تلاش ہے، جسے میں نے آزمائش میں مبتلا کیا ہے جو اس کے پاس ہے اس کا جائزہ لوں۔ یعنی جو اس کے پاس ہے اس کا اندازہ کروں۔ یبلو: کا مطلب ہے خبر حاصل کرنا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) مبتلیکم یعنی تمہاری خبر حاصل کروں، جہاں تک اس کے اس قول کا تعلق ہے، "بلاء عظیم" اس سے مراد نعمتیں ہیں یہ "ابتلیته" سے ماخوذ ہے۔

429- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِيكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک عبادت گاہ کا ذکر کیا جو انہوں نے حبشہ میں دیکھی تھی اور اس میں تصاویر موجود تھی۔ انہوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ تھے، جب ان میں سے کوئی نیک شخص فوت ہو جاتا تھا تو یہ اس کی قبر پر مسجد بنا دیتے تھے اور اس مسجد میں اس کی تصویر بنا دیتے تھے۔ قیامت کے روز یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بدترین مخلوق ہوں گے۔

430 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ السَّعِيدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدٍ، قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَأَنَا جُوَيْرِيَةٌ، فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيصَةً لَهَا أَعْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ

ام خالد بن خالد بیان کرتی ہیں: میں حبشہ سے آئی میں اس وقت کم سن بچی تھی۔ نبی ﷺ نے مجھے ایک چادر پہننے کے لیے عطا فرمائی جس پر نقش بنے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے نقشوں پر اپنا دست مبارک پھیرتے ہوئے فرمایا: یہ بہت اچھے ہیں یہ بہت اچھے ہیں۔ حمیدی فرماتے ہیں (لفظ "سناہ" کا مطلب) "اچھے" ہے۔

429- صحیح بخاری: 417، صحیح ابن خزیمہ: 790، مسند ابو یعلیٰ: 4629، سنن نسائی: 704

430- مستدرک للحاکم: 4248، مسند حمیدی: 337

الأَعْلاَمَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ: سَنَاهُ سَنَاهُ قَالَ الحُمَيْدِيُّ: يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ

431 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا؟ قَالَ: إِنَّ فِي الصَّلاَةِ شُغْلًا فَقُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ: كَيْفَ تَصْنَعُ أَنْتَ؟ قَالَ: أَرُدُّ فِي نَفْسِي

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، پہلے نبی ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے، آپ ﷺ نماز بھی پڑھ رہے ہوتے تو جواب دیتے تھے جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس آئے تو ہم نے آپ ﷺ کو سلام کیا، آپ ﷺ نے ہمیں جواب نہیں دیا۔ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! پہلے ہم آپ کو سلام کیا کرتے تھے آپ ﷺ ہم کو جواب دے دیا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا: نماز ایک مشغولیت ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابراہیم (نامی راوی) سے پوچھا: آپ کیا کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں دل میں جواب دے دیتا ہوں۔

432 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ العَلاَءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، بَلَغَنَا مَخْرَجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِاليَمَنِ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالحَبَشَةِ، فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا، فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَكُمْ أَنْتُمْ يَا أَهْلَ السَّفِينَةِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں نبی ﷺ کے بعثت کے بعد مکہ سے نکلنے کا معلوم ہوا ہم اس وقت یمن میں موجود تھے ہم ایک کشتی پر سوار ہوئے اس کشتی نے ہمیں نجاشی کے پاس پہنچا دیا حبشہ میں ہماری ملاقات حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، ہم ان کے ساتھ ٹھہرے رہے پھر جب ہم وہاں سے آئے تو یہ اس وقت کی بات ہے جب نبی ﷺ خیبر فتح فرما چکے تھے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کشتی والو! تمہیں دو دفعہ ہجرت کرنے کا ثواب حاصل ہوگا۔

431- صحیح بخاری: 1158، سنن نسائی: 1221 صحیح ابن حبان: 2243، سنن الکبریٰ للنسائی: 540، مسند ابویعلیٰ: 4971، معجم الکبیر للطبرانی: 10122، مسند حمیدی: 94

432- صحیح بخاری: 2967، مسند ابویعلیٰ: 7316

هِجْرَتَانِ

101-بَابُ مَوْتِ النَّجَاشِيِّ

نجاشی کی وفات

433 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ النَّجَاشِيُّ: مَاتَ اليَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ، فَقُومُوا فَصَلُّوا عَلَى أَخِيكُمْ أَصْحَمَةَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن نجاشی فوت ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج ایک نیک شخص فوت ہو گیا ہے، اٹھو اور اپنے بھائی "اصحمہ" کی نماز جنازہ ادا کرو۔

434- حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ عَطَاءً، حَدَّثَهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَصَفَّنَا وَرَاءَهُ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "اصحمہ" نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صفیں قائم کر لیں میں دوسری یا شاید تیسری صف میں موجود تھا۔

435- حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "اصحمہ نجاشی" کی نماز جنازہ ادا کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار دفعہ تکبیر کہی۔

436 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ کے حکمران نجاشی کی وفات کی خبر

434- صحیح بخاری:1257، صحیح ابن حبان:3097، سنن الکبریٰ للبیہقی:6693، مسند ابوداؤد الطیالسی:1681

435- صحیح مسلم:952، سنن ابن ماجہ:1538، صحیح ابن حبان:3100

436- صحیح بخاری:1188، سنن نسائی:1971، مسند امام احمد:7763، سنن الکبریٰ للنسائی:2006، مسند ابویعلیٰ:5968، مصنف عبدالرزاق:6393

ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَابْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " نَعَى لَهُمُ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الحَبَشَةِ، فِي اليَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ

اس دن دی جب وہ فوت ہوا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کے لیے دعائے مغفرت کرو۔

وَعَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفَّ بِهِمْ فِي الْمُصَلَّى، فَصَلَّى عَلَيْهِ، وَكَبَّرَ أَرْبَعًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے عیدگاہ میں لوگوں کی صفیں بنوائیں اور نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی آپ ﷺ نے اس میں چار دفعہ تکبیر کہی۔

102-بَابُ تَقَاسُمِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مشرکین کا نبی ﷺ کے خلاف اکٹھے ہوکر قسم اٹھانا

437 - حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَرَادَ حُنَيْنًا: مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جب ''حنین'' کی جانب تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کل ہم انشاء اللہ اسی جگہ پڑاؤ کریں گے جہاں ''بنو کنانہ'' کی عمارت میں انہوں نے کفر میں ثابت قدم رہنے کی قسم اٹھائی تھی۔

103-بَابُ قِصَّةِ أَبِي طَالِبٍ

ابو طالب کا واقعہ

438 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ المَلِكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی:

437- صحیح بخاری:1513، صحیح مسلم:1314، سنن ابن ماجہ:2942، صحیح ابن خزیمہ:2981، سنن الکبریٰ للبیہقی:9514

438- صحیح بخاری:3672، مسند ابویعلیٰ:6694، مصنف عبدالرزاق:9939

الحَارِثِ. حَدَّثَنَا العَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ. فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلاَ أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کو کیا نفع پہنچایا کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت کرتے رہے اور آپ کے سبب لوگوں سے ناراض ہوتے رہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے گڑھے میں ہوتے۔

439 - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ. حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ. أَنَّ أَبَا طَالِبٍ لَمَّا حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ دَخَلَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ أَبُو جَهْلٍ. فَقَالَ: أَيْ عَمِّ، قُلْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، تَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَمْ يَزَالاَ يُكَلِّمَانِهِ، حَتَّى قَالَ آخِرَ شَيْءٍ كَلَّمَهُمْ بِهِ: عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ، مَا لَمْ أُنْهَ عَنْهُ فَنَزَلَتْ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ) (التوبة 113) :. وَنَزَلَت: (إِنَّكَ لاَ تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ) (القصص:56)

ابن مسیب اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ابو طالب کے پاس ابو جہل موجود تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے چچا! آپ لا الہ اللہ پڑھ لیجئے میں اس کلمے کے سبب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے لیے بحث کروں گا ابو جہل اور عبداللہ بن ابو میہ بولے: اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے دین کو چھوڑ رہے ہو؟ یہ دونوں یہی بات کرتے رہے حتیٰ کہ ابو طالب نے آخری بات یہ کہی کہ وہ عبدالمطلب کے دین پر مر رہے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کے لیے اس وقت تک دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے تو یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں (پ ۱۱ التوبۃ آیت ۱۱۳) اور یہ آیت نازل ہوئی؛ بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کر دو (پ ۲۰ القصص آیت ۵۶)

440 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ. حَدَّثَنَا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

439- صحیح بخاری:1294 ' سنن نسائی:2035 ' مسند امام احمد:2008 ' مستدرک للحاکم:3291 ' مسند ابو یعلیٰ:6178 ' معجم الکبیر للطبرانی:820

اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا ابْنُ الهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ القِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ کے سامنے آپ کے چچا کا ذکر کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: شاید انہیں قیامت کے دن میری شفاعت نفع دے اور انھیں جہنم کے اوپر والے حصے میں رکھا جائے۔ جہاں آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچے گی اور اس کے نتیجے میں ان کا دماغ کھولنے لگے گا۔

441- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بِهَذَا، وَقَالَ تَغْلِي مِنْهُ أُمُّ دِمَاغِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: دماغ کی اصل کھولنے لگے گی۔

104- بَابُ حَدِيثِ الإِسْرَاءِ

اسراء کا واقعہ

وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ المَسْجِدِ الحَرَامِ إِلَى المَسْجِدِ الأَقْصَى) (الإسراء 1:)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: پاکی ہے اسے جو اپنے بندے کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک (پ ۱۵ بنی اسرآئیل آیت ۱)

442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الحِجْرِ، فَجَلاَ اللَّهُ لِي بَيْتَ المَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں "حطیم" کے پاس کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے میرے لیے بیت المقدس کو واضح کر دیا اور میں نے اس کی نشانیوں کے متعلق ان کو بتانا شروع کر دیا میں بیت المقدس کی جانب دیکھتا جا رہا تھا۔

105- بَابُ المِعْرَاجِ

معراج کا بیان

443- حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مالک

442- صحیح بخاری:4433' مسند امام احمد:15076' سنن الکبریٰ للنسائی:11282' سنن نسائی:2091

443- صحیح بخاری:342' مسند امام احمد:17869' معجم الکبیر للطبرانی:599

هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ" : بَيْنَمَا أَنَا فِي الحَطِيمِ - وَرُبَّمَا قَالَ: فِي الحِجْرِ - مُضْطَجِعًا إِذْ أَتَانِي آتٍ، فَقَدَّ: قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: فَشَقَّ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - فَقُلْتُ لِلْجَارُودِ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي: مَا يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهِ إِلَى شِعْرَتِهِ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مِنْ قَصِّهِ إِلَى شِعْرَتِهِ - فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ دُونَ البَغْلِ، وَفَوْقَ الحِمَارِ أَبْيَضَ - فَقَالَ لَهُ الجَارُودُ: هُوَ البُرَاقُ يَا أَبَا حَمْزَةَ؟ قَالَ أَنَسٌ: نَعَمْ - يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ المَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلاَمَ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ

بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بات روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شب معراج کے متعلق بتاتے ہوئے فرمایا: میں حطیم میں سویا ہوا تھا ایک روایت میں مروی ہے "حجر" میں لیٹا ہوا تھا اسی اثناء کوئی شخص میرے پاس آیا میں نے اسے کچھ کہتے ہوئے سنا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے انہیں یہ کہتے ہوئے سنا اس نے یہاں سے لے کر یہاں تک کا حصہ چیر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد جارود سے دریافت کیا: یہاں سے لے کر یہاں تک سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے بتایا: گردن سے لے کر اور ناف کے نیچے موجود بالوں تک۔ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے بھی سنا ہے: سینے کی ہڈی سے لے کر ناف کے نیچے بالوں تک چیر دیا پھر اس نے میرا دل نکالا پھر ایک طشت لایا گیا جو سونے کا بنا ہوا تھا اور ایمان سے بھرا ہوا تھا میرے دل کو دھویا گیا اور اس میں حکمت اور ایمان کو بھر دیا گیا پھر اسے واپس اسکی جگہ پر رکھ دی گیا پھر ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا تھا اور گدھے سے بڑا تھا اور سفید رنگ کا تھا۔ جارود نے اس سے کہا: وہ براق تھا اے ابوحمزہ! حضرت انس نے جواب دیا: جی ہاں! اس کا ایک قدم اتنی دور پڑتا تھا جہاں تک نگاہ کام کرتی ہے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) مجھے اس پر سوار کیا گیا پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے اور حتیٰ کہ آسمان دنیا تک آ گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، دریافت کیا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبریل علیہ السلام دریافت کیا گیا: آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا: کیا ان کی جانب پیغام بھیجا گیا تھا؟

صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الْخَالَةِ، قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوسُفُ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِلَى إِدْرِيسَ، قَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتَّى

انہوں نے جواب دیا جی ہاں! کہا گیا۔ خوش آمدید! بہت اچھے مہمان آئے ہیں۔ پھر اس شخص نے دروازہ کھول دیا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ آپ ﷺ کے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجئے! میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا: پھر بولے: نیک بیٹے کو خوش آمدید اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان پر آئے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا: آپ کے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا، کیا انہیں بلوایا گیا ہے، جبرائیل علیہ السلام نے کہا جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان ہیں، پھر اس شخص نے دروازہ کھول دیا۔ پھر میں جب وہاں پہنچا تو وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام موجود تھے یہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ آپ ان دونوں کو سلام کریں! میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہا: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے ساتھ لے کر تیسرے آسمان پر گئے انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا: کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا آپ کے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان

أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ، قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا مُوسَى، قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالأَخِ الصَّالِحِ، وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ بَكَى، قِيلَ لَهُ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ غُلاَمًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ

آئے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دیا گیا میں وہاں پہنچا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے! میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ اور پھر بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل علیہ السلام مجھے لے کر چوتھے آسمان پر گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا پوچھا گی کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ہمراہ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ، انہوں نے پوچھا: کیا انہیں بلوایا گیا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ پھر دروازہ کھول دی گیا، جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ادریس علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے! میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر پانچویں آسمان پر گئے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: جبرائیل علیہ، السلام پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا حضرت محمد ﷺ کو بلایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں، جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ہارون علیہ السلام وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ حضرت اہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا:

فَرَدَّ السَّلَامَ. قَالَ: مَرْحَبًا بِالِابْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ رُفِعَتْ إِلَيَّ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، فَإِذَا نَبِقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ. قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى. وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ: هِيَ الْفِطْرَةُ الَّتِي أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلَوَاتُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ. فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ. فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ. فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ. فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ.

اور پھر بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چھٹے آسمان پر گئے اور دروازہ کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلوایا گیا ہے، جبریل نے جواب دیا: جی ہاں! کہا گیا خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کیجیے میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر بولے: نیک بھائی اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ جب میں آگے بڑھنے لگا تو وہ رو پڑے ان سے پوچھا گیا آپ کیوں رو رہے ہیں۔ وہ بولے: میں اس لیے رو رہا ہوں کیونکہ ایک ایسے نوجوان جنہیں میرے بعد مبعوث کیا گیا ہے ان کی امت سے تعلق رکھنے والے افراد زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوں گے، اس تعداد سے، جتنے میری امت کے اشخاص داخل ہوں گے۔ پھر جبرائیل مجھے لے کر ساتویں آسمان کی جانب گئے، جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل علیہ السلام پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا حضرت محمد ﷺ ان سے پوچھا گیا کیا ان کو بلوایا گیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! خوش آمدید کتنے اچھے مہمان آئے ہیں۔ جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ابراہیم علیہ وہاں موجود تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ آپ کے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ

فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ. فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. فَقَالَ: بِمَ أُمِرْتَ؟ قُلْتُ: أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لاَ تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ، وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ. فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ. قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنِّي أَرْضَى وَأُسَلِّمُ. قَالَ: فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي"

انہیں سلام کیجئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے جواب دیا اور بولے: بیٹے اور نیک نبی کو خوش آمدید۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں پھر میرے سامنے سدرۃ المنتہیٰ آیا اس کے پھل ''ہجر'' کے گھڑوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے یہاں سے چار نہریں نکلتی ہیں دو ظاہری ہیں اور دو باطنی ہیں۔ میں نے دریافت کیا: یہ دونوں کون سے قسم کی ہیں اے جبرائیل علیہ السلام! انہوں نے بتایا: باطنی دو نہریں جنت میں ہیں اور ظاہری نیل اور فرات ہیں۔ پھر میرے سامنے ''بیت المعمور'' آیا۔ پھر میرے سامنے شراب کا پاک برتن، دودھ کا ایک برتن اور شہد کا ایک برتن پیش کیا گیا میں نے دودھ کر پکڑ لیا۔ جبرائیل علیہ السلام بولے یہ وہ فطرت ہے جس پر آپ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قائم رہیں گے۔ پھر مجھ پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کی گئیں جب میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ میں نے جواب دیا: مجھے پچاس نمازیں روزانہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ بولے: آپ کی امت پچاس نمازیں روزانہ ادا نہیں کر سکے گی۔ اللہ کی قسم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے میں لوگوں کو آزما چکا ہوں۔ اور میں نے بنی اسرائیل کو آزمایا ہے۔ آپ واپس اپنے رب کے بارگاہ جایئے اور اپنی امت کے لیے کمی کی عرض کیجئے، میں واپس آیا تو اللہ تعالیٰ نے دس نمازیں معاف کر دیں۔ میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے یہی بات کی میں پھر واپس آیا، اللہ تعالیٰ نے پھر دس

معاف کردیں۔ میں پھر موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا تو انھوں نے یہی بات کی میں واپس آیا تو مجھے روزانہ دس نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہی بات کی پھر میں واپس آیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم دیا گیا۔ جب میں واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کو کس بات کا حکم دیا گیا ہے میں نے جواب دیا: مجھے روزانہ پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہ بولے: آپ کی امت پانچ نمازیں روزانہ ادا نہیں کر سکے گی۔ مجھے آپ سے پہلے کے لوگوں کا تجربہ ہے اور میں نے بنی اسرائیل کو آزمالیا ہے۔ آپ واپس اپنے رب کے پاس جائیں اور اس سے مزید کمی کی عرض کریں۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا: میں نے اپنے رب سے کئی دفعہ سوال کیا ہے اب مجھے حیا آتی ہے۔ اب میں اس بات پر راضی ہوں اور اس بات کو تسلیم کرتا ہوں۔ جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو کسی نے پکار کر کہا میں نے اپنا فرض نافذ کر دیا ہے اور اپنے بندوں کے لیے تخفیف کر دی ہے۔

444 - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) (الإسراء: 60) قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ، أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ المَقْدِسِ. قَالَ: (وَالشَّجَرَةَ المَلْعُونَةَ فِي القُرْآنِ) (الإسراء

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تمہیں دکھایا تھا مگر لوگوں کی آزمائش کو (پ ۱۵ بنی اسرآئیل آیت ۶۰) اس سے مراد آنکھوں کے ذریعے دیکھے جانے والے وہ خواب ہیں جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس رات دکھائے گئے جب انہیں بیت المقدس دکھایا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اور وہ پیڑ جس پر

444- صحیح بخاری: 4439، صحیح ابن حبان: 56، سنن الکبریٰ للنسائی: 11291، معجم الکبیر للطبرانی: 11641

60)، قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ.

قرآن میں لعنت ہے (پ ۱۵، بنی اسرآئیل آیت ٦٠)۔ اس سے مراد زقوم ہے۔

106- بَابُ وُفُودِ الأَنْصَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، وَبَيْعَةِ العَقَبَةِ

انصار کے وفود کی مکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری اور بیعت عقبہ

445- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، ح حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ، وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ، قَالَ: سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، بِطُولِهِ. قَالَ ابْنُ بُكَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ العَقَبَةِ، حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا

حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا ہو چکے تھے تو یہ انہیں ساتھ لے کر چلا کرتے تھے، میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے غزوہ تبوک سے موقع پر خود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے رہ جانے کے متعلق بات بیان کی، اس کے بعد طویل حدیث ہے جس میں یہ الفاظ ہیں: وہ بیان کرتے ہیں، میں عقبہ کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا، جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا اور اس کے مقابلے میں مجھے بدر میں شریک ہونے کی نسبت پسند نہیں ہے اگرچہ لوگ میں بدر کا ذکر عقبہ سے زیادہ ہے۔

446 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: كَانَ عَمْرٌو، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: شَهِدَ بِي خَالاَيَ العَقَبَةَ قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ، أَحَدُهُمَا البَرَاءُ بْنُ مَعْرُورٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے دو ماموں بھی (بیعت) عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں عینیہ فرماتے ہیں ان دونوں میں سے ایک کا نام ''براء بن مرور'' تھا۔

447 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَهُمْ قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں، میرے والد اور میرے ماموں اصحاب عقبہ میں شامل

446- صحیح بخاری: 3678

جَابِرٌ: أَنَا وَأَبِي وَخَالِي مِنْ أَصْحَابِ العَقَبَةِ

448 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللَّهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، مِنَ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمِنْ أَصْحَابِهِ لَيْلَةَ العَقَبَةِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: تَعَالَوْا بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لاَ تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا، وَلاَ تَسْرِقُوا، وَلاَ تَزْنُوا، وَلاَ تَقْتُلُوا أَوْلاَدَكُمْ، وَلاَ تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلاَ تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللَّهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ قَالَ: فَبَايَعْتُهُ عَلَى ذَلِكَ

449 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الخَيْرِ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ،

تھے۔

ابو ادریس بیان کرتے ہیں: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں غزوہ بدر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی۔ انہوں نے یہ بتایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: اس وقت آپ کے اطراف آپ کے کچھ صحابہ حاضر تھے، تم لوگ آگے آؤ اور میرے ہاتھ پر اس بات پر بیعت کرو کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، کسی پر جھوٹا الزام نہیں لگاؤ گے، نیکی کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو شخص اس عہد کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا اور تم میں سے جو شخص اس میں سے کسی بات کا مرتکب ہوگا اسے اس کی سزا ملے گی اور جو ان میں سے کسی ایک چیز کا مرتکب ہو اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے تو یہ اسکے لیے کفارہ ہوگی اور اگر کوئی ان میں سے کسی ایک چیز کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرما دے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا اگر وہ چاہے تو اسے سزا دے گا اور اگر چاہے تو اسے معاف کر دے گا۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر یہ بیعت کر لی۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں ان نقباء میں سے ایک ہوں جنہوں نے

449- صحیح بخاری:6470

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لاَ نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلاَ نَسْرِقَ، وَلاَ نَزْنِيَ، وَلاَ نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ، وَلاَ نَنْتَهِبَ، وَلاَ نَعْصِيَ، بِالْجَنَّةِ، إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ، فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا، كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ

نبی ﷺ کے دستِ مبارک پر بیعت کی تھی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی: ہم کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں ٹھہرائیں گے، ہم چوری نہیں کریں گے، ہم زنا نہیں کریں گے، کسی ایسے شخص کو قتل نہیں کریں گے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو اور ہم لوٹ مار نہیں کریں گے اور ہم نافرمانی نہیں کریں گے، اگر ہم ایسا کریں گے تو ہمیں جنت ملے گی اور اگر ہم ان میں سے کسی ایک جرم کے مرتکب ہوئے تو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

107- بَابُ تَزْوِيجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَائِشَةَ، وَقُدُومِهَا الْمَدِينَةَ، وَبِنَائِهِ بِهَا

نبی ﷺ کی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مدینہ منورہ آنا اور ان کی رخصتی

450- حَدَّثَنِي فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَنَزَلْنَا فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوُعِكْتُ فَتَمَرَّقَ شَعَرِي، فَوَفَى جُمَيْمَةً فَأَتَتْنِي أُمِّي أُمُّ رُومَانَ، وَإِنِّي لَفِي أُرْجُوحَةٍ، وَمَعِي صَوَاحِبُ لِي، فَصَرَخَتْ بِي فَأَتَيْتُهَا، لاَ أَدْرِي مَا تُرِيدُ بِي فَأَخَذَتْ بِيَدِي حَتَّى أَوْقَفَتْنِي عَلَى بَابِ الدَّارِ، وَإِنِّي لَأُنْهِجُ حَتَّى سَكَنَ بَعْضُ نَفَسِي، ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَاءٍ فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِي وَرَأْسِي، ثُمَّ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ نے جب میرے ساتھ شادی کی اس وقت میری عمر ۶ برس تھی۔ پھر ہم لوگ مدینہ منورہ آ گئے۔ بنو حارث بن خزرج کے محلے میں ہم نے پڑاؤ کیا مجھے بخار ہو گیا میں سخت بیمار ہو گئی۔ میرے بال جھڑ گئے چھوٹی سی چٹیا باقی رہ گئی۔ میری والدہ سیدہ ام رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس آئیں، میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ جھولے میں کھیل رہی تھی۔ انہوں نے بلند آواز میں مجھے بلایا میں ان کے پاس آئی مجھے نہیں پتہ تھا کہ ان کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور دروازے پر مجھے لا کر کھڑا کر دیا میں ہانپ رہی تھی۔ جب میری سانس کچھ

450- صحیح بخاری: 4861، سنن ابن ماجہ: 1876، مسند امام احمد: 2644، صحیح ابن حبان: 7097

أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ. فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْنَ عَلَى الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ، وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِنَّ، فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًى. فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

ٹھیک ہوئی تو انہوں نے تھوڑا سا پانی لے کر میرے چہرے اور سر کو صاف کیا۔ پھر وہ مجھے گھر کے اندر لے گئیں، وہاں کچھ انصاری خواتین گھر میں موجود تھیں۔ انہوں نے کہا: خیرو برکت کے ساتھ آئیں نیک نصیب لے کر آئیں۔ پھر میری والدہ نے مجھے ان کے حوالے کر دیا، انہوں نے مجھے تیار کیا چاشت کے وقت نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا میری عمر اس وقت نو سال تھی۔

451 - حَدَّثَنَا مُعَلًّى، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَهَا" : أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ، أَرَى أَنَّكِ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ : هَذِهِ امْرَأَتُكَ، فَاكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتِ، فَأَقُولُ: إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْضِهِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: خواب میں دو دفعہ تم مجھے دکھائی گئی ہو میں نے دیکھا کہ تم ریشمی چادر میں لپٹی ہوئی ہو اور فرشتہ یہ کہہ رہا ہے یہ آپ کی اہلیہ ہوں گی۔ میں نے اس چادر کو ہٹایا تو اس میں تم موجود تھی۔ میں نے یہ سوچا اگر یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے تو پھر ایسا ہو کر رہے گا۔

452 - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تُوُفِّيَتْ خَدِيجَةُ قَبْلَ مَخْرَجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلاَثِ سِنِينَ، فَلَبِثَ سَنَتَيْنِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، وَنَكَحَ عَائِشَةَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ، ثُمَّ بَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

ہشام اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی ﷺ کے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنے سے تین سال قبل سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ تقریباً دو سال بعد نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ برس تھی جس وقت سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رخصتی ہوئی اس وقت ان کی عمر نو برس تھی۔

451- صحیح بخاری:4790، سنن الکبریٰ للبیہقی:13270، معجم الکبیر للطبرانی:43، مسند اسحاق بن راھویہ:703

452- مستدرک للحاکم:4836، معجم الکبیر للطبرانی:1095

108 - بَابُ هِجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلاَ الهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الأَنْصَارِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ فِي المَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ، فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا اليَمَامَةُ، أَوْ هَجَرُ، فَإِذَا هِيَ المَدِينَةُ يَثْرِبُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی مدینہ منورہ کی جانب ہجرت

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اگر ہجرت ہوتی تو میں انصار کا ایک شخص ہوتا۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ہجرت کر کے ایک ایسی سرزمین کی جانب جا رہا ہوں جہاں کھجوروں کے باغات کثرت سے ہیں، میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ جگہ "یمامہ" یا "ھجر" ہوگی لیکن یہ مدینہ یعنی "یثرب" تھا۔

453 - حَدَّثَنَا الحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، يَقُولُ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، وَتَرَكَ نَمِرَةً، فَكُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلاَهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنْ إِذْخِرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ، فَهُوَ يَهْدِبُهَا

ابو وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کرنے کے لیے گئے، انہوں نے فرمایا: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگیا۔ ہم میں سے بعض لوگ گزر چکے ہیں جنہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا۔ ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو غزوہ احد کے روز شہید ہوئے تھے۔ انہوں نے صرف ایک چھوٹی چادر چھوڑی تھی جب ہم ان کا سر ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

453- صحیح بخاری:1217، جامع ترمذی:3853، مسند امام احمد:21096، سنن الکبریٰ للنسائی:2030، معجم الکبیر للطبرانی:3656، مصنف عبدالرزاق:6195

ہمیں ہدایت فرمائی کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ہم نے اس کے پاؤں پر تھوڑی سی گھاس رکھ دی تھی۔ ہم میں سے بعض وہ لوگ ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے توڑ کر استعمال کر رہے ہیں۔

454 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ

علقمہ بن وقاص بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عمل کا دار و مدار نیت پر ہوتا ہے، جس شخص کی ہجرت دنیا کے لیے ہوتی کہ وہ اسے حاصل کر لے یا کسی عورت کے لیے ہوگی تاکہ وہ اس سے شادی کر لے تو اس کی ہجرت اس کی جانب شمار ہوگی جس کی جانب اس نے کی ہے جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی جانب ہوگی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جانب شمار ہوگی۔

455 - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عَمْرٍو الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ جَبْرٍ المَكِّيِّ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: لاَ هِجْرَةَ بَعْدَ الفَتْحِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

456 - قَالَ: يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ وَحَدَّثَنِي الأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: زُرْتُ عَائِشَةَ مَعَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، فَسَأَلْنَاهَا عَنِ

عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں: میں عبید بن عمیر لیثی کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت کے لیے گیا، ہم نے ان سے ہجرت کے متعلق

454- صحیح بخاری:6311' جامع ترمذی:1647' سنن ابن ماجہ:4227' صحیح ابن حبان:4868' سنن الکبریٰ للنسائی:4736' معجم الاوسط للطبرانی:40' مسند حمیدی:28

456- صحیح بخاری:2914' صحیح ابن حبان:4867

الهِجْرَةِ فَقَالَتْ: لَا هِجْرَةَ اليَوْمَ، كَانَ المُؤْمِنُونَ يَفِرُّ أَحَدُهُمْ بِدِينِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَخَافَةَ أَنْ يُفْتَنَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا اليَوْمَ فَقَدْ أَظْهَرَ اللَّهُ الإِسْلاَمَ، وَاليَوْمَ يَعْبُدُ رَبَّهُ حَيْثُ شَاءَ، وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ

دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اب ہجرت نہیں رہی۔ پہلے مسلمان اپنے دین کی حفاظت کے لیے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرتے تھے تاکہ اپنے دین کی آزمائش سے محفوظ رہیں لیکن اب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرما دیا ہے آج کوئی بھی شخص جہاں چاہے اپنے رب کی عبادت کر سکتا ہے، البتہ جہاد اور نیت ابھی باقی ہیں۔

457 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: قَالَ هِشَامٌ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "أَنَّ سَعْدًا قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُجَاهِدَهُمْ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ، اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی "اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ بات یہ تھی کہ میں تیرے سبب سے ان لوگوں کے ساتھ جہاد کروں جنہوں نے تیرے رسول کو جھٹلایا ہے اور انہیں باہر نکال دیا اے اللہ! میرا یہ خیال ہے، اب تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔"

وَقَالَ أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ، مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا نَبِيَّكَ، وَأَخْرَجُوهُ مِنْ قُرَيْشٍ"

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بتایا تھا: انہوں نے یہ دعا کی۔ اس قوم کے ساتھ جنگ کروں جنہوں نے تیرے نبی کو جھٹلایا اور انہیں باہر نکال دیا وہ قوم قریش تھی۔

458 - حَدَّثَنَا مَطَرُ بْنُ الفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بُعِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعِينَ سَنَةً، فَمَكُثَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کو چالیس سال کی عمر مبارک میں مبعوث فرمایا گیا، آپ تیرہ سال مکہ میں مقیم رہے وہاں آپ پر وحی نازل ہوتی رہی پھر آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا، پھر آپ

457- صحیح بخاری: 451، سنن نسائی: 710، صحیح ابن حبان: 2027، سنن الکبریٰ للنسائی: 289، مسند ابویعلیٰ: 4477، معجم الکبیر للطبرانی: 5325

458- مسند امام احمد: 2110، سنن الکبریٰ للبیہقی: 11950

بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

نے ہجرت فرمائی دس سال (مدینہ منورہ) میں مقیم رہے جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ (۶۳) سال تھی۔

459 - حَدَّثَنِي مَطَرُ بْنُ الْفَضْلِ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَكَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ میں تیرہ برس قیام فرمایا جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

460 - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عُبَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنَّ عَبْدًا خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَعَجِبْنَا لَهُ، وَقَالَ النَّاسُ: انْظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ، يُخْبِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَيَّرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا، وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ، وَقَالَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے فرمایا: ایک بندے کو اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار دیا ہے، وہ اسے دنیاوی نعمتیں عطا کر دے یا اپنا قرب عطا کر دے تو اس بندے نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کر لیا ہے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رو پڑے اور بولے: ہم آپ کے عوض میں اپنے ماں باپ فدیہ کے طور پر دینے کے لیے تیار ہیں۔ ہمیں ان پر بڑی حیرت ہوئی۔ لوگوں نے کہا: ان بزرگ کی جانب دیکھیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک بندے کے متعلق ذکر کر رہے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے دنیاوی نعمتوں اور قرب میں سے کسی ایک چیز کا اختیار دیا ہے اور یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ ہم آپ کے عوض میں اپنے ماں باپ دے دیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہ اختیار نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ

459- صحیح مسلم:2351، مستدرک للحاکم:2956، معجم الکبیر للطبرانی:11205

460- صحیح بخاری:454، مسند امام احمد:11150، صحیح ابن حبان:6861

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، إِلَّا خُلَّةَ الْإِسْلَامِ. لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ إِلَّا خَوْخَةُ أَبِي بَكْرٍ

تعالیٰ عنہ اس کے متعلق ہم میں سے سب سے بہتر جانتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے ساتھ اور مال کے اعتبار سے میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابوبکر نے کیا ہے اگر مجھے اپنی امت میں سے کسی کو دوست بنانا ہوتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت باقی ہے۔ مسجد میں ابوبکر کے خاص دروازے کے علاوہ ہر دروازہ بند کر دیا جائے۔

461- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ، إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ، فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي، فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ. فَرَجَعَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، میرے والدین دینِ اسلام کے پیروکار ہیں۔ روزانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ صبح بھی اور شام بھی جب مسلمان آزمائش کا شکار ہوئے تو حضرت ابوبکر ہجرت کے ارادے سے حبشہ کی جانب روانہ ہوئے جب وہ ''برک غماد'' کے مقام پر پہنچے تو ان کی ملاقات ابن دغنہ سے ہوئی جو بوقارہ کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: ابوبکر تم کہاں جا رہے ہو۔ ابن دغنہ نے کہا: تم جیسا شخص نہ تو باہر جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے باہر نکالا جا سکتا ہے تم کمزور کی مدد کرتے ہو، رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتے ہو، پریشان حال کی مدد کرتے ہو، مہمان نوازی کرتے ہو اور ضرورت کے وقت لوگوں کی مدد کرتے ہو میں تمہیں پناہ دیتا ہوں تم واپس چلو اور اپنے رب کی اپنے شہر میں عبادت کرو۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آ گئے، ابن دغنہ بھی ان کے ساتھ واپس آیا۔ شام کے وقت ابن دغنہ قریش کے

461- صحیح بخاری:464' صحیح ابن حبان:6277' سنن الکبریٰ للبیہقی:11926' مسند اسحاق بن راھویہ:849

وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ، أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ، وَقَالُوا: لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ، وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً، لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ، فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ

سرداروں کے پاس گیا اور ان سے کہا: ابو بکر جیسا شخص باہر نہیں جا سکتا اور نہ ہی اسے باہر نکالا جا سکتا ہے کیا تم ایک ایسے شخص کو باہر نکال رہے ہو جو مصیبت زدہ کی مدد کرتا ہے، رشتہ داری کے حقوق کا خیال رکھتا ہے، پریشان حال کی مدد کرتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور ضرورت کے وقت لوگوں کی مدد کرتا ہے۔ قریش نے ابن دغنہ کی امان کو منظور کیا۔ انہوں نے ابن دغنہ سے کہا: تم ابو بکر کو یہ کہہ دو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرے۔ گھر میں نماز ادا کرے، جتنی چاہے قرأت کرے ہمیں اس کے ذریعے اذیت نہ پہنچائے اور اعلانیہ طور پر ایسا نہ کرے کیونکہ ہمیں یہ خدشہ ہے، وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو آزمائش میں مبتلا کر دے گا۔ ابن دغنہ نے یہ بات حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہی۔ اس کے بعد کچھ مدت تک حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتے رہے۔ انہوں نے اعلانیہ طور پر نماز ادا نہیں کی اور اپنے گھر سے باہر قرأت نہیں کی پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی۔ وہ اس میں نماز پڑھا کرتے تھے اور قرآن پاک پڑھا کرتے تھے، مشرکین کی عورتیں اور بچے چھپ کر انہیں سنا کرتے تھے وہ انہیں بہت اچھا لگتا تھا وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زیادہ رویا کرتے تھے، جب وہ قرآن پڑھتے تھے تو انہوں اپنی آنکھوں پر قابو نہیں رہتا تھا۔ اس بات سے قریش کے

ذِمَّتَكَ، فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ، وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِينَ: إِنِّي أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ. فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، وَرَجَعَ عَامَّةُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ إِلَى الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قِبَلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهُ، وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ وَهُوَ الْخَبَطُ، أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، قَالَ: عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَقَنِّعًا فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا، فَقَالَ أَبُو

مشرک سردار خوفزدہ ہو گئے۔ انہوں نے ابن دغنہ کو بلوایا وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ہم نے تمہارے امان دینے کے سبب ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرتا رہے لیکن اب وہ اس سے آگے بڑھ گیا ہے۔ اس نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور اعلانیہ طور پر نماز پڑھتا ہے اور وہاں قرأت کرتا ہے۔ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ وہ ہماری عورتوں اور بچوں کو آزمائش میں ڈال دے گا تم اسے روک دو اگر وہ چاہے تو اپنے گھر میں رب کی عبادت کرتا رہے اور اگر وہ انکار کرے اور اعلانیہ طور پر ایسا کرنا چاہے تو تم اس سے کہو کہ وہ تمہاری پناہ واپس کر دے کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم تمہاری پناہ کی خلاف ورزی کریں اور ہم ابوبکر کو اعلانیہ طور پر ایسا کرنے بھی نہیں دے سکتے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ ان دنوں مکہ میں رونق افروز تھے۔ نبی ﷺ نے مسلمانوں سے کہا: مجھے تمہاری ہجرت کی جگہ دکھائی گئی ہے اس کے دونوں کناروں کے درمیان میں کھجوروں کے بہت سے درخت ہیں۔ نبی ﷺ کے مدینہ منورہ ہجرت کرنے سے پہلے کچھ اور لوگ بھی ہجرت کر چکے تھے اور حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والے بھی بہت سے لوگ مدینہ منورہ کی جانب آ چکے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ جانے کے لیے سامان تیار کیا۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا تم انتظار کرو مجھے امید ہے مجھے بھی اجازت مل جائے گی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض

بَكْرٍ: فِدَاءٌ لَهُ أَبِي وَأُمِّي، وَاللّٰهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ. قَالَتْ: فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لَهُ فَدَخَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَكْرٍ: أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ، بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ. قَالَ: فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَخُذْ- بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ- إِحْدَى رَاحِلَتَيَّ هَاتَيْنِ. قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِالثَّمَنِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجَهَّزْنَاهُمَا أَحَثَّ الْجِهَازِ، وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ، فَقَطَعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِنْ نِطَاقِهَا، فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ، فَبِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ قَالَتْ: ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ بِغَارٍ فِي جَبَلِ ثَوْرٍ، فَكَمَنَا فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ، ثَقِفٌ لَقِنٌ، فَيُدْلِجُ مِنْ عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ، فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ كَبَائِتٍ، فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا، يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ، حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ، وَيَرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْحَةً مِنْ غَنَمٍ، فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ تَذْهَبُ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ، فَيَبِيتَانِ فِي رِسْلٍ، وَهُوَ لَبَنُ

کی: کیا آپ کو بھی یہ امید ہے، آپ بھی ہجرت فرمائیں گے؟ میرے باپ آپ پر قربان ہوں، نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے لیے ٹھہر گئے تاکہ ان کے ساتھ جائیں وہ پانی دو اونٹنیوں کو، جو ان کے پاس تھیں، لے کر کے پتے کھلاتے رہے چار ماہ تک یہی ہوتا رہا۔ عروہ بن بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں ایک دفعہ ہم لوگ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں موجود تھے۔ دوپہر کا وقت تھا کسی شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: یہاں نبی ﷺ تشریف لا رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے چہرہ ڈھانپا ہوا تھا اور یہ ایسا وقت تھا جب عام طور پر آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں اس وقت وہ کسی ضروری کام سے ہی آ سکتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی ﷺ تشریف لائے، آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ کو اجازت دی گئی، نبی ﷺ اندر تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب موجود سب لوگوں کو باہر نکال دو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یا رسول اللہ (ﷺ)! یہ سب آپ کے اہل خانہ ہیں، نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے نکلنے کا حکم مل گیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: کیا میں آپ کے ساتھ رہوں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! حضرت ابوبکر

مِنْحَتِهِمَا وَرَضِيفِهِمَا حَتَّى يَنْعِقَ بِهَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ. وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ، هَادِيًا خِرِّيتًا، وَالْخِرِّيتُ الْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ. قَدْ غَمَسَ حِلْفًا فِي آلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ السَّهْمِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا، وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ، وَالدَّلِيلُ، فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ السَّوَاحِلِ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں ان میں سے ایک آپ قبول فرما لیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں قیمت کے عوض میں لوں گا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ہم نے ان دونوں کے لیے سامان تیار کیا اور اسے ایک تھیلے میں ڈال دیا، سیدہ اسماء نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر تھیلے کا منہ بند کر دیا اسی لیے ان کا نام ''ذات النطاقین'' ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جبل ثور میں موجود غار میں کچھ مدت رہے وہ تین روز تک وہاں رہے۔ عبداللہ بن ابوبکر جو نوجوان، سمجھ دار اور تیز شخص تھے۔ وہ رات کے وقت ان کے پاس رہتے تھے اور صبح کے وقت وہاں سے آجاتے تھے اور قریش کے ساتھ بیٹھ جاتے تھے۔ یوں جیسے رات مکہ میں رہے ہیں وہ جو بھی بات سنتے تھے اسے محفوظ رکھتے تھے اور پھر ان دونوں حضرات کے پاس آ کر انہیں بتا دیا کرتے تھے۔ جب تاریکی پھیل جاتی تھی تو عامر بن فہیرہ جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے دن بھر بکریاں چرانے کے بعد ان کے پاس بکریاں لے آیا کرتے تھے اور رات کے وقت یہ دونوں حضرات تازہ دودھ پی لیا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ صبح کے وقت اندھیرے میں عامر ان بکریوں کو ہاں سے لے جایا کرتے تھے ان تین راتوں میں ہر رات ایسا ہی ہوتا رہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوزید سے تعلق رکھنے والے، راستے کے ماہر شخص کو

اجرت پر حاصل کیا اس نے عاص بن وائل کی آل سے متعلق حلف اٹھایا ہوا تھا یہ قریش کے دین کا پیروکار تھا۔ ان دونوں نے اس امین بنایا اور دونوں اونٹنیاں اس کے سپرد کر دیں کہ وہ تیسری صبح انہیں لے کر وہاں آجائے عامر بن فہیرہ ان دونوں اونٹنیوں اور اس شخص کو ساتھ لے کر وہاں آ گیا ان حضرات نے ساحلی راستے کو اختیار کیا۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ، وَهُوَ ابْنُ أَخِي سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سُرَاقَةَ بْنَ جُعْشُمٍ يَقُولُ: جَاءَنَا رُسُلُ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، دِيَةَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا، مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسَرَهُ، فَبَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي مُدْلِجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ آنِفًا أَسْوِدَةً بِالسَّاحِلِ، أُرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ. قَالَ سُرَاقَةُ: فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُمْ لَيْسُوا بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلاَنًا وَفُلاَنًا، انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي المَجْلِسِ سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَتِي أَنْ تَخْرُجَ بِفَرَسِي، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ، فَتَحْبِسَهَا عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ البَيْتِ، فَحَطَطْتُ بِزُجِّهِ الأَرْضَ، وَخَفَضْتُ عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا تُقَرِّبُ بِي، حَتَّى

ابن شہاب بیان کرتے ہیں: عبدالرحمٰن بن مالک نے جو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بھتیجے ہیں، مجھے بتایا: ان کے والد نے انہیں بتایا کہ انہوں نے سراقہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: کفار قریش کے قاصد ہمارے پاس آئے اور انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہ بتایا: ان میں سے ہر ایک کی دیت اس شخص کر دی جائے گی جو انہیں قتل کرے گا یا قید کرے گا میں اپنی قوم بنو مدلج کے کچھ لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی آیا ہمارے پاس آکر کھڑا ہوا ہم لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ بولا: اے سراقہ! میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ساحل کی جانب کچھ لوگوں کو دیکھا ہے، میرا خیال ہے وہ محمد اور اس کے ساتھی ہیں۔ سراقہ نے کہا: مجھے اندازہ ہوگیا کہ یہ وہی لوگ ہوں گے، میں نے اس سے کہا: نہیں یہ وہ لوگ نہیں ہوں گے تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا، جو ابھی ہماری آنکھوں کے سامنے یہاں سے گئے ہیں۔ پھر میں کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا پھر وہاں سے اٹھا اور گھر آیا میں نے اپنی کنیز سے کہا: تم میرا گھوڑا نکالو اور اسے فلاں ٹیلے کے پیچھے جا کر کھڑا کر دو۔ میں نے اپنا

دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى كِنَانَتِي، فَاسْتَخْرَجْتُ مِنْهَا الأَزْلاَمَ فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لاَ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَرَكِبْتُ فَرَسِي، وَعَصَيْتُ الأَزْلاَمَ، تُقَرِّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ لاَ يَلْتَفِتُ، وَأَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ الِالْتِفَاتَ، سَاخَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الأَرْضِ، حَتَّى بَلَغَتَا الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَرْتُ عَنْهَا، ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَنَهَضَتْ، فَلَمْ تَكَدْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً، إِذَا لِأَثَرِ يَدَيْهَا عُثَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالأَزْلاَمِ، فَخَرَجَ الَّذِي أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالأَمَانِ فَوَقَفُوا، فَرَكِبْتُ فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الحَبْسِ عَنْهُمْ، أَنْ سَيَظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ، وَأَخْبَرْتُهُمْ أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ الزَّادَ وَالمَتَاعَ، فَلَمْ يَرْزَآنِي وَلَمْ يَسْأَلاَنِي، إِلَّا أَنْ قَالَ: أَخْفِ عَنَّا. فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرَ بْنَ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

نیزہ نکالا اور گھر کے پیچھے کی جانب سے باہر نکلا میں نے اس کی انی کے ذریعے زمین پر لکیر لگائی اور اس کے اوپر والے حصے کو نیچے کر دیا پھر میں اپنے گھوڑے کے پاس آیا اس پر سوار ہوا اور اسے ایڑھ لگا تا ہوا آن کی آن میں ان حضرات کے پاس پہنچ گیا میرے گھوڑے کو ٹھوکر لگی میں اس سے گر گیا میں اٹھا میں نے اپنا ہاتھ اپنے ترکش کی جانب بڑھایا اس میں سے تیر نکالے تاکہ اس کے ذریعے فال نکالوں کہ کیا میں ان کو ضرر پہنچا سکتا ہوں یا نہیں؟ نتیجے جو نکلا وہ مجھے پسند نہیں تھا میں پھر اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور فال کا انکار کر دیا میں جب ان کے قریب پہنچا تو میں تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرأت کی آواز سنی آپ ادھر ادھر توجہ نہیں کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بکثرت ادھر ادھر دیکھ رہے تھے۔ میرے گھوڑے کے دو پاؤں زمین میں دھنس گئے۔ وہ گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے تھے میں اس سے اترا میں نے اسے ڈانٹا وہ ہنہنایا لیکن پاؤں باہر نہیں نکلے پھر جب وہ سیدھا کھڑا ہوا تو اس کے پاؤں کے نیچے سے دھویں جیسا غبار اوپر کی جانب جانے لگا، میں نے پھر تیروں کے ذریعے فال نکالی تو جواب میری پسند کے مطابق نہیں تھا، میں نے ان حضرات کو امان کے لیے کہا وہ ٹھہر گئے، میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور ان کے پاس آیا اس وقت جب میرا گھوڑا ان تک نہیں پہنچ سکا تھا تو مجھے اندازہ ہو گیا کہ عنقریب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب آ جائیں گے، میں نے ان سے کہا: آپ کی قوم نے آپ کے لیے دیت مقرر کی ہے

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ الزُّبَيْرَ فِي رَكْبٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّأْمِ، فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَرُّ الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا انْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِهِمْ، لِأَمْرٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَبَصُرَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مُبَيَّضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ، هَذَا جَدُّكُمُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَثَارَ الْمُسْلِمُونَ إِلَى السِّلاَحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ، حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي

اور میں نے انہیں لوگوں کے متعلق بتایا: ان کے کیا ارادے ہیں، پھر میں نے کچھ سامان وغیرہ پیش کیا تو انہوں نے اسے قبول نہیں کیا اور مجھ سے کوئی سوال بھی نہیں کیا، صرف اتنا کہا ہمارے معاملے کو خفیہ رکھنا میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ میرے لیے امن کی تحریر لکھ دیں۔ انہوں نے عامر کو ہدایت کی اس نے میرے لیے چمڑے کے اوپر ایک رقعہ لکھ دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ان حضرات کی ملاقات حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی جو چند مسلمانوں کے ساتھ تجارت کی غرض سے شام سے آ رہے تھے۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید کپڑے پہنائے، مدینہ منورہ میں مسلمانوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے روانگی کا سن لیا تھا، وہ روزانہ "حرہ" تک آتے تھے آپ کا انتظار کرتے حتیٰ کہ دوپہر کی گرمی انہیں واپس جانے پر مجبور کر دیتی تھی۔ ایک دن طویل انتظار کے بعد وہ لوگ واپس چلے گئے جب وہ اپنے گھروں میں پہنچ گئے تو ایک یہودی شخص نے اپنے گھر کے اوپر چڑھ کر کسی چیز کو دیکھنا چاہا، اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھی نظر آئے۔ جنہوں نے سفید کپڑے پہن رکھے تھے ان پر سراب کا گمان نہیں ہوتا تھا۔ یہودی نے اونچی آواز میں کہا: اے عربوں کے گروہ! یہ تمہارا نصیب آ گیا ہے جس کا تم انتظار کر رہے تھے۔ مسلمان اپنے ہتھیار لے کر آئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا "حرہ" کے سامنے استقبال

بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعٍ الأَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامِتًا، فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الأَنْصَارِ - مِمَّنْ لَمْ يَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يُحَيِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ بِرِدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، وَأُسِّسَ الْمَسْجِدُ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مِرْبَدًا لِلتَّمْرِ، لِسُهَيْلٍ وَسَهْلٍ غُلاَمَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي حَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ زُرَارَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَرَكَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ: هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ. ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلاَمَيْنِ فَسَاوَمَهُمَا بِالْمِرْبَدِ لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالاَ: لاَ، بَلْ نَهَبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُمَا هِبَةً حَتَّى ابْتَاعَهُ مِنْهُمَا، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کیا۔ نبی ﷺ دائیں جانب ہوئے آپ نے عمرو بن عوف کے محلے میں پڑاؤ کیا یہ پیر کا دن تھا اور ربیع الاول کا مہینہ تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں سے ملنے کے لیے کھڑے ہوگئے نبی ﷺ خاموش بیٹھے رہے جو بھی انصاری آتا اس نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا ہوتا تھا وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سلام کرتا، جب دھوپ پھیل گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی چادر سے نبی ﷺ پر سایہ کردیا، تو دوسرے لوگوں کو نبی ﷺ کی پہچان ہوئی، اس کے بعد نبی ﷺ عمرو بن عوف کے محلے میں دس روز تک جلوہ فرما اور یہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی تھی۔ نبی ﷺ نے یہاں نمازیں ادا کیں پھر آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور لوگ آپ کو ساتھ لے کر روانہ ہوئے وہ سواری نبی ﷺ کی مسجد کے قریب، مدینہ منورہ میں آکر بیٹھ گئی یہ وہی جگہ ہے جہاں اب مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ یہاں کھجور سکھانے کی جگہ تھی جو سہیل اور سہل نامی دو یتیم بچوں کی ملکیت تھی۔ وہ حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زیر تربیت تھے۔ جب آپ کی سواری بیٹھ گئی تو آپ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہی قیام ہوگا۔ پھر نبی ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلایا ان سے اس جگہ کی قیمت کے متعلق دریافت فرمایا تاکہ اس جگہ کو مسجد بنادیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ (ﷺ)! یہ ہم آپ کو بغیر معاوضے کے پیش کرتے ہیں، نبی ﷺ نے معاضے کے بغیر اسے قبول کرنے سے انکار کردیا آپ

وَسَلَّمَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّبِنَ فِي بُنْيَانِهِ وَيَقُولُ، وَهُوَ يَنْقُلُ اللَّبِنَ" : هَذَا الحِمَالُ لاَ حِمَالَ خَيْبَرْ، هَذَا أَبَرُّ رَبَّنَا وَأَطْهَرْ، وَيَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّ الأَجْرَ أَجْرُ الآخِرَهْ، فَارْحَمِ الأَنْصَارَ، وَالمُهَاجِرَهْ" فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ رَجُلٍ مِنَ المُسْلِمِينَ لَمْ يُسَمَّ لِي قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ يَبْلُغْنَا فِي الأَحَادِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمَثَّلَ بِبَيْتِ شِعْرٍ تَامٍّ غَيْرَ هَذَا البَيْتِ

نے ان دونوں سے اس جگہ کو خریدا اور وہاں مسجد بنائی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں کے ساتھ مسجد کی تعمیر کے لیے اینٹیں منتقل کرتے تھے اور یہ کہتے تھے: یہ بوجھ خیبر کا بوجھ نہیں ہے یہ ہمارے رب کی بارگاہ میں بہت نیکی والا اور پاکیزہ کام ہے۔ آپ یہ بھی فرما رہے تھے: اے اللہ! جو صرف آخرت کا اجر ہے تو مہاجرین اور انصار پر رحم کر۔ آپ نے کسی مسلمان کا شعر بھی پڑھا تھا، راوی نے اس مسلمان کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

462- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، وَفَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا" صَنَعْتُ سُفْرَةً لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ، حِينَ أَرَادَا المَدِينَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي: مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُهُ إِلَّا نِطَاقِي، قَالَ: فَشُقِّيهِ فَفَعَلْتُ فَسُمِّيتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ" قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَسْمَاءُ ذَاتَ النِّطَاقِ

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا جب ان دونوں حضرات نے مدینہ منورہ کی جانب روانگی کا ارادہ کیا، سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، جب میں نے اپنے والد سے کہا مجھے کوئی ایسی چیز نہیں مل رہی جس کے ذریعے میں اسے باندھ دوں صرف میرا کمر بند ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم اس کے دو حصے کر لو تو میں نے ایسا ہی کیا اسی وجہ سے میرا نام "ذات النطاقین" رکھا گیا۔

463- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ" : لَمَّا أَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ تَبِعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَدَعَا عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاخَتْ بِهِ فَرَسُهُ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ لِي

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو سراقہ بن مالک آپ کے تعاقب میں آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے لیے دعائے ضرر کی تو اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا اس نے درخواست کی آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لیے دعا کیجئے، میں آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

462- صحیح بخاری:2817، معجم الکبیر للطبرانی:209

463- مسند امام احمد:18494

وَلاَ أَضُرُّكَ. فَدَعَا لَهُ. قَالَ: فَعَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ بِرَاعٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، فَأَتَيْتُهُ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ"

نے اس کے لیے دعا کی راوی بیان کرتے ہیں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیاس محسوس ہوئی آپ ایک چرواہے کے پاس سے گزرے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک پیالہ لیا اس میں تھوڑا سا دودھ دوہ لیا۔ پھر میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اسے پی لیا حتیٰ کہ میں راضی ہو گیا۔

464 - حَدَّثَنِي زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَتْ: فَخَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمٌّ فَأَتَيْتُ المَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ، ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا، ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ حَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ، وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ تَابَعَهُ خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا هَاجَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلَى

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پیٹ میں تھے، وہ بیان کرتی ہیں جب میں ہجرت کی غرض سے نکلی تو میں اپنی (مدت) پوری کر چکی تھی میں مدینہ منورہ آ گئی وہاں میں نے قباء میں پڑاؤ کیا۔ میں نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قباء میں جنم دیا پھر میں اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں نے اسے آپ کی گود میں رکھ دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک کھجور منگوائی۔ آپ نے اسے چبایا اپنا لعاب مبارک عبداللہ کے منہ میں ڈال دیا۔ اس کے پیٹ میں جانے والی سب سے پہلی غذا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب مبارک تھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھجور کے ذریعے اسے گھٹی دی پھر اس کے لیے دعا کی اور برکت کی دعا کی، یہ اسلام میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ تھا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب جب ہجرت کی تھی اس وقت وہ حمل کی حالت میں تھیں۔

465 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: اسلام

464- صحیح بخاری: 5152' مسند امام احمد: 26983' سنن الکبری للبیہقی: 11927

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَوَّلُ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الإِسْلاَمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ أَتَوْا بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَمْرَةً فَلاَكَهَا، ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي فِيهِ، فَأَوَّلُ مَا دَخَلَ بَطْنَهُ رِيقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ عبداللہ بن زبیر تھا۔ لوگ اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کھجور لی۔ آپ نے اسے چبایا پھر اسے اس کے منہ میں داخل کر دیا تو اس کے پیٹ میں جانے والی سب سے پہلی غذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن تھی۔

466 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى المَدِينَةِ وَهُوَ مُرْدِفٌ أَبَا بَكْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ شَيْخٌ يُعْرَفُ، وَنَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَابٌّ لاَ يُعْرَفُ، قَالَ: فَيَلْقَى الرَّجُلُ أَبَا بَكْرٍ فَيَقُولُ يَا أَبَا بَكْرٍ مَنْ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْكَ؟ فَيَقُولُ: هَذَا الرَّجُلُ يَهْدِينِي السَّبِيلَ، قَالَ: فَيَحْسِبُ الحَاسِبُ أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي الطَّرِيقَ، وَإِنَّمَا يَعْنِي سَبِيلَ الخَيْرِ، فَالْتَفَتَ أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا هُوَ بِفَارِسٍ قَدْ لَحِقَهُمْ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا فَارِسٌ قَدْ لَحِقَ بِنَا، فَالْتَفَتَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ اصْرَعْهُ . فَصَرَعَهُ الفَرَسُ، ثُمَّ قَامَتْ تُحَمْحِمُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، مُرْنِي بِمَا شِئْتَ، قَالَ: فَقِفْ مَكَانَكَ، لاَ تَتْرُكَنَّ أَحَدًا يَلْحَقُ بِنَا . قَالَ: "فَكَانَ أَوَّلَ النَّهَارِ جَاهِدًا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ آپ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بوڑھے لگتے تھے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوان محسوس ہوتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، ایک شخص حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا۔ اس نے پوچھا، ابوبکر: یہ کون صاحب ہیں، جو آپ کے آگے جا رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا یہ وہ صاحب ہیں جو میری راستے کی جانب رہنمائی کر رہے ہیں۔ سمجھنے والے نے یہ سمجھا کہ اس سے مراد راستہ ہے۔ جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد بھلائی کا راستہ تھا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مڑ کر دیکھا تو پیچھے کوئی سوار آ رہا تھا جو ان کے پاس پہنچنے والا تھا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سوار ہمارے پاس پہنچنے والا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا آپ نے دعا کی اے اللہ! اسے گرا دے تو اس کے گھوڑے نے اسے گرا دیا۔ وہ پھر اٹھا اور ہنہنانے لگا۔ اس شخص نے عرض کی اے اللہ کے

466- مسند امام احمد: 13228

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَكَانَ آخِرَ النَّهَارِ مَسْلَحَةً لَهُ. فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَانِبَ الْحَرَّةِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى الأَنْصَارِ فَجَاءُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِمَا، وَقَالُوا: ارْكَبَا آمِنَيْنِ مُطَاعَيْنِ. فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَحَفُّوا دُونَهُمَا بِالسِّلاَحِ، فَقِيلَ فِي الْمَدِينَةِ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَشْرَفُوا يَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ: جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ، جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ. فَأَقْبَلَ يَسِيرُ حَتَّى نَزَلَ جَانِبَ دَارِ أَبِي أَيُّوبَ. فَإِنَّهُ لَيُحَدِّثُ أَهْلَهُ إِذْ سَمِعَ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ، وَهُوَ فِي نَخْلٍ لِأَهْلِهِ يَخْتَرِفُ لَهُمْ. فَعَجِلَ أَنْ يَضَعَ الَّذِي يَخْتَرِفُ لَهُمْ فِيهَا، فَجَاءَ وَهِيَ مَعَهُ، فَسَمِعَ مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ بُيُوتِ أَهْلِنَا أَقْرَبُ. فَقَالَ أَبُو أَيُّوبَ: أَنَا يَا نَبِيَّ اللَّهِ، هَذِهِ دَارِي وَهَذَا بَابِي، قَالَ: فَانْطَلِقْ فَهَيِّئْ لَنَا مَقِيلًا. قَالَ: قُومَا عَلَى بَرَكَةِ اللَّهِ. فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلاَمٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، وَأَنَّكَ جِئْتَ بِحَقٍّ، وَقَدْ عَلِمَتْ يَهُودُ أَنِّي سَيِّدُهُمْ وَابْنُ سَيِّدِهِمْ. وَأَعْلَمُهُمْ وَابْنُ أَعْلَمِهِمْ. فَادْعُهُمْ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ، فَإِنَّهُمْ إِنْ يَعْلَمُوا أَنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ قَالُوا فِيَّ مَا لَيْسَ فِيَّ. فَأَرْسَلَ نَبِيُّ اللَّهِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو اور کسی بھی شخص کو ہم تک نہ پہنچنے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں، دن کی ابتداء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کوشش کرنے والا دن کے اختتام پر آپ کی حفاظت کرنے والا بن چکا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ''حرہ'' کے ایک طرف پڑاؤ کیا پھر آپ نے انصار کو پیغام بھیجا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے ان دونوں حضرات کو سلام کیا اور انہوں نے یہ درخواست کی آپ دونوں سوار ہو جائیں اور امن کی حالت میں، جبکہ آپ کی پیروی کی جا رہی ہو چلیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہوئے۔ انصار نے ان دونوں حضرات کے چاروں طرف ہتھیاروں کے ساتھ ہو گئے۔ مدینہ منورہ میں یہ کہا جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نبی آ گئے ہیں۔ لوگ جھانک کر دیکھ رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے کہ اللہ کے نبی آ گئے ہیں، اللہ کے نبی آ گئے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے حتیٰ کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کے پاس آ کر ٹھہرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر والوں کے ساتھ گفتگو فرما رہے تھے۔ اسی اثناء حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ کی آمد کے متعلق معلوم ہوا وہ اس وقت اپنے گھر والوں کے باغ میں موجود تھے اور وہاں سے کچھ کھجوریں چن رہے تھے۔ انہوں نے تیزی کے ساتھ ان کھجوروں کو وہاں سے چن لیا پھر وہ آئے ان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلُوا فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ وَيْلَكُمْ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، وَأَنِّي جِئْتُكُمْ بِحَقٍّ فَأَسْلِمُوا. قَالُوا: مَا نَعْلَمُهُ، قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ. قَالَ: فَأَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: ذَاكَ سَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا، وَأَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ. قَالَ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ؟ قَالُوا: حَاشَى لِلّٰهِ مَا كَانَ لِيُسْلِمَ. قَالَ: يَا ابْنَ سَلَامٍ اخْرُجْ عَلَيْهِمْ. فَخَرَجَ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، إِنَّكُمْ لَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنَّهُ جَاءَ بِحَقٍّ. فَقَالُوا: كَذَبْتَ. فَأَخْرَجَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی زوجہ ان کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے نبی ﷺ کا کلام سنا پھر واپس اپنی بیوی کے پاس گئے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا ہمارے رشتے داروں میں سب سے زیادہ قریبی گھر کس کا ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میرا یہ گھر ہے اور یہ میرا دروازہ ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم چلو اور ہمارے قیلولے کا انتظام کرو۔ انہوں نے عرض کی آپ دونوں حضرات اللہ تعالیٰ کی برکت کے ساتھ تشریف لے چلیں۔ جب نبی ﷺ تشریف لے آئے تو حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آ گئے۔ انہوں نے عرض کی میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ یہ بات یہود کے علم میں ہے کہ میں ان کا سردار ہوں اور ان کے سردار کا بیٹا ہوں۔ ان میں سب سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور ان میں سے سب سے بڑے عالم کا بیٹا ہوں۔ آپ انہیں بلائیں اور ان سے میرے بارے میں دریافت فرمائیں۔ اس کے قبل کہ انہیں اس بات کا معلوم ہو جائے کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں کیونکہ اگر انہیں اس بات کا علم ہو گیا کہ میں اسلام قبول کر چکا ہوں تو وہ میرے متعلق وہ باتیں کہیں گے جو مجھ میں نہیں ہیں۔ نبی ﷺ نے انہیں بلایا وہ لوگ آئے وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! تمہاری بربادی! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس اللہ تعالیٰ کی قسم! جس کے علاوہ اور کوئی معبود

نہیں ہے تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں درحقیقت اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور میں تمہارے پاس حق کے ساتھ آیا ہوں تم لوگ اسلام قبول کرلو۔ انہوں نے جواب دیا۔ ہمیں یہ بات نہیں معلوم۔ انہوں نے نبی ﷺ سے یہ بات کہی اور یہ بات نبی ﷺ نے تین دفعہ فرمائی۔ پھر نبی ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے درمیان عبداللہ بن سلام کی کیا حیثیت ہے۔ انہوں نے جواب دیا وہ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں ہمارے سب سے بڑے عالم ہیں اور ہمارے سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا اگر وہ اسلام قبول کرلیں تو تمہاری کیا رائے ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا۔، اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے وہ اسلام قبول نہیں کر سکتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابن سلام! ان کے پاس سامنے آؤ! وہ سامنے آئے۔ انہوں نے کہا اے یہودیوں کے گروہ تم اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ یہ اللہ کے رسول ہیں اور یہ حق کے ساتھ آئے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں پھر نبی ﷺ نے انہیں باہر نکلوادیا۔

467 - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرَضَ لِلْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فِي أَرْبَعَةٍ، وَفَرَضَ لِابْنِ عُمَرَ ثَلَاثَةَ آلَافٍ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع میں ہجرت کرنے والوں کے لیے چار ہزار درہم وظیفہ مقرر کیا لیکن انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین ہزار پانچ سو درہم دیئے۔ حضرت

وَخَمْسَ مِائَةٍ، فَقِيلَ لَهُ هُوَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَلِمَ نَقَصْتَهُ مِنْ أَرْبَعَةِ آلَافٍ، فَقَالَ" : إِنَّمَا هَاجَرَ بِهِ أَبَوَاهُ يَقُولُ: لَيْسَ هُوَ كَمَنْ هَاجَرَ بِنَفْسِهِ"

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا یہ بھی مہاجرین میں شامل ہیں۔ اب انھیں چار ہزار سے کم کیوں دے رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا: اسے اس کے والدین نے ہجرت کروائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ اس شخص کی طرح نہیں ہوسکتا جس نے خود ہجرت کی ہو۔

468 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے۔

469 - وحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ الأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ، وَوَجَبَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ، فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ، فَلَمْ نَجِدْ شَيْئًا نُكَفِّنُهُ فِيهِ إِلَّا نَمِرَةً، كُنَّا إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلاَهُ، فَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ بِهَا، وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنْ إِذْخِرٍ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا

حضرت خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول تھا۔ ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے لازم ہوگیا۔ ہم میں سے بعض لوگ رخصت ہو چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے اجر میں سے کچھ بھی نہیں کھایا۔ ان میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جو غزوہ احد کے روز شہید ہوئے۔ ہمیں کوئی ایسی چیز نہیں ملی جس میں ہم انہیں کفن دیتے۔ صرف ایک چادر تھی اگر ہم اس سے ان کے سر کو ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور اگر ہم اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر ظاہر ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہدایت فرمائی کہ ہم اس سے ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر ''اذخر'' (گھاس) رکھ دیں جبکہ ہم میں سے کچھ لوگ وہ

469- صحیح بخاری:1217' سنن ابوداؤد:3155' مسند امام احمد:21096' سنن الکبریٰ للنسائی:2030' سنن الکبریٰ للبیہقی:6474' مسند حمیدی:155' مصنف عبدالرزاق:6195

470 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عَوْفٌ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لاَ، قَالَ: فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ: "يَا أَبَا مُوسَى، هَلْ يَسُرُّكَ إِسْلاَمُنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهِجْرَتُنَا مَعَهُ، وَجِهَادُنَا مَعَهُ، وَعَمَلُنَا كُلُّهُ مَعَهُ، بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ، كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ؟ فَقَالَ أَبِي: لاَ وَاللَّهِ، قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَلَّيْنَا، وَصُمْنَا، وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا، وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ، وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ، فَقَالَ أَبِي: لَكِنِّي أَنَا، وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ، لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا، وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ، فَقُلْتُ: إِنَّ أَبَاكَ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنْ أَبِي"

ہیں جن کا پھل تیار ہو چکا ہے اور وہ اسے توڑ کر کھا رہے ہیں۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا آپ کو معلوم ہے؟ میرے والد نے آپ کے والد سے کیا کہا تھا؟ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: میں نے جواب دیا: نہیں! تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے والد نے آپ کے والد سے کہا تھا، اے ابو موسیٰ کیا آپ کو یہ بات پسند ہے کہ ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسلام قبول کرنا، آپ کے ساتھ ہجرت کرنا، آپ کی معیت میں جہاد میں حصہ لینا اور آپ کی ہمراہی میں ہر طرح کا عمل کرنا وہ ہمارے لیے ٹھنڈک کا سبب ہو اور آپ کے بعد ہم نے جو بھی عمل کئے ان کا نتیجہ برابر ہو اور ہمیں نجات مل جائے؟ تو تمہارے والد (حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے جواب دیا نہیں! اللہ تعالیٰ کی قسم! ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی جہاد کیا ہے۔ نمازیں ادا کی ہیں، روزے رکھے ہیں، نیکی کے بہت سے کام کیے ہیں، ہمارے ہاتھوں پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ ہمیں اس کے (اجر و ثواب) کی امید ہے۔ میرے والد نے کہا لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے تو اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں عمر کی جان ہے۔ میری یہ خواہش ہے (پہلے اعمال) ہمارے لیے ٹھنڈک کا سبب ہوں لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم نے جو

470- مستدرک للحاکم: 5967، سنن الکبریٰ للبیہقی: 12818

عمل کئے ہیں۔ ہمیں ان سے برابری کی سطح پر (یعنی کسی ثواب یا عذاب کے بغیر) نجات مل جائے۔ (حضرت ابوبردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! آپ کے والد میرے والد سے بہتر تھے۔

471 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ، أَوْ بَلَغَنِي عَنْهُ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، إِذَا قِيلَ لَهُ هَاجَرَ قَبْلَ أَبِيهِ يَغْضَبُ، قَالَ" : وَقَدِمْتُ أَنَا وَعُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدْنَاهُ قَائِلًا، فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَنْزِلِ فَأَرْسَلَنِي عُمَرُ، وَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ هَلِ اسْتَيْقَظَ فَأَتَيْتُهُ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَبَايَعْتُهُ، ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ قَدِ اسْتَيْقَظَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَيْهِ نُهَرْوِلُ هَرْوَلَةً حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ، فَبَايَعَهُ ثُمَّ بَايَعْتُهُ" .

ابوعثمان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا جب ان سے یہ کہا گیا کہ انہوں نے اپنے والد سے پہلے ہجرت کی تھی تو وہ غصے میں آگئے اور بولے: میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ ہم نے آپ کو آرام کرتے ہوئے پایا تو ہم اپنے گھر واپس چلے گئے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بھیجا۔ انہوں نے فرمایا: تم جا کر دیکھ کر آؤ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو چکے ہیں۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کی بیعت کی پھر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدار ہو چکے ہیں؟ اس کے بعد ہم تیزی سے چلتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب روانہ ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے حاضری دی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی پھر میں نے آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔

472 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا شُرَيْحُ

ابواسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں

471- فضائل الصحابۃ:367

472- صحیح بخاری:3452، مسند امام احمد:3

بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، يُحَدِّثُ قَالَ: ابْتَاعَ أَبُو بَكْرٍ مِنْ عَازِبٍ رَحْلًا، فَحَمَلْتُهُ مَعَهُ، قَالَ: فَسَأَلَهُ عَازِبٌ عَنْ مَسِيرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ" : أُخِذَ عَلَيْنَا بِالرَّصَدِ، فَخَرَجْنَا لَيْلًا فَأَحْثَثْنَا لَيْلَتَنَا وَيَوْمَنَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ، ثُمَّ رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ، فَأَتَيْنَاهَا وَلَهَا شَيْءٌ مِنْ ظِلٍّ، قَالَ: فَفَرَشْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرْوَةً مَعِي، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ أَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ، فَإِذَا أَنَا بِرَاعٍ قَدْ أَقْبَلَ فِي غُنَيْمَةٍ يُرِيدُ مِنَ الصَّخْرَةِ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْنَا، فَسَأَلْتُهُ: لِمَنْ أَنْتَ يَا غُلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا لِفُلَانٍ، فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَخَذَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: انْفُضِ الضَّرْعَ، قَالَ: فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَمَعِي إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ عَلَيْهَا خِرْقَةٌ، قَدْ رَوَّأْتُهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتَّى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: اشْرَبْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى رَضِيتُ، ثُمَّ ارْتَحَلْنَا وَالطَّلَبُ فِي إِثْرِنَا"

نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک پائیدان خریدا میں اسے اٹھا کر ان کے ساتھ چلا گیا، حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سفر کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پیچھے جاسوس لگا دیئے گئے، ہم رات کے وقت نکلے رات بھر چلتے رہے دوسرے دن بھی چلتے رہے تو ہمارے سامنے ایک چٹان آئی ہم اس کے پاس آئے اس کا تھوڑا سایہ تھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چادر بچھائی جو میرے پاس تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس پر آرام فرما ہوگئے پھر میں نکلا تا کہ آپ کے اطراف کے ماحول کا جائزہ لوں وہاں ایک چرواہاں موجود تھا جو اپنی بکریوں کے ساتھ آرہا تھا وہ بھی چٹان کے سائے میں آنا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے پوچھا تم کس کے غلام ہو اے نوجوان! اس نے جواب دیا فلاں کا میں نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں! میں نے اسے پوچھا! کیا تم دودھ دوہ دو گے، اس نے جواب دیا جی ہاں! پھر اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری پکڑی میں نے اس سے کہا: اس کے تھن صاف کر لینا، اس نے ایک برتن میں دودھ دولیا۔ میرے پاس ایک برتن موجود تھا جس میں پانی تھا اس پر کپڑا رکھا ہوا تھا میں نے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تیار کیا یہاں تک کہ جب اس کا نیچے والا حصہ ٹھنڈا ہوگیا تو میں اسے لے کر

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اسے نوش فرما لیجئے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نوش فرما لیا حتیٰ کہ میں راضی ہوگیا، پھر ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوگئے، تعاقب کرنے والے ہمارے پیچھے تھے۔

قَالَ الْبَرَاءُ: فَدَخَلْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ عَلَى أَهْلِهِ، فَإِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهُ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ أَصَابَتْهَا حُمَّى، فَرَأَيْتُ أَبَاهَا فَقَبَّلَ خَدَّهَا وَقَالَ: كَيْفَ أَنْتِ يَا بُنَيَّةُ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ان کے گھر میں داخل ہوا تو ان کی صاحبزادی سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا لیٹی ہوئی تھی انھیں بخار تھا میں نے دیکھا، ان کے والد نے ان کے گال پر بوسہ دیا اور پوچھا: میری پیاری بیٹی کا کیا حال ہے۔

473 - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ وَسَّاجٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ خَادِمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي أَصْحَابِهِ أَشْمَطُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے خادم ہیں بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو مہندی لگاتا ہو یا دوسرا رنگ استعمال کرتا ہو یا خضاب لگاتا ہو۔

وَقَالَ: دُحَيْمٌ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ وَسَّاجٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَكَانَ أَسَنَّ أَصْحَابِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَغَلَفَهَا بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ حَتَّى قَنَأَ لَوْنُهَا

حضرت انس بن ملاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ کے صحابہ میں سب سے زیادہ عمر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی جو مہندی اور کتم لگایا کرتے تھے حتیٰ کہ ان کا رنگ انتہائی سرخ ہو چکا تھا۔

473- صحیح ابن حبان: 546

474- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ كَلْبٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ بَكْرٍ، فَلَمَّا هَاجَرَ أَبُو بَكْرٍ طَلَّقَهَا، فَتَزَوَّجَهَا ابْنُ عَمِّهَا، هَذَا الشَّاعِرُ الَّذِي قَالَ هَذِهِ القَصِيدَةَ رَثَى كُفَّارَ قُرَيْشٍ:

(البحر الوافر)

وَمَاذَا بِالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ... مِنَ الشِّيزَى تُزَيَّنُ بِالسَّنَامِ

وَمَاذَا بِالقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ... مِنَ القَيْنَاتِ وَالشَّرْبِ الكِرَامِ

تُحَيِّينَا السَّلاَمَةَ أُمُّ بَكْرٍ... وَهَلْ لِي بَعْدَ قَوْمِي مِنْ سَلاَمِ

يُحَدِّثُنَا الرَّسُولُ بِأَنْ سَنَحْيَا... وَكَيْفَ حَيَاةُ أَصْدَاءٍ وَهَامِ"

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنو کلب سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون کے ساتھ شادی کی جس کا نام ام بکر تھا، جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہجرت کے لیے جانے لگے تو انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے ساتھ شاید اس کے چچا زاد نے شادی کر لی یہ وہ شاعر ہے جس نے کفار قریش کا مرثیہ کہتے ہوئے یہ شعر کہے ہیں:

''اور کنویں والوں کی کیا حالت ہوگی بدر کے کنویں والوں کی وہ لوگ جنہیں کوہان سے آرائش دی گئی اور ان گڑھے والوں کی کیا حالت ہوگی بدر کے گڑھے والوں کی، جو گانے والی عورتوں شراب کے دلدادہ تھے، ام بکر ہمیں سلام کہتی ہے ہماری قوم کے بعد کیا ہمیں سلام آ سکتا ہے۔ رسول ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہم زندہ ہوں گے ان بے جان ہڈیوں میں کیونکر جان آ سکتی ہے''۔

475- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الغَارِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ القَوْمِ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَأْطَأَ بَصَرَهُ رَآنَا، قَالَ: اسْكُتْ يَا أَبَا بَكْرٍ، اثْنَانِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: میں نبی ﷺ کے ساتھ غار میں حاضر تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو ہم ان لوگوں کے قدموں کے نیچے تھے جن میں سے کوئی ایک نیچے کی جانب دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے، میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! اگر ان میں سے کوئی ایک نیچے کی جانب دیکھ لے تو ہمیں دیکھ لے گا، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر خاموش رہو ہم ایسے دو افراد ہیں جن کے ساتھ تیسرا اللہ

475 صحیح بخاری: 3453، مسند امام احمد: 11، مسند ابو یعلیٰ: 66، مصنف ابن ابی شیبہ: 31929، مسند عبد بن حمید: 2

تعالیٰ ہے۔

476 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ الْهِجْرَةَ شَأْنُهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتُعْطِي صَدَقَتَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تَمْنَحُ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَحْلُبُهَا يَوْمَ وُرُودِهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے ہجرت کے متعلق عرض کی: نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا بُرا ہو ہجرت بہت بڑی چیز ہے، کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم انہیں ویسے کسی کو مدد کے طور پر دیتے ہو؟ اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم انہیں پانی پلانے کے لیے لے جاتے ہو تو دودھ دوہ دیتے ہو، اس نے عرض کی: جی ہاں! نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تم سمندروں کے پار جو بھی عمل کرو اللہ تعالیٰ تمہارے عمل میں کوئی چیز نہیں چھوڑے گا۔ (ہر عمل کا اجر دے گا)۔

109-بَابُ مَقْدَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی مدینہ منورہ تشریف آوری

477 - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، ثُمَّ قَدِمَ عَلَيْنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، وَبِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ہمارے ہاں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تھے، پھر حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں آئے تھے۔

476- صحیح بخاری: 1384، سنن نسائی: 4164، صحیح ابن حبان: 3249، سنن الکبریٰ للبیہقی: 17543، مسند ابو یعلی: 1271

477- صحیح بخاری: 3710، سنن الکبریٰ للنسائی: 11666، مسند ابو یعلی: 1715، مسند الطیالسی: 704

478- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ، فَقَدِمَ بِلاَلٌ وَسَعْدٌ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ" قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى جَعَلَ الإِمَاءُ يَقُلْنَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ: سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى فِي سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے ہمارے ہاں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تھے یہ لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا کرتے تھے پھر حضرت بلال، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کے بیس صحابہ کے ساتھ تشریف لائے، پھر نبی ﷺ تشریف لائے، میں نے اہل مدینہ کو اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا جتنا نبی ﷺ کی تشریف آوری پر وہ خوش تھے۔ بچیاں یہ کہہ رہی تھیں اللہ کے رسول تشریف لے آئے ہیں۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو اس وقت مجھے ''سورۃ الاعلیٰ'' یاد ہو چکی تھی۔

479- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ، وَبِلاَلٌ، قَالَتْ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِمَا، فَقُلْتُ: يَا أَبَتِ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ وَيَا بِلاَلُ كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَتْ: فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سخت بیمار ہو گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں ان دونوں کے پاس آئی، میں نے پوچھا: ابا جان! آپ کا کیا حال ہے؟ اے بلال! آپ کا کیا حال ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب بخار ہوتا تھا، تو وہ یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ... وَالْمَوْتُ أَدْنَى

''ہر شخص اپنے گھر میں ہوتا ہے لیکن موت اس کے

479- صحیح بخاری: 1790، سنن الکبریٰ للنسائی: 7495، الادب المفرد: 525، موطا امام مالک: 1580

مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ وَيَقُولُ:

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً... بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ

وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ... وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَتْ عَائِشَةُ: فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا المَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ، أَوْ أَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ

جوتے کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے"۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بخار کا جوش کم ہوتا تھا تو وہ بلند آواز میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

"اے کاش میں اس وادی میں رات گزاروں جب میرے آس پاس اذخر اور جلیل ہوں اور کیا میں کبھی "جحفۃ" کے چشموں کا پانی پی سکوں گا اور کیا شامہ اور طفیل میرے مقابل آسکیں گے"۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے متعلق عرض کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ہمارے نزدیک مدینہ کو بھی اتنا ہی محبوب کردے جتنا مکہ ہے بلکہ اس سے زیادہ محبوب کردے اور اس کو صحت بخش بنادے اور ہمارے لیے اس کے صاع اور مد میں برکت دیدے اور اس کے بخار کو یہاں سے منتقل کردے اسے "جحفۃ" منتقل کردے۔

480 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الخِيَارِ، أَخْبَرَهُ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ، وَقَالَ: بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ خِيَارٍ، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَتَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن عدی نے انہیں بتایا میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد کہا: امابعد! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میں ان لوگوں میں سے ایک تھا جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی دعوت کو قبول کیا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

480- مسند امام احمد:480

وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ، وَكُنْتُ مِمَّنِ اسْتَجَابَ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ، وَآمَنَ بِمَا بُعِثَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ هَاجَرْتُ هِجْرَتَيْنِ، وَنِلْتُ صِهْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعْتُهُ، فَوَاللَّهِ مَا عَصَيْتُهُ وَلاَ غَشَشْتُهُ، حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الكَلْبِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ مِثْلَهُ

جس چیز کے ساتھ مبعوث کیے گئے تھے اس پر ایمان لائے پھر میں نے دو بار ہجرت کی۔ مجھے نبی ﷺ کی دامادی کا شرف حاصل ہوا میں نے آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی، اللہ کی قسم! میں نے آپ کی کبھی نافرمانی نہیں کی۔ آپ کو کوئی دھوکہ نہیں دیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی۔

481 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَهُوَ بِمِنًى، فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا عُمَرُ فَوَجَدَنِي، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ المُؤْمِنِينَ، إِنَّ المَوْسِمَ يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تُمْهِلَ حَتَّى تَقْدَمَ المَدِينَةَ، فَإِنَّهَا دَارُ الهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ وَالسَّلاَمَةِ، وَتَخْلُصَ لِأَهْلِ الفِقْهِ وَأَشْرَافِ النَّاسِ وَذَوِي رَأْيِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: لَأَقُومَنَّ فِي أَوَّلِ مَقَامٍ أَقُومُهُ بِالْمَدِينَةِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر واپس جا رہے تھے اس وقت منیٰ میں موجود تھے یہ اس آخری حج کی بات ہے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔ انہوں نے مجھے پایا تو بتایا: میں نے عرض کی، اے امیر المومنین! حج کے موقع پر ہر طرح کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں، میرا یہ خیال ہے، آپ اپنے خطبے کو موخر کرتے اور مدینہ تشریف لے آتے وہ ہجرت کی جگہ ہے، سنت کی جگہ ہے، سلامتی کی جگہ ہے۔ وہاں سمجھدار معزز اور عقل مند لوگ رہتے ہیں۔ آپ ان کے سامنے یہ خطبہ دیتے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں وہاں پہنچ کر سب سے پہلے یہ خطبہ دوں گا۔

482 - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ أُمَّ العَلاَءِ، امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِمْ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ام العلاء بیان کرتی ہیں: انہوں نے نبی ﷺ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا ہے۔ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حصے میں ان کے گھر کی رہائش آئی۔ جو انصار نے مہاجرین کے متعلق قرعہ اندازی

481- مسند امام احمد: 381

482- صحیح بخاری: 1186، مستدرک للحاکم: 1401، سنن الکبریٰ للبیہقی: 6502، مسند الطیالسی: 2694

وَسَلَّمَ، أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ طَارَ لَهُمْ فِي السُّكْنَى، حِينَ اقْتَرَعَتِ الأَنْصَارُ عَلَى سُكْنَى المُهَاجِرِينَ، قَالَتْ أُمُّ العَلاَءِ: فَاشْتَكَى عُثْمَانُ عِنْدَنَا فَمَرَّضْتُهُ حَتَّى تُوُفِّيَ، وَجَعَلْنَاهُ فِي أَثْوَابِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، شَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللَّهَ أَكْرَمَهُ. قَالَتْ: قُلْتُ: لاَ أَدْرِي، بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ وَاللَّهِ اليَقِينُ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الخَيْرَ، وَمَا أَدْرِي وَاللَّهِ وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ مَا يُفْعَلُ بِي. قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لاَ أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ، قَالَتْ: فَأَحْزَنَنِي ذَلِكَ، فَنِمْتُ، فَرَأَيْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ عَيْنًا تَجْرِي، فَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ذَلِكِ عَمَلُهُ

کی تھی۔ سیدہ ام العلاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہاں علیل ہو گئے، میں ان کی تیمارداری کرتی رہی۔ جب وہ وصال فرما گئے تو میں نے انہیں کفن دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے، میں نے انہیں کہا: اے ابوالسائب! میں آپ کے متعلق یہ گواہی دیتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عزت عطا کی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہیں اس بات کا کیسے علم ہوا کہ اللہ نے اسے عزت دی ہے۔ وہ خاتون بیان کرتی ہیں میں نے عرض کی: مجھے کیسے علم ہونا ہے؟ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! اور کون ایسا ہوسکتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس کے پاس یقین آ گیا تھا، اللہ کی قسم! مجھے اس کے متعلق خیر کی امید ہے اگرچہ میں اللہ کا رسول ہوں مجھے بھی نہیں معلوم اللہ کی قسم! کہ میرے ساتھ کیا ہوگا؟ وہ خاتون بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! اس کے بعد اب میں کسی بھی شخص کو نیک قرار نہیں دوں گی۔ وہ خاتون بیان کرتی ہے اس بات سے مجھے بہت غم ہوا، میں سوگئی مجھے خواب میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک چشمہ نظر آیا جو بہہ رہا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اس کا عمل ہے۔

483 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ''یوم بعاث'' ایک ایسا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول

483- صحیح بخاری:3566، مسند امام احمد:24365

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ بُعَاثٍ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، وَقَدِ افْتَرَقَ مَلَؤُهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَاتُهُمْ، فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ

کے لیے سبب بنایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ان کے گروہ تتر بتر ہو چکے تھے ان کے سردار مارے جا چکے تھے یہ ان لوگوں کے اسلام میں داخل ہونے کا سبب بن گیا۔

484 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، دَخَلَ عَلَيْهَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا يَوْمَ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى، وَعِنْدَهَا قَيْنَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاذَفَتِ الْأَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مِزْمَارُ الشَّيْطَانِ؟ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: دَعْهُمَا يَا أَبَا بَكْرٍ، إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا، وَإِنَّ عِيدَنَا هٰذَا الْيَوْمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے ہاں تشریف لائے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں رونق افروز تھے یہ عید الفطر یا عید الضحیٰ کے دن کی بات ہے۔ ان کے پاس دو لڑکیاں بیٹھی ہوئی گانا گا رہی تھیں اور یہ جنگ بعاث کے دن کے متعلق فخر یہ اشعار تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شیطانی آلات؟ انہوں نے یہ بات دو بار کہی تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر انہیں کرنے دو ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور آج ہماری عید ہے۔

485 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، ح وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ يَزِيدُ بْنُ حُمَيْدٍ الضُّبَعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، نَزَلَ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: فَأَقَامَ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے آپ نے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں بنو عمرو بن عوف کے محلے میں قیام فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں چودہ روز قیام فرما رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنو نجار کی جانب پیغام بھیجا وہ لوگ آئے انہوں نے اپنی تلواریں گردنوں میں لٹکائی ہوئی تھیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے خوب یاد ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سواری پر سوار تھے۔

484- صحیح بخاری:944، صحیح ابن حبان:5868، سنن الکبریٰ للنسائی:13305، معجم الکبیر للطبرانی:285

485- سنن ابوداؤد:453، صحیح ابن حبان:2328، سنن الکبریٰ للنسائی:781، مسند ابو یعلیٰ:4180، مسند الطیالسی:2085

أَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ، قَالَ: فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي سُيُوفِهِمْ، قَالَ: وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَأَبُو بَكْرٍ رِدْفَهُ، وَمَلَأٌ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: فَكَانَ يُصَلِّي حَيْثُ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الغَنَمِ، قَالَ: ثُمَّ إِنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ المَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإِ بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا، فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي حَائِطَكُمْ هَذَا فَقَالُوا لَا وَاللّٰهِ، لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللّٰهِ، قَالَ: فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ، كَانَتْ فِيهِ قُبُورُ المُشْرِكِينَ، وَكَانَتْ فِيهِ خِرَبٌ، وَكَانَ فِيهِ نَخْلٌ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُورِ المُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، وَبِالخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، قَالَ" فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ المَسْجِدِ، قَالَ: وَجَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ حِجَارَةً، قَالَ: قَالَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ ذَاكَ الصَّخْرَ وَهُمْ يَرْتَجِزُونَ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ، يَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الآخِرَهْ، فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالمُهَاجِرَهْ

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے حاضر تھے اور بنو نجار کے لوگ آپ ﷺ کے آس پاس حاضر تھے حتیٰ کہ نبی ﷺ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کو نماز کا وقت جہاں بھی ہوتا تھا وہیں نماز ادا کر لیتے تھے حتیٰ کہ آپ ﷺ بکریوں کے باڑے میں بھی نماز ادا کر لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر نبی ﷺ نے وہاں مسجد تعمیر کرنے کا حکم فرمایا آپ ﷺ نے بنو نجار کے لوگوں کو بلایا وہ لوگ حاضر ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو نجار! مجھ سے اس باغ کی قیمت لے لو۔ انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت اللہ سے لیں گے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہاں وہ ہوگا جو میں کہوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں، وہاں کچھ مشرکین کی قبریں تھیں کچھ کھنڈر تھے اور کچھ باغات تھے۔ نبی ﷺ کے حکم کے مطابق مشرکین کی قبریں برابر کر دی گئیں۔ کھنڈرات کو برابر کر دیا گیا، کھجوروں کو کاٹ دیا گیا اور ان کھجوروں کو مسجد کے قبلہ کی سمت قطار میں لگا دیا گیا۔ اس مسجد کے دونوں دروازوں پر پتھر رکھ دیئے گئے۔ راوی بیان کرتے ہیں، لوگ پتھر منتقل کر رہے تھے اور لوگ یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ نبی ﷺ بھی ان کے ساتھ رجز پڑھ رہے تھے:

''اے اللہ بھلائی صرف آخرت کی بھلائی ہے تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما''۔

110- بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ

486 - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ ابْنَ أُخْتِ النَّمِرِ مَا سَمِعْتَ فِي سُكْنَى مَكَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلاَءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلاَثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدَرِ

حج کرنے کے بعد مکہ میں قیام

حضرت عمر عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے السائب سے پوچھا آپ نے مکہ میں رہائش کے متعلق کیا سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت العلاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مہاجر شخص طواف صدر کے بعد تین روز تک یہاں رہ سکتا ہے۔

111- بَابُ التَّارِيخِ، مِنْ أَيْنَ أَرَّخُوا التَّارِيخَ

487 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: مَا عَدُّوا مِنْ مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلاَ مِنْ وَفَاتِهِ، مَا عَدُّوا إِلَّا مِنْ مَقْدَمِهِ الْمَدِينَةَ

488 - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلاَةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلاَةُ السَّفَرِ عَلَى الأُولَى تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ

تاریخ کا بیان، لوگوں نے تاریخ کی ابتداء کہاں سے کی؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تاریخ کی ابتداء نہیں کی انہوں نے مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے اس کی ابتداء کی۔

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں پہلے نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی۔ پھر جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار رکعت فرض ہوگئی اور سفر کی نماز پہلی حالت میں باقی رہی۔

486- جامع ترمذی:949، سنن دارمی:1511، صحیح ابن حبان:3906، سنن الکبریٰ للبیہقی:5237، معجم الکبیر للطبرانی:170

487- مستدرک للحاکم:4285، معجم الکبیر للطبرانی:5910

488- صحیح مسلم:685، موطا امام مالک:335، صحیح ابن حبان:2736، معجم الکبیر للطبرانی:6676، مسند الطیالسی:1535

112 - بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَمَرْثِيَتِهِ لِمَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ

نبی ﷺ کی یہ دعا! اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو برقرار رکھ اور آپ کا اس شخص کے متعلق صدمے کا اظہار جو مکہ میں فوت ہو گیا ہو

489 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ مَرَضٍ أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى، وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَأَتَصَدَّقُ بِشَطْرِهِ؟ قَالَ: الثُّلُثُ يَا سَعْدُ، وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ ذُرِّيَّتَكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَلَسْتَ بِنَافِقٍ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، إِلَّا آجَرَكَ اللَّهُ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِي فِي امْرَأَتِكَ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ، فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ

عامر بن سعد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: نبی ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ حجۃ الوداع کا موقع تھا میں بیمار ہو چکا تھا اور قریب المرگ ہو چکا تھا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میری بیماری جتنی ہو چکی ہے آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں۔ میری پاس بہت سا مال ہے میری وارث صرف میری بیٹی ہوگی۔ کیا میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کردوں، آپ نے فرمایا، نہیں۔ میں نے عرض کی: نصف مال صدقہ کردوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں ایک تہائی کرو، اے سعد! ویسے ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنی اولاد کو خوش حال چھوڑ کر جاؤ یہ اس سے زیادہ بہتر ہے، کہ تم انہیں مفلس چھوڑ کر جاؤ اور وہ لوگوں سے مانگتے پھریں تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے جس کے ذریعے اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہو تو اللہ تعالیٰ اس کا اجر دے گا حتیٰ کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالو گے اس کا بھی اجر ملے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! میں اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تم پیچھے نہیں رہو گے تم جو عمل کرو گے جس کے ذریعے تم اللہ کی رضا چاہتے ہو گے تو اس کے نتیجے

489- صحیح بخاری: 2591' جامع ترمذی: 975' سنن ابن ماجہ: 2708' سنن دارمی: 3195' صحیح ابن حبان: 4249' سنن الکبریٰ للبیہقی: 6361' معجم الاوسط للطبرانی: 1147

عُوْلَةَ. يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، وَمُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ

میں تمہاری قدر و منزلت میں اضافہ ہوگا۔ تمہارے ذریعے بہت سے لوگ نفع حاصل کریں گے اور دوسرے بہت سے لوگ نقصان اٹھائیں گے پھر آپ ﷺ نے دعا کی ”اے اللہ! میرے صحابہ کی ہجرت کو باقی رکھ اور انہیں ایڑھیوں کے بل پیچھے نہ لوٹانا لیکن سعد بن خولہ پر افسوس ہے“۔ (راوی کہتے ہیں) نبی ﷺ نے اس بات پر صدمے کا اظہار فرمایا کیونکہ ان کی وفات مکہ میں ہوئی تھی۔

113-بَابٌ: كَيْفَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ

نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ کیسے قائم کیا؟

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ لَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدَّرْدَاءِ

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے میرے اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا جب ہم مدینہ منورہ آئے تھے۔ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا تھا۔

490 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ المَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الأَنْصَارِيِّ فَعَرَضَ عَلَيْهِ أَنْ يُنَاصِفَهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ. فَقَالَ: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے، نبی ﷺ نے انہیں اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھائی بنا دیا۔ حضرت سعد نے اپنا نصف مال اور نصف گھر ان کے سامنے پیش کیا، حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور آپ

490- صحیح بخاری:1944، سنن الکبریٰ للبیہقی:14140، معجم الکبیر للطبرانی:5403، مسند حمیدی:1218، مصنف عبدالرزاق:10411

أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلَّنِي عَلَى السُّوقِ، فَرَبِحَ شَيْئًا مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعْدَ أَيَّامٍ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ قَالَ: فَمَا سُقْتَ فِيهَا؟ فَقَالَ: وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

کے مال میں آپ کو برکت دے آپ بازار کی جانب میری رہنمائی کریں۔ انہوں نے وہاں سے کچھ پنیر اور گھی خریدا کچھ دن بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پرزرد نشان دیکھا تو دریافت فرمایا: اے عبدالرحمٰن! یہ کس سبب سے ہے؟ انہوں نے عرض کی: میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تم نے اسے مہر دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: ایک گٹھلی کے وزن جتنا سونا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولیمہ کرو خواہ ایک بکری قربان کرو۔

114- بَابٌ

بلاعنوان

491 - حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بِشْرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَلاَمٍ، بَلَغَهُ مَقْدَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ، فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلاَثٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمَا بَالُ الْوَلَدِ يَنْزِعُ إِلَى أَبِيهِ أَوْ إِلَى أُمِّهِ؟ قَالَ: أَخْبَرَنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا قَالَ ابْنُ سَلاَمٍ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلاَئِكَةِ، قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ، وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ میں تشریف آوری کا علم ہوا تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ چیزوں کے متعلق عرض کی: انہوں نے عرض کی: میں آپ سے تین چیزوں کے متعلق معلوم کروں گا جن کا علم کسی نبی کو ہی ہو سکتا ہے۔ قیامت کے سب سے پہلی علامت کیا ہے؟ اہل جنت سب سے پہلے کیا چیز کھائیں گے؟ اور بچہ ماں کے ساتھ یا باپ کے ساتھ کس سبب سے مشابہت اختیار کرتا ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چیزوں کے متعلق ابھی جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام نے کہا: فرشتوں میں سے ان کو تو یہودی دشمن سمجھتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی سب سے پہلی علامت وہ آگ ہوگی جو لوگوں کو

491- صحیح بخاری: 3151، سنن الکبریٰ للنسائی: 8254، مسند ابویعلیٰ: 3414

الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الوَلَدَ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ: إِنَّ اليَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ فَاسْأَلْهُمْ عَنِّي، قَبْلَ أَنْ يَعْلَمُوا بِإِسْلَامِي، فَجَاءَتِ اليَهُودُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا، وَأَفْضَلُنَا وَابْنُ أَفْضَلِنَا. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَأَعَادَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: مِثْلَ ذَلِكَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالُوا: شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا، وَتَنَقَّصُوهُ، قَالَ: هَذَا كُنْتُ أَخَافُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

مشرق کی جانب سے اکٹھا کر کے مغرب کی جانب لے جائے گی اور اہل جنت جو چیز سب سے پہلے کھائیں گے وہ مچھلی کے جگر کا زائد حصہ ہوگا اور جہاں تک بچے کا تعلق ہے تو اگر مرد کا نطفہ عورت کے نطفے پر غالب آ جائے تو بچہ باپ کے مشابہہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفے پر غالب آ جائے تو بچہ ماں کے مشابہہ ہوتا ہے تو انہوں نے کہا: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہودی الزام لگانے والے لوگ ہیں انہیں میرے اسلام قبول کرنے کا معلوم ہونے سے قبل آپ ان سے میرے متعلق دریافت فرمائیں۔ یہودی آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: تمہارے درمیان عبداللہ بن سلام کا کیا مقام ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ ہمارے سب سے بہتر شخص ہیں اور سب سے بہتر شخص کے صاحبزادے ہیں۔ وہ ہم میں سب سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ فضیلت والے شخص کے صاحبزادے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اگر عبداللہ بن سلام اسلام قبول کر لیں تو تمہاری کیا رائے ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا اللہ تعالیٰ انہیں اس سے بچائے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سوال دہرایا تو انہوں نے یہی جواب دیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکل کر ان کے سامنے آئے اور بولے: میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہوں بولے: یہ ہمارے سب سے برے

شخص ہیں اور سب سے بڑے شخص کے بیٹے ہیں۔ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! مجھے اسی بات کا خدشہ تھا۔

492 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ، قَالَ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ نَسِيئَةً، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَيَصْلُحُ هَذَا؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ، فَمَا عَابَهُ أَحَدٌ، فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هَذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ، فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلاَ يَصْلُحُ وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ، فَإِنَّهُ كَانَ أَعْظَمَنَا تِجَارَةً، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَقَالَ: مِثْلَهُ وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً فَقَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ، وَقَالَ: نَسِيئَةً إِلَى الْمَوْسِمِ أَوِ الْحَجِّ

ابو منہال بیان کرتے ہیں، میرے کاروباری شریک نے بازار میں کچھ درہم ادھار فروخت کئے تو میں نے کہا: سبحان اللہ! کیا یہ جائز ہے؟ اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم! میں نے انہیں بازار میں فروخت کیا ہے اور کسی نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ ابو منہال کہتے ہیں میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا: جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینہ منورہ) تشریف لائے تھے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت کر لیتے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا اس طرح کے نقدلین دین میں کوئی مضائقہ نہیں ہے لیکن ادھار کرنا درست نہیں ہے۔ (حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا:) تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل کر ان سے اس کے متعلق معلوم کر سکتے ہو۔ کیونکہ وہ بڑے تاجر تھے، میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ سوال کیا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا۔ سفیان کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں، مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہم اس طرح کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں ہم حج تک ادھار کرلیا کرتے تھے۔

492- صحیح بخاری: 1956، صحیح مسلم: 1589، مسند امام احمد: 19336، سنن الکبریٰ للنسائی: 6167

113- بَابُ إِتْيَانِ الْيَهُودِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

هَادُوا: صَارُوا يَهُودًا وَأَمَّا قَوْلُهُ: (هُدْنَا) (الأعراف: 156): تُبْنَا. هَائِدٌ: تَائِبٌ

نبی ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری پر یہودیوں کی آپ کی خدمت میں حاضری

''ھدنا'' توبہ کرنے والے کو کہتے ہیں۔

493 - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَوْ آمَنَ بِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ، لَآمَنَ بِي الْيَهُودُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: یہود سے تعلق رکھنے والے دس افراد اگر مجھ پر ایمان لے آئیں تو تمام یہودی مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔

494 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ أَوْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْغُدَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَإِذَا أُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ يُعَظِّمُونَ عَاشُورَاءَ وَيَصُومُونَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَحَقُّ بِصَوْمِهِ. فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں کے یہودی عاشورہ کے دن کی بہت تعظیم کرتے تھے اور اس دن روزہ رکھا کرتے تھے، نبی ﷺ نے فرمایا: ہم اس دن روزہ رکھنے کے زیادہ حقدار ہیں۔

495 - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ، فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْفَرَ اللَّهُ فِيهِ مُوسَى،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہیں۔ ان سے اس کا سبب پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا: یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بنی اسرائیل کو فرعون کے خلاف کامیابی عطا کی تھی۔ ہم اس

493- مسند امام احمد: 9377' معجم الکبیر للطبرانی: 1388

495- صحیح بخاری: 1900' مسند امام احمد: 2644' سنن الکبریٰ للبیہقی: 8198' مسند حمیدی: 515

وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، وَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ، ثُمَّ أَمَرَ بِصَوْمِهِ

دن کی تعظیم کرتے ہوئے اس دن روزہ رکھتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے مقابلے میں ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ قریب ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) آپ نے اس دن روزہ رکھنے کی ہدایت کی۔

496- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدِلُ شَعَرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُءُوسَهُمْ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بال سیدھے لے جایا کرتے تھے جبکہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ اہل کتاب بھی بال پیچھے کی جانب سیدھے لے جایا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس معاملے میں کوئی حکم نہ ملا ہو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت کو پسند کرتے تھے۔ بعد میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مانگ نکالنا شروع کر دی۔

497 - حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ": هُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ جَزَّءُوهُ أَجْزَاءً فَآمَنُوا بِبَعْضِهِ، وَكَفَرُوا بِبَعْضِهِ، يَعْنِي قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ جَعَلُوا الْقُرْآنَ عِضِينَ) (الحجر:91)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: اہل کتاب نے اپنی کتاب کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا ہے اور اس کے کچھ حصوں پر ایمان رکھتے ہیں اور کچھ کا انکار کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تھا: ترجمہ کنز الایمان: جنہوں نے کلامِ الٰہی کو تِکّے بوٹی کر لیا (پ ۱۴ الحجر آیت ۹۱)

496- صحیح بخاری:3365' سنن النسائی:5238' موطا امام مالک:1698' صحیح ابن حبان:5485' سنن الکبریٰ للنسائی:9334' مصنف ابن ابی شیبہ:25074

116-بَابُ إِسْلاَمِ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قبولِ اسلام

498 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ شَقِيقٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: أَبِي وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ الفَارِسِيِّ، أَنَّهُ تَدَاوَلَهُ بِضْعَةَ عَشَرَ، مِنْ رَبٍّ إِلَى رَبٍّ

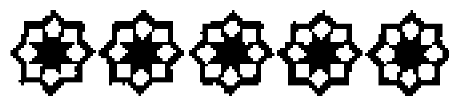
حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ یکے بعد دیگرے دس سے زائد آقاؤں کے غلام رہے ہیں۔

499 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: أَنَا مِنْ رَامَ هُرْمُزَ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ''رام ہرمز'' کا رہنے والا ہوں۔

500 - حَدَّثَنِي الحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: فَتْرَةٌ بَيْنَ عِيسَى، وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمَا وَسَلَّمَ، سِتُّ مِائَةِ سَنَةٍ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کی درمیانی مدت جس میں کوئی نبی تشریف نہیں لایا، چھ سو سال ہے۔



498- مصنف عبدالرزاق:15767

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

مسلم بن حجاج جو امام مسلم کے نام سے معروف ہیں، محدثین کرام میں جو بلند پایہ رکھتے ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں۔ علمائے اسلام کا اگرچہ فیصلہ ہے کہ قرآن مجید کے بعد پہلا مرتبہ صحیح بخاری شریف کا ہے اور پھر صحیح مسلم شریف کا، جس سے صحیح مسلم کے جامع حضرت امام مسلم کی عظمت کا کافی اندازا ہو جاتا ہے لیکن بعض علما کا خیال یہ بھی ہے کہ صحیح مسلم شریف کا درجہ اگر صحیح بخاری شریف سے بلند نہیں تو مساوی ضرور ہے کیونکہ صحیح مسلم شریف کی احادیث کافی تحقیقات کے بعد جمع کی گئی ہیں اور بعض اعتبارات سے تحقیقات میں حضرت امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کا درجہ امام بخاری سے بڑھا ہوا ہے۔ بہرنوع حضرت امام مسلم کا پایہ محدثین کرام میں اس قدر بلند ہے کہ اس درجہ پر امام بخاری کے سوا کوئی دوسرا محدث نہیں پہنچا اور ان کی کتاب صحیح مسلم شریف اس قدر بلند پایہ کتاب ہے کہ صحیح بخاری کے سوا کوئی کتاب اس کے سامنے نہیں رکھی جا سکتی۔

خاندان اور سلسلہ نسب، پیدائش

حضرت امام مسلم کا پورا نام ابوالحسین مسلم بن الحجاج بن مسلم القشیری بن وردین تھا۔ ابوالحسین آپ کی کنیت تھی اور عساکر الدین لقب تھا۔ قبیلہ بنو قشیر سے آپ تعلق رکھتے تھے جو عرب کا ایک مشہور خاندان تھا اور خراسان کا مشہور شہر نیشاپور آپ کا وطن تھا۔ حضرت امام مسلم 203ھ یا 206ھ میں باختلاف اقوال پیدا ہوئے لیکن اکثر علما اور مؤرخین کی تحقیق یہ ہے کہ آپ کا سنہ ولادت 206ھ زیادہ معتبر ہے۔

تعلیم و تربیت

حضرت امام مسلم نے والدین کی نگرانی میں بہترین تربیت حاصل کی اور اس پاکیزہ تربیت ہی کا یہ اثر تھا کہ ابتدائے عمر سے آخری سانس تک آپ نے پرہیزگاری اور دینداری کی زندگی بسر کی، کبھی کسی کو اپنی زبان سے برا نہ کہا یہاں تک کہ کسی کی غیبت نہیں کی اور نہ کسی کو اپنے ہاتھ سے مارا پیٹا۔ ابتدائی تعلیم آپ نے نیشاپور میں حاصل کی۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی ذکاوت و ذہانت اور قوت حافظہ عطا کی تھی کہ بہت تھوڑے عرصہ میں آپ نے رسمی علوم و فنون کو حاصل کر لیا اور پھر احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم و تحصیل کی جانب توجہ کی۔

شیوخ و تلامذہ

جن سے آپ نے سماعت کی: یحیی بن یحیی التمیمی نیشاپوری، اور قتیبہ بن سعید، محمد بن عبد الوہاب الفراء، اسحاق بن راہویہ، محمد بن مہران الحمال، ابراہیم بن موسیٰ الفراء، علی بن الجعد، احمد بن حنبل، عبید اللہ القواریری، خلف بن ہشام،

حرملہ بن یونس، عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی، ابو الربیع الزہرانی، عبید اللہ بن معاذ بن معاذ، احمد بن یونس و ابراہیم بن المنذر وابو مصعب الزہری وغیر ہم۔

کثیر شخصیات نے آپ سے روایت کی ہے: الترمذی ابو الفضل احمد بن سلمہ، ابراہیم بن ابی طالب، شیخنہ محمد بن عبد الوہاب الفراء، ابن خزیمہ، ابو حاتم رازی، ابراہیم بن محمد بن سفیان، ابو عوانہ الاسفرائینی، ابو حامد الاعمشی وغیرہ۔

تصانیف

امام مسلم کی سب سے مشہور و معروف اور مقبول عام تصنیف تو یہی صحیح مسلم ہی ہے لیکن اس کے علاوہ امام مسلم رح نے اور بھی کافی کتابیں تصنیف کی ہیں جن میں چند تصانیف یہ ہیں:

المسند الکبیر علی الرجال	الاسماء والکنی	کتاب الجامع علی الابواب
الجامع الکبیر	کتاب السیر	کتاب علل
کتاب الوجدان	کتاب الاقران	کتاب المشائخ ثوری
کتاب سوالات امام احمد بن حنبل	کتاب حدیث عمرو بن شعیب	کتاب مشائخ مالک
کتاب مشائخ ثوری	کتاب مشائخ شعبہ	کتاب اولاد صحابہ
کتاب اوہام المحدثین	کتاب رواہ الشامین	کتاب رواۃ الاعتبار
کتاب المخضرمین		

امام مسلم نے یہ شرط لگائی ہے کہ وہ اپنی صحیح میں صرف وہ حدیث بیان کریں گے جس کو کم از کم دو ثقہ تابعین نے دو صحابیوں سے روایت کیا ہو اور یہی شرط تمام طبقات تابعین و تبع تابعین میں ملحوظ رکھی ہے یہاں تک کہ سلسلہ اسناد ان (مسلم) تک ختم ہو۔ دوسرے یہ کہ راویوں کے اوصاف میں صرف عدالت پر ہی اکتفاء نہیں کرتے بلکہ شرائط شہادت کو بھی پیش نظر رکھتے ہیں۔

امام مسلم کی خداداد صلاحیتوں نے خود امام مسلم کے اساتذہ اکرام کو بھی ان کا اس قدر گرویدہ بنالیا تھا کہ اسحاق بن راہویہ جیسے امام فن بھی پکار اٹھے کہ کہ لن نعدم الخیر ما ابقاك الله للمسلمین یعنی جب تک اللہ تعالی آپ رح کو مسلمانوں کے لیے زندہ رکھے گا، بھلائی ہمارے ہاتھ سے نہیں جانے پائے گی۔ (مقدمہ فتح الملہم)

امام مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے تین لاکھ احادیث نبویہ میں منتخب کر کے یہ کتاب صحیح مسلم تیار کی ہے۔

وفات

حضرت امام نووی شارح صحیح مسلم لکھتے ہیں کہ حضرت امام مسلم **206**ھ میں پیدا ہوئے، **55** سال کی عمر پائی اور **24** رجب **261**ھ کو اتوار کے دن شام کے وقت وفات پائی اور نیشاپور میں دفن ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْإِيمَانِ

قَالَ أَبُو الْحُسَيْنِ مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيُّ رَحِمَهُ اللهُ: بِعَوْنِ اللهِ نَبْتَدِئُ، وَإِيَّاهُ نَسْتَكْفِي، وَمَا تَوْفِيقُنَا إِلَّا بِاللهِ جَلَّ جَلَالُهُ

1 - حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ - وَهَذَا حَدِيثُهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: كَانَ أَوَّلَ مَنْ قَالَ فِي الْقَدَرِ بِالْبَصْرَةِ مَعْبَدٌ الْجُهَنِيُّ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَاجَّيْنِ - أَوْ مُعْتَمِرَيْنِ - فَقُلْنَا: لَوْ لَقِينَا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا يَقُولُ هَؤُلَاءِ فِي الْقَدَرِ، فَوُفِّقَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ دَاخِلًا الْمَسْجِدَ، فَاكْتَنَفْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي أَحَدُنَا عَنْ يَمِينِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ، فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ قِبَلَنَا نَاسٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ، وَذَكَرَ مِنْ شَأْنِهِمْ، وَأَنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنْ لَا قَدَرَ، وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنُفٌ، قَالَ: فَإِذَا

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب الایمان

امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اب ہم اللہ کی مدد کے سہارے ابتداء کرتے ہیں، وہ ہمارے لیے کافی ہے اور ہمیں اللہ کی عطا کردہ توفیق حاصل ہے۔

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں، بصرہ میں رہنے والے معبد جہنی نامی شخص نے سب سے پہلے تقدیر کا انکار کیا۔ ایک دفعہ میں اور حمید بن عبدالرحمٰن حمیری، حج یا عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو ہم نے یہ طے کیا کہ اگر ہماری کسی صحابی رسول سے ملاقات ہوئی، تو ہم ان سے تقدیر کے منکرین کے متعلق معلوم کریں گے۔ اتفاقاً ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی گمان تھا کہ میرے ساتھی کی یہ خواہش ہوگی کہ بات چیت کی ابتداء میں کروں اس لیے میں نے گفتگو کی ابتداء کرتے ہوئے کہا اے ابوعبدالرحمٰن! (عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہمارے ہاں ایک ایسا فرقہ پیدا ہوا ہے جس کے افراد قرآن پڑھتے ہیں، علمی مباحث پر کلام کرتے ہیں۔ میں نے ان لوگوں کی کچھ تعریف کی اور پھر انہیں بتایا، وہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے، دنیا کا نظام ازخود چل رہا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب تم ان لوگوں سے ملو، تو انہیں ... کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی وہ مجھ سے

لَقِيتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ، وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي، وَالَّذِي يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَوْ أَنَّ لِأَحَدِهِمْ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، فَأَنْفَقَهُ مَا قَبِلَ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعَرِ، لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ، وَيُصَدِّقُهُ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ ، قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِحْسَانِ، قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَتِهَا، قَالَ: أَنْ

کوئی تعلق رکھتے ہیں، اس کے بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قسم اٹھا کر ارشاد فرمایا: اگر ان لوگوں میں سے کسی ایک کے پاس ''احد'' پہاڑ کے برابر سونا ہو اور وہ اسے (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو اللہ تعالیٰ اس عمل کو اس وقت تک قبول نہ فرمائے گا جب تک وہ شخص تقدیر پر ایمان نہ لائے ۔ مجھے میرے والد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث سنائی ہے: ''ایک دفعہ ہم بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھے، اسی اثناء ایک شخص وہاں آیا اس نے انتہائی سفید کپڑے پہن رکھے تھے اس کے بال انتہائی سیاہ تھے یعنی اس کے وجود پر سفر سے آنے کا کوئی علامت موجود نہیں تھی۔ ہم میں سے کوئی بھی اس سے واقف نہیں تھا۔ وہ شخص آ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھ گیا اس نے اپنے دونوں گھٹنوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں مبارک کے ساتھ ملایا اور عرض کی، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اسلام کے متعلق بتائیں؟'' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، اللہ کے رسول ہیں، تم نماز ادا کرو، زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور اگر استطاعت ہو، تو حج کرلو۔ اس شخص نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے متعلق بتائیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: کہ تم اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں ، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان لاؤ اور تم تقدیر پر ایمان لاؤ خواہ وہ اچھی ہو یا بری۔

تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ . قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ

اس شخص نے عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے احسان کے متعلق بتائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ سکتے تو بہر حال وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قیامت کی علامات کے متعلق بتادیں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے متعلق مسئول کا علم سائل سے زیادہ نہیں ہے، اس شخص نے عرض کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے قیامت کے (وقت) کے متعلق بتادیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کنیز اپنے آقا کو پیدا کرے گی اور برہنہ پاؤں، برہنہ تن، غریب، بکریوں کے چرواہے ایک دوسرے کے مقابلے میں عمارات قائم کرنے لگیں گے۔ فرماتے ہیں: پھر وہ شخص چلا گیا، کچھ دیر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا تمہیں علم ہے کہ یہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دین سکھانے کے لیے آئے تھے۔

2 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: لَمَّا تَكَلَّمَ مَعْبَدٌ بِمَا تَكَلَّمَ بِهِ فِي شَأْنِ الْقَدَرِ أَنْكَرْنَا ذَلِكَ، قَالَ: فَحَجَجْتُ أَنَا وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِمْيَرِيُّ حَجَّةً،

ایک روایت کے شروع میں یہ الفاظ ہیں۔ جب معبد جہنی نے تقدیر کے متعلق اپنے نظریت کا پرچار شروع کیا تو ہم نے ان کا انکار کیا پھر میں اور حمید بن عبدالرحمن حمیری حج کے لیے روانہ ہوئے۔ اس کے بعد وہی سابقہ حدیث ہے، تاہم اس کے بعض الفاظ میں اختلاف ہے۔

وَسَاقُوا الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ كَهْمَسٍ وَإِسْنَادِهِ، وَفِيهِ بَعْضُ زِيَادَةٍ وَنُقْصَانُ أَحْرُفٍ.

3 - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا: لَقِينَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، فَذَكَرْنَا الْقَدَرَ، وَمَا يَقُولُونَ فِيهِ، فَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَفِيهِ شَيْءٌ مِنْ زِيَادَةٍ وَقَدْ نَقَصَ مِنْهُ شَيْئًا.

ایک روایت کے مطابق یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن دونوں بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہماری ملاقات ہوئی، تو ہم نے انہیں تقدیر کے منکرین کے نظریات کے متعلق بتایا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں (حدیث جبریل) سنائی۔ اس روایت کے بعض الفاظ میں بھی کمی وبیشی موجود ہے۔

4 - وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

5 - وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكِتَابِهِ، وَلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ الْآخِرِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ایک شخص وہاں آیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو، فرض نمازیں پڑھو، فرض زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! احسان کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ

5- صحیح بخاری: 4490,50، سنن ابن ماجہ: 4044,64، مسند احمد: 9497,2926,191، صحیح ابن حبان: 159

الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللهَ، وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا كَانَتِ الْعُرَاةُ الْحُفَاةُ رُءُوسَ النَّاسِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ تَلَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ} [لقمان: 34] " قَالَ: ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوا عَلَيَّ الرَّجُلَ، فَأَخَذُوا لِيَرُدُّوهُ، فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ لِيُعَلِّمَ النَّاسَ دِينَهُمْ

رہے، تو وہ بہر حال تمہیں دیکھ رہا ہے اس نے عرض کی، قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس کے متعلق جواب دینے والے کا علم سائل سے زیادہ نہیں ہے، تاہم میں تمہیں اس کی چند علامات بتا دیتا ہوں، جب کنیز اپنے آقا کو جنم دے تو یہ قربِ قیامت کی علامت ہوگی جب ننگے بدن، برہنہ پاؤں پھرنے والے لوگ حکمران بن جائیں تو یہ قربِ قیامت کی علامت ہوگی جب چرواہے بلند عمارتیں قائم کرنے لگیں تو یہ قربِ قیامت کی علامت ہوگی۔ غیب سے متعلق پانچ امور ایسے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی علم نہیں رکھتا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱ لقمان آیت ۳۴)۔ پھر وہ شخص چلا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے مقصد یہ تھا کہ تم ان امور کو جان لو جن کے متعلق تم نے سوال نہیں کیا تھا۔

6- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَتِهِ: إِذَا وَلَدَتِ الْأَمَةُ بَعْلَهَا يَعْنِي السَّرَارِيَّ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں ایک مقام پر یہ الفاظ (پہلے والی روایت سے) مختلف ہیں۔ ''جب کنیز اپنے شوہر کو جنم دے گی۔''

7 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَلُونِي . فَهَابُوهُ أَنْ يَسْأَلُوهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ، فَجَلَسَ عِنْدَ رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: لَا تُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ . قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِيمَانُ؟ قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكِتَابِهِ، وَلِقَائِهِ، وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ . قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْإِحْسَانُ؟ قَالَ: أَنْ تَخْشَى اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنَّكَ إِنْ لَا تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ . قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ قَالَ: "مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ مُلُوكَ الْأَرْضِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا، وَإِذَا رَأَيْتَ رِعَاءَ الْبَهْمِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ، فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ مِنَ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ". ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّ اللهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ}

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے کوئی سوال کرو! حاضرین نے جھجک کے باعث کوئی سوال نہیں کیا اس دوران ایک شخص وہاں آیا اور نبی ﷺ کے گھٹنوں کے قریب ہو کر بیٹھ گیا پھر اس نے سوال کیا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کسی بھی چیز کو اللہ کا شریک نہ سمجھو، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ وہ شخص بولا، آپ نے سچ فرمایا ہے، پھر اس نے سوال کیا، ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کی بارگاہ میں حاضری اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور تم (قیامت کے دن) دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان لاؤ اور تقدیر پر مکمل طور پر ایمان لاؤ۔ وہ شخص بولا، آپ ﷺ نے سچ ارشاد فرمایا ہے، پھر اس نے سوال کیا، احسان کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور (اگر یہ کیفیت پیدا نہ ہو سکے تو یہ یاد رکھو) کہ وہ بہرحال تمہیں دیکھ رہا ہے۔ وہ شخص بولا، آپ ﷺ نے سچ کہا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جواب دینے والا اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا تاہم میں تمہیں چند علامتیں بتا دیتا ہوں جب تم دیکھو کہ عورتیں اپنے آقاؤں کو پیدا کرنے لگی ہیں، تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی، جب تم دیکھو کہ برہنہ پاؤں، ننگے بدن،

لقمان: 34] قَالَ: ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رُدُّوهُ عَلَيَّ، فَالْتُمِسَ، فَلَمْ يَجِدُوهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا جِبْرِيلُ، أَرَادَ أَنْ تَعَلَّمُوا إِذْ لَمْ تَسْأَلُوا

گونگے بہرے لوگ حکمران بن گئے ہیں، تو یہ قرب قیامت کی علامت ہوگی اور جب تم دیکھو کہ چرواہے ایک دوسرے کے مقابلے میں بلند عمارات تعمیر کروانے لگ گئے ہیں تو یہ بھی قربِ قیامت کی نشانی ہوگی۔ غیب سے متعلق پانچ امور ایسے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی علم نہیں رکھتا۔ پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: (ترجمہ:) ترجمہ کنزالایمان: بیشک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینھ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بیشک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے (پ ۲۱ لقمان آیت ۳۴)۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے میرے پاس واپس لاؤ، اس شخص کو تلاش کیا گیا مگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسے ڈھونڈ نہیں سکے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تھے۔ (اور ان کی آمد کا) مقصد یہ تھا کہ تم ان امور سے واقف ہو جاؤ جن کی بابت تم نے سوال نہیں کیا تھا۔"

1- بَابُ بَيَانِ الصَّلَوَاتِ الَّتِي هِيَ أَحَدُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

نماز کا بیان جو اسلامی تعلیمات کا بنیادی رکن ہے

8 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ منتشر بالوں کا مالک نجد کا رہنے والا ایک شخص بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوا، ہمیں اس کی آواز آتی ہوئی

8- صحیح بخاری: 6556,1792,46، سنن ابوداؤد: 392,391، سنن نسائی: 5028,2090,458، صحیح ابن خزیمہ: 306، صحیح ابن حبان: 3262,1724

طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ، يَقُولُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرُ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ، وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ فَقَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ، قَالَ: فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ

9 - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَفْلَحَ، وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ، أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَأَبِيهِ إِنْ صَدَقَ

محسوس ہو رہی تھی مگر الفاظ سمجھ نہیں آ رہا تھے جب وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ہوا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام کے متعلق معلوم کر رہا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ پانچ وقت نماز ادا کرنا ہے اس نے عرض کی: ان کے سوا کوئی اور بھی مجھے پر فرض ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تاہم تم نفلی نمازیں پڑھ سکتے ہو۔ نیز رمضان میں روزے رکھنا فرض ہے اس نے عرض کی ان کے سوا فرض ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تاہم تم نفلی روزے رکھ سکتے ہو۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سامنے زکوۃ کی فرضیت کا ذکر کیا تو اس نے یہی سوال کیا زکوۃ کے سوا کوئی اور بھی مجھ پر فرض ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تاہم نفلی طور پر کر سکتے ہو تو وہ شخص یہ کہتے ہوئے واپس چل دیا۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ان امور میں کوئی کمی یا اضافہ نہیں کروں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو پھر یہ کامیاب ہوگا۔

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت طلحہ بن عبید اللہ سے مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ اس طرح مروی ہے،" اس کے باپ کی قسم، اگر یہ سچ کہ رہے ہے، تو یہ کامیاب ہوگیا اس کے باپ کی قسم! اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا۔"

2- بَابُ السُّؤَالِ عَنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ

ارکان اسلام سے متعلق سوال کرنا

10 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ،

حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں: ہمیں

10- صحیح بخاری: 59' سنن نسائی: 2091' مسند احمد: 12479,12032,8714' صحیح ابن حبان: 155,104

حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نُهِينَا أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ، فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلَهُ، وَنَحْنُ نَسْمَعُ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللهَ أَرْسَلَكَ، قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: اللهُ. قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: اللهُ. قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ؟ قَالَ: اللهُ. قَالَ: فَبِالَّذِي خَلَقَ السَّمَاءَ، وَخَلَقَ الْأَرْضَ، وَنَصَبَ هَذِهِ الْجِبَالَ، آللهُ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِنَا، وَلَيْلَتِنَا، قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةً فِي أَمْوَالِنَا، قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي سَنَتِنَا، قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ، آللهُ أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا. قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: ثُمَّ وَلَّى. قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، لَا أَزِيدُ عَلَيْهِنَّ، وَلَا أَنْقُصُ

نبی ﷺ سے سوالات پوچھنے سے منع کر دیا گیا تو ہماری خواہش ہوتی تھی کہ کوئی سمجھ دار اعرابی آکر نبی ﷺ سے کوئی سوال کرے اور ہم فیض یاب ہوں۔ ایک بار ایک اعرابی آیا اور عرض کی، اے محمد ﷺ! آپ کا مبلغ ہمارے ہاں آیا تھا اور اس نے بتایا کہ آپ ﷺ اس بات کے دعوے دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس نے درست بتایا ہے۔ اعرابی نے عرض کی: آسمان کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے۔ اعرابی نے عرض کی: زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمادیا: اللہ تعالیٰ نے۔ اعرابی نے عرض کی: پہاڑوں کو کس نے نصب کیا ہے؟ اور زمین پر موجود دیگر اشیاء کو کس نے پیدا کیا ہے، میں آپ ﷺ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا واقعی اللہ نے آپ کو رسول بنا کر معبوث فرمایا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس اعرابی نے عرض کی، ہمیں آپ ﷺ کے مبلغ نے یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں روزانہ پانچ نمازیں ادا کرنا ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس نے سچ بتایا ہے۔ اعرابی نے عرض کی: میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو معبوث کیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ اعرابی نے عرض کی، آپ ﷺ کے مبلغ نے ہمیں یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں اپنے مال میں سے زکوۃ ادا کرنا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔ اعرابی نے عرض کی، میں آپ ﷺ کو اس ذات کی قسم

مِنْهُنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ

دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا ہے، کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بات کا حکم دیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اعرابی نے عرض کی، آپ ﷺ کے قاصد نے یہ بھی بتایا تھا کہ ہمیں ہر سال رمضان کے مہینے میں روزے رکھنے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے سچ بتایا ہے۔ اعرابی نے عرض کی جس ذات نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا ہے، میں آپ ﷺ کو اسی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس بات کا بھی حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! عرض کی، آپ ﷺ کے مبلغ نے ہمیں یہ بھی بتایا تھا کہ جو شخص صاحب استطاعت ہو اسے حج کرنا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس نے سچ بتایا ہے، تو وہ اعرابی یہ کہتے ہوئے واپس مڑ گیا جس ذات نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اس کی قسم میں ان تمام احکام میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کروں گا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے، تو یہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

11 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کی ابتداء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ ہیں، قرآن میں ہمیں نبی ﷺ سے سوالات کرنے سے منع فرما دیا گیا۔

3- بَابُ بَيَانِ الْإِيمَانِ الَّذِي يُدْخَلُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَأَنَّ مَنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

ایمان وہ چیز ہے جس کے سبب انسان داخلِ جنت ہوگا اور احکامِ شریعت پر عمل کرنے والا جنت میں داخل ہوگا

12 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا عَرَضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَأَخَذَ بِخِطَامِ نَاقَتِهِ - أَوْ بِزِمَامِهَا - ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ - أَوْ يَا مُحَمَّدُ - أَخْبِرْنِي بِمَا يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَمَا يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَظَرَ فِي أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَقَدْ وُفِّقَ، أَوْ لَقَدْ هُدِيَ، قَالَ: كَيْفَ قُلْتَ؟ قَالَ: فَأَعَادَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ، دَعِ النَّاقَةَ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دفعہ سفر کے دوران ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑ کر عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! مجھے ایسے عمل کے متعلق بتائیں جو مجھے جنت سے نزدیک کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی ﷺ وہیں ٹھہر گئے اور پھر اپنے صحابہ کی طرف دیکھتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو توفیق ملی ہے یا اس شخص کو ہدایت ملی ہے پھر آپ ﷺ نے اس شخص کی جانب متوجہ ہو کر فرمایا، تم نے کیا پوچھا تھا؟ اس نے دوبارہ عرض کی تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ جانو، نماز ادا کرو اور زکوۃ ادا کرو صلہ رحمی کرو۔ اونٹنی چھوڑ دو۔

13 - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، وَأَبُوهُ عُثْمَانُ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ

یہ روایت ایک اور سند کی ہمراہ بھی مروی ہے۔

14 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

12- صحیح بخاری: 1333،1332' سنن ترمذی: 388' سنن ابن ماجہ: 1423،1422' صحیح ابن خزیمہ: 316' مستدرک للحاکم: 2484،53

أَبُو الْأَحْوَصِ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْنِينِي مِنَ الْجَنَّةِ، وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ ذَا رَحِمِكَ فَلَمَّا أَدْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ تَمَسَّكَ بِمَا أُمِرَ بِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ إِنْ تَمَسَّكَ بِهِ

کرتے ہیں، ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے عمل کی جانب میری رہنمائی فرمائیں کہ اگر میں اسے انجام دوں تو وہ عمل مجھے جنت کے نزدیک کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، نماز ادا کرو، زکوۃ ادا کرو رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرو، جب وہ شخص چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس نے ان احکام پر عمل کیا تو جنت میں داخل ہوگا۔

15 - وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا شَيْئًا أَبَدًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ، فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ اعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کسی ایسے عمل کی جانب میری رہنمائی فرمائیں جسے اختیار کرنے کے بعد میں جنت میں داخل ہو جاؤں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم فرض نمازیں ادا کرو، فرض زکوۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کی اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، میں کبھی بھی ان احکام میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں کروں گا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو، تو اسے دیکھ لے۔

16 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں،

16- مستدرک للحاکم:6496، سنن بیہقی:19489

كُرَيْبٍ. وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الْمَكْتُوبَةَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ.

حضرت نعمان بن قوقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں فرض نمازیں ادا کرتا رہوں اور حرام کاموں سے بچتا رہوں، حلال امور اختیار کرتا رہوں، تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں!

17 - وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ. وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ. قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ قَوْقَلٍ: يَا رَسُولَ اللهِ. بِمِثْلِهِ. وَزَادَا فِيهِ. وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں حضرت نعمان کے یہ الفاظ روایت کیے گئے ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! میں ان احکام میں کسی چیز کی زیادتی نہیں کروں گا۔

18 - وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ. حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَرَأَيْتَ إِذَا صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ، وَصُمْتُ رَمَضَانَ، وَأَحْلَلْتُ الْحَلَالَ، وَحَرَّمْتُ الْحَرَامَ، وَلَمْ أَزِدْ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا، أَأَدْخُلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَاللهِ لَا أَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: اگر میں فرض نمازیں ادا کرتا رہوں، رمضان میں روزے رکھوں، جائز کام کروں، حرام کاموں سے بچتا رہوں اور ان احکام میں کسی چیز کی زیادتی نہ کروں تو کیا میں جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ تو نبی ﷺ نے جواب دیا: ہاں! اس پردہ پوالا، اللہ کی قسم! میں ان احکام میں کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔

4- بَابُ بَيَانِ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَدَعَائِمِهِ الْعِظَامِ

اسلام کی بنیادی تعلیمات اور ارکان کا بیان

19 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ

الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ الْأَحْمَرَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةٍ، عَلَى أَنْ يُوَحَّدَ اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَالْحَجِّ . فَقَالَ رَجُلٌ: الْحَجُّ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، قَالَ: لَا، صِيَامُ رَمَضَانَ، وَالْحَجُّ هَكَذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اسلام کے بنیادی احکام پانچ ہیں، اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا، نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان میں روزے رکھنا اور حج کرنا۔

ایک شخص نے عرض کی حج اور رمضان کے روزے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نہیں "رمضان کے روزے اور حج" میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

20 - وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ السُّلَمِيُّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، عَلَى أَنْ يُعْبَدَ اللهُ، وَيُكْفَرَ بِمَا دُونَهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اسلام کے بنیادی احکام پانچ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور ہر جھوٹے معبود کا انکار کرنا، نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان میں روزے رکھنا۔

21 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ، شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اسلام کے بنیادی احکام پانچ ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان میں روزے رکھنا۔

22 - وحَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا

طاؤس کہتے ہیں، ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن

حَنْظَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ، يُحَدِّثُ طَاوُسًا، أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَلَا تَغْزُو؟ فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " إِنَّ الْإِسْلَامَ بُنِيَ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَصِيَامِ رَمَضَانَ، وَحَجِّ الْبَيْتِ "

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، آپ جہاد میں کیوں شریک نہیں ہوتے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اسلام کے بنیادی احکام پانچ ہیں اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، نماز پڑھنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان میں روزے رکھنا اور حج کرنا۔

5- بَابُ الْأَمْرِ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَرَسُولِهِ، وَشَرَائِعِ الدِّينِ، وَالدُّعَاءِ إِلَيْهِ وَالسُّؤَالِ عَنْهُ وَحِفْظِهِ وَتَبْلِيغِهِ مَنْ لَمْ يَبْلُغْهُ

اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شریعتِ دینی پر ایمان لانے کا حکم دینا، ان کی جانب بلانا، ان کے متعلق دریافت کرنا، انہیں یاد کرنا اور اسے دوسروں تک پہنچانے کا بیان

23- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا هَذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَقَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا، وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، فَلَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَعْمَلُ بِهِ، وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا، قَالَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: الْإِيمَانِ بِاللهِ "، ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ، فَقَالَ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ،

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، انہوں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارا تعلق ربیعہ قبیلے سے ہے۔ ہمارے اور آپ کے درمیان مضر قبیلے والے کفار رکاوٹ ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ان باتوں کا حکم دیں جن پر ہم خود بھی عمل کر سکیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کی تعلیم دے سکیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار کاموں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ اللہ پر ایمان لانے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا اس کی وضاحت کرتے ہوئے کہا

23- صحیح بخاری: 2928،500، سنن ابوداؤد: 3692، سنن ترمذی: 2611، سنن نسائی: 5031، مسند ابویعلیٰ: 6873، معجم الکبیر للطبرانی: 12950، 12953

وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْمُقَيَّرِ زَادَ خَلَفٌ فِي رِوَايَتِهِ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. وَعَقَدَ وَاحِدَةً

یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز پڑھنا زکوۃ ادا کرنا، مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا۔ میں تمہیں دباء، حنتم، نقیر اور مقیر سے منع کرتا ہوں۔ خلف نے اپنی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب نبی ﷺ نے کلمہ شہادت کا ذکر فرمایا تو انگلی مبارک سے اشارہ بھی فرمایا۔

24 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَيْنَ النَّاسِ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْأَلُهُ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ، فَقَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ الْوَفْدُ؟ أَوْ مَنِ الْقَوْمُ؟ ، قَالُوا: رَبِيعَةُ، قَالَ: مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ، أَوْ بِالْوَفْدِ، غَيْرَ خَزَايَا، وَلَا النَّدَامَى . قَالَ: فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا نَأْتِيكَ مِنْ شُقَّةٍ بَعِيدَةٍ، وَإِنَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيَّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ، وَإِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا نَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ، قَالَ: أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ ،

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں، جن دنوں میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمان کے فرائض سرانجام دے رہا تھا، ان دنوں ایک عورت نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھڑے میں بنائی گئی نبیذ کا حکم معلوم کیا تو آپ نے فرمایا: جب عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہاں کا وفد ہے یا یہ کون سی قوم ہے؟ انہوں نے عرض کی، ربیعہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کو خوش آمدید، انہیں کوئی ندامت نہیں ہوگی۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم بہت دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں، ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان ''مضر'' قبیلے کے کفار رکاوٹ ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں ہی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں، آپ ہمیں ایسے بنیادی احکام کے متعلق بتائیں جو ہمارے پیچھے موجود کے لیے بھی ہوں اور ان پر کے سبب ہم جنت میں داخل ہو جائیں تو نبی ﷺ نے انہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں

وَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللهِ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسًا مِنَ الْمَغْنَمِ ، وَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ - قَالَ شُعْبَةُ: وَرُبَّمَا قَالَ - النَّقِيرِ، قَالَ شُعْبَةُ: وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ، وَقَالَ: احْفَظُوهُ وَأَخْبِرُوا بِهِ مِنْ وَرَائِكُمْ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: مَنْ وَرَاءَكُمْ ، وَلَيْسَ فِي رِوَايَتِهِ الْمُقَيَّرُ.

سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ نے انہیں صرف اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور پوچھا، کیا تم جانتے ہو صرف اللہ پر ایمان لانے کا مطلب کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، رمضان میں روزے رکھنا مالِ غنیمت میں پانچواں حصہ ادا کرنا پھر نبی ﷺ نے انہیں دباء، حنتم اور مزفت سے منع فرمایا۔ شعبہ کبھی ''نقیر'' لفظ روایت کرتے ہیں اور کبھی ''مقیر'' لفظ روایت کرتے ہیں۔ (پھر نبی ﷺ نے فرمایا) ان احکام کو یاد کرلو اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو ان کی تبلیغ کر دینا۔ (امام مسلم فرماتے ہیں) ابن ابی شیبہ اپنی روایت میں ''مِن'' کی بجائے ''مَن'' کا لفظ روایت کرتے ہیں۔ نیز ان کی روایت میں لفظ ''مقیر'' کا ذکر نہیں ہے۔

25 - وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَقَالَ: أَنْهَاكُمْ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيرِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ وَزَادَ ابْنُ مُعَاذٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یہی روایت ایک اور سند سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، تاہم اس میں یہ لفظ مختلف ہیں: ''میں تمہیں ان تمام مشروبات سے منع کرتا ہوں جنہیں دباء، حنتم، نقیر اور مزفت میں تیار کیا جاتا ہے۔'' ابن معاذ کی روایت میں نبی ﷺ کے ان الفاظ کا بھی ذکر ہے۔ آپ نے وفد کے سربراہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا: ''تمہارے اندر دو خصوصیات ہیں اور اللہ تعالیٰ ان دونوں کو پسند کرتا ہے، ایک بردباری اور دوسری سمجھ

وَسَلَّمَ لِلْأَشَجِّ أَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: " إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ، وَالْأَنَاةُ"

بوجھ۔"

26 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْ لَقِيَ الْوَفْدَ الَّذِينَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، قَالَ سَعِيدٌ: وَذَكَرَ قَتَادَةُ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فِي حَدِيثِهِ هَذَا: أَنَّ أُنَاسًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَا نَقْدِرُ عَلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحُرُمِ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ نَأْمُرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ إِذَا نَحْنُ أَخَذْنَا بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَآتُوا الزَّكَاةَ، وَصُومُوا رَمَضَانَ، وَأَعْطُوا الْخُمُسَ مِنَ الْغَنَائِمِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الدُّبَّاءِ، وَالْحَنْتَمِ، وَالْمُزَفَّتِ، وَالنَّقِيرِ " قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، مَا عِلْمُكَ بِالنَّقِيرِ؟ قَالَ: "بَلَى، جِذْعٌ تَنْقُرُونَهُ، فَتَقْذِفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ - قَالَ سَعِيدٌ: أَوْ قَالَ: مِنَ التَّمْرِ - ثُمَّ تَصُبُّونَ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا سَكَنَ غَلَيَانُهُ شَرِبْتُمُوهُ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَكُمْ، أَوْ إِنَّ

قتادہ کہتے ہیں، وفد عبدالقیس سے ملاقات کرنے والے ایک صحابی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے جب کہ ایک اور سند کے مطابق قتادہ یہ روایت حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ عبدالقیس قبیلے کے بعض لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے متعلق بتاتے ہوئے بتایا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم "ربیعہ" قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان "مضر" قبیلے کے کفار حائل ہیں اس لیے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں وہ احکام بتائیں جنہیں ہم اپنے قبیلے والوں تک پہنچا سکیں اور ان احکام پر عمل کے سبب ہم جنت میں داخل ہو سکیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار چیزوں سے منع کرتا ہوں۔ تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھو، نماز پڑھو، زکوۃ ادا کرو، رمضان میں روزے رکھو، مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ دباء، حنتم، مزفت اور نقیر، ان چار چیزوں سے میں تمہیں منع کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نقیر کے متعلق جانتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: ہاں! تم لکڑی کو کھوکھلا کر کے اس میں چھوہارے، سعید کو شک ہے کہ شاید

26- صحیح بخاری: 87,78,74، مسند احمد: 21169,21147، صحیح ابن خزیمہ: 2245

أَحَدَهُمْ لَيَضْرِبُ ابْنَ عَمِّهِ بِالسَّيْفِ " قَالَ: وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ كَذَلِكَ قَالَ، وَكُنْتُ أَخْبَؤُهَا حَيَاءً مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: فَفِيمَ نَشْرَبُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: فِي أَسْقِيَةِ الْأَدَمِ الَّتِي يُلَاثُ عَلَى أَفْوَاهِهَا ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَرْضَنَا كَثِيرَةُ الْجِرْذَانِ، وَلَا تَبْقَى بِهَا أَسْقِيَةُ الْأَدَمِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ، وَإِنْ أَكَلَتْهَا الْجِرْذَانُ قَالَ: وَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: "إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ"

آپ ﷺ نے فرمایا تھا، کھجوریں بھگو دیتے ہو پھر جب کچھ پانی کو جوش آ جائے اور پھر وہ ٹھہر جائے تو تم اسے پینا شروع کر دیتے ہو۔ کوئی شخص اپنے چچازاد پر بھی تلوار سے حملہ کر دیتا ہے۔ وفد میں شامل ایک شخص اسی طرح کی صورت حال کا شکار ہو کر زخمی ہوا تھا، وہ صاحب کہتے ہیں، میں نے شرمندگی کے سبب اس زخم کو نبی ﷺ سے چھپایا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! ہم کس طرح کے برتن استعمال کیا کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم چمڑے کے ان مشکیزوں کو استعمال کرو جن کے منہ کو بند کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! ہمارے علاقے میں چوہے بہت زیادہ ہوتے ہیں اس لیے چمڑے کے مشکیزے زیادہ عرصہ تک قابل استعمال نہیں رہ سکتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اگرچہ چوہے انھیں خراب کر دیں، اگرچہ چوہے انھیں خراب کر دیں، اگرچہ چوہے انہیں خراب کر دیں، پھر نبی ﷺ نے وفد کے سردار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا، تم میں دو ایسی خوبیاں موجود ہیں جسے اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے، بردباری اور سمجھ بوجھ۔

27 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ لَقِيَ ذَاكَ الْوَفْدَ، وَذَكَرَ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، غَيْرَ أَنَّ

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔ تاہم اس میں ایک بات مختلف ہے اور اس میں راوی سعید کا مشکوک بیان موجود نہیں ہے۔

بِهِ وَتَذِيفُونَ فِيهِ مِنَ الْقُطَيْعَاءِ، أَوِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ. وَلَمْ يَقُلْ: قَالَ سَعِيدٌ، أَوْ قَالَ مِنَ التَّمْرِ

28- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو قَزَعَةَ، أَنَّ أَبَا نَضْرَةَ، أَخْبَرَهُ وَحَسَنًا، أَخْبَرَهُمَا، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوْا نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنَا اللهُ فِدَاءَكَ مَاذَا يَصْلُحُ لَنَا مِنَ الْأَشْرِبَةِ؟ فَقَالَ: لَا تَشْرَبُوا فِي النَّقِيرِ. قَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ، جَعَلَنَا اللهُ فِدَاءَكَ، أَوَ تَدْرِي مَا النَّقِيرُ؟ قَالَ: نَعَمْ، الْجِذْعُ يُنْقَرُ وَسَطُهُ، وَلَا فِي الدُّبَّاءِ، وَلَا فِي الْحَنْتَمَةِ، وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوكَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر قربان ہونا نصیب کرے، پینے کے لیے ہم کیسے برتن استعمال کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نقیر استعمال نہ کرو۔ انہوں نے عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! اللہ تعالیٰ ہمیں آپ پر قربان ہونا نصیب کرے، کیا آپ ﷺ نقیر کے متعلق جانتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لکڑی کو درمیان میں سے کاٹ کر اس برتن کو بنایا جاتا ہے اور ہاں دباء، حنتمہ کو بھی استعمال نہ کرو، صرف چمڑے کے منہ بند مشکیزے استعمال کیا کرو۔

6- بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى الشَّهَادَتَيْنِ وَشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ

کلمہ شہادت اور شریعتِ اسلام کی دعوت

29- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رُبَّمَا قَالَ وَكِيعٌ: عَنِ ابْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے مجھے روانہ فرمایا تو فرمایا، تم ایسے علاقے میں جا رہے ہو جہاں اہل کتاب بھی بستے ہیں، سب سے پہلے انہیں اس بات کی دعوت دینا کہ وہ اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت پر ایمان لے آئیں اگر وہ اس

29- صحیح بخاری: 1425,1389,1331 'سنن ابوداؤد: 1584 'سنن ترمذی: 625 'سنن نسائی: 2522,2435 'سنن ابن ماجہ: 1783 ' سنن بیہقی: 7095,7068 'سنن دارقطنی: 4

عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاذًا، قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ فِي فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ

عورت کو قبول کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر وہ اس حکم کو بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جسے امیروں سے وصول کر کے غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ بہترین چیزیں لینے کی کوشش نہ کرنا اور کسی بھی مظلوم کی بددعا سے بچنے کی کوشش کرنا کیونکہ اس بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب موجود نہیں ہوتا۔

30 - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کو گورنر بنا کر روانہ فرمایا تھا۔

31 - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا تو انہیں ہدایت کی: اہل کتاب سے تمہارا واسطہ پڑے گا اس لیے سب سے پہلے تم انہیں اللہ کی عبادت کی دعوت دینا جب وہ اللہ کی معرفت حاصل کرلیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ پانچ

قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا، فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا، فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ

نمازوں کی ادائیگی بھی فرض کی ہے جب وہ اس پر عمل کرنے پر آمادہ ہو جائیں تو انھیں یہ بھی بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ کی ادائیگی بھی فرض کی ہے جسے وصول کر کے ان میں موجود غریب لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے گا جب وہ اس حکم کی تعمیل پر آمادہ ہوں، تو ان سے زکوۃ وصول کر لینا عمدہ اور قیمتی مال ہی وصول نہ کرنا۔

7- بَابُ الْأَمْرِ بِقِتَالِ النَّاسِ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

لوگ جب تک کلمہ نہ پڑھیں، ان سے جنگ کرنے کا حکم

32- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ: كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ، إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ". فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ، وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ظاہری ہوا اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا، تو اس دوران کچھ عرب قبائل نے (زکوۃ سے انکار کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، آپ ان لوگوں کے خلاف کیسے جنگ کر سکتے ہیں؟ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایسے لوگوں سے صرف اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہیں کر لیتے۔ اور جب وہ اس کا اقرار کر لیں تو ان کے مال اور جان میری طرف سے محفوظ ہوں گے۔ ماسوائے کسی حق کے اور ایسے شخص کا حساب اللہ تعالیٰ کے

32- صحیح بخاری: 25,385,1335' سنن ابوداؤد: 1556,1557,2640' سنن ترمذی: 2606,2607,2608' سنن ابن ماجہ: 71,72,3927' سنن دارمی: 2411' مسند احمد: 67,117,239' صحیح ابن حبان: 174,175,216' صحیح ابن خزیمہ: 2248' المعجم الکبیر للطبرانی: 593,1746

الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُونِي عِقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهِ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: فَوَاللهِ، مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

سپرد ہوگا"۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو بھی شخص نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کرنے کی کوشش کرے گا، میں اس کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا چونکہ زکوۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم! اگر وہ لوگ کوئی ایسی رسی زکوۃ میں دینے سے انکار کریں جسے وہ زمانہ نبوی میں دیتے تھے تو ان کے اس انکار پر بھی میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہو گیا کہ جنگ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سینہ کھول دیا ہے اس لیے مجھے یقین ہو گیا کہ ان کی رائے درست ہے۔

33- وحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ - أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: "أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ، وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ایسے لوگوں سے صرف اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لے اور جب کوئی شخص اس بات کا اقرار کر لے تو اس کی جان اور مال میری طرف سے محفوظ ہیں ماسوائے کسی حق کے اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔"

34 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، ح وحَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دے دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے نیز جب تک یہ مجھ پر اور

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: أُقَاتِلُ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي، وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ

میرے لائے ہوئے احکام پر ایمان نہ لے آئیں جب یہ ایسا کرلیں گے تو ان کی جانیں اور مال میری طرف سے محفوظ ہو جائیں گے ما سوائے کسی حق کے، اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔"

35- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

36- وحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، قَالَا جَمِيعًا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَإِذَا قَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ "، ثُمَّ قَرَأَ: {إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ}

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کے اقرار نہ کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، پھر جب وہ اس بات کا اعتراف کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے، تو ان کی جانیں اور مال میری طرف سے محفوظ ہو جائیں گے تاہم ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ترجمہ کنزالایمان: تم تو یہی نصیحت سنانے والے ہو تم کچھ ان پر کڑوڑا نہیں (پ ۳۰ الغاشیہ آیت ۲۲)

37- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ان لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب

اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا، عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ، وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللهِ

تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نیز جب تک وہ نماز قائم نہ کریں اور زکوۃ ادا نہ کریں جب وہ ایسا کرلیں گے تو وہ اپنی جان اور مال کو میرے طرف سے محفوظ کرلیں گے تاہم ان کے حق کا معاملہ مختلف ہے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔

38 - وحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ "مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَكَفَرَ بِمَا يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ، حَرُمَ مَالُهُ، وَدَمُهُ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ"

حضرت ابو مالک اپنے والد سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ”جو شخص اس بات کو اعتراف کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے اور پھر وہ تمام جھوٹے خداؤں کا انکار کرے تو اس کا مال اور اس کی جان محفوظ ہو جائیں گے اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا۔“

39 - وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، ح وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَحَّدَ اللهَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں الفاظ ذرا مختلف ہیں۔

8 - بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى صِحَّةِ إِسْلَامِ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ مَا لَمْ يَشْرَعْ فِي النَّزْعِ وَهُوَ الْغَرْغَرَةُ وَنَسْخِ جَوَازِ الِاسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ وَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الشِّرْكِ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ وَلَا يُنْقِذُهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ مِنَ الْوَسَائِلِ

اس بات کی دلیل، حالتِ نزع سے پہلے قریب المرگ شخص کے اسلام قبول کرنے کا درست ہونا، مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کا جواز منسوخ ہونا اور اس بات کی دلیل حالتِ شرک میں مرنے والے جہنمی ہیں اسے کوئی چیز اس سے نہیں بچا سکے گی

40 - وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ،

سعید بن مسیب اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے

أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ، وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَمِّ، قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ". فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ، أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ، وَيُعِيدُ لَهُ تِلْكَ الْمَقَالَةَ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ: هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَى مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ} [التوبة: 113]، وَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ}

ہیں جب ابو طالب کی وفات کا وقت قریب آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اس وقت ان کے پاس ابو جہل اور عبداللہ بن ابو امیہ بھی موجود تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو طالب سے فرمایا، اے چچا! آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں، میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے حق میں گواہی دوں گا اس پر ابو جہل اور عبداللہ بن ابو امیہ بولے، اے ابو طالب! کیا آپ جناب عبدالمطلب کے دین کو چھوڑنا چاہتے ہیں؟ پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کلمہ پڑھنے کی تلقین کرتے رہے، لیکن مرتے دم ابو طالب نے یہ کہا، وہ عبدالمطلب کے دین پر قائم ہیں اور انہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھنے سے انکار کردیا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس وقت تک آپ کے لیے مغفرت کی دعا کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: نبی اور ایمان والوں کو لائق نہیں کہ مشرکوں کی بخشش چاہیں اگرچہ وہ رشتہ دار ہوں جبکہ انہیں کھل چکا کہ وہ دوزخی ہیں۔ (پ ۱۱ التوبۃ آیت ۱۱۳)۔ (راوی کہتے ہیں) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت بھی ابو طالب کے متعلق نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔ (پ ۲۰ القصص آیت ۵۶)

41 - وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں آیات کے نزول کا ذکر نہیں ہے۔

مَعْمَرٌ، ح وحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ صَالِحٍ انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَتَيْنِ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَيَعُودَانِ فِي تِلْكَ الْمَقَالَةِ، وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ مَكَانَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ فَلَمْ يَزَالَا بِهِ

42 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ عِنْدَ الْمَوْتِ: " قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَبَى "، فَأَنْزَلَ اللهُ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ} [القصص: 56] الْآيَةَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا کی موت کے وقت ان سے کہا تھا، آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں، میں قیامت کے دن آپ کے حق میں گواہی دوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے انکار کر دیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ:) ''بیشک یہ نہیں کہ تم جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو''۔

43 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ: " قُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ "، قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُعَيِّرَنِي قُرَيْشٌ، يَقُولُونَ: إِنَّمَا حَمَلَهُ عَلَى ذَلِكَ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ، فَأَنْزَلَ اللهُ: {إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا سے کہا تھا، آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں، میں قیامت کے دن آپ کے حق میں اس کے اقرار کی گواہی دوں گا تو ابو طالب نے جواب دیا: اگر مجھے قریش کے طعنوں کا خدشہ نہ ہوتا تو میں یہ اعتراف کر کے تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان کر دیتا مگر قریش کہیں گے، یہ موت کے خوف سے مسلمان ہو گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ نہیں کہ تم

42- سنن ترمذی:3188، مسند احمد:9608,9685، مسند ابویعلیٰ:6178

يَشَاءُ﴾ [القصص:56]

جسے اپنی طرف سے چاہو ہدایت کردو ہاں اللہ ہدایت فرماتا ہے جسے چاہے اور وہ خوب جانتا ہے ہدایت والوں کو۔(پ ۲۰ القصص آیت ۵۶)

9-بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَّاتَ عَلَى التَّوْحِيدِ دَخَلَ الْجَنَّةَ قَطْعًا

اس بات کی دلیل کہ توحید پر مرنے والا ضرور جنت میں داخل ہوگا

44 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص مرتے وقت اس بات کا یقین رکھتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور عبادت کے لائق نہیں ہے وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

45 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مِثْلَهُ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

46 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ، قَالَ: فَنَفِدَتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ، قَالَ: حَتَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک طویل سفر کر رہے تھے، راستے میں کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا حتیٰ کہ بعض حضرات سواری کے اونٹوں کو قربان کرنے کے متعلق سوچنے لگے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے

-44 مسند احمد:22056' مسند ابویعلیٰ:4204,3228

-46 صحیح بخاری:2820,2352

هَمَّ بِنَحْرِ بَعْضِ حَمَائِلِهِمْ. قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ جَمَعْتَ مَا بَقِيَ مِنْ أَزْوَادِ الْقَوْمِ، فَدَعَوْتَ اللهَ عَلَيْهَا. قَالَ: فَفَعَلَ. قَالَ: فَجَاءَ ذُو الْبُرِّ بِبُرِّهِ، وَذُو التَّمْرِ بِتَمْرِهِ. قَالَ: وَقَالَ مُجَاهِدٌ: وَذُو النَّوَاةِ بِنَوَاهُ. قُلْتُ: وَمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ بِالنَّوَى؟ قَالَ: كَانُوا يَمُصُّونَهُ وَيَشْرَبُونَ عَلَيْهِ الْمَاءَ. قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهَا قَالَ حَتَّى مَلَأَ الْقَوْمُ أَزْوِدَتَهُمْ. قَالَ: فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ فِيهِمَا، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر باقی ماندہ کھانے پینے کے سامان جمع کیا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دعا فرمادیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا جس کے پاس گندم تھی، وہ گندم لے آیا جس کے پاس کھجوریں تھیں، وہ کھجوریں لے آیا، مجاہد نے یہاں تک روایت کیا ہے کہ جس کے پاس گٹھلیاں تھیں، وہ گٹھلیاں لے آیا میں نے پوچھا: وہ لوگ گٹھلیوں کا کیا کرتے تھے؟ تو مجاہد نے بتایا، وہ انہیں چوس لیا کرتے تھے یا پانی میں بھگو کر وہ پانی پی لیا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کی ان تمام اشیاء پر دعا کی اور وہ کھانا اتنا زیادہ ہوگیا ہے کہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لیے اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں، جو شخص اس حالت میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ اسے ان دونوں کے بارے میں کوئی شبہ نہ ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

47 - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ - شَكَّ الْأَعْمَشُ - قَالَ: لَمَّا كَانَ غَزْوَةُ تَبُوكَ أَصَابَ النَّاسَ مَجَاعَةٌ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ أَذِنْتَ لَنَا فَنَحَرْنَا نَوَاضِحَنَا، فَأَكَلْنَا وَادَّهَنَّا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا. قَالَ: فَجَاءَ عُمَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ فَعَلْتَ قَلَّ الظَّهْرُ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ تبوک کے موقع پر ایک دفعہ لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہوگئے تو لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ اجازت دیں تو ہم پانی لانے والے مخصوص اونٹوں کو ذبح کر کے کھانے اور تیل حاصل کرنے میں استعمال کرلیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ایسا کرلو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے او عرض کی، یا رسول اللہ! اگر آپ نے ایسا کیا تو سواریاں مزید کم ہو

وَلَكِنِ ادْعُهُمْ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، ثُمَّ ادْعُ اللهَ لَهُمْ عَلَيْهَا بِالْبَرَكَةِ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ فِي ذَٰلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعَا بِنِطَعٍ، فَبَسَطَهُ، ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ، قَالَ: فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِكَفِّ ذُرَةٍ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكَفِّ تَمْرٍ، قَالَ: وَيَجِيءُ الْآخَرُ بِكِسْرَةٍ حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَى النِّطَعِ مِنْ ذَٰلِكَ شَيْءٌ يَسِيرٌ، قَالَ: فَدَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ قَالَ: خُذُوا فِي أَوْعِيَتِكُمْ، قَالَ: فَأَخَذُوا فِي أَوْعِيَتِهِمْ، حَتَّى مَا تَرَكُوا فِي الْعَسْكَرِ وِعَاءً إِلَّا مَلَئُوهُ، قَالَ: فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا، وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، لَا يَلْقَى اللهَ بِهِمَا عَبْدٌ غَيْرَ شَاكٍّ، فَيُحْجَبَ عَنِ الْجَنَّةِ

جائیں گی اس لیے یہ مناسب ہوگا کہ آپ لوگوں کا بچا ہوا خوراک کا سامان منگوائیں اور پھر اس پر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اس میں ان لوگوں کے لیے برکت ہو۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! پس آپ نے دسترخوان منگوایا اور پھر لوگوں کا بچا ہوا خوراک کا سامان منگوایا، کوئی شخص ہاتھ میں جو، کوئی کھجور، کوئی روٹی کا ٹکڑا لیے ہوئے آرہا تھا حتیٰ کہ یہ سب چیزیں دسترخوان پر اکٹھی ہوگئیں تاہم ان کی مقدار بہت کم تھی پھر نبی ﷺ نے برکت کی دعا کی اور لوگوں کو حکم دیا اپنے برتن بھرنا شروع کردو۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے برتن بھر لئے حتیٰ کہ لشکر میں موجود ہر برتن بھر گیا۔ لوگوں نے سیر ہوکر کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہوکر ارشاد فرمایا: میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ عبادت کے لائق ہے اور بے شک میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں جو شخص ان دونوں باتوں کے ساتھ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اور اسے ان دونوں کے متعلق کوئی شبہ نہ ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

48- حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اس بات کا اقرار کرے کہ صرف اللہ معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور بے شک حضرت

48- سنن ترمذی: 3473

لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللهِ، وَابْنُ أَمَتِهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ، وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللهُ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ"

عیسیٰ علیہ السلام، اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کی ایک بندی کے بیٹے، اس کا ایک ایسا کلمہ ہیں جسے اس نے بی بی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب القاء کیا اور وہ روح اللہ ہیں۔ بے شک جنت حق ہے، بے شک جہنم بھی حق ہے۔ تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ اس طرح جنت میں داخل کرے گا کہ وہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے، داخل ہو جائے۔

49 - وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ هَانِئٍ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنْ عَمَلٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں جنت کے آٹھ دروازوں کی بجائے یہ بات موجود ہے کہ اس کے اعمال جیسے بھی ہوں۔

50 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنِ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ، فَبَكَيْتُ، فَقَالَ: مَهْلًا، لِمَ تَبْكِي؟ فَوَاللهِ لَئِنِ اسْتُشْهِدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ، وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ، وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمُوهُ، إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمُوهُ الْيَوْمَ، وَقَدْ أُحِيطَ بِنَفْسِي، سَمِعْتُ

صنابحی بیان کرتے ہیں، جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا آخری وقت تھا، میں اس وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں رونے لگا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے، ٹھہرو! کیوں رو رہے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں ضرور تمہارے حق میں گواہی دوں گا، اگر مجھے شفیع بنایا گیا تو میں ضرور تمہاری شفاعت کروں گا جہاں تک میرے لیے ممکن ہوگا، میں تمہیں ضرور نفع پہنچاؤں گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے جتنی بھی احادیث سنی ہیں، ایک کے سوا وہ تمام احادیث تمہیں سنا چکا ہوں اور وہ ایک حدیث اب تمہارے سامنے بیان کروں گا کیونکہ اب میرا آخری وقت قریب ہے، میں نے اللہ تعالیٰ کے

-50 سنن ترمذی:2638، مسند احمد:22763

رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص اس بات کا اقرار کرے کہ صرف اللہ معبود ہے اور بے شک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کو حرام کر دیتا ہے۔''

51 - حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ، وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ، وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ایک روز میں سواری پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے بیٹھا تھا، میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان صرف کجاوے کا پچھلا حصہ حائل تھا۔ آپ نے پکارا، اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، میں حاضر ہوں اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کچھ آگے جا کر آپ نے دوبارہ آواز دی اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، میں حاضر ہوں اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کچھ آگے جا کر آپ نے دوبارہ آواز دی، اے معاذ بن جبل! میں نے عرض، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے، وہ اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں کچھ مزید آگے جا کر آپ نے دوبارہ آواز دی، اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: جب بندے ایسا کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہوگا؟ کیا تم جانتے ہو؟ میں نے عرض کی اللہ

51- صحیح بخاری: 5912,5622,128' سنن ابوداؤد: 2559' مسند احمد: 22062,22046' مسند ابویعلیٰ: 4239,3937,3899

اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: انہیں یہ خوش خبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی بات پر تکیہ کر لیں گے۔

52 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حِمَارٍ، يُقَالُ لَهُ: عُفَيْرٌ، قَالَ: فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ، وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا أُبَشِّرُ النَّاسَ، قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ عفیر نامی گدھے پر سوار تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے اور اللہ تعالیٰ پر بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں اور اللہ پر بندوں کا یہ حق ہے کہ جب وہ کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں تو اللہ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔ میں نے عرض کی: یارسول اللہ! میں لوگوں کو یہ خوش خبری سنا دوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں یہ خوش خبری نہ سناؤ ورنہ وہ اسی پر اکتفا کر لیں گے۔

53 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، وَالْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ، أَنَّهُمَا سَمِعَا الْأَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَتَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: أَنْ يُعْبَدَ اللهُ وَلَا يُشْرَكَ بِهِ شَيْءٌ، قَالَ: أَتَدْرِي مَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ؟ فَقَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اے معاذ! کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا کیا حق ہے؟ عرض کی، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ سمجھیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ جب بندے ایسا کر لیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہوگا؟ میں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں عذاب میں مبتلا نہ کرے۔

أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ

54 - حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذًا، يَقُولُ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجَبْتُهُ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى النَّاسِ؟ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب متوجہ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ بندوں پر اللہ کا کیا حق ہے؟۔

55 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا حَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَعَنَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ فِي نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِينَا أَنْ يُقْتَطَعَ دُونَنَا، وَفَزِعْنَا، فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَيْتُ حَائِطًا لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، فَدُرْتُ بِهِ هَلْ أَجِدُ لَهُ بَابًا؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيعٌ يَدْخُلُ فِي جَوْفِ حَائِطٍ مِنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيعُ الْجَدْوَلُ - فَاحْتَفَزْتُ، فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِينَا أَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، حاضرین میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی موجود تھے، اچانک نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور ہمارے درمیان سے تشریف لے گئے، کافی دیر تک جب آپ واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ خدشہ ہوا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی تکلیف کا سامنا ہے اسی خدشہ کے پیش نظر ہم سب وہاں سے اٹھے، میں سب سے پہلے گھبرا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں نکلا اور بنو نجار سے تعلق رکھنے والے ایک انصاری کے باغ تک آ پہنچا، میں نے پورے باغ کے گرد چکر لگایا لیکن مجھے داخلے کا دروازہ نظر نہیں آیا اچانک میری نظر ایک نالے پر پڑی جو باغ کے باہر موجود ایک کنویں سے نکل کر باغ میں جا رہا تھا، میں لومڑی کی طرح گھس کر اندر داخل ہوا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خود کو پایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میں نے عرض کی جی یا رسول

55- صحیح ابن حبان:4543

تُقْتَطَعَ دُونَنَا. فَفَزِعْنَا. فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هَذَا الْحَائِطَ. فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ. وَهَؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِي. فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ وَأَعْطَانِي نَعْلَيْهِ. قَالَ: اذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ. فَمَنْ لَقِيتَ مِنْ وَرَاءِ هَذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ. فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ . فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ. فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ فَقُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. بَعَثَنِي بِهِمَا مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ. بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. فَضَرَبَ عُمَرُ بِيَدِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ فَخَرَرْتُ لِاسْتِي. فَقَالَ: ارْجِعْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَجْهَشْتُ بُكَاءً. وَرَكِبَنِي عُمَرُ. فَإِذَا هُوَ عَلَى أَثَرِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ. فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي بَعَثْتَنِي بِهِ. فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاسْتِي. قَالَ: ارْجِعْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عُمَرُ. مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ. بِأَبِي أَنْتَ. وَأُمِّي. أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ. مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُسْتَيْقِنًا بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ. فَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا. فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ میں نے عرض کی آپ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے پھر تشریف لے گئے جب واپس تشریف نہ لائے تو ہمیں یہ خدشہ ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی تکلیف کا سامنا ہے۔ یہاں سوچ کر میں وہاں سے اٹھا اور اس باغ تک آ پہنچا اور پھر لومڑی کی طرح گھس کر میں اس کے اندر پہنچا ہوں دیگر حضرات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں مصروف ہیں۔ آپ نے اپنے نعلین شریفین مجھے دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! میرے یہ نعلین لے جاؤ اور اس باغ سے باہر تمہیں جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو، اسے جنت کی بشارت دے دو۔ سب سے پہلے میرا سامنا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔ انہوں نے پوچھا: اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! یہ نعلین کس کے ہیں؟ میں نے انہیں بتایا، یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین ہیں۔ آپ نے مجھے عطا کیے ہیں کہ مجھ جو بھی ایسا شخص ملے جو پورے یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل ہو، میں اسے جنت کی خوش خبری دے دوں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا تو میں پشت کے بل زمین پر گر پڑا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! واپس چلو، میں روتے ہوئے واپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے پیچھے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَخَلِّهِمْ

نے دریافت فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، میرا سامنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا، آپ نے جو بشارت مجھے سنائی تھی، وہ میں نے انہیں سنائی تو انھوں نے میرے سینے پر ہاتھ مارا کہ میں پشت کے بل نیچے گر پڑا پھر یہ بولے، واپس چلو! نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر قربان ہوں، کیا آپ ہی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی نعلین کے ہمراہ یہ ہدایت فرما کر بھیجا تھا؟ کہ اللہ کی وحدانیت کا یقین رکھنے والا جو بھی شخص تمہیں ملے تم اسے جنت کی بشارت سنا دو۔ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، آپ ایسا نہ کریں، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ لوگ صرف اسی پر تکیہ کرلیں گے، انہیں عمل کرنے دیں تو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انہیں چھوڑ دو۔

56 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: يَا مُعَاذُ قَالَ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللهِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سواری پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پکارا، اے معاذ! انہوں نے عرض کی میں حاضر ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے دوبارہ انہیں آواز دی، اے معاذ! انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر انہیں

-56 صحیح بخاری: 128، 5622، 5912' سنن ابوداؤد: 2559' مسند احمد: 13768، 22046، 22062' صحیح ابن حبان: 362' مسند ابو یعلیٰ: 39237

وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهَا فَيَسْتَبْشِرُوا، قَالَ: إِذًا يَتَّكِلُوا. فَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا

آواز دی، اے معاذ! تو انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو بھی بندہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جہنم پر حرام کردے گا۔ حضرت معاذ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا میں لوگوں کو یہ بتادوں؟ تاکہ انہیں یہ بشارت نصیب ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس صورت میں وہ اسی پر تکیہ کرلیں گے۔ گناہ سے بچنے کے لیے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے قریب یہ حدیث بیان کی تھی۔

57 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَلَقِيتُ عِتْبَانَ، فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ، قَالَ: أَصَابَنِي فِي بَصَرِي بَعْضُ الشَّيْءِ، فَبَعَثْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أُحِبُّ أَنْ تَأْتِيَنِي فَتُصَلِّيَ فِي مَنْزِلِي، فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى، قَالَ: فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَنْ شَاءَ اللهُ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَدَخَلَ وَهُوَ يُصَلِّي فِي مَنْزِلِي وَأَصْحَابُهُ يَتَحَدَّثُونَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ أَسْنَدُوا عُظْمَ ذَلِكَ وَكُبْرَهُ إِلَى مَالِكِ بْنِ دُخْشُمٍ، قَالُوا: وَدُّوا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، محمود بن ربیع نے مجھے بتایا کہ جب میں مدینہ منورہ آیا تو میری ملاقات حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی، میں نے انہیں بتایا کہ آپ سے ایک حدیث مجھ تک پہنچی ہے فرمایا میری بینائی رخصت ہوگئی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام بھیجا، میری یہ خواہش ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لاکر نماز ادا کریں تاکہ میں اسی مقام کو اپنے نماز پڑھنے کے لیے خاص کرلوں تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ کے ساتھ تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر میں نوافل ادا کرنا شروع کیے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آپس میں گفتگو میں

أَنَّهُ دَعَا عَلَيْهِ فَهَلَكَ، وَدُّوا أَنَّهُ أَصَابَهُ شَرٌّ. فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ، وَقَالَ: أَلَيْسَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ؟، قَالُوا: إِنَّهُ يَقُولُ ذَلِكَ، وَمَا هُوَ فِي قَلْبِهِ، قَالَ: لَا يَشْهَدُ أَحَدٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَيَدْخُلَ النَّارَ، أَوْ تَطْعَمَهُ. قَالَ أَنَسٌ: فَأَعْجَبَنِي هَذَا الْحَدِيثُ، فَقُلْتُ لِابْنِي: اكْتُبْهُ فَكَتَبَهُ.

مصروف ہو گئے، بات چیت کے دوران مالک بن دخشم کا ذکر کر آیا تو بعض حضرات نے اسے مغرور اور متکبر قرار دیتے ہوئے اس خواہش کا اظہار کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسے دعائے ضرر دیں تا کہ وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے اور بعض نے یہ خواہش ظاہر کی کہ وہ خود ہی کسی آفت کا شکار ہو کر مر جائے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا وہ اس بات کی گواہی نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ زبانی طور پر تو یہ کہتا ہے، لیکن اس پر یقین نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں، تو ایسا شخص جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔ یا جہنم اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکے گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجھے یہ حدیث بہت پسند آئی، میں نے اپنے بیٹے کو ہدایت کی کہ اسے تحریر کر لو تو اس نے اسے تحریر کر لیا۔

58 - حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِتْبَانُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّهُ عَمِيَ، فَأَرْسَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: تَعَالَ فَخُطَّ لِي مَسْجِدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَجَاءَ قَوْمُهُ وَنُعِتَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ: مَالِكُ بْنُ الدُّخْشُمِ، ثُمَّ ذَكَرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ جب وہ نابینا ہو گئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ پیغام بھجوایا کہ آپ تشریف لا کر میرے نماز پڑھنے کی جگہ خاص کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہاں مالک بن

نَحْوَ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

دخشم نامی ایک صاحب کا ذکر آ نکلا۔

10- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّإِنِ ارْتَكَبَ الْمَعَاصِيَ الْكَبَائِرَ

جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہو، وہ مومن شمار ہوگا، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہو

59- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، وَبِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے، حضرت محمد (ﷺ) کے رسول ہونے پر راضی ہوا اس نے ایمان کی لذت چکھ لی۔

11- بَابُ عَدَدِ شُعَبِ الْإِيمَانِ وَأَفْضَلِهَا وَأَدْنَاهَا وَفَضِيلَةِ الْحَيَاءِ وَكَوْنِهِ مِنَ الْإِيمَانِ

ایمان کی مختلف شاخیں اس کے افضل اور کم تر درجے کا بیان، حیا کی فضیلت اور حیا ایمان کا حصہ ہونے کا بیان

60- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ایمان کی ستر (۷۰) سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

59- سنن ترمذی: 2623، صحیح ابن حبان: 6692,1694

60- صحیح بخاری: 9، سنن ابوداؤد: 4676، سنن ترمذی: 2614,2027، سنن ابن ماجہ: 58,57، سنن دارمی: 509، مسند احمد: 9708,9350,8913

وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

61 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ - أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ - شُعْبَةً، فَأَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ایمان کی ستر (۷۰) ساٹھ (۶۰) سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے اور سب سے کمتر راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا حصہ ہے۔

62 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ: الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے کسی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنے بھائی کو حیا سے باز رہنے کی تلقین کر رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کا حصہ ہے۔

63 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: مَرَّ بِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَعِظُ أَخَاهُ

ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ ﷺ کا گزر ایک انصاری کے پاس سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا۔

64 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا السَّوَّارِ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کیا، حیا کا درجہ سب سے بہتر ہوتا ہے، تو عمران کے شاگرد بشیر بن کعب بولے، داناؤں کے اقوال میں یہ بات شامل ہے کہ حیا سے وقار اور سکون حاصل ہوتا ہے، تو حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ

-62 صحیح بخاری:5767,24 ؛ سنن ابوداؤد:4795 ؛ سنن ترمذی:2615 ؛ سنن نسائی:5033 سنن ابن ماجہ:58 ؛ موطا امام مالک:1611

-64 صحیح بخاری:5766 ؛ سنن ابوداؤد:4796 ؛ المعجم الکبیر للطبرانی:503,493,238

أَنَّهُ قَالَ: الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ. فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: أَنَّ مِنْهُ وَقَارًا، وَمِنْهُ سَكِينَةً. فَقَالَ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صُحُفِكَ

عنہ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حدیث سنا رہا ہوں اور تم اپنی کتابوں کے اقوال سنا رہے ہو۔

65 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ حَدَّثَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فِي رَهْطٍ، وَفِينَا بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ، فَحَدَّثَنَا عِمْرَانُ، يَوْمَئِذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ قَالَ: أَوْ قَالَ: الْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ: إِنَّا لَنَجِدُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ - أَوِ الْحِكْمَةِ - أَنَّ مِنْهُ سَكِينَةً وَوَقَارًا لِلَّهِ، وَمِنْهُ ضَعْفٌ، قَالَ: فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتَّى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ، وَقَالَ: أَلَا أَرَى أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتُعَارِضُ فِيهِ. قَالَ: فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيثَ، قَالَ: فَأَعَادَ بُشَيْرٌ، فَغَضِبَ عِمْرَانُ، قَالَ: فَمَا زِلْنَا نَقُولُ فِيهِ إِنَّهُ مِنَّا يَا أَبَا نُجَيْدٍ، إِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهِ.

قتادہ کہتے ہیں، ایک دفعہ ہم چند لوگ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، ہمارے درمیان بشیر بن کعب بھی موجود تھے، حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ فرمان مبارک بیان کیا ”حیا مکمل طور پر بھلائی ہے“ اس پر بشیر بن کعب بولے، میں نے یاک کتاب میں یا شاید داناؤں کے اقوال میں یہ پڑھا تھا کہ حیا سے سکون اور وقار حاصل ہوتا ہے اور اس سے کمزوری بھی پیدا ہو جاتی ہے یہ سن کر حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس قدر ناراض ہوئے کہ آپ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے سامنے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہوں اور تم یہ اقوال بیان کر رہے ہو پھر حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ نے یہی حدیث دوبارہ بیان کی۔ ہم نے عرض کی، اے ابونجید! یہ بشیر ہمارے ہی ساتھی ہیں، ان کا عقیدہ خراب نہیں ہے۔

66 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجَيْرَ بْنَ الرَّبِيعِ الْعَدَوِيَّ، يَقُولُ عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

12 - بَابُ جَامِعِ أَوْصَافِ الْإِسْلَامِ

67 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا بَعْدَكَ - وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرَكَ - قَالَ: "قُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ، فَاسْتَقِمْ"

جامع شریعتِ اسلامی کا بیان

حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ مجھے اسلام کے متعلق ایسی بات بتادیں کہ آپ ﷺ کے بعد یا آپ کے علاوہ مجھے کسی سے اس کے متعلق کچھ پوچھنا نہ پڑے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم یہ اقرار کرو کہ میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔"

13 - بَابُ بَيَانِ تَفَاضُلِ الْإِسْلَامِ، وَأَيُّ أُمُورِهِ أَفْضَلُ

68 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ، وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ

اسلامی احکام کی فضیلت اور سب سے افضل حکم کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی: سب سے بہترین اسلام کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور ہر واقف اور ناواقف شخص کو سلام کرنا۔

69 - وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

-67 مسند احمد: 15455,15454' صحیح ابن حبان: 942

-68 صحیح بخاری: 5882,28,12' سنن ابوداؤد: 5194' سنن ترمذی: 1855,1954' سنن نسائی: 5000' سنن ابن ماجہ: 3252,3694,3253' سنن دارمی: 2081

-69 صحیح بخاری: 6119,11,10' سنن ترمذی: 2628,2627,2504' صحیح ابن حبان: 230,197' مستدرک حاکم: 23' سنن بیہقی: 20545

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ الْمِصْرِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: سب سے بہتر مسلمان کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

70 - حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ، قَالَ: عَبْدٌ، أَنْبَأَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“

71 - وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کونسا اسلام افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

72 - وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ؟ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کون سا مسلمان افضل ہے؟

14۔ بَابُ بَيَانِ خِصَالٍ مَنِ اتَّصَفَ بِهِنَّ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ

ان خصوصیات کا بیان جن کے ہونے سے ایمان کی لذت نصیب ہوتی ہے

73۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ، كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص میں یہ تین خوبیاں ہوں گی، وہ ان کے سبب ایمان کی لذت حاصل کرے گا اس شخص کے نزدیک اللہ اور اس کا رسول ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں، وہ شخص ہر کسی سے اللہ تعالیٰ کے لیے محبت کرے اور جب اللہ تعالیٰ نے اسے کفر سے نجات عطا کردی ہے، تو وہ کفر کی جانب لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

74۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ: مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَمَنْ كَانَ اللهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللهُ مِنْهُ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص میں یہ تین خوبیاں موجود ہوں گی، وہ ایمان کی لذت پالے گا۔ وہ شخص ہر ایک سے صرف اللہ تعالیٰ کے لیے محبت رکھے، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور جب اللہ تعالیٰ نے اسے بچالیا ہے، تو وہ کفر کی جانب لوٹنے کی بجائے آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ پسند کرے۔

75۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ مختلف ہیں، وہ دوبارہ یہودی یا نصرانی بنے کو آگ میں ڈالے جانے سے زیادہ ناپسند

73- صحیح بخاری: 5694,21، سنن ترمذی: 2624 سنن نسائی: 4989,4988,4987، مستدرک حاکم: 7312، سنن بیہقی: 20852

وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ أَنْ يَرْجِعَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا

کرے۔

15- بَابُ وُجُوبِ مَحَبَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنَ الْأَهْلِ وَالْوَلَدِ، وَالْوَالِدِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَإِطْلَاقِ عَدَمِ الْإِيمَانِ عَلَى مَنْ لَمْ يُحِبَّهُ هَذِهِ الْمَحَبَّةَ

اہل خانہ، اولاد، والدین بلکہ تمام لوگوں سے زیادہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے کے وجوب کا بیان نیز جو آپ سے ایسی محبت نہ رکھے، اسے مومن قرار نہیں دیا جائے گا

76 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ - وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ: الرَّجُلُ - حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے اہل خانہ، مال اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

77 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی اولاد والدین تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

16- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مِنْ خِصَالِ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ مِنَ الْخَيْرِ

ایمان والے کی خصوصیت یہ ہے، وہ اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند کرتا ہے، جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

78 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ

-76 صحیح بخاری: 15,14 'سنن نسائی: 5015 'سنن ابن ماجہ: 67 'مسند احمد: 13939 'معجم الکبیر للطبرانی: 6416

قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ - أَوْ قَالَ: لِجَارِهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"

ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی اپنے پڑوسی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

79 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُحِبَّ لِجَارِهِ - أَوْ قَالَ: لِأَخِيهِ - مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے پڑوسی اپنے بھائی کے لیے وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

17 - بَابُ بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ

پڑوسی کو تکلیف دینا حرام ہے

80 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایزاء سے محفوظ نہ ہو۔

18 - بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِكْرَامِ الْجَارِ وَالضَّيْفِ، وَلُزُومِ الصَّمْتِ إِلَّا عَنِ الْخَيْرِ وَكَوْنِ ذَلِكَ كُلِّهِ مِنَ الْإِيمَانِ

پڑوسی اور مہمان کی عزت اچھی بات کے سوا خاموشی اختیار کرنے کی ترغیب اور ان تینوں کاموں میں خصوصیت کا ہونا

81 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَنَا ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

80- صحیح بخاری: 5673,5672 ' سنن ابوداؤد: 5154,3748 ' مؤطا امام مالک: 1660 ' سنن دارمی: 2036 ' مسند احمد: 8842,8413 ' مسند ابویعلیٰ: 6490,4252.

وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ

یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ پڑوسی کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ مہمان کا احترام کرے۔

82 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِي جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے پڑوسی کو ایذاء نہ دے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، وہ بھلائی کی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔

83 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي حُصَيْنٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: وہ اپنے پڑوسی کے ساتھ عمدہ سلوک کرے۔

84 - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، أَنَّهُ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ

حضرت ابو شریح خزاعی، روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرے جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ اپنے

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنْ إِلَى جَارِهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ

مہمان کا احترام کرے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہ بھلائی کی بات کرے ورنہ خاموش رہے۔

19- بَابُ بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ الْإِيمَانَ يَزِيدُ وَيَنْقُصُ

برائی سے منع کرنا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان میں کمی وبیشی کا ہونا

85- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ - وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ - قَالَ: أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، فَقَالَ: قَدْ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ.

طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں، سب سے پہلے مراون نے عید کے دن نماز سے پہلے خطبہ دیا تو ایک شخص نے اسے ٹوکا، خطبے سے پہلے نماز عید پڑھی جاتی ہے، تو مروان بولا، یہ پرانی بات ہے، تو حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اس ٹوکنے والے شخص نے اپنا فرض سرانجام دے دیا ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کوئی خلافِ شریعت کام دیکھے تو اپنے ہاتھوں کے ذریعے اسے ختم کردے اور اگر ایسا نہ کرسکتا ہو، تو اپنی زبان سے اور اگر ایسا بھی نہ کرسکتا ہو، تو اپنے دل میں اور یہ ایمان کا سب سے کمتر درجہ ہے۔

86- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

-85 صحیح بخاری: 919,918، سنن ابوداؤد: 2416، سنن ابن ماجہ: 4013 موطا امام مالک: 430، سنن دارمی: 1602، صحیح ابن حبان: 2819، مستدرک حاکم: 1101، سنن بیہقی: 5994,5993,5962، مسند ابویعلیٰ: 1009

الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فِي قِصَّةِ مَرْوَانَ، وَحَدِيثِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ

87 - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللهُ فِي أُمَّةٍ قَبْلِي إِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّونَ، وَأَصْحَابٌ يَأْخُذُونَ بِسُنَّتِهِ وَيَقْتَدُونَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوفٌ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ، وَيَفْعَلُونَ مَا لَا يُؤْمَرُونَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَاءَ ذَلِكَ مِنَ الْإِيمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ قَالَ أَبُو رَافِعٍ: فَحَدَّثْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ فَأَنْكَرَهُ عَلَيَّ، فَقَدِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَنَزَلَ بِقَنَاةَ فَاسْتَتْبَعَنِي إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَعُودُهُ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَلَمَّا جَلَسْنَا سَأَلْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، فَحَدَّثَنِيهِ كَمَا حَدَّثْتُهُ ابْنَ عُمَرَ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو جس امت میں بھیجا تو اس کی امت میں اس کے کچھ ''حواری'' ہوتے تھے اور چند ایسے ساتھی ہوتے جو اس نبی کی سنت پر عمل کرتے اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ایسے لوگ آجاتے جن کا قول ان کے عمل کے خلاف ہوتا اور جن کا عمل احکام کے خلاف ہاتھوں سے جہاد کیا وہ مومن تھا جس نے دماغی طور پر ان کے خلاف جہاد کیا، وہ بھی مومن تھا اور اس سے کم رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ ابو رافع بتاتے ہیں، میں نے یہ روایت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنائی تو انہوں نے اسے قبول نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ آئے اور ''قنات'' کے مقام پر ٹھہرے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی مزاج پرسی کے لیے وہاں گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل دیا جب ہم وہاں بیٹھ گئے تو میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس حدیث کے متعلق معلوم کیا تو آپ نے ہم دونوں کو وہی حدیث سنائی جو میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا

-87 مسند احمد: 4379,4402، سنن بیہقی: 19965

قَالَ صَالِحٌ: وَقَدْ حُدِّثْتُ بِنَحْوِ ذَلِكَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ.

چکا تھا۔

88- وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْخَطْمِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا كَانَ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ كَانَ لَهُ حَوَارِيُّونَ يَهْتَدُونَ بِهَدْيِهِ، وَيَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِهِ مِثْلَ حَدِيثِ صَالِحٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ قُدُومَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَاجْتِمَاعَ ابْنِ عُمَرَ مَعَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا: ہر نبی کے کچھ "حواری" ہوتے ہیں جو اس کی ہدایت کی پیروی کرتے ہیں اور اس کی سنت پر عمل پیرا ہوتے ہیں سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس روایت میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تشریف آوری اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی ملاقات کا ذکر نہیں ہے۔

20- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِيهِ، وَرُجْحَانِ أَهْلِ الْيَمَنِ فِيهِ

اہل ایمان کی ایک دوسرے سے فضیلت اور ایمان کے اعتبار سے اہل یمن کی برتری

89- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ كُلُّهُمْ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ- وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا يَرْوِي عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشَارَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْيَمَنِ، فَقَالَ: أَلَا إِنَّ الْإِيمَانَ هَهُنَا، وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوبِ فِي الْفَدَّادِينَ، عِنْدَ

حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ اقدس سے یمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، غور سے سن لو! ایمان یہاں ہے اور جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر جو اونٹوں کو ان کی دم کی جانب سے ہانک کر لے جاتے ہیں، ان میں انتہا پسندی اور شدت پائی جاتی ہے۔

89- صحیح بخاری: 4126،3307 ' سنن ابوداؤد: 5213 ' موطا امام مالک: 1743 ' صحیح ابن حبان: 7300،5919 ' سنن بیہقی: 16581

أُصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةَ، وَمُضَرَ

90 - حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں، ایمان "یمنی" ہے، سمجھ بوجھ "یمنی" ہے اور حکمت "یمنی" ہے۔

91 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ كِلَاهُمَا، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

92 - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَضْعَفُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْفِقْهُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہلِ یمن آئے ہیں جن کے دل سب سے زیادہ اور کمزور ہیں۔ فقہ یمنی ہے اور حکمت یمنی ہے۔

93 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأْسُ الْكُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ الْفَدَّادِينَ أَهْلِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کفر کا مرکز مشرقی سمت میں ہے، گھوڑے اور اونٹ پالنے والوں میں فخر اور تکبر پایا جاتا ہے جبکہ بکریوں کے چرواہے منکسر المزاج ہوتے ہیں۔

الْوَبَرِ وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

94۔ وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْكُفْرُ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْوَبَرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایمان یمنی ہے اور کفر مشرقی سمت میں ہے۔ بکریاں چرانے والوں میں انکساری اور گھوڑوں اور اونٹوں کے مالکان میں فخر و دکھاوا پایا جاتا ہے۔

95۔ وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبَرِ، وَالسَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اونٹ اور گھوڑوں کے مالکان میں فخر اور تکبر پایا جاتا ہے جبکہ بھیڑ بکریوں کے چرواہوں میں انکساری ہوتی ہے۔

96۔ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے۔

97۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ، عَنْ شُعَيْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: جَاءَ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أَرَقُّ أَفْئِدَةً، وَأَضْعَفُ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، السَّكِينَةُ فِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اہل یمن آئے ہیں، ان کے دل بہت کمزور اور نرم ہیں، ایمان یمنی ہے، حکمت یمنی ہے۔ بکریوں کے چرواہوں میں انکساری ہوتی ہے اور مشرقی سمت میں رہنے والے اونٹوں کے مالکان میں فخر اور غرور پایا جاتا ہے۔

أَهْلِ الْغَنَمِ، وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي الْفَدَّادِينَ، أَهْلِ الْوَبَرِ، قِبَلَ مَطْلِعِ الشَّمْسِ

98 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَلْيَنُ قُلُوبًا وَأَرَقُّ أَفْئِدَةً، الْإِيمَانُ يَمَانٍ، وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ، رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اہلِ یمن تمہارے پاس آئے ہیں، ان کے دل بہت نرم اور کمزور ہیں، ایمان یمنی ہے اور حکمت بھی یمنی ہے، کفر کا مرکز مشرق میں ہے۔

99 - وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. وَلَمْ يَذْكُرْ: رَأْسُ الْكُفْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس میں کفر کا مرکز مشرقی سمت ہونا ذکر نہیں گیا۔

100 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ: وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِي أَصْحَابِ الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَصْحَابِ الشَّاءِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں، اونٹوں کے مالکان میں فخر اور غرور ہوتا ہے جبکہ بکریوں کے مالکان میں انکساری اور وقار ہوتا ہے۔

101 - وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: غِلَظُ الْقُلُوبِ، وَالْجَفَاءُ فِي الْمَشْرِقِ،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سقاوت قلبی اور زیادتی مشرق میں ہے جبکہ ایمان اہل حجاز میں ہے۔

101- مسند احمد: 14757، صحیح ابن حبان: 7296، مسند ابو یعلیٰ: 2309

وَالْإِيمَانُ فِي أَهْلِ الْحِجَازِ

21-بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَأَنَّ مَحَبَّةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْإِيمَانِ، وَأَنَّ إِفْشَاءَ السَّلَامِ سَبَبًا لِحُصُولِهَا

102 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

103 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٍ

22-بَابُ بَيَانِ أَنَّ الدِّينَ النَّصِيحَةُ

104 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: قُلْتُ لِسُهَيْلٍ: إِنَّ عَمْرًا حَدَّثَنَا عَنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِيكَ، قَالَ: وَرَجَوْتُ أَنْ يُسْقِطَ عَنِّي رَجُلًا، قَالَ: فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِي

جنت میں صرف اہلِ ایمان داخل ہوں گے، اہل ایمان سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور سلام کو عام کرنا اس محبت کے حاصل ہونے کا ذریعہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک مومن نہ بن جاؤ اور اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو۔ کیا میں تمہیں ایسے عمل کے متعلق نہ بتاؤں؟ کہ جب تم اسے کرلو گے تو تمہارے اندر محبت زیادہ ہوگی، اپنے درمیان سلام کو عام کردو۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ، اپنی سند کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، تم اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک مومن نہ بن جاؤ پھر سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

دین خیر خواہی ہے

حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دین خیر خواہی ہے، ہم نے عرض کی، کس کے لیے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان حکمرانوں اور عام

-102 سنن ابوداؤد:5193' مسند احمد:10658' مستدرک للحاکم:7310

-104 سنن ابوداؤد:4944' سنن ترمذی:1926' سنن نسائی:4199' سنن دارمی:2754

سَمِعَهُ مِنْهُ أَبِي كَانَ صَدِيقًا لَهُ بِالشَّامِ. ثُمَّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: الدِّينُ النَّصِيحَةُ قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلَّهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُولِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ

مسلمانوں کے لیے۔

105 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

106 - وَحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، سَمِعَهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ أَبَا صَالِحٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور اسند سے بھی مروی ہے۔

107 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نماز پڑھنے زکوۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی رکھنے کی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

108 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، سَمِعَ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى النُّصْحِ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی رکھنے کا عہد کیا تھا۔

107- صحیح بخاری:1336 ' سنن ابوداؤد:4945 ' سنن ترمذی:1925 ' مسند ابویعلی:7503 ' معجم الکبیر للطبرانی:2246

لِكُلِّ مُسْلِمٍ

109 - حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ - فَلَقَّنَنِي - فِيمَا اسْتَطَعْتُ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ قَالَ يَعْقُوبُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع و طاعت کی بیعت کی، تو آپ نے مجھے تلقین فرمائی اپنی استطاعت کے مطابق ہر مسلمان کے لیے خیر خواہی۔

23- باب بیان نقصان الإیمان بالمعاصی ونفیه عن المتلبس بالمعصیة علی إرادة نفی کماله

گناہوں کی بدولت ایمان کم ہو جاتا ہے' گناہ کرتے وقت گناہ گار سے ایمان کی نفی کی گئی ہے اور اس سے مراد کامل ایمان کی نفی ہے

110 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ، أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولَانِ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُحَدِّثُهُمْ هَؤُلَاءِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ثُمَّ يَقُولُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُلْحِقُ مَعَهُنَّ: وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی زانی، زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا ہے، کوئی چور، چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا، کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا۔ کوئی بھی ڈاکو کسی قیمتی چیز پر سرعام ڈاکہ ڈالتے وقت مومن نہیں رہتا۔

110- صحیح بخاری: 6390,5256' سنن ابوداؤد: 4690' سنن ترمذی: 2635' سنن نسائی: 4870' سنن ابن ماجہ: 3936' سنن دارمی: 1206

شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ

111 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ يَذْكُرُ، مَعَ ذِكْرِ النُّهْبَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَاتَ شَرَفٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي بَكْرٍ هَذَا إِلَّا النُّهْبَةَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں، ایک روایت میں ''ڈاکے'' کا ذکر ہے، مگر ''چیز کے قیمتی ہونے'' کا ذکر نہیں ہے اور ایک اور روایت میں ''ڈاکے'' کا ذکر ہی نہیں ہے۔

112 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَذَكَرَ النُّهْبَةَ وَلَمْ يَقُلْ ذَاتَ شَرَفٍ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس میں ڈاکے کا ذکر ہے مگر چیز کے قیمتی ہونے کا ذکر نہیں ہے۔

113 - وَحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

114 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

115 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرَ أَنَّ الْعَلَاءَ، وَصَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ، لَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ، وَفِي حَدِيثِ هَمَّامٍ: يَرْفَعُ إِلَيْهِ الْمُؤْمِنُونَ أَعْيُنَهُمْ فِيهَا وَهُوَ حِينَ يَنْتَهِبُهَا مُؤْمِنٌ وَزَادَ: وَلَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ حِينَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، فَإِيَّاكُمْ إِيَّاكُمْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ بات مختلف ہے کہ اس میں ''سرعام لوٹنے'' کا ذکر نہیں ہے اور یہ جملہ اضافی ہے، ''کوئی بھی شخص خیانت کرتے وقت مومن نہیں رہتا''۔

116 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی زانی، زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا، کوئی چور چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا، کوئی شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا توبہ کی گنجائش ہوتی ہے۔

117 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ

24-بَابُ بَيَانِ خِصَالِ الْمُنَافِقِ

منافق کی عادات

118 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَلَّةٌ مِنْ نِفَاقٍ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ" غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ: وَإِنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ

حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص میں یہ چار عادات ہوں گی، وہ خالص منافق ہوگا اور اگر کسی میں ان چاروں میں سے کوئی ایک عادت ہوگی، اس میں نفاق کا ایک پہلو موجود ہوگا، حتیٰ کہ وہ اس عادت سے نجات پالے۔ جب وہ بولے تو جھوٹ بولے، عہد کرے تو اسے پورا نہیں کرے گا، وعدہ کرے، اسے پورا نہیں کرے۔ جھگڑے میں بدزبانی کرے۔ (امام مسلم فرماتے ہیں ایک اور روایت میں) "خلت" کی بجائے "خصلت" کا لفظ مروی ہے۔

119 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی تین علامات ہیں، بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اسے پورا نہیں کرے اور اگر اسے کوئی امانت دی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

120 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

118- صحیح بخاری:2337، سنن ابوداؤد:4688، سنن ترمذی:2632، سنن نسائی:5023، مسند احمد:6879، سنن بیہقی:21469

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " مِنْ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ "

اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس میں ''آیۃ المنافق'' کی بجائے ''علامات المنافق'' کا لفظ ہے۔

121 - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ أَبُو زُكَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں'' منافق کی تین علامات ہیں اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہو، نماز پڑھتا ہو اور خود کو مسلمان سمجھتا ہو''۔

122 - وَحَدَّثَنِي أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، ذَكَرَ فِيهِ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

25- بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ قَالَ لِأَخِيهِ الْمُسْلِمِ: يَا كَافِرُ

کسی مسلمان کو کافر کہنے والے کے اپنے ایمان کا حکم

123 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَفَّرَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو کافر قرار دے تو وہ کفر، ان دونوں میں سے کسی ایک کی جانب ضرور لوٹے گا۔

123- صحیح بخاری:5753,5752' سنن ابوداؤد:4687' سنن ترمذی:2637' سنن بیہقی:20691' معجم الکبیر للطبرانی:10544!

الرَّجُلُ أَخَاهُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا

124 - وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّمَا امْرِئٍ قَالَ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ، فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا، إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ "

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو یہ کہے اے کافر! تو ان دونوں میں سے کوئی ایک ضرور کافر ہوگا۔ اور اگر وہ دوسرا شخص واقعی کافر ہے، تو صحیح ہے، ورنہ یہ کفر پہلے شخص کی جانب لوٹ آئے گا۔

125 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ، وَمَنِ ادَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، وَمَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ، أَوْ قَالَ: عَدُوُّ اللهِ وَلَيْسَ كَذَلِكَ إِلَّا حَارَ عَلَيْهِ "

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص دانستہ اپنے نسب کی نسبت اپنے والد کی بجائے کسی اور شخص کی جانب کرے، اس نے کفر کیا اور جو شخص دانستہ (کسی کی مملوکہ چیز پر) اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے، وہ ہم میں سے نہیں ہے، اسے چاہیے کہ جہنم میں اپنے مخصوص مقام تک پہنچنے کے لیے تیار رہے، اور جو شخص کسی دوسرے (مسلمان) کو کافر قرار دے یا اسے اللہ کا دشمن کہہ کر بلائے، حالانکہ وہ دوسرا شخص ایسا نہ ہو تو یہ کلمہ اسی کی جانب لوٹ آئے گا۔

26 - بَابُ بَيَانِ حَالِ إِيمَانِ مَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ

اپنے حقیقی نسب کا دانستہ انکار کرنے والے کے ایمان کا بیان

126 - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے آباء کا انکار نہ کرو، کیونکہ جو شخص اپنے باپ سے انکار کرے گا، وہ کافر

125- صحیح بخاری:6386' سنن ابوداؤد:5115' سنن ابن ماجہ:2319' سنن داری:2530' مسند احمد:21503

هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ

ہو گیا۔

127 - حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: لَمَّا ادُّعِيَ زِيَادٌ لَقِيتُ أَبَا بَكْرَةَ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: سَمِعَ أُذُنَايَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى أَبًا فِي الْإِسْلَامِ غَيْرَ أَبِيهِ، يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ: أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(ایک تابعی) ابوعثمان کہتے ہیں، جب زیاد نے اپنے نسب کا دعویٰ کیا تو میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے کہا، کیا، کیا ہے؟ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے اپنے کانوں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو مسلمان دانستہ اپنے والد کی بجائے کسی اور کی جانب منسوب کرے، اس پر جنت حرام ہو جائے گی، حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں نے بھی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔

128 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ سَعْدٍ، وَأَبِي بَكْرَةَ كِلَاهُمَا، يَقُولُ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ

عثمان، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں صحابیوں کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: ہم نے اپنے کانوں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ کا یہ ارشاد پاک ہمارے ذہن میں محفوظ ہے۔ ''جو شخص دانستہ خود اپنے والد کی بجائے کسی اور کی جانب منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی۔''

27 - بَابُ بَيَانِ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پاک کے متعلق کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے

129 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

129- صحیح بخاری:6665' سنن ترمذی:2635' سنن نسائی:4106' سنن ابن ماجہ:3940' مسند احمد:3903' سنن بیہقی:15630

وَعَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ: فَقُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللهِ يَرْوِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَوْلُ زُبَيْدٍ لِأَبِي وَائِلٍ.

مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

130 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

28-بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پاک کی وضاحت: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں جنگ وجدال نہ کر دینا

131 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ،

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا: لوگوں کو چپ کرواؤ! تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے

131- صحیح بخاری:5814، سنن ابوداؤد:4686، سنن ترمذی:2193، سنن نسائی:4128، سنن ابن ماجہ:3943، سنن دارمی:1921

وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، سَمِعَ أَبَا زُرْعَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ جَدِّهِ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں جنگ و جدل نہ کر دینا۔

132 - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

133 - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: "وَيْحَكُمْ - أَوْ قَالَ: وَيْلَكُمْ - لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: میرے بعد زمانہ کفر کی طرح آپس میں جنگ و جدل نہ کر دینا۔

134 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ أَبَاهُ، حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، عَنْ وَاقِدٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

29- بَابُ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى الطَّعْنِ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

نسب میں طعن کرنے اور نوحہ کرنے پر کفر کا اطلاق کرنا

135 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

135- مسند احمد:8892، صحیح ابن حبان:1465، مستدرک للحاکم:1415، معجم الکبیر:6100

حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - اللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ: الطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ"

ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں دو کفریہ باتیں پائی جاتی ہیں نسب میں طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا۔

30-بَابُ تَسْمِيَةِ الْعَبْدِ الْآبِقِ كَافِرًا

بھاگے ہوئے غلام کو کافر کا نام دینا

136 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيهِ فَقَدْ كَفَرَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ قَالَ مَنْصُورٌ: قَدْ وَاللهِ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يُرْوَى عَنِّي هَاهُنَا بِالْبَصْرَةِ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو غلام اپنے آقا کے پاس سے بھاگ جائے، وہ کافر ہو جائے گا جب تک کہ وہ واپس نہیں آ جاتا۔ منصور کہتے ہیں، خدا کی قسم! یہ حدیث درست ہے، لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ یہاں بصرہ میں اس حدیث کو بیان کیا جائے۔

137 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو غلام بھاگ جائے اس کا ذمہ باقی نہیں رہے گا۔

138 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ

حضرت جریر بن عبداللہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو غلام بھاگ جائے اس کی نماز مقبول نہیں۔

136- سنن ابوداؤد:4360، سنن نسائی:4051، مسند احمد:19232، صحیح ابن خزیمہ:941

۳۱- بَابُ بَيَانِ كُفْرِ مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِالنَّوْءِ

ستاروں کو بارش کا حقیقی سبب بتانے والے کے کفر کا بیان

139 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ فِي إِثْرِ السَّمَاءِ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: "قَالَ: أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَكَافِرٌ، فَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَأَمَّا مَنْ قَالَ: مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ"

140 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، قَالَ الْمُرَادِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَلَمْ تَرَوْا إِلَى مَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالَ: مَا أَنْعَمْتُ عَلَى عِبَادِي مِنْ نِعْمَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ بِهَا كَافِرِينَ.

حضرت زید بن خالد جہنی بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر ہمیں فجر کی نماز پڑھائی، جبکہ رات کی بارش کا اثر ابھی باقی تھا، نماز سے فراغت کے بعد آپ نے لوگوں کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں علم ہے، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ اور اس کا رسول، زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو کہتا ہے کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کے سبب ہم پر بارش نازل ہوئی، تو ایسا شخص مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے اور جو شخص یہ کہتا ہو کہ فلاں ستارے کے سبب بارش نازل ہوئی ہے، تو وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ ستاروں پر ایمان رکھتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ اس نے فرمایا ہے: "میں جب اپنے بندوں کو کوئی نعمت عطا کرتا ہوں، تو بعض لوگ یہ کہتے ہوئے انکار کر دیتے ہیں کہ یہ نعمت فلاں ستارے کے سبب ملی ہے"۔

139- صحیح بخاری: 991' سنن ابوداؤد: 3906' موطا امام مالک: 451' سنن بیہقی: 6243' معجم الکبیر: 5213

يَقُولُونَ الْكَوَاكِبُ وَبِالْكَوَاكِبِ"

141 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ أَبَا يُونُسَ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " مَا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مِنْ بَرَكَةٍ إِلَّا أَصْبَحَ فَرِيقٌ مِنَ النَّاسِ بِهَا كَافِرِينَ، يُنْزِلُ اللهُ الْغَيْثَ فَيَقُولُونَ: الْكَوْكَبُ كَذَا وَكَذَا " وَفِي حَدِيثِ الْمُرَادِيِّ: بِكَوْكَبِ كَذَا وَكَذَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب بھی آسمان سے برکت نازل کرتا ہے، تو بعض لوگ اس کا انکار کر دیتے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ بارش نازل کرے، تو وہ یہ کہتے ہیں، یہ بارش فلاں ستارے کے سبب نازل ہوئی۔

142 - وَحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: مُطِرَ النَّاسُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَصْبَحَ مِنَ النَّاسِ شَاكِرٌ وَمِنْهُمْ كَافِرٌ، قَالُوا: هَذِهِ رَحْمَةُ اللهِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا " قَالَ: فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ} [الواقعة: 75]، حَتَّى بَلَغَ: {وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ} [الواقعة:82]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں بارش نازل ہوئی، تو آپ نے فرمایا: بعض لوگ شکر گزار ہوتے ہیں اور بعض لوگ منکر ہوتے ہیں، اللہ کی رحمت کے سبب نازل ہوئی ہے یا یہ فلاں ستارے کے سبب نازل ہوئی ہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: تو مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے بیشک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں اسے نہ چھوئیں مگر باوضو اتارا ہوا ہے سارے جہان کے رب کا تو کیا اس بات میں تم سستی کرتے ہو اور اپنا حصہ یہ رکھتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔ (پ ۲۷ الواقعہ آیت۔ ۸۲۔۷۵)

32-بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ حُبَّ الْأَنْصَارِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنَ الْإِيمَانِ وَعَلَامَاتِهِ، وَبُغْضِهِمْ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ

انصار اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محبت ایمان کا حصہ اور اس کی نشانی ہے، اور ان سے بغض رکھنا منافقت کی نشانی ہے

143-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ الْمُؤْمِنِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: انصار سے بغض رکھنا منافق کی علامت ہے اور انصار محبت رکھنا مومن کی علامت ہے۔

144 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: حُبُّ الْأَنْصَارِ آيَةُ الْإِيمَانِ، وَبُغْضُهُمْ آيَةُ النِّفَاقِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے بغض رکھنا منافقت کی علامت ہے۔

145 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَنْصَارِ: لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، مَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِعَدِيٍّ: سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ؟،

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، آپ ﷺ نے انصار کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: صرف مومن ان سے محبت کرے گا اور منافق ان سے بغض رکھے گا، جو ان سے محبت کرے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت کرے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا، اللہ تعالیٰ بھی اس سے بغض رکھے گا۔

143- صحیح بخاری: 3573، سنن ترمذی: 3900، سنن نسائی: 5019، سنن ابن ماجہ: 163، صحیح ابن حبان: 7274، سنن بیہقی: 14174

قَالَ: إِيَّايَ حَدَّثَ

146 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

147 - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ انصار سے بغض نہیں رکھے گا۔

148 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ زِرٍّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ، إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ: أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس نے بیج کو چیر کر اور جس نے جانداروں کو پیدا کیا ہے۔ "نبی امی" ﷺ نے مجھ سے یہ عہد لیا ہے: صرف مومن مجھ سے محبت کرے گا اور صرف منافق مجھ سے بغض رکھے گا۔

33 - بَابُ بَيَانِ نُقْصَانِ الْإِيمَانِ بِنَقْصِ الطَّاعَاتِ، وَبَيَانِ إِطْلَاقِ لَفْظِ الْكُفْرِ عَلَى غَيْرِ الْكُفْرِ بِاللهِ، كَكُفْرِ النِّعْمَةِ وَالْحُقُوقِ

عبادات میں کمی ایمان کا سبب بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انکار کے علاوہ امور جیسے کفران نعمت یا کفران حقوق پر بھی "کفر کا اطلاق" کیا جا سکتا ہے

149 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

-149 صحیح بخاری: 3069، سنن ترمذی: 2613، سنن ابن ماجہ: 4003، سنن داری: 1007، صحیح ابن حبان: 4448، صحیح ابن خزیمہ: 1436

الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ، تَصَدَّقْنَ وَأَكْثِرْنَ الِاسْتِغْفَارَ، فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ جَزْلَةٌ: وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللهِ أَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِذِي لُبٍّ مِنْكُنَّ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ وَالدِّينِ؟ قَالَ: " أَمَّا نُقْصَانُ الْعَقْلِ: فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تَعْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَهَذَا نُقْصَانُ الْعَقْلِ، وَتَمْكُثُ اللَّيَالِيَ مَا تُصَلِّي، وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ فَهَذَا نُقْصَانُ الدِّينِ"

ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خواتین! صدقہ کیا کرو، کثرت سے استغفار کیا کرو کیونکہ میں نے دیکھا ہے کہ جہنم میں تمہاری اکثریت ہے۔ ایک سمجھدار خاتون نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں ہماری اکثریت کیوں ہے؟ تو آپ نے فرمایا: تم بکثرت لعنت بھیجتی ہو اور شوہر کی نافرمانی کرتی ہو، عقل اور دین کے اعتبار سے ناقص ہونے کے باوجود تم عقل مند مردوں پر حاوی ہو جاتی ہو۔ اس خاتون نے عرض کی: ہماری عقل اور دین میں کیا کمی ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: عقل کی کمی یہ ہے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہوتی ہے اور مخصوص ایام میں نمازیں نہ پڑھنا، رمضان کے مہینے میں روزے نہ رکھنا، یہ دین میں کمی ہے۔

150 - وَحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

151 - وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ

یہ روایت بعض دیگر اسناد سے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

150- سنن ابن ماجہ:1052، مسند احمد:9711، صحیح ابن حبان:2759، صحیح ابن خزیمہ:549، سنن بیہقی:3516

عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

34-بَابُ بَيَانِ إِطْلَاقِ اسْمِ الْكُفْرِ عَلَى مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ

نماز نہ پڑھنے پر ''کفر'' کے اطلاق کا بیان

152 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُولُ: يَا وَيْلَهُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ: يَا وَيْلِي - أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُودِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُودِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص آیت سجدہ تلاوت کرے سجدہ کر لے تو شیطان روتا ہوا اس سے دور ہو جاتا ہے اور یہ کہتا ہے ہائے افسوس! یا ہائے افسوس! انسان کو سجدے کا حکم دیا گیا ہے، اور وہ سجدہ کرے کے جنت کا حقدار بن گیا، جب مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تھا، تو میں نے حکم نہیں مانا اور جہنم کا حقدار ہو گیا۔

153 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: " فَعَصَيْتُ فَلِيَ النَّارُ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں شیطان کے یہ الفاظ نہیں ہیں ''نافرمانی کے سبب میں جہنم کا حقدار بن گیا''۔

154 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكَ الصَّلَاةِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: انسان اور کفر وشرک کے درمیان بنیادی فرق نماز ترک کرنا ہے۔

155 - حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

انسان اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز ترک کرنا ہے۔

35-بَابُ بَيَانِ كَوْنِ الْإِيمَانِ بِاللهِ تَعَالَى أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ

اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا سب سے افضل عمل ہے

156 - وَحَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ ح، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ، أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ، يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللهِ، قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سے عرض کی گئی: سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو آپ نے جواب دیا: اللہ پر ایمان رکھنا۔ عرض کی گئی، اس کے بعد کون سا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ عرض کی گئی، پھر کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: مقبول حج۔

157 - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

158 - حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الْإِيمَانُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ پر ایمان رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کی: کون سے غلام کو آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو اور سب سے زیادہ قیمتی ہو۔ میں

156- صحیح بخاری: 2382، سنن ترمذی: 1898، سنن نسائی: 2526، سنن دارمی: 2738، صحیح ابن حبان: 4598

بِاللهِ وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِهِ قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ، قَالَ: أَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا وَأَكْثَرُهَا ثَمَنًا قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: تُعِينُ صَانِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ ضَعُفْتُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ؟ قَالَ: تَكُفُّ شَرَّكَ عَنِ النَّاسِ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ مِنْكَ عَلَى نَفْسِكَ

نے عرض کی: اگر میں ایسا نہ کرسکوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی کے کام میں مدد کرو یا کسی بے ہنر شخص کا کام کردو۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں یہ کام بھی نہ کرسکوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو تمہاری طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچے، یہ بھی تمہاری جانب سے تمہارے لیے صدقہ ہوگا۔

159 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَبِيبٍ مَوْلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَتُعِينُ الصَّانِعَ أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں بعض الفاظ کم ہیں۔

160 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِيَاسٍ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا قَالَ: قُلْتُ ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَمَا تَرَكْتُ أَسْتَزِيدُهُ إِلَّا إِرْعَاءً عَلَيْهِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے مزید سوال چھوڑ دیئے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاطر نہ ہو)۔

161 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو يَعْفُورَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، أَيُّ الْأَعْمَالِ أَقْرَبُ إِلَى الْجَنَّةِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى مَوَاقِيتِهَا قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ: وَمَاذَا يَا نَبِيَّ اللهِ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ

کرتے ہیں: میں نے عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! کون سا عمل جنت کے زیادہ نزدیک ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ! پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

162 - وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَاحِبُ هَذِهِ الدَّارِ، وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عرض کی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا: اگر میں سوالات کرتا رہتا تو آپ ﷺ جواب ارشاد فرماتے رہتے۔

163 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللهِ، وَمَا سَمَّاهُ لَنَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

164 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ - أَوِ الْعَمَلِ -

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: سب سے افضل عمل وقت پر نماز پڑھنا ور اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔

36-بَابُ كَوْنِ الشِّرْكِ أَقْبَحَ الذُّنُوبِ، وَبَيَانِ أَعْظَمِهَا بَعْدَهُ

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کے بعد والے بڑے گناہوں کا بیان

165 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، وَقَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ، قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: کسی کو اس کا شریک سمجھنا، حالانکہ اسی نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے عرض کی یہ واقعی بہت بڑا گناہ ہے، پھر میں نے عرض کی: اس کے بعد سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس ڈر سے اولاد کو قتل کر دینا کہ وہ ہمارے رزق میں شریک ہوگی۔ میں نے عرض کی: اس کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا: پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔

166 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ، قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللهِ؟ قَالَ: أَنْ تَدْعُوَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا: ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اولاد کو اس ڈر سے قتل کر دینا کہ وہ ہمارے رزق میں شریک ہو جائے گی۔ اس نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے جوابات کی تائید میں قرآن کی یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی

165- صحیح بخاری:4483، سنن ابوداؤد:2310، سنن ترمذی:3182، مسند احمد:4102

الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا﴾ الفرقان:68

ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ ۱۹ الفرقان آیت ۶۸)

37- بَابُ بَيَانِ الْكَبَائِرِ وَأَكْبَرِهَا

کبیرہ گناہوں اور سب سے بڑا کبیرہ گناہ کا بیان

167 - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؛ ثَلَاثًا الْإِشْرَاكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَشَهَادَةُ الزُّورِ - أَوْ قَوْلُ الزُّورِ - وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا، فَجَلَسَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ایک دفعہ ہم بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے، آپ نے فرمایا: میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ تین گناہ سب سے بڑے گناہ ہیں، کسی کو اللہ کا شریک جاننا، والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے، آپ سیدھے ہو کر تشریف فرما ہو گئے اور پھر اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا، ہم نے یہ تمنا کی کہ آپ مزید نہ فرمائیں۔

168 - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ، قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ

حضرت انس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان گناہوں کو کبیرہ قرار دیا ہے، کسی کو اللہ کا شریک جاننا، والدین کی نافرمانی کرنا قتل کرنا اور جھوٹی گواہی دینا۔

169 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ - أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ -

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے متعلق فرمایا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبیرہ گناہوں کے مطابق عرض کی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی کو اللہ کا شریک جاننا، قتل کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ کیا میں تمہیں سب

-167 صحیح بخاری:2511' سنن ابوداود:3599' سنن ترمذی:3018' سنن نسائی:4867' سنن ابن ماجہ:2372' سنن دارمی:2360

فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَالَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالَ: "قَوْلُ الزُّورِ - أَوْ قَالَ: شَهَادَةُ الزُّورِ -". قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ شَهَادَةُ الزُّورِ

سے بڑے کبیرہ گناہ کے متعلق بتاؤں؟ جھوٹی گواہی دینا ہے۔اس روایت کے الفاظ میں مطلقاً جھوٹ بولنے یا جھوٹی گواہی دینے کا ذکر ہے۔شعبہ کہتے ہیں، میرا گمان یہ ہے، نبی ﷺ نے جھوٹی گواہی دینے کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔

170 - حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ہلاکت کر دینے والے سات گناہوں سے بچو! عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سے ہیں؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا، جادو کرنا، ناحق قتل کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن خواتین پر زنا کی تہمت لگانا۔

171 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ يَسُبُّ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے والدین کو گالی دینا بھی کبیرہ گناہ ہے۔صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، کیا کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ دوسرا اس کے باپ کو گالی دے دیتا ہے، یہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے، تو وہ اس کی ماں کو گالی دے دیتا ہے۔

-170 صحیح بخاری:3679 'سنن ابوداؤد:2874 'سنن ترمذی:1439 'سنن نسائی:3671 'سنن دارمی:2453 'مسند احمد:6850

-171 صحیح بخاری:5628 'سنن ابوداؤد:5141 'سنن ترمذی:1902

172-وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

38-بَابُ تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ

تکبر اور اس کی حرمت کا بیان

173-وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلٍ الْفُقَيْمِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُونَ ثَوْبُهُ حَسَنًا وَنَعْلُهُ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، الْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ، وَغَمْطُ النَّاسِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا، وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ ایک شخص نے عرض کی: انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کا لباس عمدہ ہو اس کے جوتے بہترین ہوں، تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے۔ تکبر یہ ہے کہ حق کا انکار کیا جائے اور دوسروں کو حقیر سمجھا جائے۔

174-حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، قَالَ مِنْجَابٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی ایمان ہوگا، وہ جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

173- سنن ابوداؤد: 5091، سنن ترمذی: 1998، سنن ابن ماجہ: 4173، مسند احمد: 4310، صحیح ابن حبان: 5780

إِيمَانٍ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرِيَاءَ

175 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے برابر بھی تکبر ہوگا، وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

39- بَابُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ مُشْرِكًا دَخَلَ النَّارَ

جو شخص مرتے وقت مشرک نہ ہو، وہ جنت میں جائے گا اور جو مشرک ہو وہ جہنم میں داخل ہوگا

176 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ - قَالَ وَكِيعٌ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ. وَقُلْتُ أَنَا: وَمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص حالت شرک میں مرے گا، وہ جہنم میں جائے گا۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) میں یہ کہتا ہوں، جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

177 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا الْمُوجِبَتَانِ؟ فَقَالَ: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا چیز واجب کرتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ کا

176- صحیح بخاری:7049، سنن ترمذی:2644، سنن ابن ماجہ:2618، مسند احمد:4038، صحیح ابن حبان:251

دَخَلَ النَّارَ

178 - وَحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَقِيَ اللهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: عَنْ جَابِرٍ،

شریک جانتا ہو، تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ شخص جنت میں جائے گا ور جو شخص اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کہ ہو کسی کو اللہ کا شریک سمجھتا ہو، تو وہ جہنم میں دخل ہوگا۔

179 - وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ

- یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

180 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ "

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے یہ بشارت سنائی، آپ کی امت کا جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ جانتا ہو، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی: اگر چہ وہ زانی یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ زانی یا چور ہو۔

181 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا، آپ اس وقت سفید کپڑا اوڑھے ہوئے سو رہے تھے، کچھ دیر

الْمُعَلِّمُ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ حَدَّثَهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ عَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضُ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَإِذَا هُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: " مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ " قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: عَلَى رَغْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: فَخَرَجَ أَبُو ذَرٍّ وَهُوَ يَقُولُ: وَإِنْ رَغِمَ أَنْفُ أَبِي ذَرٍّ

بعد میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ اس وقت بھی سو رہے تھے، پھر بعد میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ میں آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: جو شخص اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے اور پھر یہی عقیدہ رکھتے ہوئے اس کا انتقال ہو، تو وہ شخص جنت میں جائے گا۔ میں نے عرض کی: اگرچہ وہ زانی یا چور ہو؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ زانی یا چور ہی کیوں نہ ہو۔ تین دفعہ میں نے عرض کی اور ہر دفعہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔ چوتھی دفعہ آپ نے ساتھ یہ بھی فرمایا: اگرچہ ابوذر کو اس سے کتنی ہی الجھن کیوں نہ ہو؟ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب وہاں سے اٹھے تو یہی جملہ دہرا رہے تھے، "اگرچہ ابوذر کو اس سے کتنی ہی الجھن کیوں نہ ہو"۔

40- بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْكَافِرِ بَعْدَ أَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

182 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ - وَاللَّفْظُ مُتَقَارِبٌ - أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَقَاتَلَنِي، فَضَرَبَ إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَاذَ مِنِّي بِشَجَرَةٍ، فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ، أَفَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ اللهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ:

کسی کافر کے کلمے پڑھ لینے کے بعد اسے قتل کرنے کا حرام ہونا

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی کافر میرے مدمقابل آکر مجھ پر حملہ کرے اور اپنی تلوار کے ذریعے میرے ہاتھ کاٹ ڈالے، پھر جب میرے وار کی زد میں آئے تو درخت کی آڑ میں ہوتے ہوئے یہ کہہ دے، میں اللہ پر ایمان لاتا ہوں، تو کیا مجھے اسے قتل کر دینا چاہیے، حالانکہ وہ پہلے اسلام کا اقرار کر چکا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم اسے قتل نہیں کر سکتے کیونکہ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو اس کی وہی حیثیت ہوگی،

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ قَدْ قَطَعَ يَدِي، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ قَطَعَهَا، أَفَأَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ

جو اسے قتل کرنے سے پہلے تمہاری تھی اور تمہاری وہ حیثیت ہوگی جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کی تھی۔

183 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا الْأَوْزَاعِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ فَفِي حَدِيثِهِمَا قَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ كَمَا قَالَ اللَّيْثُ. وَأَمَّا مَعْمَرٌ فَفِي حَدِيثِهِ: فَلَمَّا أَهْوَيْتُ لِأَقْتُلَهُ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، ''جب میں اسے قتل کرنے لگا تو اس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا''۔

184 - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ثُمَّ الْجُنْدَعِيُّ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ أَخْبَرَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيَّ، وَكَانَ حَلِيفًا لِبَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّهُ قَالَ: يَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس روایت کی سند میں حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مختصر تعارف موجود ہے ان کا نام مقداد بن عمرو بن اسود الکندی ہے، یہ بنو ہرہ کے حلیف تھے اور انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں غزوہ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے۔

183- صحیح بخاری:6472، سنن ابوداؤد:2643، مسند احمد:23826، سنن بیہقی:16600

رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ
ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ

185 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي ظِبْيَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ - وَهَذَا حَدِيثُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ، فَصَبَّحْنَا الْحُرَقَاتِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَأَدْرَكْتُ رَجُلًا فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَطَعَنْتُهُ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِنْ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا قَالَهَا خَوْفًا مِنَ السِّلَاحِ، قَالَ: أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ أَقَالَهَا أَمْ لَا؟ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي أَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ سَعْدٌ: وَأَنَا وَاللهِ لَا أَقْتُلُ مُسْلِمًا حَتَّى يَقْتُلَهُ ذُو الْبُطَيْنِ يَعْنِي أُسَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: أَلَمْ يَقُلِ اللهُ: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ} [الأنفال: 39] فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ قَاتَلْنَا حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ، وَأَنْتَ وَأَصْحَابُكَ تُرِيدُونَ أَنْ تُقَاتِلُوا حَتَّى تَكُونَ فِتْنَةٌ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ہمیں ایک جنگی مہم پر روانہ کیا، ہم صبح ہونے پر جہینہ قبیلے کی بستیوں پر حملہ آور ہوئے۔ ایک شخص میرے وار کی زد میں آیا تو بولا: لا الہ الا اللہ مگر میں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر مجھے اپنے اس عمل کے متعلق کچھ تردد ہوا تو میں نے نبی ﷺ کو اس صورت حال سے متعلق عرض کی، تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے کلمہ پڑھنے کے باوجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا، جو تمہیں علم ہو گیا کہ اس نے دل سے کلمہ پڑھا ہے یا نہیں؟ اس کے بعد نبی ﷺ یہی جملہ بار بار فرماتے رہے، حتیٰ کہ میں نے یہ تمنا کی، کاش! میں نے آج کے دن ہی اسلام قبول کیا ہوتا۔ راوی کہتے ہیں حضرت سعد بولے، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک کسی مسلمان کے ساتھ جنگ نہیں کروں گا جب تک ذوالبطین اس کے ساتھ جنگ نہ کریں، تو حاضرین میں سے ایک صاحب بولے، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: اور اگر ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔ (پ ۹ انفال آیت ۳۹)۔ حضرت سعد نے جواب دیا: ہم تو اس لیے جنگ کیا کرتے

185- صحیح بخاری:6478، مسند احمد:21793

تھے تاکہ فتنہ باقی نہ رہے اور تم لوگ اس کے لیے جنگ کرتے ہو تاکہ پھیلے۔

186 - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ، فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ، وَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: " يَا أُسَامَةُ، أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ " قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ: فَقَالَ: أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتَّى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے جہینہ قبیلے کی ایک شاخ کے خلاف ایک جنگی مہم پر ہمیں روانہ فرمایا ہم نے ان پر حملہ کر کے انہیں شکست دے دی۔ میں اور ایک انصاری صحابی، ہم دونوں نے ایک دشمن کو گھیر لیا۔ جب ہم اس پر قابو پانے لگے تو وہ لا الہ الا اللہ پڑھنے لگا یہ سن کر انصاری صحابی نے ہاتھ کھینچ لیا، لیکن میں نے اسے قتل کر دیا۔ جب ہم بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو نبی ﷺ کو اس واقعہ کی خبر مل چکی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اسامہ! اس شخص کے کلمہ پڑھنے کے باوجود بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! وہ صرف اپنے آپ کو بچانا چاہتا تھا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کیا اس کے کلمہ پڑھنے کے باجود تم نے اسے قتل کر دیا؟ پھر آپ یہی جملہ ارشاد فرماتے رہے حتیٰ کہ میں نے یہ تمنا کی، کاش! میں نے آج سے پہلے اسلام قبول نہ کیا ہوتا۔

187 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ أَنَّ خَالِدًا الْأَثْبَجَ ابْنَ أَخِي صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، حَدَّثَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ جُنْدَبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيَّ بَعَثَ إِلَى عَسْعَسِ بْنِ سَلَامَةَ زَمَنَ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ: اجْمَعْ لِي نَفَرًا مِنْ إِخْوَانِكَ حَتَّى أُحَدِّثَهُمْ،

صفوان بن محرز بیان کرتے ہیں، جن دنوں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت کا اعلان کیا، انہی دنوں جندب بن عبداللہ بجلی نے عسعس بن سلامہ کو یہ پیغام بھیجا، اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کرو کیونکہ میں انہیں ایک حدیث سنانا چاہتا ہوں۔ عسعس نے پیغام بھجوا کر اپنے ساتھیوں کو اکٹھا کیا۔ جب لوگ اکٹھے ہو گئے تو حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زرد ٹوپی

فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَيْهِمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَ جُنْدَبٌ وَعَلَيْهِ بُرْنُسٌ أَصْفَرُ، فَقَالَ: تَحَدَّثُوا بِمَا كُنْتُمْ تَحَدَّثُونَ بِهِ حَتَّى دَارَ الْحَدِيثُ، فَلَمَّا دَارَ الْحَدِيثُ إِلَيْهِ حَسَرَ الْبُرْنُسَ عَنْ رَأْسِهِ، فَقَالَ: إِنِّي أَتَيْتُكُمْ وَلَا أُرِيدُ أَنْ أُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِنَّهُمُ الْتَقَوْا فَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِذَا شَاءَ أَنْ يَقْصِدَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ لَهُ فَقَتَلَهُ، وَإِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَصَدَ غَفْلَتَهُ، قَالَ: وَكُنَّا نُحَدَّثُ أَنَّهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَلَمَّا رَفَعَ عَلَيْهِ السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَ الْبَشِيرُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ، حَتَّى أَخْبَرَهُ خَبَرَ الرَّجُلِ كَيْفَ صَنَعَ، فَدَعَاهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لِمَ قَتَلْتَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوْجَعَ فِي الْمُسْلِمِينَ، وَقَتَلَ فُلَانًا وَفُلَانًا، وَسَمَّى لَهُ نَفَرًا، وَإِنِّي حَمَلْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى السَّيْفَ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَقَتَلْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، اسْتَغْفِرْ لِي، قَالَ: وَكَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: فَجَعَلَ لَا يَزِيدُهُ عَلَى أَنْ يَقُولَ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ إِذَا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

پہنے ہوئے وہاں تشریف لائے اور فرمایا، تم لوگ اپنی باتیں جاری رکھو، سب حاضرین باری باری بولتے رہے، جب حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی باری آئی تو آپ نے اپنے سر سے ٹوپی اتارتے ہوئے کہا، میں یہاں اس لیے آیا ہوں تاکہ نبی ﷺ کی ایک حدیث تمہیں سناؤں۔ ایک دفعہ آپ نے بعض مشرکین کے خلاف ایک جنگی مہم روانہ کی، فریقین میں جنگ ہوئی، مشرکین کے لشکر کا ایک سپاہی ایسا طاقتور تھا کہ جس مسلمان کی طرف آتا اسے شہید کر دیتا۔ ایک مسلمان سپاہی اس کی تاک میں تھا، ہمارے درمیان یہی مشہور ہے، وہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، جب آپ نے اس پر وار کرنے کے لیے تلوار لہرائی تو وہ بولا، لا الہ الا اللہ، مگر اس کے باوجود آپ نے اسے قتل کر دیا۔ جب قاصد نے نبی ﷺ کو اس فتح کی خوش خبری سنائی تو ساتھ میں اس واقعہ کے متعلق بھی بتایا۔ نبی ﷺ نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر دریافت فرمایا: تم نے اسے کیوں قتل کیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس نے بہت سے مسلمانوں کو شہید کیا تھا، اور ساتھ میں ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام بھی گنوا دیئے پھر جب اس نے دیکھا کہ اب وہ میری تلوار کی زد میں آ چکا ہے، تو اس نے کلمہ پڑھ لیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اسے قتل کر دیا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی جی ہاں! تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب وہ کلمہ قیامت کے دن تمہارے سامنے آئے گا، تو تم

اسے کیا جواب دو گے؟ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی بات کو بار بار ارشاد فرماتے رہے۔

41-بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا بیان: ''جو ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے''

188 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں۔

189 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ سَلَّ عَلَيْنَا السَّيْفَ فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص ہم پر تلوار سونت لے، وہ ہم میں سے نہیں۔

190 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْأَشْعَرِيُّ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

188- مسند احمد: 16589

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا

42- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کا بیان: ''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں''۔

191 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ حَيَّانَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، وَمَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص ہمیں دھوکہ دے، وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے۔

192 - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا فَقَالَ: مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟ قَالَ أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ، مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں ہاتھ ڈالا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نمی محسوس ہوئی، آپ نے اس کے مالک سے فرمایا: یہ کیوں ہے؟ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! بارش کے سبب ایسا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو پھر تمہیں چاہیے تھا کہ تم اسے اوپر رکھتے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا، جو شخص دھوکہ دہی سے کام لے، اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

191- صحیح بخاری:6659' سنن ترمذی:1459' سنن نسائی:4100' سنن ابن ماجہ:2576' سنن دارمی:2520' صحیح ابن حبان:4588' سنن بیہقی:15633

192- سنن ابوداؤد:3452' سنن ترمذی:1315' مسند احمد:16536' سنن بیہقی:10514

43-بَابُ تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ

گال پیٹنے، گریبان پھاڑنے اور زمانۂ جاہلیت کی طرح بین کرنے کے حرام ہونے کا بیان

193 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ ح، وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، أَوْ شَقَّ الْجُيُوبَ، أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ هَذَا حَدِيثُ يَحْيَى، وَأَمَّا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو بَكْرٍ فَقَالَا: وَشَقَّ وَدَعَا بِغَيْرِ أَلِفٍ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص گال پیٹے، گریبان پھاڑے یا زمانہ جاہلیت کی طرح بین کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

194 - وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: وَشَقَّ وَدَعَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

195 - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى، قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسَى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَصَاحَتِ امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ

حضرت ابو بردہ بن حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مرض الموت کے وقت حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شدید تکلیف کے سبب بے ہوش ہوگئے، آپ کا سر اس وقت آپ کی اہلیہ کی گود میں تھا، وہ چلا کر رونے لگیں۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت تو انھیں کچھ نہ کہہ سکے، لیکن جب آپ کی طبیعت کچھ

193- صحیح بخاری: 3331' سنن ترمذی: 999' سنن نسائی: 8146' سنن ابن ماجہ: 1584' مسند احمد: 3658' صحیح ابن حبان: 3149' معجم الکبیر: 10297

أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّا بَرِيءَ مِنْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرِيءٌ مِنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقَّةِ

بہتر ہوئی، تو آپ نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے بری الذمہ ہونے کا اعلان فرمایا ہے، میں بھی اس سے بری ہوتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے، سر منڈوانے اور گریبان پھاڑنے والی عورتوں سے بیزار تھے۔

196 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا صَخْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، وَأَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَا: أُغْمِيَ عَلَى أَبِي مُوسَى وَأَقْبَلَتِ امْرَأَتُهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ تَصِيحُ بِرَنَّةٍ، قَالَا: ثُمَّ أَفَاقَ، قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمِي وَكَانَ يُحَدِّثُهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَسَلَقَ وَخَرَقَ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بے ہوشی طاری ہوئی، تو ان کی اہلیہ چلا کر رونے لگیں، جب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوش میں آئے تو فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں سر منڈوانے، نوحہ کرنے اور گریبان پھاڑنے سے بیزار ہوں۔

197 - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ امْرَأَةِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ أَبِي هِنْدَ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عِيَاضٍ الْأَشْعَرِيِّ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، یہاں "بیزار ہونے" کی بجائے یہ الفاظ ہیں: "وہ ہم میں سے نہیں ہے"۔

قَالَ: لَيْسَ مِنَّا وَلَمْ يَقُلْ بَرِيءٌ

44- بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

چغل خوری کے شدید حرام ہونے کا بیان

198 - وَحَدَّثَنِي شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا يَنِمُّ الْحَدِيثَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ

ایک دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم ہوا، ایک شخص چغل خوری کرتا ہے، تو آپ نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

199 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ، فَكُنَّا جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: الْقَوْمُ هَذَا مِمَّنْ يَنْقُلُ الْحَدِيثَ إِلَى الْأَمِيرِ، قَالَ: فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

ہمام بن حارث کہتے ہیں، ایک شخص کی عادت تھی کہ وہ حاکم وقت کے سامنے لوگوں کی چغل خوری کیا کرتا تھا۔ ایک روز ہم مسجد میں بیٹھے یہی بات کر رہے تھے کہ فلاں شخص حاکم کے سامنے لوگوں کی چغلی کرتا ہے، تو وہی چغل خور وہاں آ گیا اور آ کر ہمارے پاس بیٹھ گیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

200 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح، وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ حُذَيْفَةَ

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں، ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص ہمارے پاس آ کر بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ یہ شخص حاکم کے سامنے لوگوں کی چغلی کرتا ہے، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے

198- مسند احمد: 23373

فِي الْمَسْجِدِ فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَيْنَا فَقِيلَ لِحُذَيْفَةَ: إِنَّ هَذَا يَرْفَعُ إِلَى السُّلْطَانِ أَشْيَاءَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ إِرَادَةَ أَنْ يُسْمِعَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ

سنانے کے لیے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا''۔

45-بَابُ بَيَانِ غِلَظِ تَحْرِيمِ إِسْبَالِ الْإِزَارِ، وَالْمَنِّ بِالْعَطِيَّةِ، وَتَنْفِيقِ السِّلْعَةِ بِالْحَلِفِ، وَبَيَانِ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے، کچھ دے کر احسان جتانے، جھوٹی قسم اٹھا کر سامان فروخت کرنے کے شدید حرام ہونے کا بیان اور ان تین لوگوں کا ذکر، جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا اور ان کی جانب نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا

201- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ: فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارًا، قَالَ أَبُو ذَرٍّ: خَابُوا وَخَسِرُوا، مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: الْمُسْبِلُ، وَالْمَنَّانُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں قیامت کے دن اللہ ان کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا، ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا، ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا، تو حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یہ تو بڑے بدقسمت لوگ ہیں، یہ کون ہیں؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: کپڑا لٹکانے والا، احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر مال بیچنے والا۔

201- صحیح بخاری: 2240، سنن ابوداؤد: 3474، سنن نسائی: 2562، سنن ابن ماجہ: 2208، صحیح ابن حبان: 4413

الْكَاذِبِ

202 - وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمَنَّانُ الَّذِي لَا يُعْطِي شَيْئًا إِلَّا مَنَّهُ، وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْفَاجِرِ، وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ"

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: بروز قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا، ایک وہ جو بھلائی کرنے کے ساتھ احسان بھی جتاتا ہو، (دوسرا) جھوٹی قسم اٹھا کر مال فروخت کرنے والا اور پائینچے لٹکانے والا۔

203 - وَحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں، ''تین طرح کے لوگوں سے اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمائے گا، ان کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا، ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا''۔

204 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ - قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ - وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: شَيْخٌ زَانٍ، وَمَلِكٌ كَذَّابٌ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بروز قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا اور ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا، ان کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا بوڑھا زانی جھوٹا حکمران متکبر غریب۔

205 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَهَذَا حَدِيثُ أَبِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین طرح کے لوگ ایسے ہیں، بروز قیامت اللہ تعالیٰ ان سے کلام نہیں فرمائے گا،

بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ عَلَى فَضْلِ مَاءٍ بِالْفَلَاةِ يَمْنَعُهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللهِ لَأَخَذَهَا بِكَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا وَفَى، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا لَمْ يَفِ"

ان کی جانب نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، ان کا تزکیہ نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص کہ بے آب مقام پر جس کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی ہو اور وہ کسی مسافر کو پانی نہ دے، وہ شخص جو عصر کے بعد اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے یہ کہہ کر کوئی چیز فروخت کرے کہ میں نے یہ اتنے میں خریدی تھی حالانکہ ایسا نہ ہو اور وہ شخص جو اپنے ذاتی دنیوی فائدے کے لیے حاکم وقت کے ہاتھ پر بیعت کرے، اگر وہ فائدہ حاصل ہو جائے تو وہ حاکم کی اطاعت کرنے ورنہ اطاعت نہ کرے۔

206 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ: وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا بِسِلْعَةٍ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

207 - وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُرَاهُ مَرْفُوعًا، قَالَ: " ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى مَالِ مُسْلِمٍ فَاقْتَطَعَهُ " وَبَاقِي حَدِيثِهِ نَحْوُ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں (امام رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میرے خیال میں یہ مرفوع حدیث ہے: بروز قیامت اللہ تعالیٰ تین طرح کے لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا، ان کی جانب نظر رحمت نہیں فرمائے گا اور ان کے لیے درد ناک عذاب ہوگا۔ وہ شخص جو عصر کی نماز کے بعد قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال کھا جائے۔ (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

46-بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ قَتْلِ الْإِنْسَانِ نَفْسَهُ، وَأَنَّ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي النَّارِ، وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ

خودکشی کے سخت حرام ہونے کا بیان اور جو جس چیز سے خودکشی کریگا، اسے اسی چیز سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے

208- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ شَرِبَ سُمًّا فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی، ہتھیار سے خودکشی کرے تو جہنم میں وہ ہمیشہ اسی ہتھیار سے خود کو مارتا رہے گا، جو شخص زہر پی کر خودکشی کرلے، وہ جہنم میں ہمیشہ زہر پینے کے عذاب میں مبتلا رہے گا اور جو شخص پہاڑ سے کود کر خودکشی کرتو ہو جہنم کی آگ میں ہمیشہ چھلانگ لگاتا رہے گا۔

209- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ ح، وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ ذَكْوَانَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

210- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامِ بْنِ أَبِي سَلَّامٍ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ أَبَا قِلَابَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہیں درخت کے نیچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہے۔ آپ نے

210- صحیح بخاری:5700' سنن ابوداؤد:2191' سنن ترمذی:1543' سنن نسائی:3770

الضَّحَّاكِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِي شَيْءٍ لَا يَمْلِكُهُ

211- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنِ ادَّعَى دَعْوَى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللهُ إِلَّا قِلَّةً، وَمَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ فَاجِرَةٍ

212- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ الْأَنْصَارِيِّ ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ، كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ،

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کیا ہے: ''جو شخص کسی دوسرے دین کو اختیار کرنے کی جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ اسی کے مطابق ہو جاتا ہے اور جو شخص جس چیز سے خودکشی فرمائے گا، اسے قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جو شخص کسی ایسی چیز کی نذر مان لے جو اس کی ملکیت نہیں ہے، تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا''۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: کسی بھی شخص پر وہ نذر واجب نہیں ہوگی جس کا وہ مالک نہ ہو اور مسلمان پر لعنت بھیجنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے اور جو شخص دنیا میں جس چیز سے خودکشی فرمائے گا، قیامت کے دن اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا، جو شخص اپنا مال بڑھانے کے لیے جھوٹا دعویٰ فرمائے گا، اللہ تعالیٰ اس کے مال میں کمی فرمائے گا اور جو شخص کچھ فروخت کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائے گا۔

حضرت ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص دانستہ کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھائے گا، وہ اسی کی طرح ہو جائے گا اور جو شخص جس چیز سے خودکشی فرمائے گا، اللہ تعالیٰ جہنم میں اس کو اسی چیز سے عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔ سفیان کی روایت میں یہ الفاظ تھے، شعبہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں، ''جو شخص کسی دوسرے دین کی جھوٹی قسم اٹھائے گا، وہ اسی کی طرح ہو جائے گا اور جو شخص جس چیز سے خود کو ذبح فرمائے گا، قیامت کے روز اسے

وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، عَذَّبَهُ اللهُ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ
هَذَا حَدِيثُ سُفْيَانَ، وَأَمَّا شُعْبَةُ فَحَدِيثُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ، كَاذِبًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ ذَبَحَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ، ذُبِحَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اسی چیز سے ذبح کیا جائے گا"۔

213۔ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يُدْعَى بِالْإِسْلَامِ: هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَلَمَّا حَضَرْنَا الْقِتَالَ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيدًا، فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرَّجُلُ الَّذِي قُلْتَ لَهُ آنِفًا: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيدًا، وَقَدْ مَاتَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَى النَّارِ، فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَرْتَابَ، فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ: إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ، وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيدًا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ: أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ حنین میں شامل تھے آپ نے مسلمان کہلانے والے ایک شخص کے متعلق فرمایا: یہ جہنمی ہے۔ جب جنگ شروع ہوئی، تو وہ شخص بڑی دلیری سے لڑا اور زخمی ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، کچھ دیر پہلے آپ نے جس کو جہنمی قرار دیا تھا، وہ آج بڑی دلیری سے لڑتے ہوئے مرا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جہنم میں پہنچا ہے۔ بعض حضرت اس کے متعلق حیران ہوئے، اسی اثناء معلوم ہوا کہ وہ شخص ابھی مرا نہیں ہے بلکہ شدید زخمی ہے، رات کے وقت اس نے زخموں کی شدت سے تنگ آ کر خودکشی کرلی، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر ملی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے۔ اللہ اکبر! میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ کا خاص بندہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں پھر آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں میں یہ اعلان کردیں: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ کسی گناہ گار شخص سے بھی اس دین کی مدد کرتا ہے۔

-213 صحیح بخاری:3966' مسند احمد:17257' سنن بیہقی:16611

وَأَنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

214 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ - حَيٌّ مِنَ الْعَرَبِ - عَنْ أَبِي حَازِمٍ. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْتَقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ. فَاقْتَتَلُوا. فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَسْكَرِهِ. وَمَالَ الْآخَرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ. وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ لَا يَدَعُ لَهُمْ شَاذَّةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ. فَقَالُوا: مَا أَجْزَأَ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأَ فُلَانٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ أَبَدًا. قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ. كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ. قَالَ: فَجُرِحَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا. فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ. فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ. ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ. فَقَتَلَ نَفْسَهُ. فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتَ آنِفًا: أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذٰلِكَ. فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ. فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ حَتَّى جُرِحَ جُرْحًا شَدِيدًا. فَاسْتَعْجَلَ

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ اور مشرکین کے درمیان جنگ ہوئی جب جنگ ختم ہوئی، تو دونوں فریق اپنے مورچوں میں واپس چلے گئے، نبی ﷺ کے ساتھیوں میں ایک زبردست جنگجو بھی تھا جس نے بہت سے دشمنوں کو قتل کیا تھا۔ بعض حضرات کہنے لگے، آج اس شخص کی طرح کوئی نہیں لڑا تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ تو جہنمی ہے۔ حاضرین میں سے ایک صاحب نے یہ عہد کیا کہ اب میں اس کے ساتھ رہوں گا، پھر وہ صاحب اس جنگ کے دوران اس کے نزدیک رہے، آخر ایک وقت آیا کہ وہ شخص شدید زخمی ہوگیا اس نے اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور نوک اپنے سینے پر رکھی، اپنا بوجھ تلوار کی نوک پر ڈال کر خودکشی کرلی، وہ صاحب نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، میں یہ گواہی دیتا ہوں، آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا ہوا ہے؟ ان صاحب نے بتایا، کچھ دیر پہلے آپ نے فلاں شخص کو جہنمی قرار دیا تھا، جس پر بعض حضرات نے تعجب کا اظہار کیا تھا، میں نے اسی وقت یہ ارادہ کیا تھا کہ اب میں اس شخص کے پاس رہوں گا۔ وہی شخص شدید زخمی ہوا تو تکلیف سے بچنے کے لیے اس نے اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا، اس کی نوک اپنے سینے پر رکھی اور اس نوک پر اپنا وزن ڈال کر خودکشی کرلی۔ اس وقت نبی ﷺ نے یہ

214- صحیح بخاری:3970' معجم الکبیر:6001

الْمَوْتَ فَوَضَعَ نَصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ وَذُبَابَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

ارشاد فرمایا: ''ایک شخص اہل جنت کی طرح عمل کرتا، لوگوں کو یہی نظر آتا ہے، مگر وہ جہنمی ہوتا ہے اور کوئی شخص اہل جہنم کی طرح عمل کرتا ہے، لوگوں کو یہی دکھائی دیتا ہے، مگر وہ جنتی ہوتا ہے۔''

215 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: " إِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خَرَجَتْ بِهِ قُرْحَةٌ، فَلَمَّا آذَتْهُ انْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ فَنَكَأَهَا، فَلَمْ يَرْقَأِ الدَّمُ حَتَّى مَاتَ، قَالَ رَبُّكُمْ: قَدْ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ، ثُمَّ مَدَّ يَدَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: إِي وَاللهِ، لَقَدْ حَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ جُنْدَبٌ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ.

حسن بصری بیان کرتے ہیں، پہلے زمانے میں ایک شخص کو پھوڑا نکل آیا، جب تکلیف شدید ہوگئی تو اس نے اپنی کمان سے ایک تیر نکال کر اسے چیر دیا، خون بہنا شروع ہوگیا حتیٰ کہ وہ شخص مرگیا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، میں اس شخص کے لیے جنت حرام کرتا ہوں (حسن بصری نے) مسجد کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، اللہ کی قسم! حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اسی مسجد میں یہ حدیث سنائی تھی۔

216 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا جُنْدَبُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا، وَمَا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ كَذَبَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَرَجَ بِرَجُلٍ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ خُرَّاجٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مسجد میں مجھے یہ حدیث سنائی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سابقہ زمانے میں کسی شخص کو پھوڑا نکل آیا (اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں)

47- بَابُ غِلَظِ تَحْرِيمِ الْغُلُولِ، وَأَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ

مالِ غنیمت میں چوری کرنے کا شدید حرام ہونے کا بیان، اور جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے

217- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ أَبُو زُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ، أَقْبَلَ نَفَرٌ مِنْ صَحَابَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فُلَانٌ شَهِيدٌ، حَتَّى مَرُّوا عَلَى رَجُلٍ، فَقَالُوا: فُلَانٌ شَهِيدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا، إِنِّي رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ فِي بُرْدَةٍ غَلَّهَا - أَوْ عَبَاءَةٍ - ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، اذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ، أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، قَالَ: فَخَرَجْتُ فَنَادَيْتُ: أَلَا إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ خیبر کے موقع پر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے شہداء کا ذکر شروع کیا، اس اثناء ایک شخص کا ذکر آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اسے ایک چادر کے سبب جو اس نے مالِ غنیمت میں سے چرائی تھی، جہنم میں دیکھا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا: اے ابن خطاب! جاؤ لوگوں میں یہ اعلان کردو: صرف اہل ایمان جنت میں داخل ہوں گے۔ میں نے لوگوں میں اعلان کر دیا: جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

218- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي الْغَيْثِ، مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَذَا حَدِيثُهُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ خیبر میں شامل ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ہمیں فتح نصیب کی لیکن مال غنیمت میں ہمیں سونا یا چاندی حاصل نہیں ہوئے، بلکہ عام سامان، کھانے پینے کی اشیاء اور کپڑے ہاتھ آئے ہم آپ کے ساتھ ''وادی'' کی جانب روانہ ہوئے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

-217 سنن داری:2489' مسند احمد:328

-218 صحیح بخاری:3993' سنن ابوداؤد:2711' موطاامام مالک:980' صحیح ابن حبان:4581

قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ. فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْنَا فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا وَرِقًا. غَنِمْنَا الْمَتَاعَ وَالطَّعَامَ وَالثِّيَابَ. ثُمَّ انْطَلَقْنَا إِلَى الْوَادِي. وَمَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ لَهُ. وَهَبَهُ لَهُ رَجُلٌ مِنْ جُذَامٍ يُدْعَى رِفَاعَةَ بْنَ زَيْدٍ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ. فَلَمَّا نَزَلْنَا الْوَادِيَ. قَامَ عَبْدُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُلُّ رَحْلَهُ. فَرُمِيَ بِسَهْمٍ. فَكَانَ فِيهِ حَتْفُهُ. فَقُلْنَا: هَنِيئًا لَهُ الشَّهَادَةُ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. إِنَّ الشِّمْلَةَ لَتَلْتَهِبُ عَلَيْهِ نَارًا أَخَذَهَا مِنَ الْغَنَائِمِ يَوْمَ خَيْبَرَ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ. قَالَ: فَفَزِعَ النَّاسُ. فَجَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ. أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

ایک غلام بھی تھا، جو کبھی جذام کی شاخ بنوضبیب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آپ کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا تھا، جب ہم نے ''وادی'' میں پڑاؤ کیا تو اس غلام نے نبی ﷺ کا زادِ سفر کھولنا شروع کیا، اسی اثناء کہیں سے ایک تیر آکر اسے لگ گیا جس کے باعث وہ مرگیا۔ ہم نے کہا، اسے شہادت مبارک ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، اس نے فتح خیبر کے دن مال غنیمت میں سے ایک چادر چرائی تھی، جو تقسیم ہونے والوں نہیں پہنچ سکی، وہی چادر آگ کی شکل میں اسے اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔ یہ سن کر لوگ خوف زدہ ہو گئے۔ ایک شخص چمڑے کا ایک بیلٹ یا دو بیلٹ لے کر حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! فتح خیبر کے دن یہ مجھے ملے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی آگ کے ہیں۔

48-بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ قَاتِلَ نَفْسِهِ لَا يَكْفُرُ

خودکشی کرنے والے کے کافر نہ ہونے کی دلیل

219 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ. حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ. عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ. عَنْ جَابِرٍ أَنَّ الطُّفَيْلَ بْنَ عَمْرٍو الدَّوْسِيَّ. أَتَى النَّبِيَّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، طفیل بن عمرو دوسی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو کسی مضبوط قلعے یا پناہ گاہ کی حاجت ہے؟ زمانہ جاہلیت میں قبیلہ دوس کا ایک قلعہ تھا، نبی ﷺ نے انکار کر دیا، کیونکہ اللہ تعالیٰ

219- مسند احمد:15024، مستدرک للحاکم:6963

صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: یَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ لَكَ فِی حِصْنٍ حَصِینٍ وَمَنْعَةٍ؟ - قَالَ: حِصْنٌ كَانَ لِدَوْسٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ - فَأَبَی ذَلِكَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلَّذِی ذَخَرَ اللهُ لِلْأَنْصَارِ، فَلَمَّا هَاجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِلَی الْمَدِینَةِ، هَاجَرَ إِلَیْهِ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو وَهَاجَرَ مَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ، فَاجْتَوَوُا الْمَدِینَةَ، فَمَرِضَ، فَجَزِعَ، فَأَخَذَ مَشَاقِصَ لَهُ، فَقَطَعَ بِهَا بَرَاجِمَهُ، فَشَخَبَتْ یَدَاهُ حَتَّی مَاتَ، فَرَآهُ الطُّفَیْلُ بْنُ عَمْرٍو فِی مَنَامِهِ، فَرَآهُ وَهَیْئَتُهُ حَسَنَةٌ، وَرَآهُ مُغَطِّیًا یَدَیْهِ، فَقَالَ لَهُ: مَا صَنَعَ بِكَ رَبُّكَ؟ فَقَالَ: غَفَرَ لِی بِهِجْرَتِی إِلَی نَبِیِّهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا لِی أَرَاكَ مُغَطِّیًا یَدَیْكَ؟ قَالَ: قِیلَ لِی: لَنْ نُصْلِحَ مِنْكَ مَا أَفْسَدْتَ، فَقَصَّهَا الطُّفَیْلُ عَلَی رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ وَلِیَدَیْهِ فَاغْفِرْ

نے یہ سعادت انصار کو عطا فرمائی تھی، اس لیے جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت فرمائی تو طفیل بن عمرو نے اپنے ہم قبیلہ ساتھی کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی طفیل کا ساتھی بیمار ہوگیا جب تکلیف ناقابل برداشت ہوگئی تو اس نے اپنی انگلیوں کے جوڑ کاٹ لیے اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگا۔۔۔ جس کے سبب اس کی موت واقع ہوگئی۔ طفیل بن عمرو نے اس کو خواب میں دیکھا کہ اس کی حالت بہت اچھی ہے، تاہم اس کے دونوں ہاتھ لپٹے ہوئے ہیں۔ طفیل نے اس سے پوچھا، تمہارے رب نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جانب ہجرت کرنے کے سبب مجھے بخش دیا۔ طفیل نے پوچھا: تمہارے ہاتھوں کو کیوں لپیٹا گیا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھ سے کہا گیا، اپنے جو عضو کو تم نے خود خراب کیا ہے، ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ حضرت طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنایا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی، اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی معاف کردے۔

49- بَابٌ فِی الرِّیحِ الَّتِی تَكُونُ قُرْبَ الْقِیَامَةِ، تَقْبِضُ مَنْ فِی قَلْبِهِ شَیْءٌ مِنَ الْإِیمَانِ

قیامت کے قریب چلنے والی وہ ہوا جو تمام اہل ایمان (کی ارواح) قبض کرلے گی

220- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِیُّ، قَالَا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ یمن کی جانب

220- صحیح ابن حبان: 6853، مستدرک للحاکم: 8406

حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْيَمَنِ أَلْيَنَ مِنَ الْحَرِيرِ، فَلَا تَدَعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ - قَالَ أَبُو عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ، وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: مِثْقَالُ ذَرَّةٍ - مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ"

سے ایک ہوا بھیجے گا، جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی، اس وقت جس شخص کے دل میں ایک دانے یا ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا، وہ "ہوا" اس کی (روح) قبض کر لے گی۔

50-بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْمُبَادَرَةِ بِالْأَعْمَالِ قَبْلَ تَظَاهُرِ الْفِتَنِ

فتنے ظاہر ہونے سے قبل ہی نیک اعمال کی جانب جلدی کرنے کی ترغیب

221-حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، أَوْ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: "ان فتنوں، جو اندھیری رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے، کے آنے سے پہلے نیک اعمال کرلو حالت ایمان میں صبح کرنے والا شخص شام کے وقت کافر ہو چکا ہوگا یا شام کے وقت مومن رہنے والا شخص صبح کے وقت کافر ہو چکا ہوگا کیونکہ وہ معمولی سے دنیاوی نفع کے عوض میں اپنا دین فروخت کردے گا۔

51-بَابُ مَخَافَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ

اپنے اعمال کے تلف ہونے سے خوف زدہ رکھنے کا بیان

222-حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ قَالَ لَمَّا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو

221- سنن ابوداؤد:4262' سنن ترمذی:2197' سنن ابن ماجہ:3961' سنن دارمی:338

222- مسند احمد:14092' صحیح ابن حبان:7169

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ} [الحجرات: 2] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. جَلَسَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ فِي بَيْتِهِ، وَقَالَ: أَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَاحْتَبَسَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو، مَا شَأْنُ ثَابِتٍ؟ اشْتَكَى؟ قَالَ سَعْدٌ: إِنَّهُ لَجَارِي، وَمَا عَلِمْتُ لَهُ بِشَكْوَى، قَالَ: فَأَتَاهُ سَعْدٌ، فَذَكَرَ لَهُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ ثَابِتٌ: أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ، وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي مِنْ أَرْفَعِكُمْ صَوْتًا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَذَكَرَ ذَلِكَ سَعْدٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَلْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے۔(پ ۲۶ الحجرات آیت ۲)''الیٰ آخر الآیۃ۔تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہہ کر اپنے گھر بیٹھ گئے میں جہنمی ہوں۔ چند دن تک جب وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر نہ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے متعلق دریافت کرتے ہوئے فرمایا، اے ابو عمرو! ثابت کو کیا ہوا ہے؟ کیا بیمار ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، وہ میرے پڑوسی ہیں اگر بیمار ہوتے تو معلوم ہو جاتا۔ پھر حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے ملنے گئے اور انہیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے متعلق دریافت فرما رہے تھے، تو حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بتایا، آپ لوگ جانتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سب سے زیادہ اونچی آواز میری ہوتی ہے، اب چونکہ یہ آیت نازل ہو چکی ہے، اس لیے مجھے خوف ہے کہ میں جہنمی نہ بن جاؤں جب حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: بلکہ وہ جنتی ہے۔

223 - وَحَدَّثَنَا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ خَطِيبَ الْأَنْصَارِ، فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَمَّادٍ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

224 - وَحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) (الحجرات: 2)، وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، فِي الْحَدِيثِ.

اس میں بھی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

225 - وَحَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ. وَلَمْ يَذْكُرْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ، وَزَادَ فَكُنَّا نَرَاهُ يَمْشِي بَيْنَ أَظْهُرِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں بھی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تذکرہ نہیں ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ زائد ہیں "ہم حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق یہ سمجھتے تھے کہ ہمارے درمیان ایک جنتی شخص موجود ہے"۔

52- بَابُ هَلْ يُؤَاخَذُ بِأَعْمَالِ الْجَاهِلِيَّةِ؟

کیا دور جاہلیت کے گناہوں پر مواخذہ ہوگا؟

226 - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: أَمَّا مَنْ أَحْسَنَ مِنْكُمْ فِي الْإِسْلَامِ، فَلَا يُؤَاخَذُ بِهَا، وَمَنْ أَسَاءَ، أُخِذَ بِعَمَلِهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ بعض لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم دور جاہلیت میں جو کچھ کرتے تھے، کیا ان اعمال پر بھی ہمارا مواخذہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد نیک اعمال کرے گا اس سے کوئی مواخذہ نہیں ہوگا، جو برے عمل کرے گا، اس کا زمانہ جاہلیت اور اسلام دونوں کے اعمال پر مواخذہ ہوگا۔

227 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكِيعٌ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! زمانہ جاہلیت کے اعمال پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جو شخص اسلام لانے کے بعد اچھے اعمال فرمائے گا، زمانہ جاہلیت

226- صحیح بخاری: 6523، سنن ابن ماجہ: 4242، صحیح ابن حبان: 396

اللهِ، أَنُؤَاخَذُ بِمَا عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟ قَالَ: مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ، لَمْ يُؤَاخَذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ، أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

کے برے اعمال پر اس کا مواخذہ نہیں ہوگا، لیکن جو شخص اسلام لانے کے بعد بھی برے اعمال فرمائے گا اس کا پہلے اور بعد کے دونوں پر مواخذہ ہوگا۔

228- حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

53- بَابُ كَوْنِ الْإِسْلَامِ يَهْدِمُ مَا قَبْلَهُ وَكَذَا الْهِجْرَةِ وَالْحَجِّ

اسلام پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے، حج اور ہجرت بھی ایسا ہی کرتے ہیں

229- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ، وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي أَبَا عَاصِمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ، قَالَ: حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، يَبْكِي طَوِيلًا، وَحَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهُ يَقُولُ: يَا أَبَتَاهُ، أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ أَمَا بَشَّرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، إِنِّي قَدْ كُنْتُ عَلَى أَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَمَا أَحَدٌ أَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ابن شماسہ مہری بیان کرتے ہیں، جب حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو ایک روز ہم ان کی عیادت کے لیے گئے، آپ دیوار کی جانب رخ کیے روتے رہے آپ کے صاحبزادے نے کہا ابا جان آپ کیوں رو رہے ہیں، کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو فلاں بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب رخ کر کے کہا، ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل، اللہ کی وحدانیت اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ میری زندگی تین بڑے ادوار پر مبنی ہے۔ ایک وہ وقت تھا جب مجھے سب سے زیادہ نفرت (معاذ اللہ) نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تھی اور میری سب سے بڑی خواہش یہ تھی کہ میں کسی طرح آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو شہید کر دوں، اگر میں اسی حالت میں مرتا تو جہنمی ہوتا جب اللہ

229- صحیح ابن خزیمہ: 3085

وَسَلَّمَ مِنِّي، وَلَا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهُ، فَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ. فَلَمَّا جَعَلَ اللهُ الْإِسْلَامَ فِي قَلْبِي أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَمِينَكَ فَلْأُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِينَهُ قَالَ: فَقَبَضْتُ يَدِي، قَالَ: مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟ قَالَ: قُلْتُ: أَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِطَ، قَالَ: تَشْتَرِطُ بِمَاذَا؟ قُلْتُ: أَنْ يُغْفَرَ لِي، قَالَ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَمَا كَانَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا أَجَلَّ فِي عَيْنِي مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ أُطِيقُ أَنْ أَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ إِجْلَالًا لَهُ، وَلَوْ سُئِلْتُ أَنْ أَصِفَهُ مَا أَطَقْتُ، لِأَنِّي لَمْ أَكُنْ أَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِينَا أَشْيَاءَ مَا أَدْرِي مَا حَالِي فِيهَا، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ، وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي

تعالیٰ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی توفیق دی، تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کی، آپ ﷺ اپنا دایاں ہاتھ پھیلائیں تاکہ میں اسلام قبول کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے کیا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیا ہوا؟ میں نے کہا، میں کچھ شرائط طے کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا: کیا شرائط طے کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کی، میرے گناہ معاف ہو جائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے، اسلام پچھلے تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور ہجرت بھی پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتی ہے، حج بھی پچھلے تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔ (حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں کوئی شخص آپ سے زیادہ معزز نہیں تھا، اگر مجھ سے آپ کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں ایسا کر سکوں گا، کیونکہ میں کبھی بھی آپ ﷺ کو نظر بھر کر نہیں دیکھ سکا، اگر میں اسی حالت میں انتقال کر جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا۔ پھر اس کے بعد مجھے بعض امور کا نگران مقرر کیا، اب مجھے اندازہ نہیں ہے، اس کے متعلق میرا انجام کیا ہوگا؟ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کے ساتھ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ لے جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد تم میرے اوپر مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ، تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رکے رہنا، جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر

230 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، وَاللَّفْظُ لِإِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ قَتَلُوا فَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا فَأَكْثَرُوا، ثُمَّ أَتَوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو لَحَسَنٌ، وَلَوْ تُخْبِرُنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً، فَنَزَلَ: {وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا} [الفرقان: 68] وَنَزَلَ {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللهِ} [الزمر: 53]

کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، تاکہ تمہارے سبب مجھے انسیت رہے اور میں اپنے رب کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: بعض مشرکین جنہوں نے کئی قتل کیے تھے، کئی بار زنا کیا تھا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، آپ جس بات کی دعوت دیتے ہیں، وہ بہت اچھی ہے اگر آپ ہمیں ہمارے پچھلے گناہوں کا کفارہ بتادیں۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا۔ (پ ۱۹ الفرقان آیت ۶۸) اور یہ بھی نازل ہوئی: تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔ (پ ۲۴ الزمر آیت ۵۳)

54- بَابُ بَيَانِ حُكْمِ عَمَلِ الْكَافِرِ إِذَا أَسْلَمَ بَعْدَهُ

جب کافر اسلام قبول کرلے تو اس کے پچھلے اعمال کے حکم کا بیان

231 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ،

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: دورِ جاہلیت

-230 صحیح بخاری:4532، سنن ابوداؤد:4274، سنن نسائی:4004

-231 صحیح بخاری:2107، مسند احمد:15354، سنن بیہقی:18072، معجم الکبیر:3085

قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ. أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ وَالتَّحَنُّثُ: التَّعَبُّدُ

ہیں، میں نے جو نیک کام کیے ہیں کیا مجھے اس کا کچھ فائدہ ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: جو اچھے کام کرنے کی تمہیں عادت ہے، وہ اسلام میں بھی برقرار رہے گی۔ یہاں تحنث سے مراد عبادت گزاری ہے۔

232 - وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ الْحُلْوَانِيُّ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ، أَوْ عَتَاقَةٍ، أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، أَفِيهَا أَجْرٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى مَا أَسْلَفْتَ مِنْ خَيْرٍ

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں، میں نے جو نیک کام کیے ہیں، سجدے کیے ہیں، غلام آزاد کیے، رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا، کیا مجھے اس کا اجر ملے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری ان نیکیوں کی عادت زمانہ اسلام میں بھی برقرار رہے گی۔

233 - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَشْيَاءَ كُنْتُ أَفْعَلُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ - قَالَ هِشَامٌ: يَعْنِي أَتَبَرَّرُ بِهَا - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْلَمْتَ عَلَى

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں، میں نے جو کام کیے ہیں (راوی ہشام کہتے ہیں) یعنی جو نیک اعمال کیے ہیں، کیا مجھے ان کا صلہ ملے گا؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے جو نیک اعمال کیے تھے، انہیں کے نتیجے میں تمہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے، تو میں نے عرض کی، اللہ کی قسم! زمانہ جاہلیت میں، میں جتنے بھی اچھے کام کرتا تھا، وہ سب اسلام قبول کرنے

مَا أَسْلَفْتَ لَكَ مِنَ الْخَيْرِ. قُلْتُ: فَوَاللَّهِ لَا أَدَعُ شَيْئًا صَنَعْتُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِلَّا فَعَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ مِثْلَهُ.

کے بعد کرتا رہوں گا۔

234- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَعْتَقَ فِي الْإِسْلَامِ مِائَةَ رَقَبَةٍ وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ جاہلیت میں ایک سو غلام آزاد کیے تھے اور غلے سے لدے ہوئے ایک سو اونٹ خیرات کیے تھے، اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے دوبارہ ایک سو غلام آزاد کیے ایک سو اونٹ خیرات کیے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔(اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں)۔

55- بَابُ صِدْقِ الْإِيمَانِ وَإِخْلَاصِهِ

سچے اور خالص ایمان کا بیان

235- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: {الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا} [الأنعام: 82] إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذَلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالُوا: أَيُّنَا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّونَ، إِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: {يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ} [لقمان: 13] لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ".

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان میں کسی ناحق کی آمیزش نہ کی۔(پ ۷ الانعام آیت ۸۲)''صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بہت پریشان ہوئے انہوں نے عرض کیا، ہم میں سے کون ایسا شخص ہے، جس نے خود پر ظلم نہ کیا ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ظلم سے مراد وہ نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ اس سے مراد وہ ظلم ہے جس کے متعلق لقمان نے اپنے بیٹے سے یہ کہا تھا: ترجمہ کنزالایمان: لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اور وہ نصیحت کرتا تھا اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا۔ بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔(پ ۲۱ لقمان

آیت ۱۳) یہ ظلم عظیم ہے۔

236- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى وَهُوَ ابْنُ يُونُسَ، ح، وَحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ، حَدَّثَنِيهِ أَوَّلًا أَبِي، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ مِنْهُ

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے بھی مروی ہے۔

56- بَابُ تَجَاوُزِ اللهِ عَنْ حَدِيثِ النَّفْسِ وَالْخَوَاطِرِ بِالْقَلْبِ، إِذَا لَمْ تَسْتَقِرَّ أُنْزِلَتْ وَبَيَانِ أَنَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى لَمْ يُكَلِّفْ إِلَّا مَا يُطَاقُ وَبَيَانِ الْحُكْمِ الْهَمِّ بِالْحَسَنَةِ وَبِالسَّيِّئَةِ

اللہ تعالیٰ خیال سے درگزر کرتا ہے، بشرطیکہ وہ جم نہ جائے، نیز اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی طاقت کے مطابق مکلف کرتا ہے، نیکی یا برائی کے پختہ ارادے کے حکم کا بیان

237 - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ، وَأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ، وَاللَّفْظُ لِأُمَيَّةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ {لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ} [البقرة: 284]، قَالَ: فَاشْتَدَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ترجمہ کنز الایمان: اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (پ ۳ البقرۃ آیت ۲۸۴) ۔ یہ سن کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پریشان ہو گئے، وہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر ادب سے دو زانوں بیٹھ گئے اور عرض کی، یا

237- صحیح بخاری: 4271، سنن ترمذی: 2991، مسند احمد: 2070، مستدرک للحاکم: 3133

ذَٰلِكَ عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ بَرَكُوا عَلَى الرُّكَبِ، فَقَالُوا: أَيْ رَسُولَ اللهِ، كُلِّفْنَا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا نُطِيقُ، الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ وَالْجِهَادَ وَالصَّدَقَةَ، وَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيْكَ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا نُطِيقُهَا، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَتُرِيدُونَ أَنْ تَقُولُوا كَمَا قَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا؛ بَلْ قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ"، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ، فَلَمَّا اقْتَرَأَهَا الْقَوْمُ، ذَلَّتْ بِهَا أَلْسِنَتُهُمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ فِي إِثْرِهَا: {آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ} [البقرة: 285]، فَلَمَّا فَعَلُوا ذَلِكَ نَسَخَهَا اللهُ تَعَالَى، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا} [البقرة: 286] "قَالَ: نَعَمْ" {رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا} [البقرة: 286] "قَالَ: نَعَمْ" {رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ} [البقرة: 286] "قَالَ: نَعَمْ" {وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے ہمیں ان امور کا پابند کیا گیا جو ہماری طاقت کے مطابق تھے جیسے نماز، روزہ، جہاد، صدقہ کرنا وغیرہ۔ اب آپ پر یہ آیت نازل ہوگئی، ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے جن لوگوں کو کتاب عطا کی گئی، کیا تم بھی ان کی طرح یہ کہنا چاہتے ہو کہ ہم نے یہ حکم سن لیا ہے، مگر ہم اسے نہیں مانتے ہتم یہ کہو: "ہم نے سن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں، اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے، (آخر کار) ہم نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے"۔ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اقرار کیا، ہم نے سن لیا اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ جس وقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ اقرار کیا اسی وقت قرآن کی یہ آیات نازل ہوئیں: ترجمہ کنزالایمان: رسول ایمان لایا اس پر جو اسکے رب کے پاس سے اس پر اُترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (پ ۳ البقرۃ آیت ۲۸۵) جب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ایسا کرلیا تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت کے حکم کو منسوخ کر دیا؟ اور یہ آیت نازل کی: (ترجمہ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ} [البقرة: 286] " قَالَ: نَعَمْ "

ہے جو برائی کمائی اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا اے رب ہمارے اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں سہار نہ ہو اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔ فرماتا ہے: ہاں! ترجمہ کنزالایمان اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)"۔ فرماتا ہے: ہاں! ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے تو کافروں پر ہمیں مدد دے۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)"۔ کہا: جی ہاں!

238 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ، مَوْلَى خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللهُ} [البقرة: 284]. قَالَ: دَخَلَ قُلُوبَهُمْ مِنْهَا شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ قُلُوبَهُمْ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قُولُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَسَلَّمْنَا " قَالَ: فَأَلْقَى اللهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: {لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا إِلَّا

سعید بن جبیر، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۴) تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دل میں اتنا ڈر پیدا ہوا جو پہلے نہیں ہوا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ کہو، ہم نے حکم سن لیا ہے اس کی اطاعت کرتے ہیں اور اسے تسلیم کرتے ہیں۔ (ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) اس وقت اللہ تعالیٰ نے ان کے ایمان کو مضبوط کیا اور پھر یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی

وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا} البقرة: 286] " قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ " {رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا} البقرة: 286] " قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ " {وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا} البقرة: 286] " قَالَ: قَدْ فَعَلْتُ

اے رب ہمارے ہمیں نہ پکڑ اگر ہم بھولیں یا چوکیں ۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔(وہ یہ دعا کرتے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایسا ہی ہوگا۔ (وہ یہ دعا کرتے ہیں) ترجمہ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)''۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایسا ہی ہوگا۔ (یہ دعا کرتے ہیں، ترجمہ کنزالایمان: اور ہمیں معاف فرمادے اور بخش دے اور ہم پر مہر کر تو ہمارا مولیٰ ہے ۔(پ ۳ البقرة آیت ۲۸۶)۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ایسا ہی ہوگا۔

239 - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ يَتَكَلَّمُوا، أَوْ يَعْمَلُوا بِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خیالات معاف کر دیئے ہیں، جب تک وہ اس کے متعلق کوئی بات نہ کریں یا ان پر عمل نہ کریں۔

240 - حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

-239 صحیح بخاری:4968' سنن ابوداؤد:2209' سنن ترمذی:1183' سنن نسائی:3434' سنن ابن ماجہ:2043' مسند احمد:9494' صحیح ابن حبان:4334' مستدرک للحاکم:2801

زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ، أَوْ تَكَلَّمْ بِهِ

241 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، وَهِشَامٌ، ح وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

242 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا سَيِّئَةً، وَإِذَا هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا فَاكْتُبُوهَا حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے (فرشتوں کو) یہ حکم دیا ہے، جب میرا بندہ کسی گناہ کا پختہ ارادہ کرے تو تم اسے نہ لکھنا جب وہ گناہ کرے اس وقت لکھنا اور جب میرا بندہ کسی نیکی کا پختہ ارادہ کرے تو اگرچہ اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو، تم اس کی نیکی کو لکھ لینا اور جب وہ اس نیکی پر عمل کرے تو تم دس نیکیاں لکھ دینا۔

243 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبْتُهَا لَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، جب میرا بندہ کسی نیکی کا پختہ ارادہ کرے مگر اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو، تو میں اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو دس سے لے کر

242- صحیح بخاری: 6126' سنن ترمذی: 764' سنن دارمی: 2786' مسند احمد: 8151' صحیح ابن حبان: 381

حَسَنَةً. فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ وَلَمْ يَعْمَلْهَا، لَمْ أَكْتُبْهَا عَلَيْهِ، فَإِنْ عَمِلَهَا كَتَبْتُهَا سَيِّئَةً وَاحِدَةً"

ساتھ سو تک نیکیاں لکھتا ہوں اور جب وہ کسی گناہ کا پختہ ارادہ کرے مگر اس نے اس پر عمل نہ کیا ہو، تو میں کوئی گناہ نہیں لکھتا، اگر وہ اس پر عمل کرے تو میں ایک گناہ لکھتا ہوں۔

244- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِذَا تَحَدَّثَ عَبْدِي بِأَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً مَا لَمْ يَعْمَلْ، فَإِذَا عَمِلَهَا، فَأَنَا أَكْتُبُهَا بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَإِذَا تَحَدَّثَ بِأَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَهُ مَا لَمْ يَعْمَلْهَا، فَإِذَا عَمِلَهَا، فَأَنَا أَكْتُبُهَا لَهُ بِمِثْلِهَا " وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ، ذَاكَ عَبْدُكَ يُرِيدُ أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً، وَهُوَ أَبْصَرُ بِهِ، فَقَالَ: ارْقُبُوهُ فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ بِمِثْلِهَا، وَإِنْ تَرَكَهَا فَاكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، إِنَّمَا تَرَكَهَا مِنْ جَرَّايَ " وَقَالَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَحْسَنَ أَحَدُكُمْ إِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتَّى يَلْقَى اللهَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، جب میرکوئی بندہ کوئی نیکی کرنے کے متعلق سوچتا ہے، تو میں اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ اس پر عمل بھی کرے تو میں اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہوں اور اگر وہ کسی گناہ کے متعلق سوچے تو میں اسے معاف کر دیتا ہوں، لیکن اگر وہ اس گناہ کو کرے تو صرف ایک گناہ لکھتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تیرا فلاں بندہ فلاں گناہ کرنا چاہتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات سے بخوبی باخبر ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کا دھیان رکھو اگر وہ گناہ کرے تو ایک گناہ لکھ لینا اور اگر وہ گناہ کرنے سے باز رہے، تو ایک نیکی لکھ لینا، کیونکہ اس نے صرف میرے خوف کے سبب گناہ نہیں کیا ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزید ارشاد فرماتے ہیں: جب کوئی شخص سچے دل سے اسلام قبول کرے تو اسے ایک نیک کے عوض میں دس سے لے کر سات سو گناہ تک اجر عطا کیا جاتا ہے اور ہر گناہ کے عوض میں ایک گناہ لکھا جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ شخص اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا ہے۔

244- صحیح بخاری: 7062، سنن ترمذی: 764، سنن دارمی: 2786، مسند احمد: 10471، معجم الکبیر: 12761

245-وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَعَمِلَهَا، كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ، وَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی نیک کام کرنے کا ارادہ کرلے اور اس پر عمل نہ کرے اسے ایک نیکی ملتی ہے اور جو شخص نیک کام کا ارادہ کرنے کے بعد اس پر عمل بھی کرے اسے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں ملتی ہیں اور اگر کوئی شخص گناہ کا ارادہ کرے اور اس پر عمل نہ کرے تو کچھ نہیں لکھا جاتا لیکن اگر اس پر عمل کرے تو صرف ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

246- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قَالَ: إِنَّ اللهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَإِنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا، كَتَبَهَا اللهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، وَإِنْ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا، كَتَبَهَا اللهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً،

حضرت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ گناہوں اور نیکیوں کو لکھواتا ہے، پھر نبی ﷺ نے اس کی وضاحت فرماتے ہوئے یہ فرمایا جب کوئی شخص کوئی نیکی کرنے کا ارادہ کرتا ہے، مگر اس پر عمل نہیں کرتا تو اسے ایک نیکی ملتی ہے اور اگر وہ اس پر عمل کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کا دس سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ" بے حد شمار گنا" تک اجر وثواب لکھ لیتا ہے اور اگر وہ گناہ کا ارادہ کر کے اس پر عمل نہ کرے تو اسے ایک نیکی ملتی ہے اور اگر عمل کرے تو ایک گناہ لکھا جاتا ہے۔

247-وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَزَادَ: وَمَحَاهَا اللهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں،" اگر اللہ چاہے، تو اس ایک گناہ کو بھی معاف کردیتا ہے۔ اور جس کے نصیب میں

245- صحیح بخاری:6126، سنن دارمی:2786، صحیح ابن حبان:383، معجم الکبیر:12761

وَلَا يَهْلِكُ عَلَى اللهِ إِلَّا هَالِكٌ

ہلاک ہونا ہو وہی شخص ہلاک ہوگا''۔

57- بَابُ بَيَانِ الْوَسْوَسَةِ فِي الْإِيمَانِ وَمَا يَقُولُهُ مَنْ وَجَدَهَا

ایمان میں آنے والا وسوسہ اور وسوسہ آنے پر کیا پڑھے؟

248- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلُوهُ: إِنَّا نَجِدُ فِي أَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ أَحَدُنَا أَنْ يَتَكَلَّمَ بِهِ، قَالَ: وَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صحابی رسول بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی، بعض اوقات ذہن میں ایسے خیالات آجاتے ہیں جنہیں بیان کرتے ہوئے بھی خوف آتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ واضح ایمان ہے۔

249- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، ح، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَوَّابِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

250- حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَثَّامٍ، عَنْ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَسْوَسَةِ، قَالَ: تِلْكَ مَحْضُ الْإِيمَانِ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وسوسے کے متعلق عرض کی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ایمان ہے۔

251- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، وَمُحَمَّدُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

248- مسند احمد: 9877، صحیح ابن حبان: 146، معجم الکبیر: 10024

251- صحیح بخاری: 3102، سنن ابوداؤد: 4722، صحیح ابن حبان: 6722، صحیح ابن خزیمہ: 2559، مسند ابویعلیٰ: 3969

بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يُقَالَ: هَذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللهِ ".

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ ہمیشہ ایک دوسرے سے سوالات کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ یہ بھی کہا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے، تو اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اگر کسی شخص کے دل میں یہ وسوسہ آئے، تو اسے چاہیے کہ وہ یہ اقرار کرلے، میں اللہ پر ایمان رکھتا ہوں۔

252 - وَحَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ مَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ فَيَقُولُ: اللهُ " ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَزَادَ، وَرُسُلِهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان کسی شخص کے پاس آکر پوچھتا ہے آسمان کو کس نے پیدا کیا؟ زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ وہ بندہ جواب دیتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں ایک روایت میں رسولوں پر ایمان کا ذکر بھی موجود ہے۔

253 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ لَهُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَ ذَلِكَ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ وَلْيَنْتَهِ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: شیطان کسی شخص کے پاس آکر یہ پوچھتا ہے فلاں فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا ہے؟ شیطان یہ سوال کرتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب یہ موقعہ آجائے تو انسان کو چاہیے کہ وہ اعوذ باللہ پڑھے اور باز رہے۔

254 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَأْتِي الْعَبْدَ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا وَكَذَا؟" مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ

255 - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا يَزَالُ النَّاسُ يَسْأَلُونَكُمْ عَنِ الْعِلْمِ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللهُ خَلَقَنَا، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟" قَالَ: وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ رَجُلٍ، فَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ، قَدْ سَأَلَنِي اثْنَانِ وَهَذَا الثَّالِثُ، أَوْ قَالَ: سَأَلَنِي وَاحِدٌ وَهَذَا الثَّانِي.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: لوگ تم سے عقلی سوالات کرتے رہیں گے، حتیٰ کہ وہ یہ سوال بھی پیش کریں گے، ہمیں تو اللہ نے پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ یہ روایت بیان کرتے وقت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کا ہاتھ تھام رکھا تھا، آپ کہنے لگے، اللہ اور اس کے رسول کی ہر بات سچی ہوتی ہے، مجھ سے دو اشخاص یہی سوال کر چکے ہیں اب یہ تیسرا شخص ہے جس نے یہ سوال کیا ہے یا مجھ سے پہلے ایک شخص یہ سوال کر چکا ہے اب یہ دوسرا شخص ہے۔

256 - وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْإِسْنَادِ، وَلَكِنْ قَدْ قَالَ: فِي آخِرِ الْحَدِيثِ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں الفاظ کا اختلاف ہے۔

257 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! لوگ ہمیشہ تم سے سوالات کرتے رہیں گے، حتیٰ

قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا يَزَالُونَ يَسْأَلُونَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللهُ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟" قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِي نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ هَذَا اللهُ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ قَالَ: فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهِ فَرَمَاهُمْ. ثُمَّ قَالَ: قُومُوا قُومُوا صَدَقَ خَلِيلِي

کہ وہ یہ تک پوچھیں گے کہ اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے" (راوی کہتے ہیں) ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اسی اثناء چند اعرابی وہاں آئے اور بولے، اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اللہ تعالیٰ ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کو پیدا کس نے کیا ہے؟ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹھی میں کنکریاں بھر کر ان کی جانب پھینکتے ہوئے کہا، بھاگو یہاں سے! بھاگو! میرے آقا (ﷺ) کا ارشاد حق ہے۔

258- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَيَسْأَلَنَّكُمُ النَّاسُ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَقُولُوا: اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَمَنْ خَلَقَهُ؟"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ ہر چیز کے متعلق تم سے سوال کریں گے، حتیٰ کہ وہ یہ بھی پوچھیں گے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے، اسے کس نے پیدا کیا ہے؟

259- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يَزَالُونَ يَقُولُونَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ فَمَنْ خَلَقَ اللهَ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے، تمہاری امت کے لوگ ہمیشہ یہ سوال کرتے رہیں گے، یہ کیا ہے؟ حتیٰ کہ وہ یہ بھی سوال کریں گے، اللہ تعالیٰ نے تو ساری مخلوق کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ کو کس نے پیدا کیا ہے؟

260- حَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں "تمہاری امت کے لوگ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

الْحَدِيثِ، غَيْرَ أَنَّ إِسْحَاقَ لَمْ يَذْكُرْ قَالَ: قَالَ اللهُ إِنَّ أُمَّتَكَ

58- بَابُ وَعِيدِ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ مُسْلِمٍ بِيَمِينٍ فَاجِرَةٍ بِالنَّارِ

جھوٹی قسم اٹھا کر مسلمان کا مال کھا جانے والے کے لیے جہنم کی وعید کا بیان

261 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى الْحُرَقَةِ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ السَّلَمِيِّ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ، فَقَدْ أَوْجَبَ اللهُ لَهُ النَّارَ، وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: وَإِنْ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ،

حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جھوٹی قسم سے کسی مسلمان کا مال کھا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم کو واجب کر دیتا ہے اور اس پر جنت حرام کر دیتا ہے۔ ایک شخص نے سوال کیا، اگر چہ وہ کوئی معمولی چیز ہو؟ تو آپ نے فرمایا: اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی شاخ ہو۔

262 - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَخَاهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ، يُحَدِّثُ أَنَّ أَبَا أُمَامَةَ الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

263 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جو شخص کسی مسلمان کا حق

-261 صحیح بخاری:2523 سنن ابوداؤد:3243 سنن ترمذی:2996' موطا امام مالک:1409' صحیح ابن حبان:5085

مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، قَالَ: فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالُوا: كَذَا وَكَذَا، قَالَ: صَدَقَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فِيَّ نَزَلَتْ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ أَرْضٌ بِالْيَمَنِ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ بَيِّنَةٌ؟ فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: فَيَمِينُهُ، قُلْتُ: إِذَنْ يَحْلِفُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ، يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِءٍ مُسْلِمٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَنَزَلَتْ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

مارنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے، وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔ اسی اثناء اشعث بن قیس وہاں آگئے اور بولے، ابو عبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تمہیں کون سی حدیث سنا رہے ہیں؟ لوگوں نے بتایا، فلاں! تو حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے، ابو عبدالرحمٰن نے سچ کہا ہے، کیونکہ اس حدیث کا تعلق میرے ساتھ ہے۔ یمن میں موجود کچھ زمین کے متعلق میرے اور ایک شخص کے درمیان جھگڑا چل رہا تھا، میں نے یہ مقدمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ میں نے عرض کی، نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر اس شخص کی قسم (پر فیصلہ ہوگا)۔ میں نے عرض کی، وہ جھوٹی قسم کھائے گا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص جھوتی قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال ناحق کھائے گا، وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔'' (حضرت اشعث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا) قرآن کی یہ آیت اسی موقع پر نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں۔ (پ ۳ آل عمران آیت ۷۷)'' الی آخرالایۃ۔

264۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا، هُوَ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی مال حاصل کرنے کے لیے جھوٹی قسم کھائے تو وہ اس حال میں اللہ کی

فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ، فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ

بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہوگا۔ (امام مسلم کہتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس میں کنویں کے جھگڑے کا ذکر ہے اور نبی ﷺ کے الفاظ یہ ہیں: ''دو گواہ اور اس کی قسم (کافی ہے)''۔

265 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَامِعِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، سَمِعَا شَقِيقَ بْنَ سَلَمَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ حَقِّهِ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ . قَالَ عَبْدُ اللهِ: ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللهِ: {إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا} [آل عمران: 77] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص کسی مسلمان کا مال ناحق کھانے کے لیے (جھوٹی) قسم کھائے گا، وہ اس حال میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے شدید ناراض ہوگا۔ پھر نبی ﷺ نے اس کی تائید میں قرآن کی یہ آیت پڑھی: ترجمہ کنز الایمان: وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں ہے۔ (پ ۳ آل عمران آیت ۷۷) الی آخر الایۃ۔

266 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَأَبُو عَاصِمٍ الْحَنَفِيُّ، وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ هَذَا قَدْ غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي كَانَتْ لِأَبِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ''حضر موت'' سے تعلق رکھنے والا ایک شخص اور ''کندہ'' سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، حضرت موت والے نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! اس شخص نے میری زمین پر قبضہ کر لیا ہے، جو مجھے اپنے والد کی جانب سے ملی تھی۔ کندی بولا، وہ میرے زمین ہے، میں وہاں کاشت کاری کرتا ہوں اس شخص کا اس میں کوئی حق نہیں ہے، تو نبی ﷺ

266- سنن ابوداؤد: 3623 'مسند احمد: 18883 'سنن بیہقی: 20291 'سنن دار قطنی: 26

لِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ: أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلَكَ يَمِينُهُ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ، وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ. فَانْطَلَقَ لِيَحْلِفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ: أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا، لَيَلْقَيَنَّ اللهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ

نے حضرت موت والے سے دریافت کیا: تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی، نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا پھر (تمہاری مخالف) کی قسم پر فیصلہ ہوگا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ شخص جھوٹا ہے، اسے جھوٹی قسم کھانے میں کوئی شرم نہیں کرے گا، یہ کوئی احتیاط نہیں کرتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی اور کوئی صورت نہیں ہے۔ جب وہ کندی قسم کھا کر واپس چلا گیا، نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے اپنے ساتھی کا مال کھانے کے لیے جھوٹی قسم کھائی ہے، تو اس حال میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا کہ اللہ اس سے ناراض ہوگا۔

267- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي أَرْضٍ، فَقَالَ أَحَدُهُمَا: إِنَّ هَذَا انْتَزَى عَلَى أَرْضِي يَا رَسُولَ اللهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - وَهُوَ امْرُؤُ الْقَيْسِ بْنُ عَابِسٍ الْكِنْدِيُّ، وَخَصْمُهُ رَبِيعَةُ بْنُ عِبْدَانَ - قَالَ: بَيِّنَتُكَ قَالَ: لَيْسَ لِي بَيِّنَةٌ، قَالَ: يَمِينُهُ قَالَ: إِذَنْ يَذْهَبُ بِهَا، قَالَ: لَيْسَ لَكَ إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: فَلَمَّا قَامَ لِيَحْلِفَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ اقْتَطَعَ أَرْضًا ظَالِمًا، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ. قَالَ إِسْحَاقُ فِي رِوَايَتِهِ:

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز میں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر تھا، دو شخص وہاں آئے، ان کے درمیان زمین کا تنازعہ چل رہا تھا، ایک شخص کا نام امراؤ القیس بن عابس کندی تھا، اس کے مخالف کا نام ربیعہ بن عبدان تھا۔ کندی بولا، اس شخص نے زمانہ جاہلیت میں میری زمین پر قبضہ کیا، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ اس نے عرض کی، میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی قسم (پر فیصلہ ہوگا)۔ اس نے عرض کی، اس طرح تو وہ میری زمین پر قبضہ کرلے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے مقدمے کا فیصلہ اسی طرح ہوسکتا ہے، دوسرا شخص قسم اٹھانے لگا، آپ ﷺ نے فرمایا:" جو شخص ظلم کے طور پر دوسرے کی زمین ہتھیالے، وہ جب اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو اللہ تعالیٰ

رَبِيعَةُ بْنُ عَيْدَانَ

اس سے شدید ناراض ہوگا''۔(امام مسلم فرماتے ہیں) ایک روایت کے مطابق دوسرے فریق کا نام ربیعہ بن عیدان تھا۔

59-بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ قَصَدَ أَخْذَ مَالِ غَيْرِهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، كَانَ الْقَاصِدُ مُهْدَرَ الدَّمِ فِي حَقِّهِ، وَإِنْ قُتِلَ كَانَ فِي النَّارِ، وَأَنَّ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

کسی اور کا مال ناحق چھیننے والا اپنی جان کے درپے ہوتا ہے اور اگر اس دوران وہ مارا جائے تو جہنم میں جائے گا، اپنے مال کی حفاظت کے دوران مارا جانے والا شہید ہوگا

268 - حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جَاءَ رَجُلٌ يُرِيدُ أَخْذَ مَالِي؟ قَالَ: فَلَا تُعْطِهِ مَالَكَ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلَنِي؟ قَالَ: قَاتِلْهُ قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَنِي؟ قَالَ: فَأَنْتَ شَهِيدٌ، قَالَ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُهُ؟ قَالَ: هُوَ فِي النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، بیان کرتے ہیں، ایک شخص بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ایک شخص میرا مال چھیننے کے درپے ہے، مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا مال اسے نہ دو، اس نے عرض کی، اگر وہ میرے ساتھ لڑائی کرے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم بھی اس سے لڑو۔ اس نے عرض کی، اگر وہ مجھے قتل کر دے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تو تم شہید ہو گے۔ اس نے عرض کی اگر میں اسے قتل کر دوں؟ آپ نے فرمایا: وہ جہنم میں جائے گا۔

269 - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ

ثابت بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عنبسہ بن ابوسفیان کے درمیان لڑائی چھڑنے لگی، تو حضرت خالد بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور انہیں

268- مسند احمد:22567، معجم الکبیر:749

269- صحیح بخاری:2348، سنن ترمذی:1419، سنن نسائی:4093، سنن ابن ماجہ:2580، صحیح ابن حبان:4790، سنن بیہقی:5857، مسند ابویعلیٰ:949

جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ لَمَّا كَانَ بَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو وَبَيْنَ عَنْبَسَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ مَا كَانَ تَيَسَّرُوا لِلْقِتَالِ، فَرَكِبَ خَالِدُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَوَعَظَهُ خَالِدٌ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

سمجھانے کی کوشش کی، تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، کیا تمھیں نہیں معلوم کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے مال کو بچاتے ہوئے قتل ہو جائے، وہ شہید ہوگا''۔

270 - وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

60 - بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْوَالِي الْغَاشِّ لِرَعِيَّتِهِ النَّارَ

رعایا سے خیانت کرنے والا حکمران جہنم کا حقدار بن جائے گا

271 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، قَالَ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَوْ عَلِمْتُ أَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً، يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو عبید اللہ بن زیاد ان کی عیادت کے لیے آئے تو معقل فرمانے لگے، میں تمھیں ایک ایسی حدیث سنا رہا ہوں جو میں نے خود نبی ﷺ سے سنی ہے اگر مجھے مزید زندہ رہنے کی امید ہوتی تو یہ حدیث تمھیں نہ سناتا، میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جس شخص کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے امور کا نگران بنادے اور وہ اس حال میں مرے کہ اپنے فرض میں کوتاہی کرتا ہو، تو اللہ تعالیٰ جنت کو

271- مسند دارمی: 2796، صحیح ابن حبان: 4495

272- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: دَخَلَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ، عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَهُوَ وَجِعٌ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا لَمْ أَكُنْ حَدَّثْتُكَهُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَسْتَرْعِي اللهُ عَبْدًا رَعِيَّةً، يَمُوتُ حِينَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهَا، إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ. قَالَ: أَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ؟ قَالَ: مَا حَدَّثْتُكَ، أَوْ لَمْ أَكُنْ لِأُحَدِّثَكَ

اس پر حرام کر دیتا ہے"۔

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ زیادہ ہیں، عبید اللہ بن زیاد نے عرض کی: آپ نے آج سے پہلے یہ حدیث مجھے کیوں نہیں سنائی؟ تو حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: میں پہلے یہ حدیث بیان نہیں کرنا چاہتا تھا۔

273- وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي الْجُعْفِيَّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ: كُنَّا عِنْدَ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ نَعُودُهُ، فَجَاءَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي سَأُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا

حسن بیان کرتے ہیں، ہم حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لے گئے ہوئے تھے، اسی اثناء عبید اللہ بن زیاد بھی وہاں آ گئے۔ حضرت معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: آج میں ایک ایسی حدیث تمہیں سناؤں گا جو میں نے خود نبی ﷺ کی زبانی سنی ہے۔ (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

274- وَحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ عَادَ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ، فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ: إِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلَا أَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ أُحَدِّثْكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو حاکم مسلمانوں کے معاملات کا نگران بنے اور وہ ان کی بھلائی اور خیر خواہی کی کوشش نہ کرے، ایسا حاکم ان مسلمانوں کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ أَمِيرٍ يَلِي أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ، وَيَنْصَحُ، إِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

61-بَابُ رَفْعِ الْأَمَانَةِ وَالْإِيمَانِ مِنْ بَعْضِ الْقُلُوبِ، وَعَرْضِ الْفِتَنِ عَلَى الْقُلُوبِ

275- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا، وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ، ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ، فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ، وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْأَمَانَةِ قَالَ: " يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ، فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ، فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ - ثُمَّ أَخَذَ حَصًى فَدَحْرَجَهُ عَلَى رِجْلِهِ - فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، حَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ: مَا أَجْلَدَهُ مَا أَظْرَفَهُ مَا

بعض لوگوں کے دل سے امانت اور ایمان کا اٹھ جانا اور بعض دلوں کا آزمائشوں میں مبتلا ہو جانا

حضرت حذیفہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دو پیشن گوئیاں بیان فرمائی تھیں جن میں سے ایک پوری ہو چکی ہے اور دوسری کے پورے ہونے کے انتظار میں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، پہلے لوگوں میں امانت کا احساس تھا، پھر جب قرآن نازل ہوا، لوگوں نے قرآن سے امانت کا سبق سیکھا، سنت سے امانت کا سبق حاصل کیا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امانت کے اٹھ جانے کی پیشین گوئی کرتے ہوئے فرمایا: ایک شخص سوئے گا اور اس کے دل میں سے امانت کو نکال دیا جائے گا۔ اس وقت اس کے دل میں ایک آبلے جیسا نشان باقی رہ جائے گا، جیسے کسی کے پاؤں کے نیچے انگارہ آجائے تو تمہیں آبلہ دکھائی دے جائے گا، لیکن اس کے اندر کچھ نہیں ہوگا، اور پھر آپ نے ایک کنکری پکڑ کر اسے اپنے پاؤں مبارک پر مارتے ہوئے فرمایا: وہ وقت آجائے گا جب لوگ خرید و فروخت میں امانت کا ذرا بھی خیال نہیں رکھیں گے، وہ وقت آئے گا کہ لوگ کہیں گے فلاں قبیلے میں وہ ایک شخص ہی امانت دار ہے، کسی شخص پر تبصرہ ہوگا کہ وہ کتنا شہ زور، خوش مزاج

275- صحیح بخاری: 6675، سنن ترمذی: 2179، سنن ابن ماجہ: 4053، مسند احمد: 23303

أَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيَّكُمْ بَايَعْتُ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَلَئِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا أَوْ يَهُودِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، وَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ لِأُبَايِعَ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا".

اور عقل مند بھی ہے، لیکن اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:) ایک زمانہ تھا کہ میں ذرا پرواہ نہیں کرتا تھا کہ کس سے خرید وفروخت کر رہا ہوں، کیونکہ مجھے علم تھا کہ مسلمان کا دین اسے بے ایمانی سے باز رکھے گا اور یہودی یا عیسائی، حاکم کے خوف سے بے ایمانی نہیں کرے گا، لیکن آج میں فلاں اور فلاں کے علاوہ کسی اور شخص کے ساتھ خرید وفروخت نہیں کر سکتا۔

276 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَوَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

277 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ، يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْفِتَنَ؟ فَقَالَ قَوْمٌ: نَحْنُ سَمِعْنَاهُ، فَقَالَ: لَعَلَّكُمْ تَعْنُونَ فِتْنَةَ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَجَارِهِ؟ قَالُوا: أَجَلْ، قَالَ: تِلْكَ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ، وَلَكِنْ أَيُّكُمْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الَّتِي تَمُوجُ مَوْجَ الْبَحْرِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَأَسْكَتَ الْقَوْمُ، فَقُلْتُ: أَنَا، قَالَ: أَنْتَ لِلَّهِ أَبُوكَ قَالَ حُذَيْفَةُ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، وہ پوچھنے لگے، کس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی فتنوں کا ذکر سنا ہے؟ چند لوگوں نے اقرار کیا کہ ہم نے یہ حدیث سنی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ حضرات شاید یہ سمجھ رہے ہیں کہ فتنے سے مراد انسان کا اپنے اہل وعیال، مال یا پڑوسی کی آزمائش میں مبتلا ہونا ہے۔ حاضرین نے اقرار کیا، ایسا ہی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نماز روزہ اور صدقہ وخیرات ان فتنوں کا کفارہ ہو سکتے ہیں، آپ میں سے کس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ان فتنوں کا ذکر سنا ہے، جو سمندر کی

277- صحیح بخاری: 1796، سنن ترمذی: 2258، سنن بیہقی: 1654

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوبِ كَالْحَصِيرِ عُودًا عُودًا، فَأَيُّ قَلْبٍ أُشْرِبَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، وَأَيُّ قَلْبٍ أَنْكَرَهَا، نُكِتَ فِيهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ، حَتَّى تَصِيرَ عَلَى قَلْبَيْنِ، عَلَى أَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهُ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، وَالْآخَرُ أَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوزِ، مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوفًا، وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا، إِلَّا مَا أُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ. قَالَ حُذَيْفَةُ: وَحَدَّثْتُهُ، أَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا يُوشِكُ أَنْ يُكْسَرَ. قَالَ عُمَرُ: أَكَسْرًا لَا أَبَا لَكَ؟ فَلَوْ أَنَّهُ فُتِحَ لَعَلَّهُ كَانَ يُعَادُ. قُلْتُ: لَا بَلْ يُكْسَرُ. وَحَدَّثْتُهُ أَنَّ ذَلِكَ الْبَابَ رَجُلٌ يُقْتَلُ أَوْ يَمُوتُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فَقُلْتُ لِسَعْدٍ: يَا أَبَا مَالِكٍ، مَا أَسْوَدُ مُرْبَادٌّ؟ قَالَ: شِدَّةُ الْبَيَاضِ فِي سَوَادٍ. قَالَ: قُلْتُ: فَمَا الْكُوزُ مُجَخِّيًا؟ قَالَ: مَنْكُوسًا.

لہروں کی طرح آئیں گے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:) تمام حاضرین خاموش رہے، تو میں بولا، میں نے یہ حدیث سنی ہے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم نے یہ حدیث ضرور سنی ہوگی، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا، میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ''دلوں پر فتنے سے اس میں ایک سیاہ نقطہ پڑ جائے گا اور جو دل اس کا انکار کردے گا، اس میں ایک سفید نقطہ پڑ جائے گا۔ اس وقت دو طرح کے دل ہوں گے، ایک وہ جو انتہائی صاف شفاف ہوگا اور جب تک زمین و آسمان قائم ہیں، کوئی بھی فتنہ اسے کسی قسم کا کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور دوسرا دل سیاہ ہوگا جو اوندھے برتن کی طرح ہوگا، کوئی اچھا کام نہیں کرے گا، کسی بھی برائی سے باز نہیں رہے گا، صرف اپنی خواہش نفس کی پیروی کرے گا''۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا، آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے، جو عنقریب ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بھی بتایا کہ اس دروازے سے مراد ایک شخص ہے جسے قتل کر دیا جائے گا یا وہ انتقال کر جائے گا (تو فتنے شروع ہو جائیں گے) یہ صاف بات ہے اس میں کوئی الجھن نہیں ہے۔ ابوخالد کہتے ہیں، میں نے سعد سے دریافت کیا: اے ابو مالک! حدیث کے الفاظ میں ''اسود مرباد'' کا مطلب کیا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: ''سیاہی میں

278 - وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ رِبْعِيٍّ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ حُذَيْفَةُ مِنْ عِنْدِ عُمَرَ جَلَسَ، فَحَدَّثَنَا، فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْسِ لَمَّا جَلَسْتُ إِلَيْهِ سَأَلَ أَصْحَابَهُ، أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتَنِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْسِيرَ أَبِي مَالِكٍ لِقَوْلِهِ: مُرْبَادًّا مُجَخِّيًا.

موجود چمکتی ہوئی سفیدی'' میں نے عرض کی ''اَلْکُوْزُ مُجَخِّیاً'' کا مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''اوندھا برتن''۔

ایک دفعہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے اٹھ کر آئے، تو بتانے لگے، کل جب میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپ نے حاضرین سے دریافت کیا تھا، فتنوں کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کسے یاد ہے؟ (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

279 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ يُحَدِّثُنَا أَوْ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحَدِّثُنَا - وَفِيهِمْ حُذَيْفَةُ - مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا. وَسَاقَ الْحَدِيثَ كَنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ حُذَيْفَةُ: حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ، وَقَالَ: يَعْنِي أَنَّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

62-باب بیان ان الإسلام بدا غريبًا وسيعود غريبا وانه يارز بين المسجدتين

اسلام شروع میں غریب الوطن تھا، یہ دوبارہ غریب الوطن ہو جائے گا اور دو مساجد کے درمیان سمٹ آئے گا

280- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنْ مَرْوَانَ الْفَزَارِيِّ، قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا، فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام شروع میں اجنبی تھا اور عنقریب دوبارہ پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا، لہذا اجنبیوں کے لیے یہ خوش خبری ہے۔

281- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ قَالَا: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ، وَهُوَ يَأْرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام ابتداء میں اجنبی تھا اور عنقریب دوبارہ پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا اور وہ ان دو مسجدوں (یعنی مسجد الحرام، مسجد نبوی) کے درمیان اس طرح سمٹ جائے گا، جیسے سانپ (بچاؤ کے لیے) اپنی بل میں سمٹ جاتا ہے۔

282- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان مدینہ کی جانب اس طرح لوٹے گا، جیسے سانپ اپنے بل کی جانب لپکتا ہے۔

280- سنن ترمذی:2630، سنن دارمی:2755، مسند احمد:3784، معجم الکبیر:6147

281- صحیح بخاری:1777، سنن ترمذی:2630، سنن ابن ماجہ:3987، مسند احمد:9042، معجم الکبیر:6147

إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا

63-بَابُ ذَهَابِ الْإِيمَانِ آخِرِ الزَّمَانِ

آخری زمانے میں ایمان رخصت ہو جائے گا

283 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، أَخْبَرَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ: اللهُ، اللهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی، جب تک زمین میں اللہ کا نام لیا جاتا رہے گا۔

284 - حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ: اللهُ، اللهُ "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جس وقت تک اللہ تعالیٰ کا نام لینے والا ایک بھی شخص باقی ہے، اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔

64-بَابُ الِاسْتِسْرَارِ لِلْخَائِفِ

خوف زدہ شخص اپنے ایمان کو چھپا سکتا ہے

285 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَحْصُوا لِي كَمْ يَلْفِظُ الْإِسْلَامَ ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَخَافُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتِّمِائَةِ إِلَى السَّبْعِمِائَةِ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلَوْا ، قَالَ: فَابْتُلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا لَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپ نے دریافت فرمایا: مجھے گن کر بتاؤ کہ کتنے لوگ مسلمان ہو چکے ہیں؟ ہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! ہماری تعداد چھ سو اور سات سو کے درمیان ہے۔ آپ اب بھی ہمارے متعلق خدشہ رکھتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں نہیں معلوم، ہوسکتا ہے تمہیں کسی آزمائش میں مبتلا کر دیا جائے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر ہمیں ایسی آزمائش میں مبتلا کر دیا گیا کہ ہر مسلمان صرف چھپ کر نماز پڑھ سکتا تھا۔

283- سنن ترمذی:2207، صحیح ابن حبان:6849، مستدرک للحاکم:8513

285- سنن ابن ماجہ:4029، صحیح ابن حبان:6273

65۔بَابُ تَأَلُّفِ قَلْبِ مَنْ يُخَافُ عَلَى إِيمَانِهِ لِضَعْفِهِ، وَالنَّهْيِ عَنِ الْقَطْعِ بِالْإِيمَانِ مِنْ غَيْرِ دَلِيلٍ قَاطِعٍ

جس شخص کے ایمان کی کمزوری کے سبب اس کا ایمان (زائل ہونے) کا خوف ہو، اس کی تالیف قلب کا بیان اور کسی قطعی دلیل کے بغیر کسی شخص کو قطعی طور پر مومن قرار دینے کی ممانعت کا بیان

286۔حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَعْطِ فُلَانًا فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمٌ أَقُولُهَا ثَلَاثًا، وَيُرَدِّدُهَا عَلَيَّ ثَلَاثًا أَوْ مُسْلِمٌ، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، مَخَافَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا تو میں نے عرض کی، یارسول اللہ! فلاں شخص کو بھی کچھ عطا کر دیجیے، کیونکہ وہ بھی مومن ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بعض اوقات میں کسی شخص کو صرف اس سبب سے کچھ مال عطا کر دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں نہ ڈال دے، حالانکہ کوئی دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

287 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ سَعْدٌ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُعْطِهِ، وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمًا، قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ لوگوں کو کچھ مال عطا فرمایا، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں حاضر تھے، آپ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو کچھ عطا نہیں کیا جسے میں مال لینے والے تمام لوگوں سے زیادہ پسند کرتا تھا۔ مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے فلاں شخص کو کچھ عطا نہیں کیا حالانکہ میں اللہ کی قسم! اسے پکا مومن سمجھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان؟ میں کچھ دیر خاموش رہا پھر اس شخص کے متعلق اپنے گمان کے سبب مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے پھر عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

286- سنن ابوداؤد:4683، مسند احمد:1522

اللهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمًا . قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا عَلِمْتُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ فَوَاللهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوْ مُسْلِمًا، إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ.

آپ نے فلاں کو کچھ عطا نہیں کیا حالانکہ میں، اللہ کی قسم! اسے مومن سمجھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: یا مسلمان؟ میں کچھ دیر خاموش رہا، پھر مجھ سے رہا نہ گیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فلاں شخص کو کچھ عطا نہیں کیا حالانکہ میں، اللہ کی قسم! اسے مومن سمجھتا ہوں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا مسلمان؟ بعض اوقات میں کسی شخص کو صرف اس خدشے کے تحت مال عطا کر دیتا ہوں کہ کہیں اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں نہ پھینک دے حالانکہ کوئی دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔

288- حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، وَزَادَ. فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَارَرْتُهُ، فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، میں نے ہلکی آواز میں اس کی سفارش کی۔

289- وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ هَذَا، فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي، ثُمَّ قَالَ:

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری گردن اور کندھے کے درمیان ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے سعد! کیوں بحث کر رہے ہو؟

أَقِتالًا ، - أَيْ سَعْدُ - إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ

66- بَابُ زِيَادَةِ طُمَأْنِينَةِ الْقَلْبِ بِتَظَاهُرِ الْأَدِلَّةِ

دلائل کے واضح ہونے کے سبب دل کے اطمینان میں اضافہ ہوتا ہے

290- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ: {رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ: أَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260] ". قَالَ: وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: ہم حضرت ابراہیم کی بہ نسبت یہ سوال کرنے کے زیادہ حقدار ہیں: ''اے میرے پروردگار! تو مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے عرض کی: کیا تم ایمان نہیں رکھتے؟ وہ بولے، ہاں! اپنے دل کے اطمینان میں اضافہ چاہتا ہوں''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا، اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر اپنا خاص فضل کرے کیونکہ انہوں نے ایک مضبوط پناہ حاصل کرنے کی کوشش کی اور جتنی دیر حضرت یوسف علیہ السلام قید میں رہے ہیں، اگر میں اتنی دیر قید خانے میں رہتا قاصد آتے ہی فوراً باہر آجاتا۔

291- وَحَدَّثَنِي بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ، حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، وَأَبَا عُبَيْدٍ، أَخْبَرَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ: " {وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي} [البقرة: 260] " قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى جَازَهَا.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

292- حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

290- صحیح بخاری: 4263، مسند احمد: 8311

يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُوَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كَرِوَايَةِ مَالِكٍ بِإِسْنَادِهِ، وَقَالَ: ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ حَتَّى أَنْجَزَهَا

67-بَابُ وُجُوبِ الْإِيمَانِ بِرِسَالَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَمِيعِ النَّاسِ، وَنَسْخِ الْمِلَلِ بِمِلَّتِهِ

ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تمام بنی نوع انسان کے لیے رسول ہیں، اس بات پر ایمان رکھنا واجب ہے اور دوسرے تمام ادیان کے منسوخ ہونے کا بیان

293 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَى اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: انبیائے کرام علیہم السلام کو بہت سے معجزات عطا کیے گئے تاکہ انہیں دیکھ کر لوگ ان پر ایمان لائیں، مجھے وحی معجزے کے طور پر عطا کیا گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ بروز قیامت میرے پیروکاروں کی تعداد تمام انبیاء علیہم السلام کے پیروکاروں سے زیادہ ہوگی۔

294 - حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرٌو، أَنَّ أَبَا يُونُسَ، حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَا يَسْمَعُ بِي أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يَهُودِيٌّ، وَلَا نَصْرَانِيٌّ، ثُمَّ يَمُوتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ، إِلَّا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی شخص خواہ وہ یہودی ہو یا عیسائی اگر اسے میرے متعلق معلوم ہوا اور پھر وہ مجھ پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

295 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ،

ایک شخص نے شعبی سے کہا، ہمارے ہاں خراسان

293- صحیح بخاری:6846' سنن بیہقی:17490

294- مسند احمد:8594' مستدرک للحاکم:3309

عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ سَأَلَ الشَّعْبِيَّ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَمْرٍو، إِنَّ مَنْ قِبَلَنَا مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ يَقُولُونَ فِي الرَّجُلِ إِذَا أَعْتَقَ أَمَتَهُ، ثُمَّ تَزَوَّجَهَا: فَهُوَ كَالرَّاكِبِ بَدَنَتَهُ، فَقَالَ الشَّعْبِيُّ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ، وَأَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآمَنَ بِهِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَعَبْدٌ مَمْلُوكٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ تَعَالَى وَحَقَّ سَيِّدِهِ، فَلَهُ أَجْرَانِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَغَذَّاهَا، فَأَحْسَنَ غِذَاءَهَا، ثُمَّ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ "، ثُمَّ قَالَ الشَّعْبِيُّ لِلْخُرَاسَانِيِّ: خُذْ هَذَا الْحَدِيثَ بِغَيْرِ شَيْءٍ، فَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يَرْحَلُ فِيمَا دُونَ هَذَا إِلَى الْمَدِينَةِ.

میں اگر کوئی شخص اپنی کنیز کو آزاد کر کے اس سے شادی کر لے تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے گویا اپنی قربانی کے جانور پر سواری کی ہے۔ شعبی نے اس جواب دیا: میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد سنا ہے، ''تین طرح کے لوگوں کو دگنا اجر عطا کیا جائے گا۔ ایک اہل کتاب سے تعلق رکھنے والا وہ شخص جو پہلے اپنے نبی پر ایمان لائے اور پھر نبی ﷺ کا زمانہ پا کر آپ ﷺ پر بھی ایمان لائے، آپ کی پیروی کرنے، آپ کی تصدیق کرے اس شخص کو دگنا اجر ملے گا۔ دوسرا وہ غلام جو اپنے ذمہ، اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا، دونوں کا حق صحیح طور پر ادا کرے، اسے بھی دگنا اجر ملے گا، تیسرا وہ شخص جو اپنی باندی کو اچھی غذا کھلائے پھر اس کی تربیت کرے اور پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے اس شخص کو بھی دگنا اجر ملے گا۔ شعبی نے اس شخص سے کہا، اس حدیث کو حاصل کرلو پہلے وقتوں میں لوگ اس طرح کی احادیث کا علم حاصل کرنے کے لیے مدینہ منورہ کا سفر کرتے تھے۔

296 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح، وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح، وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّهُمْ عَنْ صَالِحِ بْنِ صَالِحٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

296- صحیح بخاری:3262' سنن نسائی:3345' مسند احمد:19742' سنن بیہقی:13516

68- بَابُ نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کے نازل ہونے کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ کی شریعت کے مطابق فیصلے کرنے کا بیان

297 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، عنقریب تمہارے درمیان حضرت ابن مریم تشریف لائیں گے، جو عادل حکمران ہوں گے، آپ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کردیں گے جزیہ ختم کردیں گے اور اس قدر عطا کریں گے کہ انہیں وصول کرنے والا کوئی نہیں ملے گا۔

298 - وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح، وَحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، ح، وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ: إِمَامًا مُقْسِطًا، وَحَكَمًا عَدْلًا وَفِي رِوَايَةِ يُونُسَ: حَكَمًا عَادِلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ إِمَامًا مُقْسِطًا، وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ: حَكَمًا مُقْسِطًا كَمَا قَالَ اللَّيْثُ: وَفِي حَدِيثِهِ مِنَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ اضافی ہیں اس وقت ایک سجدہ کرنا دنیا و ما فیہا سے بہتر ہوگا۔ (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) اگر آپ چاہیں، تو ثبوت کے طور پر قرآن کی یہ آیت پڑھ سکتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: کوئی کتابی ایسا نہیں جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لائے۔ (پ ۶ النسآء آیت ۱۵۹)

297- صحیح بخاری:3264، سنن ابن ماجہ:4078، صحیح ابن حبان:6816، مسند ابویعلی:6632

الزِّيَادَةِ: وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا . ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: {وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ} [النساء: 159] الْآيَةَ

299 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ، لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلًا، فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ، وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ، وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ، وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا يُسْعَى عَلَيْهَا، وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ، وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے درمیان عیسیٰ ابن مریم ضرور تشریف لائیں گے، وہ دادل حکمران ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیے کو ختم کر دیں گے، حتیٰ کہ اونٹ کھلے گھوم رہے ہوں گے، کسی شخص کو ان کی حاجت نہیں ہوگی۔ آپ کا کینہ، بغض اور حسد ختم ہو جائیں گے، لوگوں کو مال لینے کے لیے بلایا جائے گا مگر کوئی لینے کے لیے نہیں آئے گا۔

300 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان تشریف لائیں گے اور امام تم میں سے ہوگا۔

301 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت کیا حالت ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان تشریف لا کر تمہاری امامت کریں گے۔

أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَّكُمْ؟

302 - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ نَافِعٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟ فَقُلْتُ لِابْنِ أَبِي ذِئْبٍ: إِنَّ الْأَوْزَاعِيَّ حَدَّثَنَا عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: تَدْرِي مَا أَمَّكُمْ مِنْكُمْ؟ قُلْتُ: تُخْبِرُنِي، قَالَ: فَأَمَّكُمْ بِكِتَابِ رَبِّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس وقت کیا حالت ہوگی جب ابن مریم تمہارے درمیان تشریف لائیں گے اور تمہارے گروہ کے ایک شخص کے طور پر تمہاری امامت کریں گے۔ایک روایت کے مطابق یہ الفاظ ہیں ''اس وقت امام تم میں سے کوئی شخص ہوگا''۔ابن ابی ذئب نے دریافت کیا: تم جانتے ہو وہ کس طرح نماز پڑھائیں گے؟ شاگرد نے کہا، آپ بتائیں تو ابن ابی ذئب نے جواب دیا: وہ تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق امامت کریں گے۔

303 - حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: "فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هَذِهِ الْأُمَّةَ"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت تک میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گا اور اس کے لیے لڑتا رہے گا، پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم تشریف لائیں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے درخواست کرے گا، آپ ہمیں نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے، نہیں! تمہارا کوئی شخص ہی امامت کرے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کی فضیلت کے اظہار کے لیے ایسا کریں گے۔

303- صحیح بخاری: 6881، مسند احمد: 20889، مستدرک للحاکم: 8391، مسند ابو یعلیٰ: 7383

69-بَابُ بَيَانِ الزَّمَنِ الَّذِي لَا يُقْبَلُ فِيهِ الْإِيمَانُ

304- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ مَغْرِبِهَا آمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ فَيَوْمَئِذٍ {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا} [الأنعام: 158]".

اس زمانے کا بیان جس میں ایمان قابلِ قبول نہ ہوگا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی، جب تک سورج مغرب سے نہ نکل آئے۔ جب سورج مغرب سے نکلے گا تو اس وقت سب لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن جو شخص پہلے سے مومن نہیں تھا یا اس نے نیک کام نہیں کیے تھے، اس وقت ایمان قبول کرنے کا اسے کوئی نفع نہ پہنچے گا۔

305- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، ح، وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، كِلَاهُمَا عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

-304 صحیح بخاری: 6141، سنن ترمذی: 3071، سنن ابن ماجہ: 4068، صحیح ابن حبان: 6838، سنن بیہقی: 18397، معجم الکبیر: 8937

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

306 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، جَمِيعًا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ، أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ "

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: تین علامات ایسی ہیں کہ جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو جو شخص ان کے ظاہر ہونے سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا، یا ایمان لانے کے بعد اس نے کوئی نیکی نہیں کی تھی، اس شخص کو اس وقت ایمان لانے کا کوئی نفع نہیں ہوگا۔ سورج کا مغرب سے نکلنا، دجال کا نکلنا، دابۃ الارض کا ظہور۔

307 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ التَّيْمِيِّ - سَمِعَهُ فِيمَا أَعْلَمُ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ قَالُوا: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: " إِنَّ هَذِهِ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، فَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمھیں معلوم ہے کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ چلتا ہوا عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدے میں چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اسے کہا جاتا ہے، اٹھو! اور اپنی جگہ واپس جاؤ۔ چنانچہ وہ واپس آ کر اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے اور پھر چل کر عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدے میں چلا جاتا ہے، حتیٰ کہ اسے حکم ہوتا ہے، اٹھو! اور اپنی

306- صحیح بخاری:6141، سنن ترمذی:3071، سنن ابن ماجہ:4069، مسند احمد:7161، مستدرک للحاکم:7371، مسند ابو یعلیٰ:1353

307- صحیح بخاری:4525، مسند احمد:21390

مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ، فَتَخِرُّ سَاجِدَةً، وَلَا تَزَالُ كَذَلِكَ حَتَّى يُقَالَ لَهَا: ارْتَفِعِي، ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَرْجِعُ فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَطْلِعِهَا، ثُمَّ تَجْرِي لَا يَسْتَنْكِرُ النَّاسَ مِنْهَا شَيْئًا حَتَّى تَنْتَهِيَ إِلَى مُسْتَقَرِّهَا ذَاكَ تَحْتَ الْعَرْشِ، فَيُقَالُ لَهَا: ارْتَفِعِي أَصْبِحِي طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِكِ، فَتُصْبِحُ طَالِعَةً مِنْ مَغْرِبِهَا ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَتَدْرُونَ مَتَى ذَاكُمْ؟ ذَاكَ حِينَ {لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا} [الأنعام: 158] ".

جگہ واپس جا، وہ واپس آتا ہے اور اپنے مخصوص مقام سے طلوع ہوتا ہے۔ یہ معمول یونہی جاری رہے گا اس میں کوئی فرق نہیں آئے گا، حتیٰ کہ ایک دن سورج عرش کے نیچے اپنے مخصوص مقام تک پہنچ کر سجدہ ریز ہوگا تو اسے حکم ملے گا اٹھو! اور مغرب کی جانب سے طلوع ہو جاؤ تو اگلے دن سورج مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون سا دن ہوگا؟ اس وقت سے پہلے جو شخص مومن نہیں تھا، وہ شخص اگر اس وقت ایمان لے بھی آئے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا ترجمہ کنز الایمان: کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔ (پ ۸ الانعام آیت ۱۵۸)

308 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمًا: أَتَدْرُونَ أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ الشَّمْسُ؟ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ

یہی روایت ایک اور سند سے مروی ہے۔

309 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، هَلْ تَدْرِي أَيْنَ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز میں مسجد میں داخل ہوا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہاں تشریف فرما تھے، جب سورج غروب ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: ابوذر! کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا: اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَذْهَبُ هَذِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: " فَإِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ، فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا: ارْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا "، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ فِي قِرَاءَةِ عَبْدِ اللهِ: وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا

یہ جا کر سجدے کی اجازت مانگتا ہے، تو اسے اجازت ملتی ہے، ایک دفعہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے آئے ہو وہیں واپس چلے جاؤ، تو یہ مغرب کی جانب سے طلوع ہوگا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کی یہ آیت پڑھی (امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرات کے مطابق ہے: ''اور سورج کا مخصوص مستقر ہے''۔

310 - حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا} [يس: 38]؟ قَالَ: مُسْتَقَرُّهَا تَحْتَ الْعَرْشِ.

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرآن کی آیت کا مطلب دریافت کیا: ترجمہ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لئے۔ (پ ۲۳ یٰس آیت ۳۸) تو آپ نے فرمایا: اس کا مخصوص راستہ عرش کے نیچے ہے۔

70 - بَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب نزولِ وحی کی ابتداء کا بیان

311 - حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةَ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: وحی کی ابتداء میں، سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سچے خواب دکھائے گئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو بھی بات خواب میں دیکھتے وہ اگلے دن سامنے آجاتی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت تنہائی کی جانب مائل کردی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر واپس آئے بغیر کئی دن تک غار حرا میں عبادت میں مشغول رہتے تھے، اس دوران کھانے پینے

311- صحیح بخاری: 4673، صحیح ابن حبان: 33، سنن بیہقی: 17499

يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ يَتَحَنَّثُ فِيهِ- وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ أُوْلَاتِ الْعَدَدِ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَيَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى فَجِئَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ، فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي، فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: اقْرَأْ، قَالَ: قُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، قَالَ: فَأَخَذَنِي، فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: أَقْرَأْ، فَقُلْتُ: مَا أَنَا بِقَارِئٍ، فَأَخَذَنِي، فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي، فَقَالَ: {اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} [العلق: 2] فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْجُفُ بَوَادِرُهُ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ، فَقَالَ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ، ثُمَّ قَالَ لِخَدِيجَةَ: أَيْ خَدِيجَةُ، مَا لِي وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ، قَالَ: لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي، قَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: كَلَّا أَبْشِرْ، فَوَاللهِ، لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَاللهِ، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَصْدُقُ الْحَدِيثَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتُكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ

کا سامان آپ ﷺ کے ساتھ ہوتا تھا پھر کئی روز بعد آپ ﷺ واپس سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لاتے اور وہ مزید سامان تیار کر دیتی تھیں (یہی) حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس حق آ گیا۔ آپ ﷺ غار حرا میں موجود تھے کہ فرشتہ آیا اور کہا ”پڑھیے!“ (نبی ﷺ فرماتے ہیں:) میں نے اس سے کہا، میں نہیں پڑھوں گا۔“ اس نے مجھے پکڑ کے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کے عرض کی، پڑھیے!“ میں نے اس سے پھر کہا ”میں نہیں پڑھوں گا“۔ اس فرشتے نے دوبارہ مجھے زور سے بھینچا اور پھر چھوڑ کے کہا ”پڑھیے!“ میں نے پھر کہا میں نہیں پڑھوں گا“ اس نے تیسری بار پھر زور سے دبایا اور کہا: ترجمہ کنزالایمان: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ (پ ۳ البقرۃ آیت ۲۸۴)۔ پھر نبی ﷺ واپس روانہ ہوئے آپ کے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو چکی تھی۔ جب آپ ﷺ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ”مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو“، ”مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو“، پھر جب آپ کی طبیعت پر سکون ہوئی تو آپ نے سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا: ”مجھے اپنی جان کا خدشہ ہے، تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: ”ہرگز نہیں، اللہ کی قسم، اللہ تعالیٰ کبھی بھی آپ کو رسوا نہیں ہونے دے گا، کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، محتاجوں کی حاجت روائی کرتے ہیں، مہمان نواز ہیں اور مصیبت میں مدد

نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ خَدِيجَةَ أَخِي أَبِيهَا، وَكَانَ امْرَأً تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعَرَبِيَّ، وَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعَرَبِيَّةِ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ. فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: أَيْ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ. قَالَ وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ: يَا ابْنَ أَخِي، مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَآهُ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أُنْزِلَ عَلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا، يَا لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا حِينَ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ وَرَقَةُ: نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ، وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا".

کرتے ہیں''۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، آپ ﷺ کو اپنے چچازاد بھائی، ورقہ بن نوفل، کے پاس لے گئیں۔ یہ صاحب زمانہ جاہلیت میں نصرانیت اختیار کر چکے تھے اور عبرانی زبان میں مہارت رکھتے تھے۔ ان کے پاس انجیل کا کچھ حصہ عبرانی زبان میں، تحریر کی صورت میں محفوظ تھا۔ اس وقت ورقہ نہایت عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور ان کی بینائی بھی رخصت ہو چکی تھی۔ سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے کہا: ''اے میرے چچازاد! اپنے بھتیجے کی بات سنئے''۔ ورقہ بن نوفل نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: ''بھتیجے آپ کے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا ہے؟'' آپ ﷺ نے انہیں سارا واقعہ سنایا، یہ سن کر ورقہ بولے: یہ وہی فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اے کاش! میں اب جوان ہوتا، اور کاش! میں اسوقت تک زندہ رہوں جب آپ (ﷺ) کی قوم، آپ (ﷺ) کو نکلنے پر مجبور کر دے گی''۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: ''کیا یہ لوگ مجھے نکلنے پر مجبور کر دیں گے''۔ ورقہ نے کہا: جی ہاں! آپ کی طرح، جب کبھی کوئی بھی نبی آیا تو ہمیشہ اس کی مخالفت کی گئی۔ اگر میں اس وقت تک زندہ رہا تو آپ (ﷺ) کی پوری مدد کروں گا''۔ اس واقعہ کے بعد نزولِ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ (ایک اور روایت کے مطابق) حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وحی کے نزول کے انقطاع کا ذکر کرتے ہوئے، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت

کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "ایک روز میں کہیں جا رہا تھا کہ اسی اثناء آسمان کی جانب سے ایک آواز سنائی دی۔ میں نے نظر اٹھا کے دیکھا تو جو فرشتہ غارِ حرا میں میرے پاس آیا تھا، وہی فرشتہ زمین اور آسمان کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا۔ میں اسے دیکھ کر مرعوب ہوا اور گھر واپس آ گیا۔ مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو، اسی وقت اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی: (ترجمہ:) "اے بالا پوش اوڑھنے والے! ① کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ② اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو ③ اور اپنے کپڑے پاک رکھو ④ اور بتوں سے دور رہو"۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

312 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَوَاللهِ لَا يُحْزِنُكَ اللهُ أَبَدًا، وَقَالَ: قَالَتْ خَدِيجَةُ: أَيِ ابْنَ عَمِّ، اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزولِ وحی کی ابتداء (یہ روایت سابقہ روایت کے الفاظ سے اختلاف کے ساتھ مروی ہے)۔

313 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَجَعَ إِلَى خَدِيجَةَ، يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں کچھ الفاظ مختلف ہیں۔

حَدِيثِ يُونُسَ، وَمَعْمَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِمَا مِنْ قَوْلِهِ: أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ، وَتَابَعَ يُونُسَ عَلَى قَوْلِهِ فَوَاللهِ لَا يُخْزِيكَ اللهُ أَبَدًا، وَذَكَرَ قَوْلَ خَدِيجَةَ: أَيِ ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ

314 - وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيَّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحَدِّثُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ - قَالَ فِي حَدِيثِهِ -: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ جَالِسًا عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ . قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَجُئِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا، فَرَجَعْتُ، فَقُلْتُ: زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ} [المدثر: 2] فَاهْجُرْ - وَهِيَ الْأَوْثَانُ - " قَالَ: ثُمَّ تَتَابَعَ الْوَحْيُ،

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کے نزول کا سلسلہ منقطع ہونے کا ذکر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:) ایک روز میں جا رہا تھا میں نے آسمان کی جانب ایک آواز سنی میں نے اپنا سر اٹھایا تو اسی فرشتے کو آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھا، جو میرے پاس غارِ حرا میں آیا تھا۔ میری طبیعت پریشان ہوئی" میں واپس آیا اور بولا: مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو مجھے چادر اوڑھا دو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (پ ۲۹ مدثر آیت ۱۔۵) (راوی کہتے ہیں) رجز سے مراد بت ہیں، اس کے بعد نزولِ وحی کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔

315 - وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم

314- صحیح بخاری:3066، مسند احمد:15077، سنن بیہقی:13113

الرَّبِيْعِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثُمَّ فَتَرَ الْوَحْيُ عَنِّي فَتْرَةً، فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَجُثِثْتُ مِنْهُ فَرَقًا حَتّٰى هَوَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَالرُّجْزُ الْأَوْثَانُ، قَالَ: ثُمَّ حَمِيَ الْوَحْيُ بَعْدُ وَتَتَابَعَ.

اس میں حضرت جابر کے یہ الفاظ ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اس کے بعد نزولِ وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ ایک روز میں جا رہا تھا (اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے تاہم اس کے الفاظ میں کچھ کمی وبیشی اور اختلاف مروی ہے)

316 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يُونُسَ، وَقَالَ: فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: {يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ} [المدثر: 1]، إِلَى قَوْلِهِ {وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ} [المدثر: 5] قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ - وَهِيَ الْأَوْثَانُ - وَقَالَ: فَجُثِثْتُ مِنْهُ كَمَا قَالَ عُقَيْلٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، پھر اللہ تعالیٰ نے (یہ آیات) نازل کیں: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (پ ۲۹ مدثّر آیت ۱۔۵)

317 - وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى، يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا سَلَمَةَ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، فَقُلْتُ: أَوِ اقْرَأْ؟ فَقَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ قَبْلُ؟ قَالَ: يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ، فَقُلْتُ: أَوِ اقْرَأْ؟ قَالَ جَابِرٌ: أُحَدِّثُكُمْ مَا حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا، فَلَمَّا

یحییٰ کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا: سب سے پہلے قرآن کی کون سی آیت نازل ہوئی؟ انہوں نے جواب دیا: ''یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ'' میں نے کہا: (یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ) یا پھر ''اقْرَاْ'' تو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی سوال کیا تھا کہ سب سے پہلے کونسی آیت نازل ہوئی تھی؟ انہوں نے جواب دیا: (یَاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ) یہ پھر ''اقْرَاْ'' انہوں نے جواب دیا:

قَضَيْتُ جِوَارِي نَزَلْتُ فَاسْتَبْطَنْتُ بَطْنَ الْوَادِي، فَنُودِيتُ فَنَظَرْتُ أَمَامِي وَخَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُودِيتُ فَنَظَرْتُ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا، ثُمَّ نُودِيتُ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا هُوَ عَلَى الْعَرْشِ فِي الْهَوَاءِ - يَعْنِي جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَأَخَذَتْنِي رَجْفَةٌ شَدِيدَةٌ، فَأَتَيْتُ خَدِيجَةَ، فَقُلْتُ: دَثِّرُونِي، فَدَثَّرُونِي، فَصَبُّوا عَلَيَّ مَاءً، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ} [المدثر:2]".

میں تمہیں وہ بات بتاؤں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی۔ آپ نے بتایا تھا: میں ایک ماہ تک غارِ حرا میں مقیم رہا، جب میری مقررہ مدت مکمل ہوگئی تو میں غار سے نکل کر مکہ کی جانب آنے لگا، کسی نے مجھے پکارا۔ میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا مگر مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا، پھر کسی نے مجھے پکارا۔ میں نے پھر دیکھا لیکن مجھے کوئی شخص نظر نہیں آیا، پھر کسی نے مجھے پکارا میں نے سر اٹھا کے دیکھا تو وہ یعنی جبرائیل (علیہ السلام) مجھے عرش پر یعنی خلا میں دکھائی دیئے مجھ پر سخت رعب طاری ہوا، میں گھر آیا اور خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہا، مجھے کچھ اوڑھنے کے لیے دو۔ انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لیے دیا اور مجھ پر پانی کے چھینٹے ڈالے، اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل کی تھیں: ترجمہ کنزالایمان: اے بالا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہوجاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ (پ ۲۹ مدثر آیت ۱۔۵)

318 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى عَرْشٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں "زمین و آسمان کے درمیان پر بیٹھے ہوئے دیکھا"۔

71- بَابُ الْإِسْرَاءِ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاوَاتِ، وَفَرْضِ الصَّلَوَاتِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا آسمان کی سیر فرمانا اور اس دوران نمازوں کا فرض ہونا

319 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُتِيتُ بِالْبُرَاقِ، وَهُوَ دَابَّةٌ أَبْيَضُ طَوِيلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهَى طَرْفِهِ. قَالَ: فَرَكِبْتُهُ حَتَّى أَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ. قَالَ: فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبِطُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ. قَالَ " ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَصَلَّيْتُ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِآدَمَ، فَرَحَّبَ بِي، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّاءَ، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میرے سامنے براق پیش کیا گیا، وہ ایک لمبے قد والا سفید جانور تھا، وہ گدھے سے تھوڑا بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا، اس کا ایک قدم حد نگاہ تک ہوتا تھا۔ میں اس پر سوار ہوا اور بیت المقدس آ گیا، اور یہاں میں نے اسے اسی کڑی میں باندھ دیا جہاں سابقہ انبیاء اپنے جانور باندھا کرتے تھے۔ پھر مسجد میں داخل ہو کر میں نے دو نوافل ادا کیے اور پھر مسجد سے باہر آ گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے میرے سامنے ایک شراب کا برتن اور ایک دودھ کا برتن پیش کیا۔ میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبرائیل علیہ السلام بولے، آپ نے فطرت کو منتخب کیا ہے۔ پھر مجھے آسمان کی جانب لے جایا گیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی، پوچھا گیا، کون؟ انہوں نے جواب دیا: جبرائیل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوچھا گیا انھیں بلایا گیا ہے جواب دیا۔ ہاں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام تشریف فرما تھے، انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی اور پھر ہم دوسرے آسمان کی جانب بلند ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی پوچھا گیا، کون؟ کہا جبرائیل! پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ بتایا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو آگے دو خالہ زاد بھائی یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام

وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِيُوسُفَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذَا هُوَ قَدِ أُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيسَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا} [مريم: 57]، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ، وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِي بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ

تشریف فرما تھے، دونوں حضرات نے مجھے خوش آمدید کہا اور دعائے خیر دی اور پھر ہم تیسرے آسمان کی جانب بلند ہوئے، جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی، پوچھا گیا، کون؟ کہا جبرائیل! پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا گیا، کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا: جی ہاں! انہیں بلوایا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام تشریف فرما تھے، جنہیں بے انتہا حسن عطا کیا گیا، انہوں نے بھی مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر ہم چوتھے آسمان کی جانب چڑھے، جبرائیل علیہ السلام نے دستک دی، پوچھا گیا، کون؟ کہا، جبرائیل! پوچھا گیا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جواب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ پوچھا گیا، کیا انہیں بلوایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! انہیں بلوایا گیا ہے، دروازہ کھلا تو وہاں حضرت ادریس علیہ السلام تشریف فرما تھے، جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے اسے بلند مکان پر اٹھالیا۔ (پ ۱۶ مریم آیت ۵۷)۔ آپ بیت المعمور سے پشت لگا کر تشریف فرما تھے، بیت المعمور وہ مقام ہے جہاں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ کبھی بھی ان کی باری نہیں آتی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر مجھے ''سدرۃ المنتہیٰ'' تک لے جایا گیا اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح تھے اور اس کے پھل مٹکوں کی طرح تھے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے اسے انوار نے ڈھانپ لیا اور وہ اتنا خوب

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِي إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ "، قَالَ: " فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيَّ مَا أَوْحَى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِينَ صَلَاةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِينَ صَلَاةً، قَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَإِنِّي قَدْ بَلَوْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَخَبَرْتُهُمْ "، قَالَ: " فَرَجَعْتُ إِلَى رَبِّي، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلَى أُمَّتِي، فَحَطَّ عَنِّي خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّي خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيقُونَ ذَلِكَ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ "، قَالَ: " فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى، وَبَيْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذَلِكَ خَمْسُونَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَاحِدَةً "، قَالَ: " فَنَزَلْتُ

صورت ہو گیا کہ مخلوق کا کوئی ایک شخص بھی اس کی خوب صورتی بیان نہیں کر سکتا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی اور اس کے ساتھ روزانہ پچاس نمازوں کی فرضیت کا حکم دیا، واپسی پر جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے جواب دیا: روزانہ پچاس نمازیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا، آپ ﷺ دوبارہ رب کی بارگاہ میں جائیں اور تخفیف کی عرض کریں، کیونکہ آپ ﷺ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، مجھے نمازوں کی فرضیت کے متعلق بنی اسرائیل کا تجربہ ہو چکا ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں واپس اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی، اے میرے رب! میری امت کو آسانی نصیب فرما تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ جب میں واپس حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے پاس پہنچا تو انہیں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم کر دی ہیں، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا، آپ ﷺ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی اس لیے آپ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور مزید تخفیف کی عرض کریں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں بار بار اپنے رب اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان چکر لگاتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، اے محمد ﷺ! روزانہ کی پانچ نمازیں فرض کی جاتی ہیں، ان میں سے ہر نماز کا ثواب دس گناہ ہوگا یہ کل پچاس نمازیں ہو جائیں

حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرْتُهُ. فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ ". فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلَى رَبِّي حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ"

گی۔ جو شخص ایک نیکی کا پکا ارادہ کرے اور پھر اس پر عمل نہ کرے تو بھی اسے ایک نیکی کا ثواب ملے گا اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اسے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا اور اگر کوئی شخص ایک گناہ کا ارادہ کرنے کے باجود اس پر عمل نہ کرے تو کوئی گناہ لکھا نہیں جائے گا اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو ایک گناہ لکھا جائے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہاں سے چل کر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا اور انہیں اس حکم کی خبر دی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مشورہ دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں جائیں اور مزید تخفیف کی عرض کریں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں نے جواب دیا: اب مجھے دوبارہ اپنے رب کی جانب جاتے ہوئے حیا آتی ہے۔

320 - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ الْعَبْدِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُتِيتُ فَانْطَلَقُوا بِي إِلَى زَمْزَمَ، فَشُرِحَ عَنْ صَدْرِي، ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُنْزِلْتُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: فرشتے میرے پاس آئے اور مجھے زم زم کے پاس لے گئے، میرے سینے کو چاک کر کے اسے زم زم کے پانی سے دھویا اور پھر مجھے واپس پہنچا دیا۔

321 - حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَأَخَذَهُ فَصَرَعَهُ، فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهِ، فَاسْتَخْرَجَ الْقَلْبَ، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ عَلَقَةً،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت جبرائیل آپ کے پاس آئے آپ اس وقت دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو پکڑ کر لٹایا، آپ کا سینہ چاک کیا، دل کو باہر نکالا اور اس میں سے جما ہوا خون نکال کر کہنے لگے، یہ شیطانی اثر تھا۔ پھر انہوں نے اس دل کو

فَقَالَ: هَذَا حَظُّ الشَّيْطَانِ مِنْكَ، ثُمَّ غَسَلَهُ فِي طَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ لَأَمَهُ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي مَكَانِهِ، وَجَاءَ الْغِلْمَانُ يَسْعَوْنَ إِلَى أُمِّهِ - يَعْنِي ظِئْرَهُ - فَقَالُوا: إِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ، فَاسْتَقْبَلُوهُ وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ ". قَالَ أَنَسٌ: وَقَدْ كُنْتُ أَرَى أَثَرَ ذَلِكَ الْمِخْيَطِ فِي صَدْرِهِ.

سونے کے تھال میں آب زم زم سے دھویا اور پھر دوبارہ اس کی مخصوص جگہ پر رکھ دیا، یہ دیکھ کر بچے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کی والدہ یعنی رضاعی ماں کے پاس آئے اور انہیں بتایا، محمد (ﷺ) کو قتل کر دیا گیا ہے وہ سب لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے، اس وقت آپ کا رنگ متغیر تھا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر اس سلائی کا نشان دیکھا ہے۔

322 - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يُحَدِّثُنَا عَنْ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، أَنَّهُ جَاءَهُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، وَقَدَّمَ فِيهِ شَيْئًا وَأَخَّرَ وَزَادَ وَنَقَصَ

شریک بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے بتایا، نبی ﷺ پر نزولِ وحی سے پہلے تین حضرات (یعنی فرشتے) آپ کے پاس آئے، آپ اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ (امام مسلم فرماتے ہیں) اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں، تاہم ان میں تقدیم و تاخیر اور کچھ کمی بیشی ہے۔

323 - وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو ذَرٍّ، يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَجَ صَدْرِي،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت ابوذر غفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واقعہ معراج یوں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب میں مکہ میں مقیم تھا تو جبرائیل علیہ السلام چھت کھول کر میرے گھر میں آئے، انہوں نے میرے سینے کو چاک کیا اور اسے آب زم زم سے دھویا، پھر سونے کا ایک تھال لائے

323- صحیح بخاری: 3035، سنن نسائی: 448، صحیح ابن حبان: 7406، مسند ابویعلیٰ: 3616

ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ. ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، فَلَمَّا جِئْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: افْتَحْ. قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ. قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، مَعِيَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "، قَالَ: فَأُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَفَتَحَ، قَالَ: فَلَمَّا عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ عَنْ يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ، وَعَنْ يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ. قَالَ: فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى، قَالَ: فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، وَالِابْنِ الصَّالِحِ ". قَالَ: " قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا آدَمُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهَذِهِ الْأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ، فَأَهْلُ الْيَمِينِ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَالْأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ، فَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى ". قَالَ: " ثُمَّ عَرَجَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ لِخَازِنِهَا: افْتَحْ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ خَازِنُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا: فَفَتَحَ ". فَقَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَاوَاتِ آدَمَ، وَإِدْرِيسَ، وَعِيسَى، وَمُوسَى، وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ، وَلَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ، غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ

جس میں ایمان اور حکمت بھرے ہوئے تھے، وہ انہوں نے میرے سینے میں ڈال دیئے اور اسے جوڑ دیا اور پھر میرے ہاتھ تھام کر مجھے آسمان کی جانب لے گئے، جب ہم آسمان دنیا پر پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے نگران سے کہا کھولو! اس نے دریافت کیا: کون ہے؟ جواب دیا: جبرائیل (علیہ السلام)۔ دریافت کیا، کیا تمہارے ساتھ بھی کوئی ہے؟ جواب دیا: ہاں! حضرت محمد ﷺ ہیں۔ دریافت کیا، کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! تم دروازہ کھولو تو اس نے دروازہ کھول دیا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب ہم آسمانِ دنیا پر پہنچے وہاں ایک صاحب تشریف فرما تھے، جن کے دائیں جانب بھی بہت سے لوگ تھے اور بائیں جانب بھی بہت سے لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتے تو مسکرا دیتے اور جب بائیں جانب دیکھتے تو رونے لگتے۔ (وہ مجھے دیکھ کر کہنے لگے) خوش آمدید! صالح نبی! صالح بیٹے! میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کون صاحب ہیں، انہوں نے جواب دیا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کے دائیں بائیں موجود لوگ ان کی اولاد ہیں۔ دائیں جانب والے جنتی ہیں اور بائیں جانب والے جہنمی ہیں، اس لیے جب وہ دائیں جانب دیکھتے ہیں، تو مسکرا دیتے ہیں اور جب بائیں جانب دیکھتے ہیں تو رو پڑتے ہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر دوسرے آسمان پر آئے اور اس کے نگران سے بولے، دروازہ کھولو، یہاں بھی وہی سوال جواب ہوئے، جو آسمانِ دنیا پر ہوئے

قَدْ وَجَدَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. قَالَ: فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِدْرِيسَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قَالَ: " ثُمَّ مَرَّ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: هَذَا إِدْرِيسُ. قَالَ: ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ ". قَالَ: " قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا مُوسَى ". قَالَ: " ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ". قَالَ: " ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالِابْنِ الصَّالِحِ ". قَالَ: " قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ ". قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ حَزْمٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا حَبَّةَ الْأَنْصَارِيَّ، يَقُولَانِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثُمَّ عَرَجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوًى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ. قَالَ ابْنُ حَزْمٍ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَفَرَضَ اللهُ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى أَمُرَّ بِمُوسَى. فَقَالَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَاذَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ لِي مُوسَى عَلَيْهِ

تھے، آخر نگران نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کے بعد بتایا، مختلف آسمانوں پہ نبی ﷺ کی ملاقات حضرت آدم، حضرت ادریس، حضرت عیسیٰ حضرت موسیٰ، اور حضرت ابراہیم علیہم السلام سے ہوئی البتہ انہوں نے یہ وضاحت نہیں کی کہ کون سے آسمان پر کس نبی سے ملاقات کی، صرف یہ بتایا کہ آسمان دنیا پر حضرت آدم علیہ السلام سے اور چھٹے آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ جب نبی ﷺ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بھی یہی کہا، صالح نبی! صالح بھائی! کو خوش آمدید! نبی ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے بھی کہا، صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں پھر جب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انہوں نے بھی یہی کہا، صالح نبی اور صالح بھائی کو خوش آمدید! میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر جب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس پہنچا تو وہ بولے، صالح نبی اور صالح بیٹے کو خوش آمدید! میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ تو

السَّلَامُ: فَرَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَوَضَعَ شَطْرَهَا، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: فَرَاجَعْتُ رَبِّي، فَقَالَ: هِيَ خَمْسٌ وَهِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: رَاجِعْ رَبَّكَ، فَقُلْتُ: قَدِ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى نَأْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَغَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ؛ قَالَ: ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُؤَ، وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ

جواب ملا، یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔ابن شہاب، ایک اور سند سے حضرت انس بن مالک اور حضرت ابوحبہ انصاری سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: معراج کے دوران جب میں "مقام مستویٰ" پر پہنچا تو میں نے قلموں کے چلنے کی آوازیں سنیں۔ایک اور روایت کے مطابق حضرت انس نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں، میں یہ حکم لے کر جب حضرت موسیٰ علیہ اسلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے دریافت کیا: آپ کے رب نے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے انھیں بتایا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے مشورہ دیا، آپ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں کیونکہ آپ کی امت اتنی نمازیں نہیں پڑھ سکے گی، میں دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اس نے فرمایا: یہ پانچ نمازیں ہی پچاس کے برابر ہیں۔ ہمارا فرمان تبدیل نہیں ہوتا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: جب میں دوبارہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا تو انہوں نے مجھے یہی مشورہ دیا کہ آپ دوبارہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں، تو میں نے کہا کہ اب مجھے اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے لے کر چلے اور ہم "سدرۃ المنتہیٰ" تک آگئے جسے اس وقت ایسے رنگوں نے ڈھانپ لیا تھا جنھیں بیان نہیں کیا جاسکتا، پھر مجھے جنت میں لے جایا گیا وہاں تو موتیوں کے گنبد تھے اور اس کی مٹی خشک تھی۔

324۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، لَعَلَّهُ قَالَ: عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "بَيْنَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ، إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ: أَحَدُ الثَّلَاثَةِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ، فَأُتِيتُ فَانْطُلِقَ بِي، فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ، فَشُرِحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا - قَالَ قَتَادَةُ: فَقُلْتُ لِلَّذِي مَعِي مَا يَعْنِي قَالَ: إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِهِ - فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ، ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً، ثُمَّ أُتِيتُ بِدَابَّةٍ أَبْيَضَ، يُقَالُ لَهُ: الْبُرَاقُ، فَوْقَ الْحِمَارِ، وَدُونَ الْبَغْلِ، يَقَعُ خَطْوُهُ عِنْدَ أَقْصَى طَرْفِهِ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَفَتَحَ لَنَا، وَقَالَ: مَرْحَبًا بِهِ وَلَنِعْمَ الْمَجِيءُ جَاءَ". قَالَ: فَأَتَيْنَا عَلَى آدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَقِيَ فِي السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ عِيسَى، وَيَحْيَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، وَفِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قریبی عزیز حضرت مالک بن صعصعہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پاس نیند اور بیداری درمیانی کیفیت میں لیٹا ہوا تھا، میں نے خود کو دو آدمیوں کے درمیان پایا اور کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، تین میں سے ایک، پھر وہ میرے پاس سونے کا ایک تھال لائے جس میں آبِ زم زم تھا، میرے سینے کو یہاں سے یہاں تک کھولا گیا حضرت قتادہ کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو پیٹ کے نیچے حصے تک چیرا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا دل نکال کر بھر دیا گیا اور پھر میرے سامنے ایک سفید جانور لایا گیا جس کا نام براق تھا، یہ گدھے سے بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا اس کا ایک قدم حد نگاہ تک جاتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا، ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور آسمان دنیا تک آ گئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا، تو پوچھا گیا، کون ہے؟ جواب دیا: جبرائیل! پوچھا، آپ کے ساتھ کون ہے؟ جوب دیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم، پوچھا، کیا انھیں بلایا گیا ہے؟ جواب دیا: ہاں! ہمارے لیے دروازہ کھول دیا گیا، خوش آمدید کہا گیا اور استقبالیہ کلمات کہے گئے، یہاں ہماری ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی۔ اس کے بعد پورا واقعہ ہے، جس میں یہ بات مذکور ہے کہ دوسرے آسمان پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت عیسیٰ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام سے ہوئی، تیسرے پر حضرت

324- صحیح بخاری:3035' سنن نسائی:448' صحیح ابن حبان:7406' مسند ابو یعلیٰ:3614

الثَّالِثَةِ يُوسُفَ، وَفِي الرَّابِعَةِ إِدْرِيسَ، وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُونَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: " ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّادِسَةِ. فَأَتَيْتُ عَلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ. فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. فَلَمَّا جَاوَزْتُهُ بَكَى، فَنُودِيَ: مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: رَبِّ، هَذَا غُلَامٌ بَعَثْتَهُ بَعْدِي يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِهِ الْجَنَّةَ أَكْثَرُ مِمَّا يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي". قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ. فَأَتَيْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ . وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: وَحَدَّثَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. "أَنَّهُ رَأَى أَرْبَعَةَ أَنْهَارٍ يَخْرُجُ مِنْ أَصْلِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ. وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ. فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ، مَا هَذِهِ الْأَنْهَارُ؟ قَالَ: أَمَّا النَّهْرَانِ الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ. وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ: فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هَذَا؟ قَالَ: هَذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ. إِذَا خَرَجُوا مِنْهُ لَمْ يَعُودُوا فِيهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ. ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ أَحَدُهُمَا خَمْرٌ. وَالْآخَرُ لَبَنٌ. فَعُرِضَا عَلَيَّ فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ. فَقِيلَ: أَصَبْتَ أَصَابَ اللهُ بِكَ أُمَّتُكَ عَلَى الْفِطْرَةِ. ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسُونَ صَلَاةً". ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّتَهَا إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ.

یوسف، چوتھے پر حضرت ادریس، پانچویں پر حضرت ہارون سے ہوئی۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: وہاں سے چل کر ہم چھٹے آسمان پر آئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچے میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا: صالح بھائی کو خوش آمدید! جب میں وہاں سے آگے جانے لگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام رونے لگے، آواز آئی، کیوں رو رہے ہو؟ تو وہ بولے، اے میرے رب! ان صاحب کو تو نے میرے بعد مبعوث کیا، لیکن میری امت کے افراد سے زیادہ تعداد میں ان کی امت کے افراد جنت میں داخل ہوں گے۔ وہاں سے چل کر ہم ساتویں آسمان پر آئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ حتیٰ کہ نبی ﷺ نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ نے چار نہریں دیکھیں، جو ایک ہی جگہ سے نکلتی ہیں، ان میں سے دو نہریں ظاہری تھیں اور دو نہریں باطنی تھیں۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل! یہ کون سی نہریں ہیں؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا: دونوں باطنی نہریں جنت کی نہریں ہیں اور دونوں ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر میرے سامنے "بیت المعمور" کو پیش کیا گیا، میں نے پوچھا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ بیت المعمور ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ جو ایک دفعہ باہر آجائیں انہیں دوبارہ کبھی بھی اس میں داخل ہونے کا موقع نہیں ملے گا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: میرے سامنے دو برتن پیش کیے گئے، ایک میں شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ میں

نے دودھ کو پسند کیا تو مجھے بتایا گیا آپ ﷺ نے درست انتخاب کیا، اللہ تعالیٰ آپ کی امت کو فطرت پر ثابت قدم رکھے گا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: پھر مجھ پر روزانہ کی پچاس نمازیں فرض کی گئیں۔ اس کے بعد پورا واقعہ مذکور ہے۔

325- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَإِيمَانًا، فَشُقَّ مِنَ النَّحْرِ إِلَى مَرَاقِّ الْبَطْنِ، فَغُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ مُلِئَ حِكْمَةً وَإِيمَانًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں "حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا ایک تھال میرے پاس لایا گیا، پھر میرے سینے کو گردن سے لے کر پیٹ کے نچلے حصے تک چیرا گیا اور اسے آبِ زم زم سے دھو کر حکمت اور ایمان سے بھر دیا گیا"۔

326- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُسْرِيَ بِهِ، فَقَالَ: مُوسَى آدَمُ، طُوَالٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَقَالَ: عِيسَى جَعْدٌ مَرْبُوعٌ، وَذَكَرَ مَالِكًا خَازِنَ جَهَنَّمَ، وَذَكَرَ الدَّجَّالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے واقعہ معراج ذکر کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگت کے مالک طویل القامت شخص تھے، یوں جیسے ان کا تعلق "شنوءۃ" قبیلے سے ہو، جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام درمیانے قد اور گٹھے ہوئے جسم کے مالک تھے۔ نبی ﷺ نے جہنم کے خازن اور دجال کو ملاحظہ کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔

327 - وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا

-326 صحیح بخاری: 3214، مسند احمد: 2347، مسند ابو یعلیٰ: 4084

يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي عَلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. رَجُلٌ آدَمُ طُوَالٌ جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبْطَ الرَّأْسِ ، وَأُرِيَ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالدَّجَّالَ فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللهُ إِيَّاهُ، {فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ} [السجدة: 23]. قَالَ: كَانَ قَتَادَةُ يُفَسِّرُهَا أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لَقِيَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: معراج کی رات میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام بن عمران سے ہوئی، وہ گندمی رنگت کے ملاک، طویل القامت شخص تھے، ان کے بال گھنگھریالے تھے، یوں لگتا تھا جیسے ان کا تعلق ''شنوءہ'' قبیلے سے ہو۔ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا، درمیانے قد اور سرخی مائل سفید رنگ کے مالک تھے۔ آپ کے بال بالکل سیدھے تھے، جہنم کا نگران مالک اور دجال بھی مجھے دکھائے گئے۔ یہ اللہ کی نشانیاں ہیں، جو اس نے مجھے دکھائی ہیں، اس لیے تم اس کی بارگاہ میں حاضر کے متعلق شک نہ کرنا۔

328 - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِوَادِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا وَادِي الْأَزْرَقِ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ هَابِطًا مِنَ الثَّنِيَّةِ، وَلَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ . ثُمَّ أَتَى عَلَى ثَنِيَّةِ هَرْشَى، فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟ قَالُوا: ثَنِيَّةُ هَرْشَى، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ جَعْدَةٍ عَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ خُلْبَةٌ وَهُوَ يُلَبِّي . قَالَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی ازرق کے پاس سے گزرے تو دریافت فرمایا: یہ کون سی وادی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یہ وادی ازرق ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس پہاڑ سے اترتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''ھرشیٰ'' نامی پہاڑی کے پاس آئے تو دریافت فرمایا کہ یہ کون سی پہاڑی ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، یہ ھرشیٰ نامی پہاڑی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں یونس بن متیٰ کو اونی جبہ پہنے ہوئے ایک صحت مند سرخ اونٹنی پر سوار دیکھ

-328 سنن ابن ماجہ:2891' صحیح ابن حبان:6219' مستدرک للحاکم:3313 مسند ابویعلیٰ:2542

ابْنُ حَنْبَلٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ هُشَيْمٌ: يَعْنِي لِيفًا

رہا ہوں اس اونٹنی کی نکیل کھجور کی شاخ سے بنی ہے، آپ بھی اس وقت تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

329- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، فَمَرَرْنَا بِوَادٍ، فَقَالَ: أَيُّ وَادٍ هَذَا؟ فَقَالُوا: وَادِي الْأَزْرَقِ، فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَذَكَرَ مِنْ لَوْنِهِ وَشَعَرِهِ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ دَاوُدُ - وَاضِعًا إِصْبَعَيْهِ فِي أُذُنَيْهِ، لَهُ جُؤَارٌ إِلَى اللهِ بِالتَّلْبِيَةِ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي قَالَ: ثُمَّ سِرْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى ثَنِيَّةٍ، فَقَالَ: أَيُّ ثَنِيَّةٍ هَذِهِ؟ قَالُوا: هَرْشَى - أَوْ لِفْتٌ - فَقَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى يُونُسَ عَلَى نَاقَةٍ حَمْرَاءَ، عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، خِطَامُ نَاقَتِهِ لِيفٌ خُلْبَةٌ، مَارًّا بِهَذَا الْوَادِي مُلَبِّيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جارہے تھے، ایک مقام پر پہنچ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت کیا: یہ کون سی جگہ ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، یہ وادی ''ازرق'' ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں پھر آپ نے ان کے رنگ اور بالوں کے متعلق کچھ بتایا راوی کو یاد نہیں ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتایا: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال رکھی ہیں اور بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس وادی سے گزر رہے ہیں۔ پھر ہم ایک پہاڑی کے پاس پہنچے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حضرت یونس علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اونی جبہ پہنے ہوئے سرخ اونٹنی پر سوار تلبیہ کہتے ہوئے یہاں سے گزر رہے ہیں۔ آپ کی اونٹنی کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہے۔

330- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ أَسْمَعْهُ قَالَ ذَاكَ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: أَمَّا إِبْرَاهِيمُ فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى، فَرَجُلٌ آدَمُ، جَعْدٌ، عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ، مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ،

مجاہد بیان کرتے ہیں، ایک روز ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے، بعض حضرات نے دجال کا ذکر چھیڑ دیا تو میں نے کہا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ شخص کافر ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے یہ حدیث نہیں سنی ہے۔ تاہم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابراہیم کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ تم اپنے آقا

كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي

(نبی ﷺ) کو دیکھ لو، حضرت موسیٰ علیہ السلام گندمی رنگت اور گھنگھریالے بالوں والے ہیں، آپ سرخ اونٹنی پر سوار ہیں جس کی لگام کھجور کی چھال سے بنی ہے، میں دیکھ رہا ہوں، جب وہ وادی میں داخل ہوئے تلبیہ کہہ رہے تھے۔

331 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ، فَإِذَا مُوسَى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحْيَةُ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ: دَحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ

حضرت جابر نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میرے سامنے انبیاء کرام علیہم السلام کو پیش کیا گیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام بالکل اسی طرح تھے جیسے شنوءۃ قبیلے کا کوئی شخص ہو، حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی صورت میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سے عروہ بن مسعود سے مشابہت رکھتی تھی۔ حضرت ابراہیم تمہارے آقا (یعنی نبی اکرم ﷺ) سے مشابہت رکھتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے، ان میں سے سب سے زیادہ دحیہ کلبی سے مشابہت رکھتے ہیں۔

332 - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: شبِ معراج میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی پھر نبی ﷺ نے ان کا حلیہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ گھنگھریالے بالوں والے تھے اور شنوءۃ قبیلے کے لوگوں کی طرح تھے۔ میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ پھر آپ نے ان کا حلیہ

331- صحیح بخاری:3254' مسند احمد:7776' مسند ابویعلی:2261

332- صحیح بخاری:3254' مسند احمد:14629

السَّلَامُ - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِذَا رَجُلٌ - حَسِبْتُهُ قَالَ - مُضْطَرِبٌ، رَجِلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ . قَالَ: وَلَقِيتُ عِيسَى - فَنَعَتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَإِذَا رَبْعَةٌ أَحْمَرُ، كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ - يَعْنِي حَمَّامًا - قَالَ: وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِهِ بِهِ . قَالَ: " فَأُتِيتُ بِإِنَاءَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ. فَقِيلَ لِي: خُذْ أَيَّهُمَا شِئْتَ. فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ. فَشَرِبْتُهُ، فَقَالَ: هُدِيتَ الْفِطْرَةَ - أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ - أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ "

بیان کرتے ہوئے فرمایا: وہ درمیانے قد اور سرخ رنگت کے مالک ہیں، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ابھی حمام سے باہر آئے ہیں، پھر میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی دیکھا، میں خود ان کی ساری اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں پھر میرے سامنے دو برتن پیش کیے گئے، ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ مجھے کہا گیا، آپ ان میں سے کوئی بھی ایک لے سکتے ہیں، میں نے دودھ لے کر اسے پی لیا، تو فرشتہ بولا، آپ کی فطرت کی جانب رہنمائی کی گئی ہے یا آپ فطرت تک پہنچے ہیں۔ اگر آپ شراب کو اختیار کر لیتے تو آپ کی امت گمراہی کا شکار ہو جاتی۔

333 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " أَرَانِي لَيْلَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَرَأَيْتُ رَجُلًا آدَمَ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، لَهُ لِمَّةٌ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ، قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً، مُتَّكِئًا عَلَى رَجُلَيْنِ - أَوْ عَلَى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ - يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ، أَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقِيلَ: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ "

حضرت عبداللہ بن عمر، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں خانہ کعبہ کے پاس سویا ہوا تھا، میں نے جواب میں ایک شخص دیکھا، وہ گندمی رنگت کا مالک تھا اور کوئی بھی گندمی رنگت کا مالک ایک شخص جتنا خوب صورت ہو سکتا ہے، وہ ویسا ہی تھا، اس کے بال کانوں کی لوؤں تک آتے تھے جنہیں اس نے سیدھا بنایا ہوا تھا، اس کے بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا، وہ دو لوگوں کے سہارے بیت اللہ کا طواف کرنے میں مشغول تھا، میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ بتایا گیا، یہ حضرت مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ایک اور شخص کو دیکھا جس کے بال گھنگھریالے اور بکھرے ہوئے تھے، وہ دائیں آنکھ سے کانا تھا، جو کسی انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی، میں

333- صحیح بخاری:6598' موطا امام مالک:1640

334 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَرَ، أَلَا إِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ، عَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَرَانِي اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ كَأَحْسَنِ مَا تَرَى مِنْ أُدْمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَّتُهُ بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ، رَجِلُ الشَّعْرِ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ، وَهُوَ بَيْنَهُمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا جَعْدًا قَطَطًا، أَعْوَرَ عَيْنِ الْيُمْنَى، كَأَشْبَهِ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ، وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ "

نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ بتایا گیا، یہ دجال ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا، اللہ تعالیٰ کا نا نہیں ہے، یہ یاد رکھنا کہ دجال کا نا ہوگا، اس کی دائیں آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک رات میں خانہ کعبہ کے پاس سویا ہوا تھا، میں نے خواب میں ایک گندمی شخص دیکھا، کوئی گندمی شخص جتنا حسین ہو سکتا ہے، وہ ویسا ہی تھا، اس کے بال کندھوں تک لمبے تھے جن میں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، وہ اپنے دائیں بائیں موجود دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر خانہ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا۔ میں نے عرض کی: یہ کون صاحب ہیں؟ انہوں نے بتایا، یہ حضرت مسیح بن مریم ہیں۔ پھر میں نے ان کے پیچھے ایک اور شخص دیکھا جس کے بال روکھے اور گھنگھریالے تھے، اس کی دائیں آنکھ کانی تھی اس کی شکل ابن قطن سے ملتی تھی، وہ بھی دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا، میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ تو مجھے بتایا گیا، یہ دجال ہے۔

335 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " رَأَيْتُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ رَجُلًا آدَمَ، سَبْطَ الرَّأْسِ، وَاضِعًا يَدَيْهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں نے خانہ کعبہ کے پاس ایک شخص دیکھا، جو گندمی رنگت اور سیدھے بالوں کا مالک تھا، اس نے اپنے ہاتھ دو لوگوں کے کندھوں پر رکھے

عَلَى رَجُلَيْنِ يَسْكُبُ رَأْسُهُ - أَوْ يَقْطُرُ رَأْسُهُ - فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ - أَوِ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ، لَا نَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ - وَرَأَيْتُ وَرَاءَهُ رَجُلًا أَحْمَرَ، جَعْدَ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ الْعَيْنِ الْيُمْنَى، أَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ ابْنُ قَطَنٍ، فَسَأَلْتُ مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ"

ہوئے تھے اور اس کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، میں نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں؟ مجھے بتایا گیا، یہ عیسیٰ بن مریم یا مسیح ابن مریم ہیں، ان کے پیچھے میں نے ایک اور شخص دیکھا، اس کا رنگ سرخ تھا، بال خشک گھنگھریالے تھے، دائیں آنکھ کانی تھی، میں نے جتنے لوگ دیکھے ہیں، ان میں سے وہ ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھتا تھا۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ بتایا گیا، یہ مسیح دجال ہے۔

336 - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَمَّا كَذَّبَتْنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحِجْرِ، فَجَلَا اللهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أُخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جب قریش نے تکذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا اور میں اسے دیکھ کر قریش کو اس کی نشانیاں بتاتا رہا۔

337 - حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبِطُ الشَّعْرِ، بَيْنَ رَجُلَيْنِ يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً - أَوْ يُهَرَاقُ رَأْسُهُ مَاءً - قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ، جَسِيمٌ، جَعْدُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں، گندمی رنگت اور سیدھے بالوں والا ایک اور شخص بھی، دو آدمیوں کے درمیان، طواف کر رہا ہے۔ اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ مجھے بتایا گیا، یہ عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر میری نظر سرخ رنگت اور گھٹے ہوئے جسم کے مالک ایک شخص پر پڑی، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے، وہ

336- صحیح بخاری:4433' مسند احمد:15076' مسند ابویعلی:2091

337- صحیح بخاری:6623' مسند ابویعلی:5469

الرَّأْسِ، أَعْوَرُ الْعَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا؛ قَالُوا: الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ"

338 - وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهُ قَطُّ. قَالَ: " فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهِ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوسَى قَائِمٌ يُصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ، جَعْدٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِي نَفْسَهُ - فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هَذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ"

کانا تھا اس کی کانی آنکھ ابھری ہوئی انگور کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔ میں نے عرض کی: یہ کون ہے؟ تو جواب ملا، دجال۔ وہ ابن قطن سے مشابہت رکھتا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں حطیم میں کھڑا ہوا تھا، قریش مجھ سے میرے سفر معراج کے متعلق سوالات کر رہے تھے، انہوں نے مجھ سے بیت المقدس کی کچھ نشانیوں کے متعلق پوچھا، جن کی جانب میں نے توجہ نہیں کی تھی، میں بہت الجھن میں مبتلا ہوا اتنی الجھن مجھے پہلے کبھی درپیش نہیں ہوتی تھی، اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا، قریش مجھ سے اس کے متعلق جو بھی پوچھتے، میں انہیں بتا دیتا۔ میں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی دیکھا، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، آپ کے بال گھنگھریالے تھے یوں جیسے "شنوءہ" قبیلے کے لوگوں کے ہوا کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، عروہ بن مسعود ثقفی کی شکل وصورت آپ سے بہت ملتی ہے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، وہ تمہارے آقا (یعنی نبی ﷺ) سے مشابہت رکھتے تھے پھر باجماعت نماز ادا ہونے لگی تو میں نے ان تمام حضرات کو نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے مجھ سے کہا، اے محمد ﷺ! یہ مالک ہیں، جہنم کے داروغہ آپ اسے سلام کیجئے میں اس کی جانب متوجہ ہوا تو اس نے پہلے ہی مجھے سلام کر دیا۔

339 - وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، ح، وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، انْتُهِيَ بِهِ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى، وَهِيَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهِ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا، وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهِ مِنْ فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا، قَالَ: "{إِذْ يَغْشَى} [النجم: 16] السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى"، قَالَ: فَرَاشٌ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: "فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا: أُعْطِيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ، وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، وَغُفِرَ لِمَنْ لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ مِنْ أُمَّتِهِ شَيْئًا، الْمُقْحِمَاتُ"

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، شب معراج جب نبی ﷺ ''سدرۃ المنتہیٰ'' کے مقام پر پہنچے، یہ چھٹے آسمان میں ہے، زمین سے آسمان کی جانب جانے والی تمام چیزیں یہیں رک جاتی ہیں اور اس کے پرے سے آنے والی تمام چیزیں یہی رک جاتی ہیں اس وقت سدرۃ کو انوار میں ڈھانپ دیا جو سونے کے پروانوں کی طرح تھے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں اس وقت نبی ﷺ کو تین چیزیں عطا کی گئیں، پانچ نمازیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیت اور یہ کہ آپ کی امت کا جو شخص شرک نہ کرے، وہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو اسے بخش دیا جائے گا۔

72-باب: مَعْنَى قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ {وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى} وَهَلْ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ لَيْلَةَ الْإِسْرَاءِ

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر کا بیان: ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے تو وہ جلوہ دو بار دیکھا (پ ۲۷ النجم آیت ۱۳) اور کیا نبی ﷺ نے معراج کی رات اپنے رب کا دیدار کیا تھا؟

340-وَحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَهُوَ ابْنُ الْعَوَّامِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ، قَالَ:

شیبانی کہتے ہیں، میں نے زر بن حبیش سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا مطلب دریافت کیا: ترجمہ کنزالایمان:

339- سنن ترمذی: 2446، مسند احمد: 3665، مسند ابو یعلیٰ: 5303

340- صحیح بخاری: 3061، مسند احمد: 4396، مستدرک للحاکم: 2986، معجم الکبیر: 10423

سَأَلْتُ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: {فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى} [النجم: 9]، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم (پ ۲۷ النجم آیت ۱۳) زر نے جواب دیا: مجھے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا ہے کہ جب نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملاحظہ فرمایا تو ان کے ۶۰۰ پر تھے۔

341 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: {مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى} [النجم: 11]، قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔ (پ ۲۷ النجم آیت ۱۳) اس سے مراد نبی ﷺ کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملاحظہ فرمانا ہے اس وقت ان کے ۶۰۰ پر (ظاہر) تھے۔

342 - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، سَمِعَ زِرَّ بْنَ حُبَيْشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: {لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى} [النجم: 18]، قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: بیشک اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں۔ (پ ۲۷ النجم آیت ۱۸) اس سے مراد یہ ہے، نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی حقیقی صورت میں ملاحظہ فرمایا، اس وقت ان کے ۶۰۰ پر تھے۔

343 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، {وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى} [النجم: 13]، قَالَ: رَأَى جِبْرِيلَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ترجمہ کنزالایمان: سدرۃ المنتہیٰ کے پاس۔ (پ ۲۷ النجم آیت ۱۴) اس سے مراد یہ ہے، نبی ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ملاحظہ فرمایا۔

344 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَآهُ بِقَلْبِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو اپنے دل سے دیکھا۔

345 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ. قَالَ الْأَشَجُّ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ أَبِي جَهْمَةَ. عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: {مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى} [النجم: 11] {وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى} [النجم: 13]، قَالَ: رَآهُ بِفُؤَادِهِ مَرَّتَيْنِ.

ہیں ترجمہ کنزالایمان: دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔(پ ۲۷ النجم آیت ۱۱) ترجمہ کنزالایمان: اور انہوں نے تو وہ جلوہ دوبارہ دیکھا۔(پ ۲۷ النجم آیت ۱۳)''نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دو بار اپنے دل سے دیکھا۔

346- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ. حَدَّثَنَا أَبُو جَهْمَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

347 - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: يَا أَبَا عَائِشَةَ، ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، قَالَ: وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، أَنْظِرِينِي، وَلَا تُعْجِلِينِي، أَلَمْ يَقُلِ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ} [التكوير: 23]، {وَلَقَدْ رَآهُ نَزْلَةً أُخْرَى} [النجم: 13]؟ فَقَالَتْ: أَنَا أَوَّلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيلُ، لَمْ أَرَهُ عَلَى صُورَتِهِ الَّتِي خُلِقَ عَلَيْهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ

مسروق بیان کرتے ہیں، ایک روز میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر تھا اور ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، آپ نے فرمایا: اے ابو عائشہ! (مسروق) جو شخص تین باتوں میں سے کسی ایک بات کا بھی قائل ہو، وہ اللہ تعالیٰ کی جانب بہت برا جھوٹ منسوب کرے گا۔ میں نے عرض کی: وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ حضرت محمد (ﷺ) نے اپنے رب کو دیکھا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کی جانب ایک نہایت غلط بات منسوب کرے گا۔ میں ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، اب سیدھا ہو کے بیٹھ گیا اور بولا، ام المومنین! آپ اس بات پر غور کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک انہوں نے اسے روشن کنارہ پر دیکھا۔(پ ۳۰

347- سنن ترمذی: 3068

الْمَرَّتَيْنِ، رَأَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ . فَقَالَتْ: أَوَ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ [الأنعام: 103] . أَوَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ اللهَ يَقُولُ: ﴿وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُكَلِّمَهُ اللهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ أَوْ يُرْسِلَ رَسُولًا فَيُوحِيَ بِإِذْنِهِ مَا يَشَاءُ إِنَّهُ عَلِيٌّ حَكِيمٌ﴾ [الشورى: 51] ، قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ شَيْئًا مِنْ كِتَابِ اللهِ، فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ﴾ [المائدة: 67] . قَالَتْ: وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُخْبِرُ بِمَا يَكُونُ فِي غَدٍ، فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللهِ الْفِرْيَةَ، وَاللهُ يَقُولُ: ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللهُ﴾ [النمل: 65] .

348 - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

التکویر آیت ۲۳)، "اور ایک مرتبہ پھر اس نے دیکھا"۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اس امت میں سب سے پہلے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ان آیات کے مفہوم کے متعلق دریافت کیا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ میں نے انہیں ان کی اصل صورت میں ان "مواقع پر دیکھا ہے۔ ایک اس وقت جب وہ آسمان سے نیچے اتر رہے تھے اور ان کے وجود نے زمین و آسمان پر موجود خلا کر بھر دیا تھا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا، کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا: ترجمہ کنزالایمان: آنکھیں اسے احاطہ نہیں کرتیں اور سب آنکھیں اس کے احاطہ میں ہیں اور وہی ہے پورا باطن پورا خبردار۔ (پ ۷ الانعام، آیت ۱۰۳)۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بھی نہیں سنا: ترجمہ کنزالایمان: اے رسول پہنچادو جو کچھ اترا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے اور ایسا نہ ہو تو تم نے اس کا کوئی پیام نہ پہنچایا۔ (پ ۶ المائدہ، آیت ۶۷)۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جو شخص یہ سمجھتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بتا سکتے ہیں کہ کل کیا ہوگا تو وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ کی جانب نہایت غلط بات منسوب کرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ خود غیب نہیں جانتے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں مگر اللہ۔ (پ ۶ المائدہ آیت ۶۷)

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم

عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ، وَزَادَ قَالَتْ: وَلَوْ كَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ لَكَتَمَ هَذِهِ الْآيَةَ: {وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ} [الأحزاب: 37]،

اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر نازل ہونے والی کسی آیت کو چھپانا ہوتا تو اس آیت کو چھپاتے ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب یاد کرو جب تم فرماتے تھے اس سے جسے اللہ نے نعمت دی اور تم نے اسے نعمت دی کہ اپنی بی بی اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تم اپنے دل میں رکھتے تھے وہ جسے اللہ کو ظاہر کرنا منظور تھا اور تمہیں لوگوں کے طعنے کا اندیشہ تھا اور اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ اس کا خوف رکھو۔ (پ ۲۲ الاحزاب آیت ۳۷)

349 - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّهُ؟ فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللهِ لَقَدْ قَفَّ شَعَرِي لِمَا قُلْتَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَتَمُّ وَأَطْوَلُ

مسروق کہتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا: کیا حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ تو انہوں نے جواب میں کہا، سبحان اللہ! یہ بات سن کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں، تاہم داؤد سے مروی روایت زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

350 - وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: فَأَيْنَ قَوْلُهُ؟ {ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى فَأَوْحَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى} [النجم: 9] قَالَتْ: " إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيلُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِيهِ فِي صُورَةِ الرِّجَالِ، وَإِنَّهُ أَتَاهُ فِي هَذِهِ الْمَرَّةِ فِي صُورَتِهِ الَّتِي هِيَ صُورَتُهُ فَسَدَّ أُفُقَ السَّمَاءِ

مسروق بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی: ترجمہ کنزالایمان: پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اُتر آیا تو اس جلوے اور اس محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی (پ ۲۷ النجم آیت ۸،۱۰) تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا: اس سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں انسانی شکل میں حاضر ہوا کرتے تھے اس دفعہ وہ اپنی اصل

صورت میں دکھائی دیے کہ ان کے وجود نے آسمان کے افق کو بھر دیا تھا۔

351- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ، قَالَ: نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ

حضرت ابوذر بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ تعالیٰ کے رسول سے عرض کی، کیا آپ نے اپنے رب کا دیدار کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: وہ نور ہے، میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں؟

352- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي ح، وَحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ، لَوْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: عَنْ أَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْأَلُهُ؟ قَالَ: كُنْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ؟ قَالَ أَبُو ذَرٍّ: قَدْ سَأَلْتُ، فَقَالَ: رَأَيْتُ نُورًا

عبداللہ بن شقیق کہتے ہیں، میں نے حضرت ابوذر سے کہا، اگر مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل ہوتا تو میں آپ سے ایک سوال ضرور پوچھتا۔ حضرت ابوذر بولے، کون سا سوال تم پوچھتے؟ تو میں بولا، میں آپ سے پوچھتا، کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ ابوذر بولے، یہ سوال میں نے آپ سے کیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے نور دیکھا تھا۔

353- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ، فَقَالَ: "إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ،

حضرت ابو موسیٰ بیان کرتے ہیں، ایک روز نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر ہمیں پانچ باتیں بتائیں: (۱) اللہ تعالیٰ سوتا نہیں ہے اور سونا اس کی شان کے لائق بھی نہیں ہے۔ (۲) وہ میزان کو جھکاتا بھی ہے اور انہیں اٹھاتا بھی ہے۔ (۳) رات کا عمل صبح ہونے سے پہلے اور روز کا عمل رات ہونے سے پہلے اس کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے۔ (۴) اس کا حجاب نور ہے یا آگ ہے اگر اس حجاب کو ہٹا دیا جائے تو اس کی ذات کے انوار تمام مخلوق کو

353- صحیح بخاری:2793، مسند احمد:19649، مستدرک للحاکم:8294

حِجَابُهُ النُّورُ - وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: النَّارُ - لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ ". وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَلَمْ يَقُلْ: حَدَّثَنَا.

جلا دیں گے۔

354- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ: مِنْ خَلْقِهِ وَقَالَ: حِجَابُهُ النُّورُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، اس میں پانچ کی بجائے چار باتیں بتانے کا ذکر ہے۔ اور اس میں مخلوق (کے جلنے کا تذکرہ نہیں) کا صرف یہ ہے کہ اس کا حجاب نور ہے۔

355- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْبَعٍ: إِنَّ اللهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَرْفَعُ الْقِسْطَ وَيَخْفِضُهُ، وَيُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ النَّهَارِ بِاللَّيْلِ، وَعَمَلُ اللَّيْلِ بِالنَّهَارِ

حضرت ابوموسیٰ یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

73- بَابُ إِثْبَاتِ رُؤْيَةِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْآخِرَةِ رَبَّهُمْ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى

اس کے ثبوت کہ اہل ایمان آخرت میں اپنے رب کا دیدار کریں گے

356- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، وَأَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ،

حضرت عبداللہ بن قیس اپنے والد سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: دو جنتیں، ان کے تمام برتن، ان میں موجود تمام چیزیں چاندی کی ہیں، دو جنتیں، ان کے برتن، ان میں موجود تمام چیزیں سونے کی ہیں، اہلِ جنت اور ان کے رب کے درمیان اللہ تعالیٰ کی ذات

356- صحیح بخاری:7006' سنن ابن ماجہ:186' مسند احمد:19697' مستدرک للحاکم:3772

عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا، وَمَا فِيهِمَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِدَاءُ الْكِبْرِيَاءِ عَلَى وَجْهِهِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ

کی کبریائی کی چادر حائل ہوگی اور یہ جنتِ عدن میں ہوگا۔

357- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ صُهَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: تُرِيدُونَ شَيْئًا أَزِيدُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوهَنَا؟ أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ، وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ؟ قَالَ: فَيَكْشِفُ الْحِجَابَ، فَمَا أُعْطُوا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَى رَبِّهِمْ عَزَّ وَجَلَّ".

حضرت صہیب نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جب اہل جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اگر تمہاری کوئی خواہش ہو، تو میں پوری کر دیتا ہوں، تو جنتی عرض کریں گے نبی ﷺ فرماتے ہیں (اللہ تعالیٰ) اس وقت حجاب اٹھائے گا اور اہل جنت کے نزدیک اپنے رب کے دیدار سے زیادہ بہترین نعمت اور کوئی نہیں ہوگی۔

358- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: {لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَى وَزِيَادَةٌ} [يونس:26]

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، پھر نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ترجمہ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔ (پ ۱۱ یونس آیت ۲۶)

359- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، بعض حضرات نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی، یا

-357 سنن ترمذی:2552' مسند احمد:18961' مستدرک للحاکم:276

-359 صحیح بخاری:547' سنن ترمذی:2554' سنن دارمی:2801' صحیح ابن حبان:6141' سنن بیہقی:2015' معجم الکبیر:2225

شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ، كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ الشَّمْسَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ الْقَمَرَ، وَيَتَّبِعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي صُورَةٍ غَيْرِ صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ، هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَيَأْتِيهِمُ اللهُ تَعَالَى فِي صُورَتِهِ الَّتِي يَعْرِفُونَ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتَّبِعُونَهُ وَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَيْ جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَنَا وَأُمَّتِي أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ إِلَّا الرُّسُلُ، وَدَعْوَى الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمُ السَّعْدَانَ؟ " قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ

رسول اللہ ﷺ! کیا ہم بروز قیامت اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا چودہویں رات میں تمہیں چاند دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی نہیں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اگر آسمان پر کوئی بادل نہ ہو، تو کیا تمہیں سورج دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کی، نہیں! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح تم اپنے رب کا دیدار کرو گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا کر کے یہ حکم دے گا جو جس کی عبادت کرتا تھا، آج اسی کے پیچھے جائے گا، جو سورج کی عبادت کرتا تھا، آج وہ اسی کے پاس جائے اور جو چاند کی عبادت کرتا تھا، آج وہ اسی کے پاس جائے جو بتوں کی عبادت کرتا تھا، آج وہ انہی کے پاس جائے۔ آخر کار صرف یہ امت باقی رہ جائے گی، جس میں منافقین بھی شامل ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایک غیر مانوس صورت میں ظاہر ہوگا تو وہ کہیں گے، ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں، ہم اس وقت تک یہیں ہیں جب تک ہمیں اپنے رب دیدار نصیب نہ ہوا اور ہم اسے پہچان نہ لیں، اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے سامنے مانوس صورت میں ظاہر ہوگا تو وہ کہیں گے تو ہی ہمارا رب ہے اور یوں وہ لوگ اپنے رب کی جانب متوجہ ہو جائیں گے۔ جہنم پر پل صراط قائم کیا جائے گا تو میں اور میری امت سب سے پہلے اس پر سے گزریں گے، اس روز انبیاء کے علاوہ کسی اور کو بولنے کا حوصلہ نہیں ہوگا اور انبیاء

قَالَ: " فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا قَدْرُ عِظَمِهَا إِلَّا اللهُ. تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ. فَمِنْهُمُ الْمُؤْمِنُ بَقِيَ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمُ الْمُجَازَى حَتَّى يُنَجَّى، حَتَّى إِذَا فَرَغَ اللهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَأَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ بِرَحْمَتِهِ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مِمَّنْ أَرَادَ اللهُ تَعَالَى أَنْ يَرْحَمَهُ مِمَّنْ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. فَيَعْرِفُونَهُمْ فِي النَّارِ، يَعْرِفُونَهُمْ بِأَثَرِ السُّجُودِ، تَأْكُلُ النَّارُ مِنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، حَرَّمَ اللهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ وَقَدِ امْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ مِنْهُ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللهُ تَعَالَى مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّارِ وَهُوَ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ، فَإِنَّهُ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا، وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا، فَيَدْعُو اللهَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدْعُوَهُ، ثُمَّ يَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ، وَيُعْطِي رَبَّهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ مَا شَاءَ اللهُ، فَيَصْرِفُ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ عَلَى الْجَنَّةِ وَرَآهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، قَدِّمْنِي إِلَى

کی زبانوں پر بھی یہی ہوگا، اللہ! آپ نے فرمایا: وہ آنکڑے ''سعدان'' کے کانٹوں کی طرح ہوں گے جن کے حجم کے متعلق اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں جان سکتا۔ وہ کانٹے لوگوں کے اعمال کے مطابق انہیں اچک لیں گے، اہل ایمان اپنے عمل کی بدولت محفوظ رہیں گے بعض لوگ جہنم میں گریں گے اور نجات پانے تک اس میں رہیں گے، پھر جب اللہ تعالیٰ لوگوں کے حساب کتاب کو ختم کر دے گا اور پھر اپنی رحمت سے مخصوص جہنمیوں کو جہنم سے نجات عطا کرنے کا ارادہ کرے گا تو وہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو شخص کسی کو اللہ کا شریک نہیں سمجھتا تھا، اسے جہنم سے نکال دیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی وحدانیت کے قائل تھے، فرشتے جہنم میں انہیں ان کے سجدوں کے نشانات سے پہچان لیں گے کیونکہ جہنم کی آگ سجدے کے نشان کے علاوہ ہر چیز کو ختم کر دیتی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہنم پر یہ بات حرام کردی ہے، وہ سجدے کے نشان کو مٹا دے، جب ان کے جسم جل کر راکھ ہو چکے ہوں گے، اس وقت انہیں جہنم سے نکالا جائے گا اور ان پر آب حیات ڈالا جائے گا، ان کی بدولت یہ اس طرح اٹھ کھڑے ہوں گے جیسے کیچڑ میں کوئی بیج باہر آ جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے فیصلے فرما لے گا تو ایک شخص باقی رہ جائے گا جس کا رخ جہنم کی جانب ہوگا، یہ وہ شخص ہوگا جس نے سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونا ہے۔ وہ دعا کرے گا، اے میرے رب! تو میرا رخ جہنم کی جانب سے پھیر دے کیونکہ اس کی بدبو مجھے تکلیف دیتی ہے اور اس کی تپش

بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ لَا تَسْأَلُنِي غَيْرَ الَّذِي أَعْطَيْتُكَ، وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، مَا أَغْدَرَكَ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَقُولَ لَهُ: فَهَلْ عَسَيْتَ إِنْ أَعْطَيْتُكَ ذَلِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَهُ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ. فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ اللهُ مِنْ عُهُودٍ وَمَوَاثِيقَ، فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا قَامَ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ انْفَهَقَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، فَرَأَى مَا فِيهَا مِنَ الْخَيْرِ وَالسُّرُورِ، فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ يَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ عُهُودَكَ وَمَوَاثِيقَكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ مَا أُعْطِيتَ؟ وَيْلَكَ يَا ابْنَ آدَمَ. مَا أَغْدَرَكَ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ، فَلَا يَزَالُ يَدْعُو اللهَ حَتَّى يَضْحَكَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ اللهُ مِنْهُ قَالَ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِذَا دَخَلَهَا قَالَ اللهُ لَهُ: تَمَنَّهْ، فَيَسْأَلُ رَبَّهُ وَيَتَمَنَّى حَتَّى إِنَّ اللهَ لَيُذَكِّرُهُ مِنْ كَذَا وَكَذَا، حَتَّى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ ".
قَالَ عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ حَدِيثِهِ شَيْئًا، حَتَّى إِذَا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ اللهَ قَالَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ: وَمِثْلُهُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ مَعَهُ، يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا حَفِظْتُ إِلَّا

مجھے جلا رہی ہے۔ وہ دعا مانگتا رہے گا، اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، اگر میں تیری خواہش کو پورا کردوں تو تم مجھ سے کوئی اور سوال نہیں کروگے، وہ شخص عرض کرے گا، میں اس کے علاوہ اور کوئی سوال نہیں کروں گا، پھر اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کئی مرتبہ اس سے عہد لے گا اور پھر اس کا چہرہ جہنم کی جانب سے موڑ دے گا۔ جب اس کا رخ جنت کی جانب ہوگا تو وہ شخص ایک خاص مدت تک اللہ کی مشیت کے مطابق خاموش رہے گا، پھر عرض کرے گا، اے میرے رب! مجھے جنت کے دروازے تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تم تو نے مجھ سے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ اگر میں نے تیری سابقہ خواہش پوری کردی تو تم مزید کوئی خواہش نہیں کروگے؟ اے آدم کے بیٹے! تم پر افسوس ہے، تم نے وعدہ خلافی کی ہے، مگر وہ شخص یہی دعا کرتا رہے گا، آخر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اگر میں نے تمہاری یہ خواہش پوری کردی تو تم مزید کوئی خواہش ظاہر نہیں کروگے؟ وہ بندہ اقرار کرے گا کہ تیری عزت کی قسم! میں دوبارہ ایسا نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق کئی دفعہ اس سے یہ عہد لے گا اور اسے جنت کے دروازے تک پہنچادے گا۔ جب وہ شخص جنت کے دروازے پر کھڑا ہوگا تو اسے جنت دکھائی دے گی اس میں موجود سرور اور خیر اسے دکھائی دیں گے، وہ مشیت الٰہی کے مطابق کچھ عرصہ خاموش رہے گا، پھر دعا کرے گا، اے میرے رب! مجھے جنت میں داخل کردے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، کیا تو نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ مزید کوئی سوال

قَوْلَهُ: ذَلِكَ لَكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ . قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ أَنِّي حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ: ذَلِكَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ . قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَذَلِكَ الرَّجُلُ آخِرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ.

نہیں کرے گے؟ اے آدم کے بیٹے! تم پر افسوس ہے، تم نے دوبارہ وعدہ خلافی کی ہے، تو وہ بندہ عرض کرے گا، میں بد بخت ترین شخص نہیں بننا چاہتا، وہ بندہ یہی دعا مانگتا رہے گا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس پر (اپنی شان کے مطابق) مسکرادے گا جب اللہ تعالیٰ اس پر مسکرادے گا تو اسے حکم دے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ جب اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا تو اس سے فرمائے گا، کوئی خواہش کر، وہ بندہ اپنے رب سے مانگے گا اور اپنی خواہش کا اظہار کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے مختلف نعمتیں یاد کروائے گا جب اس کی تمام تمنائیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ سب کچھ اور اس کی طرح مزید میں نے تمہیں عطا کر دیا ہے۔ اس روایت کے آخر حصے کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صرف ''اس کی طرح مزید'' کے الفاظ ہیں جب کہ حضرت ابو سعید خدری فرماتے ہیں: مجھے نبی ﷺ کا یہ ارشاد اچھی طرح سے یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دس گناہ مزید عطا فرمائے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: یہ جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص ہوگا۔

360- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، بعض حضرات نے نبی ﷺ سے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کا دیدار

وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا، أَنَّ النَّاسَ قَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ

کریں گے؟ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

361- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ أَدْنَى مَقْعَدِ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ أَنْ يَقُولَ لَهُ: تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى، وَيَتَمَنَّى، فَيَقُولُ لَهُ: هَلْ تَمَنَّيْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّيْتَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جنت میں سب سے کم مقدار میں جگہ اسے نصیب ہوگی جسے اللہ تعالیٰ حکم دے گا، تم تمنا کرو، وہ تمنا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا، کیا تم نے تمنا کرلی؟ وہ عرض کرے گا، جی ہاں! اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم نے جو تمنا کی ہے، وہ اور اس کی طرح مزید تمہیں ملتا ہے۔

362- وَحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَاسًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ قَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ صَحْوًا لَيْسَ مَعَهَا سَحَابٌ؟ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ صَحْوًا لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں بعض حضرات نے یہ سوال کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم قیامت کے روز اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! دوپہر کے وقت جب آسمان پر کوئی بادل نہ ہو، چاند دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، جی نہیں! اسی طرح قیامت کے روز تم اللہ کا دیدار کرو گے۔ قیامت کے روز ایک منادی اعلان کرے گا: جو لوگ جس کی عبادت کرتے تھے، آج وہ اسی کے پاس چلے جائیں

362- صحیح بخاری: 6204، سنن ابن ماجہ: 179، صحیح ابن حبان: 7429، مسند ابویعلیٰ: 6360

قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: "مَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا، إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ لِيَتَّبِعْ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ مِنْ بَرٍّ وَفَاجِرٍ وَغُبَّرِ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عُزَيْرَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ: كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ قَالُوا: عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا، فَاسْقِنَا، فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللهِ، فَيُقَالُ لَهُمْ، كَذَبْتُمْ مَا اتَّخَذَ اللهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَيَقُولُونَ: عَطِشْنَا يَا رَبَّنَا، فَاسْقِنَا، قَالَ: فَيُشَارُ إِلَيْهِمْ أَلَا تَرِدُونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى جَهَنَّمَ كَأَنَّهَا سَرَابٌ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ تَعَالَى مِنْ

گے۔ پس اللہ تعالیٰ کے سوا دیگر باطل معبودوں یعنی بتوں وغیرہ کی عبادت کرنے والے جہنم میں ڈال دیئے جائیں گے اور صرف وہی لوگ باقی رہ جائیں گے، جو صرف اللہ کی عبادت کی کرتے تھے، خواہ وہ نیک ہوں یا گناہ گار ہوں۔ اہل کتاب میں بھی کچھ لوگ وہاں ہوں گے پہلے یہودیوں کو بلا کر پوچھا جائے گا، تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے (نعوذ باللہ) حضرت عزیر علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے، انہیں کہا جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیٹی، کوئی بیوی یا بیٹا نہیں ہے اب تم کیا چاہتے ہو؟ وہ جواب دیں گے، اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، تو ہمیں سیراب کردے تو انہیں اشارے سے بتایا جائے گا کہ تم ادھر کیوں نہیں جاتے؟ یوں انہیں اکٹھا کر کے جہنم کی جانب لے جایا جائے گا وہ جہنم انہیں سراب کی طرح محسوس ہوگی، جس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہوگا۔ آخر کار وہ اس میں گر جائیں گے۔ پھر عیسائیوں کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا، تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ وہ جواب دیں گے، ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے (نعوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عبادت کرتے تھے، ان سے کہا جائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی کوئی بیوی یا بیٹا نہیں ہے، پھر ان سے پوچھا جائے گا اب تم کیا چاہتے ہو، وہ جواب دیں گے، اے ہمارے رب! ہم پیاسے ہیں، تو ہمیں سیراب کردے تو انہیں اشارے سے بتایا جائے گا کہ تم وہاں کیوں نہیں

بَرٍّ وَفَاجِرٍ أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي أَدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا قَالَ: فَمَا تَنْتَظِرُونَ؟ تَتْبَعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، قَالُوا: يَا رَبَّنَا، فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا أَفْقَرَ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ لَا نُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، حَتَّى إِنَّ بَعْضَهُمْ لَيَكَادُ أَنْ يَنْقَلِبَ، فَيَقُولُ: هَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ آيَةٌ فَتَعْرِفُونَهُ بِهَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، فَيُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ لِلّٰهِ مِنْ تِلْقَاءِ نَفْسِهِ إِلَّا أَذِنَ اللهُ لَهُ بِالسُّجُودِ، وَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَسْجُدُ اتِّقَاءً وَرِيَاءً إِلَّا جَعَلَ اللهُ ظَهْرَهُ طَبَقَةً وَاحِدَةً، كُلَّمَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ خَرَّ عَلَى قَفَاهُ، ثُمَّ يَرْفَعُونَ رُءُوسَهُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِي صُورَتِهِ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلَى جَهَنَّمَ، وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَقُولُونَ: اللّٰهُمَّ سَلِّمْ، سَلِّمْ" قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَمَا الْجِسْرُ؟ قَالَ: "دَحْضٌ مَزِلَّةٌ، فِيهِ خَطَاطِيفُ وَكَلَالِيبُ وَحَسَكٌ تَكُونُ بِنَجْدٍ فِيهَا شُوَيْكَةٌ يُقَالُ لَهَا السَّعْدَانُ، فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ، وَكَالْبَرْقِ، وَكَالرِّيحِ، وَكَالطَّيْرِ،

جاتے یوں انہیں اکٹھا کر کے جہنم کی جانب لے جایا جائے گا، جو انہیں سراب کی طرح محسوس ہوگی، جس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہوگا۔ آخر کار وہ بھی جہنم میں گر جائیں گے۔ پھر وہاں صرف وہی نیک یا گناہ گار لوگ باقی رہ جائیں گے، جو صرف اللہ کی عبادت کیا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان کے سامنے ایسی صورت میں ظاہر ہوگا، جس سے وہ دنیا میں مانوس تھے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب تم کس بات کے منتظر ہو؟ ہر مخلوق اپنے معبود کے ساتھ جا چکی ہے۔ وہ لوگ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو نے ان لوگوں کو دنیا میں وہ نعمتیں عطا کی تھیں جن کی ہمیں شدید حاجت تھی، لیکن اس کے باوجود ہم ان لوگوں کے ساتھ نہیں ملے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہارا رب ہوں، وہ دو یا تین بار کہیں گے، ہم تم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں اور کسی کو اللہ کا شریک نہیں سمجھتے، اس وقت بعض لوگ ڈگمگانے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائے گا، کیا تمہیں ایسی کسی نشانی کا علم ہے جس سے تم اسے پہچان سکو؟ وہ جواب دیں گے، ہاں! اس وقت پنڈلی سے پردہ ہٹایا جائے گا۔ پس جو شخص دنیا میں اپنی پسند سے اللہ کی بارگاہ میں سربسجود ہوا کرتا تھا، اسے سجدے کی اجازت دی جائے گی، لیکن جو شخص ریاکاری یا کسی دنیاوی خوف کے سبب اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ اس کی کمر کو تختے کی طرح کر دے گا، وہ جب بھی سجدے میں جانے کی کوشش کرے گا، پیٹھ کے بل گر جائے گا۔ پھر وہ لوگ سجدے سے سر کو اٹھائیں گے تو جس صورت میں

وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ، فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ، وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ، وَمَكْدُوسٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، حَتَّى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلَّهِ فِي اسْتِقْصَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ، يَقُولُونَ: رَبَّنَا كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ، فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا قَدِ أَخَذَتِ النَّارُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ، وَإِلَى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ، فَيَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا أَحَدًا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا، ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا مِمَّنْ أَمَرْتَنَا أَحَدًا، ثُمَّ يَقُولُ: ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ: رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا ". وَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ

انہوں نے پہلی بار اللہ کا دیدار کیا تھا، وہ اس وقت تبدیل ہو چکی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میں تمہارا رب ہوں، وہ اعتراف کریں گے تو ہی ہمارا رب ہے۔ پھر جہنم کے اوپر پل صراط قائم کیا جائے گا اور شفاعت کی اجازت دی جائے گی اس وقت سب لوگ یہی کہہ رہے ہوں گے، اے اللہ! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔ عرض کی گئی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ پل کیسا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ پھسلن والا ہوگا اور اس میں نوکیلے آنکڑے لگے ہوں گے، جو سعدان جھاڑی کے کانٹوں کی طرح ہوں گے۔ جب اہلِ ایمان اس پر سے گزریں گے تو بعض پلک جھپکتے ہی گزر جائیں گے اور بعض بجلی کے کوندے، بعض ہوا، بعض پرندوں اور بعض تیز رفتار گھوڑوں اور اونٹوں کی طرح اس پر سے گزر جائیں گے۔ بعض لوگ صحیح سلامت، بعض کانٹوں پر الجھ کر اور بعض زخمی ہو کر پار پہنچیں گے، بعض جہنم میں گرنے کے بعد پار پہنچیں گے، حتیٰ کہ ہر اہل ایمان جہنم سے نجات پا جائے گا۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، کوئی بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے اپنا حق وصول کرنے کے لیے اس طرح تکرار نہیں کرتا، جیسے قیامت کے روز اہل ایمان جہنم میں رہ جانے والے اہل ایمان کے متعلق کریں گے، وہ کہیں گے، اے ہمارے رب! یہ لوگ ہمارے ساتھ روزہ رکھا کرتے تھے، نمازیں پڑھتے اور حج کیا کرتے تھے، انہیں حکم ملے گا، تم جسے جانتے ہو انہیں (جہنم سے) نکال کر لے جاؤ، ان جنتیوں پر جہنم کی آگ کو حرام کر دیا جائے گا اور وہ بہت

الْخُدْرِيُّ يَقُولُ: إِنْ لَمْ تُصَدِّقُونِي بِهَذَا الْحَدِيثِ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضَاعِفْهَا وَيُؤْتِ مِنْ لَدُنْهُ أَجْرًا عَظِيمًا﴾ [النساء: 40] ، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: شَفَعَتِ الْمَلَائِكَةُ، وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ، وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ، وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ، فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ، فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا، فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهَرٍ فِي أَفْوَاهِ الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ: نَهَرُ الْحَيَاةِ، فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، أَلَا تَرَوْنَهَا تَكُونُ إِلَى الْحَجَرِ، أَوْ إِلَى الشَّجَرِ، مَا يَكُونُ إِلَى الشَّمْسِ أُصَيْفِرُ وَأُخَيْضِرُ، وَمَا يَكُونُ مِنْهَا إِلَى الظِّلِّ يَكُونُ أَبْيَضَ؟ " فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَأَنَّكَ كُنْتَ تَرْعَى بِالْبَادِيَةِ، قَالَ: " فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ، يَعْرِفُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ هَؤُلَاءِ عُتَقَاءُ اللَّهِ الَّذِينَ أَدْخَلَهُمُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ، وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ، ثُمَّ يَقُولُ: ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَمَا رَأَيْتُمُوهُ فَهُوَ لَكُمْ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا، أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ، فَيَقُولُ: لَكُمْ عِنْدِي أَفْضَلُ مِنْ هَذَا، فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا، أَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ هَذَا؟ فَيَقُولُ: رِضَايَ، فَلَا أَسْخَطُ

سے ایسے لوگوں کو جہنم سے نکال کر لے جائیں گے جنہیں نصف پنڈلی یا گھٹنوں تک عذاب ہو رہا تھا پھر وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! تو نے جن لوگوں کے متعلق ہمیں اجازت دی تھی، ان میں سے کوئی ایک بھی اب جہنم میں باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، واپس جاؤ اور جس شخص کے دل میں ایک دینار کے وزن جتنا بھی بھلائی ملے، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ دوبارہ بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے، پھر عرض کریں گے، اے ہمارے رب! جن لوگوں کے متعلق تو نے حکم فرمایا تھا، ان میں سے کوئی ایک باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم فرمائے گا، واپس جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار کے وزن جتنا بھی بھلائی ملے، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ پھر بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے، پھر عرض کریں گے، اے ہمارے رب! جن لوگوں کے متعلق تو نے حکم فرمایا تھا، ان میں سے کوئی ایک باقی نہیں رہا۔ اللہ تعالیٰ انہیں حکم دے گا، واپس جاؤ اور جس کے دل میں نصف دینار جتنا بھی بھلائی ملے، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ پھر بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے، پھر عرض کریں گے، اے ہمارے رب! جس لوگوں کے بارے میں تو نے حکم فرمایا تھا، ہم نے ان میں سے کوئی ایک بھی باقی نہیں رہنے دیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم واپس جاؤ اور جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی بھلائی ہو، اسے نکال کر لے جاؤ، وہ پھر بہت سے لوگوں کو نکال کر لے جائیں گے اور عرض کریں گے اب ہم نے جہنم میں کوئی بھلائی باقی نہیں رہنے

عَلَيْكُمْ بَعْدَهٗ أَبَدًا".

دی۔ حضرت ابو سعید خدری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے، اگر تم اس حدیث کے متعلق میری تصدیق نہیں کرتے تو قرآن کی آیت پڑھ لو: (ترجمہ:) "اللہ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا اگر کوئی ایک نیکی کرے تو اللہ اُسے دو چند کرتا ہے اور پھر اپنی طرف سے بڑا اجر عطا فرماتا ہے" پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرشتے شفاعت کر چکے ہیں، انبیاء شفاعت کر چکے ہیں، اہلِ ایمان شفاعت کر چکے ہیں، اب صرف "ارحم الراحمین" کی ذات باقی رہ گئی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اپنا دستِ قدرت جہنم میں داخل فرمائے گا اور ان لوگوں کو باہر نکال دے گا جنہوں نے کبھی کوئی بھلائی نہیں کی، وہ لوگ کوئلہ بن چکے ہوں گے، اللہ تعالیٰ انہیں جہنم کے دروازے پر موجود نہر میں ڈالے گا جسے نہرِ حیات کہا جاتا ہے، وہ وہاں سے اسی طرح نکلیں گے، جیسے کیچڑ میں سے بیج اگ جاتا ہے۔ کیا تم نے غور کیا ہے کہ جو بیج پتھر یا درخت کے پاس ہو اور اس کا رخ سورج کی جانب ہو اس کا رنگ پیلا یا سبز ہوتا ہے اور جو بیج سائے کی جانب ہو اس کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یوں محسوس ہوتا ہے جیسے آپ جنگل میں جانور چراتے رہے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید ارشاد فرمایا: وہ اس نہر سے موتیوں کی طرح نکلیں گے۔ ان کی گردنوں میں سونے کے پٹے ہوں گے، اہل جنت پہچان لیں گے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جہنم سے) آزاد ہوں گے اور اللہ نے انہیں ان کے کسی نیک یا بھلے عمل کے بغیر جنت میں

363۔ قَالَ مُسْلِمٌ: قَرَأْتُ عَلَى عِيسَى بْنِ حَمَّادٍ زُغْبَةَ الْمِصْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ فِي الشَّفَاعَةِ، وَقُلْتُ لَهُ: أُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْكَ أَنَّكَ سَمِعْتَ مِنَ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لِعِيسَى بْنِ حَمَّادٍ: أَخْبَرَكُمُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَرَى رَبَّنَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ إِذَا كَانَ يَوْمٌ صَحْوٌ قُلْنَا: لَا. وَسُقْتُ الْحَدِيثَ حَتَّى انْقَضَى آخِرُهُ وَهُوَ نَحْوُ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ. وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا قَدَمٍ قَدَّمُوهُ. فَيُقَالُ لَهُمْ: لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلُهُ مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: بَلَغَنِي أَنَّ الْجِسْرَ أَدَقُّ مِنَ الشَّعْرَةِ، وَأَحَدُّ مِنَ السَّيْفِ، وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ، فَيَقُولُونَ:

داخل کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جنت میں داخل ہو جاؤ وہاں تم جو بھی نعمت دیکھو گے، وہ تمہاری ملکیت ہوگی، وہ لوگ عرض کریں گے، اسے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا نہیں کیا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میرے ہاں تمہارے لیے اس سے بہتر نعمتیں موجود ہیں، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! اس سے افضل نعمت اور کیا ہوسکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، میری رضا، آج کے بعد میں تم پر کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

حضرت ابوسعید خدری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، ہم نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم اپنے رب کا دیدار کریں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب روز صاف ہو، تو کیا سورج کو دیکھنے میں وقت ہوتی ہے؟ ہم نے عرض کی، نہیں۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''تم جو بھی نعمت دیکھو گے، وہ اور اس کی طرح مزید تمہاری ملکیت ہوگی۔ '' حضرت ابوسعید خدری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، مجھے یہ حدیث معلوم ہوئی ہے کہ ''پل صراط بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں: ''اے ہمارے رب! تو نے ہمیں وہ کچھ عطا کیا ہے، جو تمام جہانوں میں کسی کو عطا نہیں کیا''۔

رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ وَمَا بَعْدَهُ". فَأَقَرَّ بِهِ عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ.

364- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ بِإِسْنَادِهِمَا نَحْوَ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَقَدْ زَادَ وَنَقَصَ شَيْئًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم یہ کچھ لفظی اختلاف اور کمی وبیشی کے ساتھ مروی ہے۔

74- بَابُ إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ وَإِخْرَاجِ الْمُوَحِّدِينَ مِنَ النَّارِ

شفاعت کا اثبات اور توحید کے قائلین کو جہنم سے نکالنا

365- وَحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يُدْخِلُ اللهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ بِرَحْمَتِهِ، وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ: انْظُرُوا مَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ، فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا حُمَمًا قَدِ امْتَحَشُوا، فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرِ الْحَيَاةِ، أَوِ الْحَيَا، فَيَنْبُتُونَ فِيهِ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ إِلَى جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَوْهَا كَيْفَ تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً؟".

حضرت ابوسعید خدری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ جب اپنی رحمت کے سبب اہل جنت کو جنت میں داخل کر دے گا اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل کر دے گا، پھر حکم دے گا، ڈھونڈو! جس شخص کے دل میں تمہیں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ملے، اسے نکال دو۔ پس ان جہنمیوں کے کوئلہ جسموں کو آگ میں سے نکالیں گے اور "دریائے حیات" میں ڈال دیں گے جس سے وہ اس طرح نکلیں گے جیسے سیلابی کیچڑ میں سے بیج اگ جاتا ہے۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ کس طرح وہ زردی مائل شکل میں اگ جاتا ہے۔

366- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، ح، وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ مختلف ہیں، یہاں بیج کے اگنے کی بجائے

365- صحیح بخاری: 6182، مسند احمد: 16022، مسند ابو یعلی: 1175

بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: فَيُلْقَوْنَ فِي نَهَرٍ يُقَالُ لَهُ: الْحَيَاةُ، وَلَمْ يَشُكَّا، وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْغُثَاءَةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، وَفِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ: كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِئَةٍ - أَوْ حَمِيلَةِ السَّيْلِ

کوڑے کے اگنے کا ذکر ہے۔

367 - وَحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا، فَإِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ، وَلَكِنْ نَاسٌ أَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوبِهِمْ - أَوْ قَالَ بِخَطَايَاهُمْ - فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحْمًا، أُذِنَ بِالشَّفَاعَةِ، فَجِيءَ بِهِمْ ضَبَائِرَ ضَبَائِرَ، فَبُثُّوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ قِيلَ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ، فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْحِبَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ". فَقَالَ: رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، كَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ بِالْبَادِيَةِ.

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ اہل جہنم جو ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، وہ وہاں نہ تو موت کا شکار ہوں گے اور نہ ہی زندوں میں ہوں گے، تاہم بعض لوگ اپنے گناہوں کی بدولت بھی جہنم میں جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان پر موت طاری کر دے گا جب وہ جل کر کوئلہ ہو جائیں گے اس وقت (ان کی) شفاعت کی اجازت ملے گی پھر انہیں گروہ در گروہ لا کر جنت کی نہروں میں ڈالا جائے گا اور پھر حکم ہوگا اے اہل جنت! ان پر پانی ڈالو یوں زندہ ہوں گے جیسے بیج پیدا ہوتا ہے۔ وہ بیج جو کسی بہتے پانی کی جگہ میں پڑا ہو یوں لگتا ہے جیسے نبی ﷺ نے جنگل میں بھی خاصا وقت گزارا ہے۔

368 - وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

367- سنن ابن ماجہ: 4309' مسند احمد: 11092' مسند ابو یعلیٰ: 1370

وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَى قَوْلِهِ: " فِي حَمِيلِ السَّيْلِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

369- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبِيدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْوًا، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ. فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ "، قَالَ: " فَيَأْتِيهَا، فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى، فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ، وَجَدْتُهَا مَلْأَى، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا - أَوْ إِنَّ لَكَ عَشَرَةَ أَمْثَالِ الدُّنْيَا - "، قَالَ: " فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي - أَوْ أَتَضْحَكُ بِي - وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ ".

قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: " فَكَانَ يُقَالُ: ذَاكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً "

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں جانتا ہوں کہ جہنم سے نکلنے والا اور جنت میں داخل ہونے والا سب سے آخری شخص کون ہوگا، وہ شخص جو سرین کے بل گھسٹتا ہوا جہنم سے نکلے گا، اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: جب وہ جنت کے پاس آئے گا تو اسے یوں محسوس ہوگا، جیسے جنت بھر چکی ہے وہ پلٹ کر عرض کرے گا، اے میرے رب! وہ تو بھر چکی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ دوبارہ جنت کے پاس آئے گا اور یہ محسوس کرے گا کہ وہ بھر چکی ہے، پلٹ کر وہ دوبارہ عرض کرے گا، اے میرے رب! اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ حکم دے گا، جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، تمہیں دنیا کی طرح اور اس کا دس گنا مزید دنیا جیسا دس گنا عطا کیا جاتا ہے۔ وہ بندہ عرض کرے گا کیا تو مجھ سے مذاق فرما رہا ہے؟ کیا تو میرے ساتھ استہزا فرما رہا ہے؟ حالانکہ تو بادشاہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے خود دیکھا ہے کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا مسکرائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک داڑھیں نظر آنے لگیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کسی

369- صحیح بخاری: 7073، سنن ابن ماجہ: 4339، صحیح ابن حبان: 7430، معجم الکبیر: 7669

370- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ، رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا، فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ "، قَالَ: " فَيَذْهَبُ فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ، فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ، فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى، فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا "، قَالَ: " فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ "، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

371- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " آخِرُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ رَجُلٌ، فَهُوَ يَمْشِي مَرَّةً، وَيَكْبُو مَرَّةً، وَتَسْفَعُهُ النَّارُ مَرَّةً، فَإِذَا مَا جَاوَزَهَا الْتَفَتَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِي نَجَّانِي مِنْكِ، لَقَدْ أَعْطَانِي اللهُ شَيْئًا مَا أَعْطَاهُ أَحَدًا مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ، فَتُرْفَعُ لَهُ

جنتی ہو ... [illegible]

حضرت عبداللہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے علوم ہے کہ جہنمیوں میں سے سب سے آخر میں نکلنے والا شخص کون ہے؟ وہ شخص ... جہنم میں سے نکلے گا، اسے حکم ہوگا جاؤ اور جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ جنت میں جائے گا اور دیکھے گا کہ لوگ اپنے مخصوص مقامات پر قیام کر چکے ہیں اس سے پوچھا جائے گا، کیا تمہیں وہ زمانہ یاد ہے، جو تم (جہنم میں) گزار کر آئے ہو؟ وہ جواب دے گا ہاں! تو اسے کہا جائے گا۔ اب تم کوئی آرزو کرو، وہ آرزو کرے گا، اسے بتایا جائے گا کہ تمہاری تمنا اور دنیا سمیت دس گناہ نعمتیں عطا کی جاتی ہیں، تو وہ کہے گا: اے رب! اے رب! کیا تو مجھ سے مذاق فرما رہا ہے، حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ مسکراہٹ کے دوران آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہوگئیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والا شخص گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا آئے گا، جہنم کی آگ اس کی جانب لپکے گی جب وہ جہنم سے باہر آجائے گا تو جہنم کی جانب دیکھ کر کہے گا، بابرکت ہے، وہ ذات جس نے مجھ کو اس سے نجات عطا کی، اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت عطا کی ہے، جو اولین و آخرین میں سے کسی کو عطا نہیں کی پھر ایک درخت اس کی جانب بڑھایا

371- صحیح بخاری: 7073، سنن ابن ماجہ: 4339، صحیح ابن حبان: 7430، معجم الکبیر: 7669

شَجَرَةٌ فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ فَلِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا ابْنَ آدَمَ، لَعَلِّي إِنْ أَعْطَيْتُكَهَا سَأَلْتَنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ. وَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ، فَيُدْنِيهِ مِنْهَا. فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَى. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا، وَأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا. لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: لَعَلِّي إِنْ أَدْنَيْتُكَ مِنْهَا تَسْأَلُنِي غَيْرَهَا. فَيُعَاهِدُهُ أَنْ لَا يَسْأَلَهُ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهِ. فَيُدْنِيهِ مِنْهَا فَيَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا، وَيَشْرَبُ مِنْ مَائِهَا. ثُمَّ تُرْفَعُ لَهُ شَجَرَةٌ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ هِيَ أَحْسَنُ مِنَ الْأُولَيَيْنِ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْنِنِي مِنْ هَذِهِ لِأَسْتَظِلَّ بِظِلِّهَا، وَأَشْرَبَ مِنْ مَائِهَا. لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ، أَلَمْ تُعَاهِدْنِي أَنْ لَا تَسْأَلَنِي غَيْرَهَا. قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ. هَذِهِ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا. وَرَبُّهُ يَعْذِرُهُ لِأَنَّهُ يَرَى مَا لَا صَبْرَ لَهُ عَلَيْهَا. فَيُدْنِيهِ مِنْهَا. فَإِذَا أَدْنَاهُ مِنْهَا فَيَسْمَعُ أَصْوَاتَ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَدْخِلْنِيهَا. فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ؟ أَيُرْضِيكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا.

جائے گا، وہ دعا کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت سے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھوں اور اس کا رس پیا کروں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! اگر میں نے تمہارا یہ سوال پورا کر دیا تو تم مزید کوئی اور مانگ کرو گے؟ وہ عرض کرے گا، نہیں اے میرے رب! اور پھر وہ یہ عہد کرے گا کہ وہ اس سے مزید مزید کوئی سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر قبول فرمائے گا کیونکہ اس نے وہ چیز دیکھی ہے جس پر وہ صبر نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت سے قریب لائے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوب صورت ہوگا، وہ دعا کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کا رس پیا کروں اور اس کے سائے سے لطف اندوز ہوسکوں اس کے علاوہ میں اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم کے بیٹے! کیا تو نے میرے ساتھ یہ عہد نہیں کیا تھا کہ تو مزید کوئی سوال نہیں کرے گا، اگر میں نے تیری یہ فرمائش پوری کر دی تو تو نیا سوال لے کر آجائے گا، وہ بندہ یہ عہد کرے گا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کے علاوہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کرے گا کیونکہ اس شخص نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر صبر نہ کر سکا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کر دے گا، وہ اس درخت کے سائے میں بیٹھے گا اس کا رس پیئے گا۔ پھر جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت اسے دکھائی دے گا جو پہلے درختوں سے زیادہ خوب صورت ہوگا۔ وہ بندہ دعا

قَالَ: يَارَبِّ، أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ ". فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: أَلَا تَسْأَلُونِي مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ، قَالَ: هَكَذَا ضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: " مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِينَ حِينَ قَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّي وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ؟ فَيَقُولُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ، وَلَكِنِّي عَلَى مَا أَشَاءُ قَادِرٌ "

کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت کے نزدیک کردے تاکہ میں اس کے سائے میں بیٹھ سکوں اور اس کا رس پیئوں، میں اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے ابن آدم! کیا تو نے میرے ساتھ یہ عہد نہیں کیا تھا کہ مزید کوئی سوال نہیں کرے گا، وہ عرض کرے گا ہاں! اے میرے رب! بس اب اس کے علاوہ میں مزید کوئی سوال نہیں کروں گا، اللہ تعالیٰ اس کا یہ عذر قبول کرے گا کیونکہ اس نے وہ نعمت دیکھی جسے دیکھ کر وہ صبر نہیں کر سکا، اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے نزدیک کر دے گا۔ جب وہ اس درخت کے نزدیک پہنچ جائے گا تو اسے اہل جنت کی آوازیں سنائی دیں گی تو وہ دعا کرے گا کہ اے میرے رب! مجھے اس میں داخل کردے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے ابن آدم! تیری آخری حد کیا ہے؟ کیا تو اس بات سے راضی ہو جائے گا کہ تجھے دنیا اور اس سمیت دنیا جتنی مزید نعمتیں عطا کر دی جائیں۔ وہ کہے گا، اے میرے رب! کیا تو میرے ساتھ مذاق فرما رہا ہے، حالانکہ تو تمام جہانوں کا رب ہے۔ یہ بیان کرتے ہوئے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسکرا دیئے اور بولے، کیا تم یہ نہیں پوچھو گے کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ آپ کے شاگردوں نے عرض کی: آپ کیوں مسکرائے ہیں، تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس طرح مسکرا دیئے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیوں مسکراتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بھی (اپنی

شان کے مطابق) مسکرادے گا اور فرمائے گا، میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا، میں جو چاہوں کر سکتا ہوں۔

372- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، رَجُلٌ صَرَفَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ قِبَلَ الْجَنَّةِ، وَمَثَّلَ لَهُ شَجَرَةً ذَاتَ ظِلٍّ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، قَدِّمْنِي إِلَى هَذِهِ الشَّجَرَةِ أَكُونُ فِي ظِلِّهَا" وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: فَيَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِينِي مِنْكَ؟ إِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ، وَزَادَ فِيهِ: "وَيُذَكِّرُهُ اللهُ، سَلْ كَذَا وَكَذَا، فَإِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللهُ: هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ". قَالَ: "ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ، فَتَدْخُلُ عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، فَتَقُولَانِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَاكَ لَنَا، وَأَحْيَانَا لَكَ". قَالَ: "فَيَقُولُ: مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيتُ"

حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قدر منزلت کے لحاظ سے اہل جنت میں سب سے کم تر درجہ اس شخص کا ہوگا، اللہ تعالیٰ جس کے چہرے کو جہنم سے موڑ کر جنت کی جانب کر دے گا، پھر اس کے سامنے سایہ دار درخت آئے گا، وہ دعا کرے گا، اے میرے رب! مجھے اس درخت کے نزدیک کر دے تاکہ میں اس کے سائے میں آجاؤں۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں، تاہم اس کا بعض آخری حصہ نہیں ہے بلکہ اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے یاد کروائے گا کہ تم فلاں فلاں چیز بھی مانگو جب اس کی تمنائیں پوری ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ سب اور اس کی طرح دس گنا مزید تیرا ہوا۔ پھر وہ شخص اپنے گھر میں داخل ہوگا، اس کی دو بیویاں، جو "حورعین" ہوں گی، س کے پاس آکر کہیں گی، اللہ کی ذات تمام تر تعریفوں کی حقیقی حقدار ہے، جس نے تمہیں ہمارے لیے اور ہمیں تمہارے لیے زندگی بخشی ہے، تو وہ شخص کہے گا جو کچھ مجھے ملا ہے، کسی کو بھی نہیں ملا ہوگا۔

373- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، وَابْنِ

شعبی بیان کرتے ہیں: میں نے مغیرہ شعبہ کو منبر پر یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ

-372 مسند احمد: 11232

-373 صحیح بخاری: 7073، صحیح ابن حبان: 7426، معجم الکبیر: 10339

أَبْجَرَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ رِوَايَةً - إِنْ شَاءَ اللهُ - ح، وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ طَرِيفٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ سَعِيدٍ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، يُخْبِرُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُهُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَحَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ، وَابْنُ أَبْجَرَ سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ - قَالَ سُفْيَانُ: رَفَعَهُ أَحَدُهُمَا، أُرَاهُ ابْنَ أَبْجَرَ - قَالَ: "سَأَلَ مُوسَى رَبَّهُ، مَا أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً، قَالَ: هُوَ رَجُلٌ يَجِيءُ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، فَيُقَالُ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، كَيْفَ وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ، وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ، فَيُقَالُ لَهُ: أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: لَكَ ذَلِكَ، وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ، وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ، وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ، قَالَ: رَبِّ، فَأَعْلَاهُمْ مَنْزِلَةً؟ قَالَ: أُولَئِكَ الَّذِينَ أَرَدْتُ غَرَسْتُ كَرَامَتَهُمْ بِيَدِي، وَخَتَمْتُ عَلَيْهَا، فَلَمْ تَرَ عَيْنٌ، وَلَمْ تَسْمَعْ أُذُنٌ، وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ".

السلام نے اپنے رب سے عرض کی، اہل جنت میں سب سے کم تر درجہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ اس شخص کا درجہ ہوگا جو اہل جنت کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا، اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ، وہ عرض کرے گا، اے میرے رب! ایسا کیسے ہو سکتا ہے جبکہ اہل جنت اپنے مخصوص مقامات تک پہنچ چکے ہیں اور اپنا اپنا حصہ وصول کر چکے ہیں، اسے کہا جائے گا، کیا تم اس بات سے راضی ہو؟ کہ تمہیں اتنی دی جائے جتنی دنیا کی بادشاہ کی مملکت ہوا کرتی تھی؟ وہ کہے گا، اے میرے رب! میں راضی ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اتنا حصہ تمہارا ہوا اور اس کے جتنا مزید اور ایک اور پھر ایک اور وہ پھر ایک اور مزید ان کے ساتھ ایک اور پانچویں دفعہ میں وہ بندہ عرض کرے گا، اے میرے رب! میں اس پر راضی ہوں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ اور اس جیسا دس گنا مزید تمہارا ہوا اور تمہیں وہ کچھ ملے گا جو تمہیں اچھا لگے اور پسند آئے، وہ بندہ کہے گا، میں راضی ہوں میرے رب! حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی: جنت میں بلند درجے کا کیا عالم ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جن کی عزت کو میں نے اپنے دستِ قدرت سے آراستہ کیا اور اس پر مہر لگا دی (انہیں حاصل ہونے والی نعمتیں نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں نہ کسی کان نے ان کے متعلق سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان کو اس کا گمان ہو سکتا ہے۔ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرم فرماتے ہیں) یہی بات قرآن نے یوں بیان کی ہے: ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان

قَالَ: وَمِصْدَاقُهُ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: " {فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ} [السجدة: 17] الْآيَةَ.

کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔ (پ ۲۱ السجدہ آیت ۱۷)

374- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ أَخَسِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْهَا حَظًّا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

امام شعبی کہتے ہیں، میں نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سب سے کمتر درجے کے مالک جنتی کے متعلق سوال کیا۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں۔

375- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ، وَآخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا، رَجُلٌ يُؤْتَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُقَالُ: اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ، وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهِ، فَيُقَالُ: عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا، وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: نَعَمْ، لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهِ أَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ، فَيُقَالُ لَهُ: فَإِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً، فَيَقُولُ: رَبِّ، قَدْ عَمِلْتُ أَشْيَاءَ لَا أَرَاهَا هَا هُنَا " فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابوذر سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں جانتا ہوں کہ جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے نکلنے والا سب سے آخر شخص کون ہے؟ وہ ایسا شخص ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا تو حکم ہوگا، اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کرو، کبیرہ گناہ ابھی رہنے دو، اس کے صغیرہ گناہ اس کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور اس پوچھا جائے گا کہ کیا تم نے فلاں فلاں دن یہ گناہ کیا تھا اور فلاں فلاں دن یہ گناہ کیا تھا، وہ اقرار کرے گا، جی ہاں! چونکہ وہ انکار تو نہیں کر سکے گا، اسے یہ بھی خدشہ ہوگا کہ اب اس کے کبیرہ گناہ اس کے سامنے پیش ہوں گے، اس وقت حکم ہوگا، تمہارے ہر گناہ کے عوض میں تمہیں ایک نیکی عطا کی جاتی ہے، تو وہ کہے گا، اے میرے رب! میرے ایسے گناہ بھی ہیں جو یہاں دکھائی نہیں دیئے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں، میں نے خود

375- صحیح بخاری: 7073، سنن ابن ماجہ: 4339، صحیح ابن حبان: 7427، معجم الکبیر: 10339

وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

کو دیکھا ہے کہ یہ بات بیان کرتے ہوئے نبی ﷺ اتنا مسکرائے کہ آپ ﷺ کی مبارک داڑھیں دکھائی دینے لگیں۔

376- وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَوَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

377- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحٍ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يُسْأَلُ عَنِ الْوُرُودِ، فَقَالَ: نَجِيءُ نَحْنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَنْ كَذَا وَكَذَا، انْظُرْ أَيْ ذَلِكَ فَوْقَ النَّاسِ؛ قَالَ: فَتُدْعَى الْأُمَمُ بِأَوْثَانِهَا، وَمَا كَانَتْ تَعْبُدُ، الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ، ثُمَّ يَأْتِينَا رَبُّنَا بَعْدَ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: مَنْ تَنْظُرُونَ؟ فَيَقُولُونَ: نَنْظُرُ رَبَّنَا، فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: حَتَّى نَنْظُرَ إِلَيْكَ، فَيَتَجَلَّى لَهُمْ يَضْحَكُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ وَيَتَّبِعُونَهُ، وَيُعْطَى كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ مُنَافِقًا، أَوْ مُؤْمِنًا نُورًا، ثُمَّ يَتَّبِعُونَهُ وَعَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ وَحَسَكٌ، تَأْخُذُ مَنْ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُطْفَأُ نُورُ الْمُنَافِقِينَ، ثُمَّ يَنْجُو الْمُؤْمِنُونَ، فَتَنْجُو

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قیامت کے روز آمد کے متعلق دریافت کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: ہم قیامت کے دن اس طرح ہوں گے، جیسے وہ ہیں، تمام لوگوں کو ان کے بتوں کے ساتھ لایا جائے گا جن کی وہ عبادت کیا کرتے تھے۔ پھر تمہارے رب کا جلوہ ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تم کسے دیکھ رہے ہو؟ لوگ عرض کریں گے، ہم اپنے رب کو دیکھ رہے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں، لوگ عرض کریں گے، پھر تو ہم تجھے دیکھ سکتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) مسکراتا ہوا ان پر تجلی فرمائے گا، لوگ اس کی جانب چل پڑیں گے، ہر انسان کو خواہ منافق ہو یا مومن مخصوص نور ملے گا جس کے پیچھے وہ چلتے جائیں گے، جہنم کے کانٹے اور آنکڑے ہوں گے، جو اللہ کی مشیت کے مطابق لوگوں کو پکڑیں گے، پھر منافقین کا نور بجھا دیا جائے گا اور اہل ایمان نجات پا جائیں گے۔ ان کے پہلے گروہ کے افراد

377- مسند احمد: 15155

وَّلُ زُمْرَةٍ وُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ سَبْعُونَ أَلْفًا لَا يُحَاسَبُونَ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ، ثُمَّ كَذَلِكَ ثُمَّ تَحِلُّ الشَّفَاعَةُ، وَيَشْفَعُونَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، فَيُجْعَلُونَ بِفِنَاءِ الْجَنَّةِ وَيَجْعَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ يَرُشُّونَ عَلَيْهِمُ الْمَاءَ حَتَّى يَنْبُتُوا نَبَاتَ الشَّيْءِ فِي السَّيْلِ، وَيَذْهَبُ حُرَاقُهُ، ثُمَّ يَسْأَلُ حَتَّى تُجْعَلَ لَهُ الدُّنْيَا وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهَا مَعَهَا"

کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے اور ان کی تعداد ستر ہزار کے قریب ہوگی، ان سے حساب نہیں لیا جائے گا، ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے، جو چمکدار ترین ستارے کی طرح ہوں گے، پھر اسی طرح لوگ گزرتے رہیں گے، پھر شفاعت کی اجازت دی جائے گی اور شفاعت کریں گے، حتیٰ کہ جو بھی شخص "لاالٰہ الا اللہ" کا قائل ہو اور اس کے دل میں "جو" کے وزن کے برابر بھلائی ہو، وہ بھی جہنم سے نکل جائے گا اور ان لوگوں کو جنت کے سامنے ڈال دیا جائے گا۔ اہل جنت ان پر پانی ڈالیں گے اور یہ اس طرح زندہ ہوں گے جیسے بہتے پانی کے راستے میں پودے اگ جاتے ہیں ان کی جلن ختم ہو جائے گی پھر ان سے ان کی خواہش پوچھی جائے گی حتیٰ کہ انہیں دنیا اور اس کے ساتھ دنیا جتنا دس گنا مزید عطا کیا جائے گا۔

378- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِهِ، يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ نَاسًا مِنَ النَّارِ فَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ

حضرت جابر بیان کرتے ہیں، انہوں نے خود نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک سنا ہے، اللہ تعالیٰ بہت سے لوگوں کو جہنم سے نکال کر انہیں جنت میں داخل فرما دے گا۔

379- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: أَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ يُخْرِجُ قَوْمًا مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ"

حماد بن زید کہتے ہیں، میں نے عمرو بن دینار سے عرض کی، کیا آپ نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی ﷺ کا یہ فرمان بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو شفاعت کے سبب (جہنم سے) نکال دے گا تو عمرو نے جواب دیا: ہاں!

380- حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمًا يُخْرَجُونَ مِنَ النَّارِ يَحْتَرِقُونَ فِيهَا، إِلَّا دَارَاتِ وُجُوهِهِمْ حَتَّى يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کچھ ایسے لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا جن کے چہروں کے سوا پورا جسم جل چکا ہوگا اور پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

381- وَحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ الْفَقِيرُ، قَالَ: كُنْتُ قَدْ شَغَفَنِي رَأْيٌ مِنْ رَأْيِ الْخَوَارِجِ فَخَرَجْنَا فِي عِصَابَةٍ ذَوِي عَدَدٍ نُرِيدُ أَنْ نَحُجَّ، ثُمَّ نَخْرُجَ عَلَى النَّاسِ قَالَ: فَمَرَرْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَإِذَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَالِسٌ إِلَى سَارِيَةٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَإِذَا هُوَ قَدْ ذَكَرَ الْجَهَنَّمِيِّينَ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ، مَا هَذَا الَّذِي تُحَدِّثُونَ؟ وَاللهُ يَقُولُ: {إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ} [آل عمران: 192] وَ {كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا أُعِيدُوا فِيهَا} [السجدة: 20]، فَمَا هَذَا الَّذِي تَقُولُونَ؟ قَالَ: فَقَالَ: أَتَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ سَمِعْتَ بِمَقَامِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - يَعْنِي الَّذِي يَبْعَثُهُ اللهُ فِيهِ -؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ مَقَامُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

یزید فقیر کہتے ہیں، مجھے خوارج کا ایک عقیدہ اچھا لگا، ہم بعض حضرات کے ساتھ حج کے لیے روانہ ہوئے تاکہ بعد میں لوگوں میں اس عقیدے کی تبلیغ کر سکیں جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ستون کے پاس تشریف فرما تھے لوگوں کو حدیث سنا رہے تھے جس میں آپ نے اہل جہنم کا ذکر کیا تھا۔ میں نے حضرت جابر سے کہا، اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے صحابی! یہ آپ کیسی حدیث بیان کر رہے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ''اے اللہ! جسے تو نے جہنم میں داخل کر دیا تو تو نے اسے رسوا کر دیا''۔ نیز اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: ''جب بھی وہاں سے نکلنے کا ارادہ کریں گے، دوبارہ اس میں آجائیں گے''۔ تو آپ کیا بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے عرض کی: کیا تم نے قرآن پڑھا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں! انہوں نے عرض کی: کیا تم نے نبی ﷺ کے مقام کے متعلق سنا ہے؟ یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو جس مقام پر فائز کرے گا؟ میں نے جواب دیا: ہاں! آپ بولے حضرت محمد ﷺ کا مقام ''مقام محمود''

وَسَلَّمَ الْمَحْمُودُ الَّذِي يُخْرِجُ اللهُ بِهِ مَنْ يُخْرِجُ، قَالَ: ثُمَّ نَعَتَ وَضْعَ الصِّرَاطِ، وَمَرَّ النَّاسِ عَلَيْهِ -قَالَ: وَأَخَافُ أَنْ لَا أَكُونَ أَحْفَظُ ذَاكَ- قَالَ: غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ زَعَمَ أَنَّ قَوْمًا يَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ بَعْدَ أَنْ يَكُونُوا فِيهَا، قَالَ: - يَعْنِي - فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمْ عِيدَانُ السَّمَاسِمِ، قَالَ: فَيَدْخُلُونَ نَهَرًا مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ، فَيَغْتَسِلُونَ فِيهِ، فَيَخْرُجُونَ كَأَنَّهُمُ الْقَرَاطِيسُ. فَرَجَعْنَا قُلْنَا: وَيْحَكُمْ أَتُرَوْنَ الشَّيْخَ يَكْذِبُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَرَجَعْنَا فَلَا وَاللهِ مَا خَرَجَ مِنَّا غَيْرُ رَجُلٍ وَاحِدٍ، أَوْ كَمَا قَالَ: أَبُو نُعَيْمٍ

ہے اس کی بدولت اللہ تعالیٰ جہنمیوں کی آزادی نصیب کرے گا۔ (یزید کہتے ہیں) پھر حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پل صراط نصب کرنے، لوگوں کے اوپر سے گزرنے کا ذکر کیا جس کی تفصیل مجھے خوب یاد نہیں ہے، تاہم ان کا یہ بیان مجھے یاد ہے کہ بعض لوگ جہنم میں رہنے کے بعد وہاں سے نکل آئیں گے۔ ابونعیم کہتے ہیں، وہ اس وقت آبلوس کی جلی ہوئی لکڑی کی طرح ہوں گے، پھر وہ جنت کی نہر میں داخل ہوں گے اس میں غسل کریں گے اور جب باہر آئیں گے تو کاغذ کی طرح ہوں گے جب ہم وہاں سے واپس آئے تو ہم نے خارجیوں سے کہا، تمہارا برا ہو کیا تم یہ سمجھتے ہو؟ کہ یہ نیک شخص نبی ﷺ کی جانب جھوٹی بات منسوب کرے گا؟ اس کے بعد ہم نے خارجیت سے توبہ کر لی۔ اللہ کی قسم! ایک شخص کے سوا باقی سب نے یہ عقیدہ چھوڑ دیا، جیسا کہ ابونعیم نے یہ بات بیان کی ہے۔

382- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عِمْرَانَ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ أَرْبَعَةٌ فَيُعْرَضُونَ عَلَى اللهِ، فَيَلْتَفِتُ أَحَدُهُمْ، فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ، إِذْ أَخْرَجْتَنِي مِنْهَا فَلَا تُعِدْنِي فِيهَا، فَيُنْجِيهِ اللهُ مِنْهَا "

حضرت انس بن مالک نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: چار لوگوں کو جہنم سے نکال کر اللہ کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا، ان میں سے ایک شخص جہنم کی جانب دیکھ کر کہے گا، اے میرے رب! تو نے ہمیں اس میں سے نکال دیا ہے اب دوبارہ وہاں نہیں بھیجنا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے نجات عطا کر دے گا۔

383- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

382- صحیح بخاری:7073، مسند احمد:13337، مسند ابو یعلیٰ:3292

383- صحیح بخاری:6197، مسند احمد:12174، مستدرک للحاکم:8749

الْجَحْدَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ لِذَلِكَ - وَقَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ: فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ - فَيَقُولُونَ: لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، قَالَ: فَيَأْتُونَ آدَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ آدَمُ، أَبُو الْخَلْقِ، خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ، وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ حَتَّى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا هَذَا، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللهُ ". قَالَ: " فَيَأْتُونَ نُوحًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللهُ خَلِيلًا، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا، وَلَكِنِ ائْتُوا مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ وَأَعْطَاهُ التَّوْرَاةَ، قَالَ: فَيَأْتُونَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ، وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ الَّتِي أَصَابَ، فَيَسْتَحْيِي رَبَّهُ مِنْهَا،

ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ قیامت کے روز لوگوں کو اکٹھا فرمائے گا تو وہ کوشش کریں گے یا انہیں اس کا حل الہام کی جائے گا اور وہ یہ کہیں گے: اگر ہم اپنے رب کی بارگاہ میں کوئی شفیع لے آئیں تو ہمیں اس پریشانی سے نجات مل سکتی ہے۔ (نبی ﷺ فرماتے ہیں) وہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے، آپ تمام مخلوق کے باپ ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا ہے، آپ میں اپنی روح پھونکی ہے اس نے فرشتوں کو حکم دیا تو ان سب نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری سفارش کریں تاکہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے تو حضرت آدم علیہ السلام جواباً فرمائیں گے۔ میں ایسا نہیں کرسکتا! کیونکہ اس وقت حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی وہ بھول یاد آئے گی جو ان سے ہوئی تھی اس کے سبب انہیں اپنے رب سے حیا آئے گی۔ حضرت آدم علیہ السلام ان سے فرمائیں گے: حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ! کیونکہ وہ پہلے رسول ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف مبعوث کیا۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: لوگ حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت نوح علیہ السلام جواباً فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کرسکتا! کیونکہ انہیں اپنی بھول یاد آجائے گی اس لیے وہ اس کے سبب اپنے رب سے حیا کریں گے۔ وہ فرمائیں گے تم حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہے، لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس

وَلَكِنِ ائْتُوا عِيسَى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ. فَيَأْتُونَ عِيسَى رُوحَ اللهِ وَكَلِمَتَهُ، فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ. وَلَكِنِ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ ". قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَإِذَا أَنَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ. فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ رَبِّي، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ، وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ، ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا، فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَدَعَنِي، ثُمَّ يُقَالُ: ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ، قُلْ تُسْمَعْ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِيهِ، ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا، فَأُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ " - قَالَ: فَلَا أَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ - قَالَ " فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ، أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ ". قَالَ ابْنُ عُبَيْدٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ قَتَادَةُ: أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ.

آئیں گے، وہ بھی یہی فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ انہیں بھی اپنی بھول یاد آجائے گی، جس کے سبب انہیں اپنے رب سے حیا محسوس ہوگی۔ وہ فرمائیں گے تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور انہیں تورات عطا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے، حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا، کیونکہ انہیں بھی اپنی بھول یاد آجائے گی، جس کے سبب انہیں اپنے رب سے حیا آئے گی۔ وہ ان سے فرمائیں گے تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ، وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جواباً یہی فرمائیں گے، میں ایسا نہیں کر سکتا۔ وہ فرمائیں گے تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ کیونکہ وہ ایک ایسی شخصیت ہیں جن کے اگلوں پچھلوں کے ''گناہوں'' کی مغفرت کر دی گئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: لوگ پھر میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے رب سے شفاعت کی اجازت مانگوں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی جب ایسا ہو جائے گا تو میں سجدے میں چلا جاؤں گا اور جب تک اللہ کی مرضی ہوگی، سجدے میں رہوں گا، پھر کہا جائے گا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنے سر کو اٹھاؤ جو کہو گے، سنا جائے گا، جو مانگو گے، دیا جائے گا، جو شفاعت کرو گے، قبول ہوگی''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ان کلمات سے اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو کلمات وہ اس وقت مجھے تعلیم فرمادے گا پھر میں شفاعت کروں گا

جس کی ایک مخصوص حد ہوگی اور میں اتنے لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں لے جاؤں گا، پھر میں واپس آؤں گا اور دوبارہ سجدے میں چلا جاؤں گا، پھر جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، مجھے اسی حال میں رہنے دے گا، پھر مجھ سے کہا جائے گا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اٹھو! کہو سنا جائے گا، مانگو! دیا جائے گا، شفاعت کرو! قبول ہوگی''۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور ایسے کلمات سے اپنے رب کی حمد بیان کروں گا جو وہ اس وقت مجھے تعلیم فرما دے گا، پھر میں شفاعت شروع کروں گا۔ اللہ تعالیٰ میرے لیے ایک حد مقرر فرما دے گا جس کے مطابق میں لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ حضرت انس فرماتے ہیں: مجھے صحیح یاد نہیں ہے کہ تیسری یا چوتھی دفعہ ایسا ہوگا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میں عرض کروں گا: ''اے میرے رب! اب جہنم میں صرف وہی لوگ رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روکا ہوا ہے''۔ ایک روایت کے مطابق قتادہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا ''یعنی جو لوگ ہمیشہ جہنم میں رہنے کے حقدار ٹھہریں گے''۔

384- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَجْتَمِعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَهْتَمُّونَ بِذَلِكَ - أَوْ يُلْهَمُونَ ذَلِكَ - بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: " ثُمَّ آتِيهِ الرَّابِعَةَ - أَوْ أَعُودُ الرَّابِعَةَ - فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا

حضرت انس سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بروز قیامت اہل ایمان جمع ہوں گے اور اس پریشانی سے نجات کے متعلق سوچیں گے یا ان پر الہام کیا جائے گا۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں جس کے آخر میں یہ فرق ہے ''جب میں چوتھی دفعہ وہاں آؤں گا تو عرض کروں گا، اے میرے رب! اب صرف وہی لوگ باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے''۔

بَقِيَ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ".

385- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَجْمَعُ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْهَمُونَ لِذَلِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا، وَذَكَرَ فِي الرَّابِعَةِ: "فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اہلِ ایمان کو جمع فرمائے گا تو الہام کیا جائے گا۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: "اے میرے رب! جہنم میں اب صرف وہی باقی رہ گئے ہیں جنہیں قرآن نے روک رکھا ہے"۔ یعنی وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

386- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَهِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتَوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ح وَحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً، ثُمَّ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهِ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ ذَرَّةً". زَادَ ابْنُ مِنْهَالٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ: يَزِيدُ، فَلَقِيتُ شُعْبَةَ فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ، فَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا بِهِ قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ،

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جس شخص نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں "جو" کے دانے کے وزن کے برابر خیر ہو، اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا، پھر جہنم سے اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے وزن جتنا خیر ہو پھر جہنم سے اس شخص کو نکالا جائے گا جس نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی خیر ہو۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِ، إِلَّا أَنَّ شُعْبَةَ جَعَلَ مَكَانَ الذَّرَّةِ ذُرَةً. قَالَ يَزِيدُ: صَحَّفَ فِيهَا أَبُو بِسْطَامَ

387- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ، ح، وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ، قَالَ: انْطَلَقْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَتَشَفَّعْنَا بِثَابِتٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي الضُّحَى، فَاسْتَأْذَنَ لَنَا ثَابِتٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ وَأَجْلَسَ ثَابِتًا مَعَهُ عَلَى سَرِيرِهِ، فَقَالَ: لَهُ يَا أَبَا حَمْزَةَ، إِنَّ إِخْوَانَكَ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يَسْأَلُونَكَ أَنْ تُحَدِّثَهُمْ حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ لَهُ: اشْفَعْ لِذُرِّيَّتِكَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّهُ خَلِيلُ اللهِ، فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّهُ كَلِيمُ اللهِ، فَيُؤْتَى مُوسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيُؤْتَى عِيسَى، فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُوتَى، فَأَقُولُ: أَنَا لَهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى

معبد کہتے ہیں، ہم حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، سفارش کے لیے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے ہمراہ تھے جب ہم آپ کے ہاں پہنچے تو آپ چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے، حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری طرف سے اجازت مانگی، اجازت مل گئی تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس اپنے پلنگ پر بٹھایا تو حضرت ثابت نے ان سے کہا: ابوحمزہ! بصرہ کے رہنے والے یہ آپ کے بھائی آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ انہیں حدیث شفاعت سنائیں تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے بیان فرمایا: بروز قیامت لوگ بھاگے بھاگے ایک دوسرے کے پاس جائیں گے، پہلے یہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور ان سے یہ عرض کریں گے، اپنی اولاد کی شفاعت کریں تو حضرت آدم علیہ السلام جواباً فرمائیں گے میں ایسا نہیں کر سکتا، تمہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے، وہ بھی جواباً یہی فرمائیں گے میں یہ نہیں کر سکتا، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کیونکہ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ ان کے پاس

رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي، فَأَقُومُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَحْمَدُهُ بِمَحَامِدَ لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ الْآنَ، يُلْهِمُنِيهِ اللهُ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ: يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ، فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ بُرَّةٍ، أَوْ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنْهَا، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُودُ إِلَى رَبِّي فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَهْ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ لِي: انْطَلِقْ فَمَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَدْنَى أَدْنَى أَدْنَى مِنْ مِثْقَالِ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ". هَذَا حَدِيثُ أَنَسٍ الَّذِي أَنْبَأَنَا بِهِ، فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِظَهْرِ الْجَبَّانِ، قُلْنَا: لَوْ مِلْنَا إِلَى الْحَسَنِ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ فِي دَارِ أَبِي خَلِيفَةَ، قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ، فَسَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا سَعِيدٍ، جِئْنَا مِنْ عِنْدِ أَخِيكَ أَبِي حَمْزَةَ، فَلَمْ نَسْمَعْ مِثْلَ

آئیں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے میں یہ نہیں کر سکتا، تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ۔ نبی ﷺ فرماتے ہیں: لوگ میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا انالھا ''میں ہی یہ کروں گا''۔ ''پھر میں اپنے رب سے اجازت مانگوں گا مجھے اجازت مل جائے گی تو میں اس کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر اس کی ایسی حمد بیان کروں گا جس میں ابھی اس وقت بیان نہیں کر سکتا۔ حمد کے وہ کلمات اس وقت اللہ تعالیٰ مجھ پر الہام فرمائے گا، پھر میں اس کے سامنے سجدے میں چلا جاؤں گا، مجھ سے فرمایا جائے گا: ''اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، کہو، مانا جائے گا، مانگو، دیا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی''۔ میں جواب میں عرض کروں گا، اے میرے رب! میری امت، میری امت، حکم ہوگا، جاؤ اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو، اسے وہاں سے نکال لو۔ میں جا کر ایسا ہی کروں گا اور پھر واپس اپنے رب کی بارگاہ میں آکر اس کی حمد بیان کروں گا اور پھر سجدے میں چلا جاؤں گا تو مجھ سے فرمایا جائے گا: ''اے محمد ﷺ! اپنا سر اٹھاؤ، کہو، مانا جائے گا، مانگو، دیا جائے گا، شفاعت کرو، قبول کی جائے گی''۔ میں عرض کروں گا، اے میرے رب! میری امت، میری امت، تو مجھ سے فرمایا جائے گا۔ جاؤ اور جس شخص کے دل میں رائی کے دانے سے بھی کم ایمان موجود ہو اسے بھی جہنم میں سے نکال لو، میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔ معبد کہتے ہیں یہاں تک حدیث انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کی تھی، ہم ان کے ہاں سے نکلے جب ''ظہر جبان'' کے مقام پر پہنچے تو ہم

حَدِيثِ حَدَّثَنَاهُ فِي الشَّفَاعَةِ. قَالَ: هِيَهِ. فَحَدَّثَنَاهُ الْحَدِيثَ، فَقَالَ: هِيَهِ قُلْنَا: مَا زَادَنَا. قَالَ: قَدْ حَدَّثَنَا بِهِ مُنْذُ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ، وَلَقَدْ تَرَكَ شَيْئًا مَا أَدْرِي أَنَسِيَ الشَّيْخُ، أَوْ كَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَكُمْ. فَيَتَّكِلُوا. قُلْنَا لَهُ: حَدِّثْنَا. فَضَحِكَ وَقَالَ: ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾ [الأنبياء: 37] . مَا ذَكَرْتُ لَكُمْ هَذَا إِلَّا وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أُحَدِّثَكُمُوهُ، " ثُمَّ أَرْجِعُ إِلَى رَبِّي فِي الرَّابِعَةِ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ لِي: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمَعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ. وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، ائْذَنْ لِي فِيمَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ لَكَ - أَوْ قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ إِلَيْكَ - وَلَكِنْ وَعِزَّتِي وَكِبْرِيَائِي وَعَظَمَتِي وَجِبْرِيَائِي، لَأُخْرِجَنَّ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، ". قَالَ: فَأَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ أَنَّهُ حَدَّثَنَا بِهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أُرَاهُ قَالَ: قَبْلَ عِشْرِينَ سَنَةً وَهُوَ يَوْمَئِذٍ جَمِيعٌ

نے ارادہ کیا اگر ہم چاہیں، تو حضرت حسن (بصری) سے بھی مل سکتے ہیں کیونکہ وہ خوف کے سبب ابوخلیفہ کے ہاں چھپے ہوئے ہیں جب ہم حسن بصری کے پاس پہنچے تو انہیں سلام کیا اور انہیں بتایا اے ابوسعید! ہم آپ کے بھائی ابو حمزہ کے یہاں سے آ رہے ہیں، انہوں نے شفاعت سے متعلق جو حدیث ہمیں سنائی ہے، وہ آپ نے بھی نہیں سنی ہوگی۔ حضرت حسن نے فرمایا، مجھے بھی وہ حدیث سناؤ ہم نے انھیں وہ حدیث سنائی تو انھوں نے فرمایا اور بھی سناؤ۔ ہم نے کہا، ہم نے تو صرف اتنی ہی حدیث سنی ہے، تو حضرت حسن بصری نے فرمایا، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ نے بیس برس پہلے ہمیں بھی یہ حدیث سنائی تھی جو پوری تھی مگر اب انہوں نے پوری روایت نہیں سنائی، میں کچھ کہہ نہیں سکتا کہ عمر رسیدگی کے سبب وہ بھول گئے ہیں؟ یا انہوں نے کسی اور سبب سے بقیہ حصہ نہیں سنایا۔ ہم نے عرض کی پھر آپ ہمیں وہ حصہ سنا دیں تو حضرت حسن بصری مسکرا دیئے اور فرمایا، انسان بڑا جلد باز ہے۔ میں نے یہ بات تمہیں اسی لیے بتائی ہے تا کہ میں تمہیں یہ حدیث سناؤں۔ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد سنایا تھا) چوتھی دفعہ میں واپس اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا، پہلے کی طرح اس کی حمد بیان کروں گا اور سجدے میں چلا جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ مجھ سے فرمائے گا، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سر اٹھاؤ اور بولو، مانا جائے گا، مانگو دیا جائے گا، شفاعت کرو، قبول ہوگی تو میں درخواست کروں گا: ”اے میرے رب! مجھے ہر اس شخص کی

388- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. وَاتَّفَقَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ إِلَّا مَا يَزِيدُ أَحَدُهُمَا مِنَ الْحَرْفِ بَعْدَ الْحَرْفِ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِلَحْمٍ، فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا نَهْسَةً فَقَالَ: " أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَدْرُونَ بِمَ ذَاكَ؟ يَجْمَعُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ، فَيُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَدْنُو الشَّمْسُ فَيَبْلُغُ النَّاسَ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ، وَمَا لَا يَحْتَمِلُونَ، فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: أَلَا تَرَوْنَ مَا أَنْتُمْ فِيهِ؟ أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ؟ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ

اجازت عطا فرما جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، یہ تم سے متعلق نہیں ہے، مجھے اپنی عزت، جلال، کبریائی، عظمت اور جبریائی کی قسم جس شخص نے بھی لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا، میں اسے ضرور بالضرور جہنم سے نکال دوں گا“۔ (معبد کہتے ہیں) میں حلفیہ طور پر کہتا ہوں، حضرت حسن نے حدیث کا یہ حصہ ہمیں سنایا ہے اور آپ نے یہ حدیث حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیس سال پہلے سنی تھی جب وہ جوان تھے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ایک روز نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا، یہ دستی کا گوشت تھا جو آپ ﷺ کو بہت مرغوب تھا، آپ نے اس کا ایک لقمہ لیا اور فرمایا، قیامت کے روز میں تمام لوگوں کا سردار ہوں گا، کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کا روز کیسا ہوگا؟ اس روز اللہ سب اگلے پچھلے لوگوں کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا اور انھیں منادی کی آواز سنائے گا۔ وہ سب لوگ ایک ہی جگہ جمع ہوں گے، سورج نزدیک آجائے گا، لوگ سخت تکلیف اور غم میں مبتلا ہوں گے، بعض لوگ آپس میں مشورہ کریں گے اور یہ کہیں گے، کیا تم نے دیکھا کہ تم کس حالت سے دوچار ہو، کیسی آزمائش میں مبتلا ہو، تم لوگ کسی ایسی شخصیت کے پاس کیوں نہیں جاتے جو تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہاری شفاعت کرے، وہ لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، اے آدم! آپ نوع بشر کے باپ ہیں،

388- صحیح بخاری: 4435، سنن ابن ماجہ: 3307، مسند احمد: 5089، معجم الکبیر: 969

لِبَعْضٍ: ائْتُوا آدَمَ. فَيَأْتُونَ آدَمَ. فَيَقُولُونَ: يَا آدَمُ. أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ. خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ. وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ. اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ آدَمُ: إِنَّ رَبِّي غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ. نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي. اذْهَبُوا إِلَى نُوحٍ. فَيَأْتُونَ نُوحًا. فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ. أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى الْأَرْضِ، وَسَمَّاكَ اللهُ عَبْدًا شَكُورًا. اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنَّهُ قَدْ كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا عَلَى قَوْمِي. نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ. فَيَقُولُونَ: أَنْتَ نَبِيُّ اللهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ. اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ. أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَا يَغْضَبُ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَذَكَرَ كَذَبَاتِهِ. نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي. اذْهَبُوا إِلَى مُوسَى. فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى. أَنْتَ رَسُولُ اللهِ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونک دی، اس کے حکم سے فرشتوں نے آپ کو سجدہ کیا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں، کیونکہ آپ دیکھ رہے ہیں جس صورت سے ہم دوچار ہیں، جو آزمائش ہمیں درپیش ہے، حضرت آدم جواباً فرمائیں گے، میرا رب آج جتنا غضب ناک ہے اتنا غضبناک اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا، اور اس کے بعد کبھی نہیں ہوگا اس نے مجھے درخت کے پاس جانے سے منع فرمایا تھا، مجھ سے بھول ہوگئی۔ آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ تم نوح کے پاس جاؤ لوگ حضرت نوح کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے نوح! آپ زمین کی جانب مبعوث ہونے والے سب سے پہلے رسول ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ''شکر گزار بندہ'' قرار دیا ہے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں، کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں اور جس آزمائش سے دوچار ہیں، وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت نوح جواباً فرمائیں گے، میرا رب آج جتنا غضبناک ہے، اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا، نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ میں نے اپنی قوم کے متعلق اسے ایک دعا کی تھی اس لیے آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے، تم حضرت ابراہیم کے پاس جاؤ! لوگ حضرت ابراہیم کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے، آپ اللہ کے نبی ہیں اور اہل زمین میں سے اس کے خلیل ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں،

فَضَّلَكَ اللهُ بِرِسَالَاتِهِ، وَبِتَكْلِيمِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنِّي قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أُومَرْ بِقَتْلِهَا، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْتُونَ عِيسَى، فَيَقُولُونَ: يَا عِيسَى أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَكَلَّمْتَ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ، وَكَلِمَةٌ مِنْهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُولُ لَهُمْ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ ذَنْبًا، نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ، فَيَأْتُونِّي فَيَقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ، أَنْتَ رَسُولُ اللهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَغَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ، وَمَا تَأَخَّرَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ أَلَا تَرَى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَأَنْطَلِقُ، فَآتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقَعُ سَاجِدًا لِرَبِّي، ثُمَّ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيَّ وَيُلْهِمُنِي مِنْ مَحَامِدِهِ، وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ لِأَحَدٍ قَبْلِي، ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ، ارْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهْ، اشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ: يَا

کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں اور جس آزمائش میں مبتلا ہیں وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم "توریہ" والے اپنے تین کلمات کا ذکر کریں گے اور فرمائیں گے، آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ تم موسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت سے آپ کو فضیلت عطا کی اور سب لوگوں میں سے، صرف آپ ہمکلامی کا شرف عطا فرمایا، آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں، کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں، اور جس آزمائش میں مبتلا ہیں وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت موسیٰ جواباً فرمائیں گے، میرا رب آج جتنا غضبناک ہے، اتنا غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا، نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ میں نے ایک ایسے شخص کو قتل کیا تھا جسے قتل کرنے کا مجھے حکم نہیں تھا، اس لیے مجھے آج اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے۔ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ۔ لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ! آپ اللہ کے رسول ہیں، آپ نے پنگھوڑے میں کلام کیا، آپ اللہ کا کلمہ ہیں، جو اس نے سیدہ مریم کی جانب القاء کیا، اور اس کی جانب سے آنے والی روح ہیں۔ آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہمارے لیے شفاعت کریں، کیونکہ ہم جس مصیبت کا شکار ہیں اور جس آزمائش میں مبتلا ہیں وہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ جواب دیں گے، میرا رب آج جتنا غضبناک ہے، اتنا

مُحَمَّدُ، أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فِيمَا سِوَى ذَٰلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ. أَوْ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَبُصْرَى".

غضبناک نہ اس سے پہلے کبھی ہوا، نہ اس کے بعد کبھی ہوگا۔ حضرت عیسیٰ کسی بھول کا ذکر نہیں کریں گے البتہ یہ کہیں گے آج مجھے اپنی فکر ہے، اپنی فکر ہے۔ تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اللہ کے رسول ہیں، اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے پچھلوں اور اگلوں کے ہر طرح کے گناہوں کی مغفرت کردی ہے۔ اس لیے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، ہم کیسی مصیبت کا شکار ہیں؟ ہماری حالت آپ کے سامنے ہے؟ میں چل کر عرش کے سامنے آکر اپنے رب میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اس وقت اللہ تعالیٰ مجھے فتح نصیب فرمائے گا یعنی اپنی حمد کا طریقہ الہام فرمائے گا، یہ فتح مجھ سے پہلے کبھی کسی کو نصیب نہیں ہوئی ہوگی پھر حکم ہوگا: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنا سر اٹھاؤ، مانگو، ملے گا، شفاعت کرو، قبول ہوگی“۔ میں اپنا سر اٹھاؤں گا اور عرض کروں گا، اے میرے رب! میری امت، میری امت، تو حکم ہوگا، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! تمہاری امت کے جن لوگوں کو بلاحساب جنت میں بھیجنا ہے، انہیں دائیں جانب کے دروازے سے جنت میں لے جاؤ تاہم یہ لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ دوسرے دروازوں سے بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے، جنت کے دو کواڑوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر کے

389- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصْعَةٌ مِنْ ثَرِيدٍ وَلَحْمٍ، فَتَنَاوَلَ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ أَحَبَّ الشَّاةِ إِلَيْهِ، فَنَهَسَ نَهْسَةً، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ نَهَسَ أُخْرَى، فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَلَمَّا رَأَى أَصْحَابَهُ لَا يَسْأَلُونَهُ قَالَ: أَلَا تَقُولُونَ كَيْفَهْ؟ قَالُوا: كَيْفَهْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، وَزَادَ فِي قِصَّةِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: وَذَكَرَ قَوْلَهُ فِي الْكَوْكَبِ: {هَذَا رَبِّي} [الأنعام: 76] وَقَوْلَهُ لِآلِهَتِهِمْ: {بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا} [الأنبياء: 63]، وَقَوْلَهُ: {إِنِّي سَقِيمٌ} [الصافات: 89]، قَالَ: "وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، إِنَّ مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ إِلَى عِضَادَتَيِ الْبَابِ لَكَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَهَجَرٍ، أَوْ هَجَرٍ وَمَكَّةَ. قَالَ: لَا أَدْرِي أَيَّ ذَلِكَ قَالَ

درمیان ہے۔ یا شاید آپ نے یہ فرمایا تھا، جتنا مکہ اور بصریٰ کے درمیان ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ثرید اور گوشت کا ایک پیالہ پیش کیا، آپ نے اس میں سے دستی اٹھا کر اسے تناول فرمایا شروع کیا، دستی کو گوشت آپ کو بہت مرغوب تھا پھر آپ نے فرمایا: قیامت کے روز میں تمام بنی نوع انسان کا سرادار ہوں گا جب آپ نے دیکھا کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا تو خود ہی فرمایا، تم پوچھتے کیوں نہیں؟ وہ کس طرح؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، وہ کس طرح یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ اس کے بعد سابقہ روایت کے الفاظ ہیں تاہم اس روایت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر کے دوران یہ کلام زائد ہے۔ آپ یہ فرمائیں گے، میں نے ستارے کے متعلق کہا تھا، یہ میرا رب ہے اس طرح بتوں کو توڑنے کا ذمہ دار بڑے بت کو قرار دیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میں بیمار ہوں اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے، جنت کے دو کواڑوں کے درمیان مکہ اور ہجر جتنا فاصلہ ہے۔

390- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفِ بْنِ خَلِيفَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت

-390 صحیح بخاری:6197، مسند احمد:12174، مستدرک للحاکم:8749

الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبُو مَالِكٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَجْمَعُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ، فَيَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتَّى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ، فَيَأْتُونَ آدَمَ، فَيَقُولُونَ: يَا أَبَانَا، اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ: وَهَلْ أَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا خَطِيئَةُ أَبِيكُمْ آدَمَ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى ابْنِي إِبْرَاهِيمَ خَلِيلِ اللهِ ". قَالَ: " فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، إِنَّمَا كُنْتُ خَلِيلًا مِنْ وَرَاءَ وَرَاءَ، اعْمِدُوا إِلَى مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَلَّمَهُ اللهُ تَكْلِيمًا، فَيَأْتُونَ مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُولُ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى كَلِمَةِ اللهِ وَرُوحِهِ، فَيَقُولُ عِيسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَسْتُ بِصَاحِبِ ذَلِكَ، فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَقُومُ فَيُؤْذَنُ لَهُ، وَتُرْسَلُ الْأَمَانَةُ وَالرَّحِمُ، فَتَقُومَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِينًا وَشِمَالًا، فَيَمُرُّ أَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ " قَالَ: قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ؟ قَالَ: " أَلَمْ تَرَوْا إِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِي طَرْفَةِ عَيْنٍ؟ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيحِ، ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ، وَشَدِّ الرِّجَالِ، تَجْرِي بِهِمْ أَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُولُ: رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ، حَتَّى تَعْجِزَ

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشادفرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا تو اہل ایمان اٹھ کھڑے ہوں گے، حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کردی جائے گی، وہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر عرض کریں گے، اے ہمارے جد امجد! آپ ہمارے لیے جنت کھلوائیں۔ حضرت آدم جواباً فرمائیں گے: تم اپنے اسی جد امجد کی بھول کے سبب جنت سے نکالے گئے تھے۔ اس لیے یہ مجھ سے نہیں ہوگا، تم میرے بیٹے اور اللہ تعالیٰ کے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ حضرابراہیم علیہ السلام بھی یہی فرمائیں گے کہ یہ مجھ سے نہیں ہوگا کیونکہ خلیل ہونا اور بات ہے۔ تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جنہیں اللہ نے شرف ہم کلامی عطا کی تھا، لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے تو وہ بھی یہی کہیں گے، میں ایسا نہیں کرسکتا، تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی یہی کہیں گے: میں ایسا نہیں کرسکتا۔ اس وقت لوگ حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گے تو حضرت محمد ﷺ کھڑے ہوں گے۔ آپ کو اس کی اجازت ملے گی اسی طرح امانت اور صلہ رحمی پل صراط کے دونوں کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے۔ پھر کچھ لوگ ہوا کی طرح گزریں گے، پھر کچھ پرندوں کی طرح گزریں گے، پھر لوگوں کی مانند گزریں گے، ان کی رفتار ان کے اعمال کے لحاظ سے ہوگی، تمہارے نبی اس وقت پل صراط پر کھڑے یہی دعا مانگ

أَعْمَالُ الْعِبَادِ، حَتَّى يَجِيءَ الرَّجُلُ فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا ". قَالَ: وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ بِأَخْذِ مَنِ اُمِرَتْ بِهِ، فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَكْدُوسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعُونَ خَرِيفًا

رہے ہوں گے، اے میرے رب! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما، پھر کمزور اعمال والوں کی باری آئے گی حتیٰ کہ ان میں سے ایک شخص خود کو گھسیٹ کر گزرے گا، پل صراط کے دونوں کناروں پر کچھ کانٹے لٹکے ہوں گے جنہیں پکڑنے کا حکم ہوگا، ان پکڑے ہوئے لوگوں میں بعض زخمی ہوں گے لیکن پار پہنچ جائیں گے اور بعض جہنم میں گر جائیں گے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جان ہے، جہنم کی گہرائی ستر برس کی مسافت کے برابر ہے۔

391- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا

حضرت انس سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے میں جنت میں داخل کے لیے شفاعت کروں گا اور میرے پیروکار تمام انبیاء کے پیروکاروں سے زیادہ ہوں گے۔

392- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بروز قیامت میرے پیروکار تمام انبیاء (کے پیروکاروں سے) زیادہ ہوں گے اور سب سے پہلے میں ہی جنت کے دروازے پر دستک دوں گا۔

393- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُخْتَارِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں

391- سنن ابوداؤد: 4673، سنن ابن ماجہ: 4308، مسند احمد: 10985، مستدرک للحاکم: 4625، مسند ابویعلیٰ: 3959

بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَا أَوَّلُ شَفِيعٍ فِي الْجَنَّةِ، لَمْ يُصَدَّقْ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مَا صُدِّقْتُ، وَإِنَّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيًّا مَا يُصَدِّقُهُ مِنْ أُمَّتِهِ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ

جانے کے لیے سب سے پہلے میں ہی شفاعت کروں گا، کسی بھی نبی کی اتنی تصدیق نہیں کی گئی جتنی میری کی گئی ہے، بعض انبیاء کی تصدیق صرف ایک شخص نے کی تھی۔

394- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " آتِي بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَسْتَفْتِحُ، فَيَقُولُ الْخَازِنُ: مَنْ أَنْتَ؟ فَأَقُولُ: مُحَمَّدٌ، فَيَقُولُ: بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ "

حضرت انس بن مالک سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے روز میں جنت کے دروازے پر آ کر اسے کھولنے کے لیے کہوں گا، جنت کا نگران پوچھے گا، آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا، محمد (ﷺ) وہ کہے گا، مجھے یہی حکم ملا تھا کہ آپ ﷺ سے پہلے کسی دوسرے کے لیے یہ دروازہ نہ کھولوں۔

395- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی کو ایک دعا کا حق ملا ہے، میں نے اپنی دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

396- وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہے اور میں نے اپنی مخصوص دعا کو قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے۔

394- صحیح بخاری:4377، مسند احمد:18612، مسند ابویعلیٰ:1656

395- صحیح بخاری:5946، سنن ابن ماجہ:4307، سنن دارمی:2805، صحیح ابن حبان:6460، مسند ابویعلیٰ:2328

رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ وَأَرَدْتُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

397- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيُّ مِثْلَ ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

398- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ أَسِيدِ بْنِ جَارِيَةَ الثَّقَفِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ لِكَعْبِ الْأَحْبَارِ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُوهَا، فَأَنَا أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ كَعْبٌ، لِأَبِي هُرَيْرَةَ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت کعب الاحبار سے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ہوتی ہے، میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی مخصوص دعا کو محفوظ رکھوں تاکہ اگر اللہ نے چاہا تو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کر سکوں۔ تو کعب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا آپ نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانی سنی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

399- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ، فَتَعَجَّلَ كُلُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے، ہر نبی اپنی دعا کر چکا ہے، مگر میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہوا ہے، انشاءاللہ میری یہ شفاعت میرے اس پر امتی

399- صحیح بخاری:5946، سنن ابن ماجہ:4307، سنن دارمی:2805، صحیح ابن حبان:6461، سنن بیہقی:20562

نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا

کو نصیب ہوگی جو اس حال میں مرگا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہیں سمجھتا ہوگا۔

400- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا فَيُسْتَجَابُ لَهُ، فَيُؤْتَاهَا، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ جب وہ نبی اس دعا کو مانگتا ہے، تو اس کی قبولیت کا اثر ظاہر ہوتا ہے اور مطلوبہ مراد پوری کر دی جاتی ہے۔ میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ کی ہوئی ہے۔

401- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، فَاسْتُجِيبَ لَهُ، وَإِنِّي أُرِيدُ إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْ أُؤَخِّرَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابوہریرہ رضی سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایک مخصوص دعا کا حق ملتا ہے اگر وہ اپنی امت کے لیے وہ دعا کر لے تو وہ اس دعا اثر ظاہر ہو جاتا ہے، میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھوں۔

402- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا، وَاللَّفْظُ لِأَبِي غَسَّانَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنُونَ ابْنَ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ دَعَاهَا لِأُمَّتِهِ، وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت انس بن مالک نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی کی ایک مخصوص دعا اس کی امت کے حق میں مقبول ہوتی ہے، میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز پانی امت کی شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

403- وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

402- صحیح بخاری:7036' مؤطا امام مالک:494' مسند احمد:2546' سنن بیہقی:20562

خَلَفٍ قَالَ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

404- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنِيهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ، قَالَ: قَالَ: أُعْطِيَ، وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

405- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

406- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فِي أُمَّتِهِ، وَخَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ہر نبی اپنی امت کو ایک مخصوص دعا دیتا ہے، میں نے اپنی دعا کو قیامت کے روز اپنی امت کے شفاعت کے لیے محفوظ رکھا ہے۔

75- بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمَّتِهِ، وَبُكَائِهِ شَفَقَةً عَلَيْهِمْ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت پر شفقت کے سبب ان کے لیے دعا کرنے اور رونے کا بیان

407- حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما

406- صحیح بخاری:5946، سنن ابن ماجہ:4307، سنن دارمی:2805، صحیح ابن حبان:6461، مسند ابویعلیٰ:2328

407- صحیح ابن حبان:7235

الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَلَا قَوْلَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِبْرَاهِيمَ: {رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي} [إبراهيم: 36] الْآيَةَ. وَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: {إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ} [المائدة: 118]، فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ: اللهُمَّ أُمَّتِي أُمَّتِي، وَبَكَى، فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا جِبْرِيلُ اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، وَرَبُّكَ أَعْلَمُ، فَسَلْهُ مَا يُبْكِيكَ؟ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ، وَهُوَ أَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ: "يَا جِبْرِيلُ، اذْهَبْ إِلَى مُحَمَّدٍ، فَقُلْ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ، وَلَا نَسُوءُكَ"

سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق، اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو تلاوت کیا: ترجمہ کنزالایمان: اے میرے رب بیشک بتوں نے بہت لوگ بہکا دیئے تو جس نے میرا ساتھ دیا وہ تو میرا ہے اور جس نے میرا کہا نہ مانا تو بیشک تو بخشنے والا مہربان ہے۔(پ ۱۳ ابراھیم آیت ۳۶)(پھر فرمایا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ کہیں گے: ترجمہ کنزالایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔(پ ۷ المائدہ آیت ۱۱۸) پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا، اے اللہ! میری امت، میری امت، آپ رونے لگے تو اللہ نے حکم دیا، اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو، تم کیوں رو رہے ہو؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہی سوال کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سبب بتایا۔ جبرائیل علیہ السلام نے وہ سبب اللہ کو بتایا تو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا، اے جبرائیل علیہ السلام! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو ہم تمہاری امت کے معاملے میں تمہیں راضی کردیں گے، غمگین نہیں کریں گے۔

76- بَابُ بَيَانِ أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَلَا تَنَالُهُ شَفَاعَةٌ، وَلَا تَنْفَعُهُ قَرَابَةُ الْمُقَرَّبِينَ

جو شخص کفر کی حالت میں مرے گا وہ جہنم میں جائے گا اسے شفاعت نصیب نہیں ہوگی اور اسے مقرب بندوں کے ساتھ قرابت کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا

408- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت انس بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض

408- سنن ابوداؤد: 4718' صحیح ابن حبان: 578' مسند ابویعلی: 3516

عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ أَبِي؟ قَالَ: فِي النَّارِ. فَلَمَّا قَفَّى دَعَاهُ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ

کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کہاں ہے؟ آپ نے فرمایا: جہنم میں۔ وہ شخص اٹھ کے جانے لگا تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر کہا، میرا باپ (یعنی چچا) اور تمہارا باپ دونوں جہنم میں ہیں۔

409- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214]، دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا، فَاجْتَمَعُوا فَعَمَّ وَخَصَّ، فَقَالَ: يَا بَنِي كَعْبِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي مُرَّةَ بْنِ كَعْبٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي هَاشِمٍ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنْقِذُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ، يَا فَاطِمَةُ، أَنْقِذِي نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ، فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، غَيْرَ أَنَّ لَكُمْ رَحِمًا سَأَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ الشعرا آیت ۲۱۴) نبی ﷺ نے قریش کی دعوت کی جب تمام خاص و عام قریشی جمع ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے کعب بن لوی کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ، اے مرہ بن کعب کے فرزندو! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو عبد شمس! خود کو جہنم سے بچاؤ، اے عبد مناف کی اولاد! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو ہاشم! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے بنو عبدالمطلب! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ اے فاطمہ! خود کو جہنم سے بچاؤ۔ میں تمہارے متعلق اللہ کی بارگاہ میں کچھ نہیں کر سکتا تاہم میرا تم سے جو رشتہ ہے اس کا تمہیں نفع حاصل ہوگا۔

410- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَحَدِيثُ جَرِيرٍ أَتَمُّ وَأَشْبَعُ

یہی روایت ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

411- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتی

-409 صحیح بخاری: 3335 'سنن نسائی: 3645 'مسند احمد: 1371 'مستدرک للحاکم: 5140 'مسند ابویعلی: 1579

-411 صحیح بخاری: 4492 'سنن نسائی: 3645 'صحیح ابن حبان: 6548 'مسند ابویعلی: 6149

حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَيُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا، فَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ، يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ۱۹الشعرا آیت ۲۱۴)۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پہاڑ پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے فاطمہ بنت محمد! اے صفیہ بنت عبدالمطلب! اے بنی عبدالمطلب! میں اللہ کی بارگاہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کرسکتا، لیکن تم میرے مال میں سے جو چاہو، مانگ لو۔

412- وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَ عَلَيْهِ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ، اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللهِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللهِ، لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا، يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ، سَلِينِي بِمَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللهِ شَيْئًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ۱۹الشعرا آیت ۲۱۴) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے گروہ قریش! خود کو اللہ کی بارگاہ میں فروخت کردو، میں وہاں کچھ نہیں کرسکتا۔ اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالی سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔ اے صفیہ! میں تمہیں اللہ کی جانب سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔ اے فاطمہ بنت محمد! تم جو چاہو مانگ لو مگر میں تمہیں اللہ سے بے نیاز نہیں کرسکتا۔

413- وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

412- صحیح بخاری:3336' سنن نسائی:3644' مسند ابویعلی:6149

بْنُ ذَكْوَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

414- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ، وَزُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَا: لَمَّا نَزَلَتْ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214]، قَالَ: انْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَضْمَةٍ مِنْ جَبَلٍ، فَعَلَا أَعْلَاهَا حَجَرًا، ثُمَّ نَادَى يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافَاهْ إِنِّي نَذِيرٌ، إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ رَأَى الْعَدُوَّ، فَانْطَلَقَ يَرْبَأُ أَهْلَهُ، فَخَشِيَ أَنْ يَسْبِقُوهُ، فَجَعَلَ يَهْتِفُ، يَا صَبَاحَاهْ.

قبیصہ بن مخارق اور زہیر بن عمرو بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ الشعراء آیت ۲۱۴) تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ کے سب سے اونچے پتھر پر تشریف لے گئے اور آپ نے فرمایا، اے بنو عبد مناف! میں تمہیں ڈرانے والا ہوں، میری اور تمہاری مثال اس شخص کی طرح ہے، جو دشمن دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو بچانے کے لیے اس خدشے کے تحت بھاگ کر جائے کہ کہیں دشمن اس سے پہلے نہ پہنچ جائے اور ساتھ میں وہ یہ آواز لگا رہا ہو، خطرہ ہے۔

415- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

416- وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214] وَرَهْطَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ، خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نال ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب اپنے قریب تر رشتہ داروں کو ڈراؤ۔ (پ ۱۹ الشعراء آیت ۲۱۴) "نبی صلی اللہ علیہ وسلم "صفا" پہاڑ پر تشریف لے گئے اور بلند آواز سے فرمایا، ہوشیار ہو جاؤ! لوگ کہنے لگے، یہ کون پکار رہا ہے؟ کسی نے بتایا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سب لوگ

414- صحیح بخاری: 4687، مسند احمد: 25088

415- صحیح بخاری: 3336، سنن نسائی: 3645، مسند ابویعلیٰ: 6149

وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا، فَهَتَفَ: يَا صَبَاحَاهُ، فَقَالُوا: مَنْ هَذَا الَّذِي يَهْتِفُ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي فُلَانٍ، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَكُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ بِسَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ، أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ؟ قَالُوا: مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا، قَالَ: فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ: تَبًّا لَكَ أَمَا جَمَعْتَنَا إِلَّا لِهَذَا، ثُمَّ قَامَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَقَدْ تَبَّ، كَذَا قَرَأَ الْأَعْمَشُ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ،

آپ کے سامنے جمع ہونے لگے تو آپ نے پکارا: "اے بنوفلاں! اے بنو فلاں! اے بنو عبدمناف! اے بنو عبدالمطلب! جب لوگ پوری طرح اکٹھا ہو گئے تو آپ نے فرمایا: اگر میں تمھیں یہ بتاؤں کہ اس پہاڑ کی اوٹ میں سے نکل کر ایک دشمن تم پر حملہ کرنے والا ہے، تو کیا تم میری اس بات کی تصدیق کرو گے؟ لوگ بولے، ہم نے کبھی آپ کو جھوٹ بولتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں آنے والے شدید عذاب سے ڈرا رہا ہوں، تو ابولہب بولا، تم تباہ ہو جاؤ، کیا تم نے صرف اسی لیے ہمیں جمع کیا تھا؟ پھر وہ اٹھ کے چل دیا اس کے جواب میں یہ سورۃ نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۲۱۴)

417- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ: صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ الصَّفَا، فَقَالَ: يَا صَبَاحَاهُ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ نُزُولَ الْآيَةِ {وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ} [الشعراء: 214]

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں آیت "وانذر عشیر تك الاقربين" کے نزول کا ذکر نہیں ہے۔

77- بَابُ شَفَاعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَالِبٍ وَالتَّخْفِيفِ عَنْهُ بِسَبَبِهِ

نبی ﷺ کا ابو طالب کیلئے شفاعت کرنا اور آپ ﷺ کی بدولت ان کے عذاب تخفیف ہونا

418- وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ

حضرت عباس بن عبدالمطلب بیان کرتے ہیں،

418- صحیح بخاری: 3672، صحیح ابن حبان: 6271

الْقَوَارِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ

انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آپ نے ابو طالب کو کوئی نفع پہنچایا ہے؟ حالانکہ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے، آپ کی خاطر لوگوں سے ناراض ہوتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! وہ جہنم کے اوپر والے حصے میں ہیں اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نیچے والے حصے میں ہوتے۔

419- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْعَبَّاسَ، يَقُولُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبَا طَالِبٍ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَنْصُرُكَ فَهَلْ نَفَعَهُ ذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ، فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ.

حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو طالب آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے، آپ کی مدد کرتے تھے، آپ کی خاطر لوگوں کی ناراضگی مول لیتے تھے، کیا اس کا انہیں نفع ہوا ہے؟ آپ نے جواب دیا: ہاں! میں نے انہیں جہنم کی گہرائیوں میں پایا تو وہاں سے نکال کر انہیں اوپر والے حصے میں لے آیا۔

420- وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

421- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ: لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ. يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا اور طالب کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: شاید قیامت کے روز انہیں میری شفاعت سے فائدہ پہنچے، انہیں اب جہنم کے اوپر والے حصے میں رکھا گیا ہے اور آگ ان کے ٹخنوں تک پہنچی ہے، لیکن اس کے سبب ان کا دماغ کھولتا ہے۔

422- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ. حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَنْتَعِلُ بِنَعْلَيْنِ مِنْ نَارٍ. يَغْلِي دِمَاغُهُ مِنْ حَرَارَةِ نَعْلَيْهِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جو آگ کے جوتے پہنے گا اور ان جوتوں کی گرمی کے سبب اس کا دماغ کھول جایا کرے گا۔

423- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. حَدَّثَنَا ثَابِتٌ. عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَهْوَنُ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا أَبُو طَالِبٍ، وَهُوَ مُنْتَعِلٌ بِنَعْلَيْنِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب کو ہوگا، انہیں جوتے پہنائے جائیں گے جس کے سبب ان کا دماغ کھولے گا۔

424- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا

-421 صحیح بخاری:3672' صحیح ابن حبان:6271

-422 صحیح بخاری:6194' صحیح ابن حبان:7472

-423 سنن دارمی:2848' مسند احمد:2636

-424 صحیح بخاری:6194' مسند احمد:9658' مستدرک للحاکم:8735

جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ

ہے: قیامت کے بعد جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا جس کے پاؤں کے نیچے انگارے رکھے جائیں گے جن کے سبب اُس کا دماغ کھولے گا۔

425- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا مَنْ لَهُ نَعْلَانِ وَشِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ، يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِ الْمِرْجَلُ، مَا يَرَى أَنَّ أَحَدًا أَشَدُّ مِنْهُ عَذَابًا وَإِنَّهُ لَأَهْوَنُهُمْ عَذَابًا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: جہنم میں سب سے ہلکا عذاب اس شخص کو ہوگا، جسے تسموں والے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے اور ان کے سبب اس کا دماغ کھولے گا، جیسے ہنڈیا، وہ یہ سمجھے گا کہ سب سے زیادہ شدید عذاب اسے ہو رہا ہے، حالانکہ اسے سب سے ہلکا عذاب ہو رہا ہوگا۔

78- بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ مَنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ لَا يَنْفَعُهُ عَمَلٌ

کفر پر مرنے والے شخص کا کوئی نیک عمل اسے نفع نہیں دے گا

426- حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، ابْنُ جُدْعَانَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَصِلُ الرَّحِمَ، وَيُطْعِمُ الْمِسْكِينَ، فَهَلْ ذَاكَ نَافِعُهُ؟ قَالَ: "لَا يَنْفَعُهُ، إِنَّهُ لَمْ يَقُلْ يَوْمًا: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زمانہ جاہلیت میں ابن جدعان، صلہ رحمی اور مسکین نوازی سے مشہور تھا، کیا اسے ان اعمال کا کوئی فائدہ ہوگا؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ اس نے کبھی یہ نہیں کہا، اے میرے رب! قیامت کے روز میرے گناہوں کو بخش دینا۔

426- مسند احمد: 24665، مستدرک للحاکم: 3524

79-بَابُ مُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ وَمُقَاطَعَةِ غَيْرِهِمْ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ

427- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ، يَقُولُ: أَلَا إِنَّ آلَ أَبِي يَعْنِي فُلَانًا، لَيْسُوا لِي بِأَوْلِيَاءَ، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ

اہل ایمان سے دوستی رکھنا غیر مسلموں سے لاتعلقی اختیار کرنا اور ان سے برأت کا اظہار کرنا

حضرت عمرو بن العاص بیان کرتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: خبردار! فلاں خاندان کے لوگ میرے مددگار نہیں ہیں، میرا مددگار اللہ اور نیک مسلمان ہیں۔

80-بَابُ الدَّلِيلِ عَلَى دُخُولِ طَوَائِفَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ

428- حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَلَّامِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْجُمَحِيُّ، حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ . فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ . ثُمَّ قَامَ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ .

مسلمان کے بعض گروہ بلاحساب وعذاب جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے، ایک شخص نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے۔ نبی ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! اسے ان لوگوں میں شامل کر دے پھر ایک اور شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے دعا کریں کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل کر دے تو آپ نے فرمایا: عکاشہ! تم پر سبقت لے گیا ہے۔

429- وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

427- صحیح بخاری:5644، مسند احمد:17837

428- صحیح بخاری:5474، سنن ابن ماجہ:4286، مسند احمد:10555، سنن بیہقی:19329، معجم الکبیر:2825

زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: بِمِثْلِ حَدِيثِ الرَّبِيعِ

430- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ. ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ جنت میں اس طرح داخل ہوگا کہ ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عکاشہ بن محصن اسدی اپنی چادر سمیٹتے ہوئے اٹھے اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کرے، نبی ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! اس کو بھی ان میں شامل کر دے! پھر ایک اور انصاری صحابی کھڑے ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کر دے تو نبی ﷺ نے فرمایا: عکاشہ! تم پر سبقت لے گیا ہے۔

431- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو يُونُسَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا زُمْرَةٌ وَاحِدَةٌ مِنْهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد کا گروہ جنت میں داخل ہوگا کہ ان میں سے ہر ایک چاند کی طرح ہوگا۔

431- صحیح بخاری: 5474، سنن ابن ماجہ: 4286، مسند احمد: 8003، سنن بیہقی: 19329، معجم الکبیر: 2825

432- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، يَعْنِي ابْنَ سِيرِينَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِمْرَانُ، قَالَ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالُوا: وَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ، قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ

حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ستر ہزار افراد کسی حساب کے بغیر جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: وہ کون لوگ ہوں گے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ لوگ ہوں گے، جو داغ نہیں لگوائیں گے، کفریہ کلمات پر مبنی دم نہیں کروائیں گے اور وہ اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے، حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے۔ آپ نے جواب دیا: تم ان میں شامل ہو گئے۔ ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی، اے اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل کردے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عکاشہ! تم پر سبقت لے گیا ہے۔

433- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ عُمَرَ أَبُو خُشَيْنَةَ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ الْأَعْرَجِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، قَالُوا: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَلَا يَكْتَوُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ (کفریہ کلمات پر مبنی) دم نہیں کروائیں گے، فال نہیں نکلوائیں گے، داغ نہیں لگوائیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔

434- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت سہل بن سعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک

432- صحیح بخاری:5474' سنن ابن ماجہ:4286' مسند احمد:10555' سنن بیہقی:19329' معجم الکبیر:2825

434- صحیح بخاری:6177' سنن دارمی:2807' صحیح ابن حبان:7244' سنن بیہقی:20271' معجم الکبیر:1413

عَبْدُ الْعَزِيزِ، يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ - لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيَّهُمَا قَالَ - مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ

روایت کرتے ہیں: میری امت کے ستر ہزار افراد سات لاکھ افراد، ایک دوسرے کو پکڑ کر اکٹھے جنت میں داخل ہوں گے جب تک ان کا آخری شخص بھی جنت میں داخل نہیں ہو جاتا، پہلا بھی نہیں ہوگا اور ان کے چہرے چودہویں کے چاند کی طرح ہوں گے۔

435- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ رَأَى الْكَوْكَبَ الَّذِي انْقَضَّ الْبَارِحَةَ؟ قُلْتُ: أَنَا، ثُمَّ قُلْتُ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَكُنْ فِي صَلَاةٍ، وَلَكِنِّي لُدِغْتُ، قَالَ: فَمَاذَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ: اسْتَرْقَيْتُ، قَالَ: فَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ؟ قُلْتُ: حَدِيثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ فَقَالَ: وَمَا حَدَّثَكُمُ الشَّعْبِيُّ؟ قُلْتُ: حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ حُصَيْبٍ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: لَا رُقْيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ، أَوْ حُمَةٍ، فَقَالَ: قَدْ أَحْسَنَ مَنِ انْتَهَى إِلَى مَا سَمِعَ، وَلَكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي: هَذَا مُوسَى صَلَّى

حصین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں، میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا ہوا تھا، انہوں نے حاضرین سے عرض کی، تم میں سے کس نے وہ ستارہ دیکھا ہے، جو آج صبح ٹوٹ کر گرا ہے؟ میں نے جواب دیا: میں نے دیکھا ہے، پھر مزید وضاحت کی، میں اس وقت نماز نہیں پڑھ رہا تھا بلکہ مجھے بچھو نے ڈس لیا تھا۔ انہوں نے عرض کی، پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا: جھاڑ پھونک کروائی۔ انہوں نے عرض کی: تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواب دیا: میں نے شعبی سے یہ حدیث سنی ہے کہ نظر لگنے اور بچھو کے ڈنگ مارنے کے علاوہ کسی اور بیماری میں جھاڑ پھونک مفید نہیں ہے۔ وہ بولے، حدیث سن کر اسے مان لینا ٹھیک ہے، لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کا یہ ارشاد مجھے سنایا ہے۔ ”مختلف امتوں کو میرے سامنے پیش کیا گیا، کسی نبی کے ساتھ چند لوگ تھے، کسی کے ساتھ ایک یا دو لوگ تھے، کسی کے ساتھ ایک بھی نہیں تھا، پھر بہت سے لوگوں کا ایک گروہ آیا، میں یہ سمجھا کہ شاید یہ

435- صحیح بخاری: 5474، سنن ابن ماجہ: 4286، مسند احمد: 8003، سنن بیہقی: 20271، معجم الکبیر: 5782

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ، وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي: هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ "، ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ فَخَاضَ النَّاسُ فِي أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ صَحِبُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: فَلَعَلَّهُمُ الَّذِينَ وُلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ وَلَمْ يُشْرِكُوا بِاللهِ، وَذَكَرُوا أَشْيَاءَ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا الَّذِي تَخُوضُونَ فِيهِ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِينَ لَا يَرْقُونَ، وَلَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا يَتَطَيَّرُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ، فَقَالَ: " ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ؟ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.

میری امت ہے، تو مجھے بتایا گیا، یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں اور یہ ان کی امت ہیں، پھر کہا گیا، آپ افق کی جانب دیکھیں تو وہاں بہت بڑا گروہ تھا، پھر آواز آئی، آپ دوسرے افق کی جانب دیکھیں، میں نے ادھر دیکھا تو وہاں بھی بہت بڑا گروہ تھا، مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی امت ہے اور ان کے ساتھ ایسے ستر ہزار لوگ بھی ہیں جو بلا حساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، پھر نبی ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے اور اپنے کاشانۂ اقدس تشریف لے گئے، لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ جو ستر ہزار لوگ بلاحساب و عذاب جنت میں داخل ہوں گے، وہ کون ہو سکتے ہیں؟ بعض کا خیال تھا کہ ان سے مراد وہ لوگ ہوں گے جنہیں نبی ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے، بعض کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہو سکتے ہیں جو اسلامی گھرانے میں پیدا ہوئے اور وہ کبھی بھی شرک کے مرتکب نہیں ہوئے۔ غرضیکہ ہر کسی نے اپنا خیال ظاہر کیا پھر نبی ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور آپ نے دریافت فرمایا: تم کس بات پر گفتگو کر رہے ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو موضوع عرض کیا تو آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو (کفریہ کلمات پر مبنی) دم نہیں کریں گے اور نہ ہی کروائیں گے اور نہ ہی فال نکالیں گے اور اپنے رب پر توکل کریں گے۔ حضرت عکاشہ کھڑے ہوئے اور عرض کی، آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے۔ آپ نے فرمایا: تم ان میں شامل

ہو گئے۔ ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں شامل کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: عکاشہ تم پر سبقت لے جا چکا ہے۔

436- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَ حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ حَدِيثِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

81- بَابُ كَوْنِ هَذِهِ الْأُمَّةِ نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اہل جنت کی نصف تعداد اس امت سے ہوگی

437- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: فَكَبَّرْنَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ، مَا الْمُسْلِمُونَ فِي الْكُفَّارِ إِلَّا كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي ثَوْرٍ أَسْوَدَ، أَوْ كَشَعْرَةٍ سَوْدَاءَ فِي ثَوْرٍ أَبْيَضَ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا تم اس بات سے خوش نہیں کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو، ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس بات سے خوش نہیں کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو گے، ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہو گے، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ کفار کے درمیان مسلمان کیسا ہوگا، جیسے سیاہ بیل پر سفید بال ہوں یا سفید بیل پر سیاہ بال ہوں۔

438- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، ہم تقریباً چالیس کی

437- صحیح بخاری:6266' سنن ابن ماجہ:4283' صحیح ابن حبان:7245' سنن بیہقی:5410' معجم الکبیر:10350

بَشَّارٍ. وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى. قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا. فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: قُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ. فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَذَاكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ، وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ

تعداد میں ایک خیمہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ اہل جنت کا چوتھائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ اہل جنت کا تہائی حصہ تم ہو؟ ہم نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے، مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہی ہو گے، جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے، مشرکین کے درمیان تمہاری موجودگی کی مثال بالکل ایسے ہے جیسے سیاہ بیل پر سفید بال ہو یا سرخ بیل پر سیاہ بال ہو۔

439- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي. حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَسْنَدَ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةِ أَدَمٍ. فَقَالَ: أَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ. اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ اشْهَدْ. أَتُحِبُّونَ أَنَّكُمْ رُبُعُ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ: أَتُحِبُّونَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، مَا أَنْتُمْ فِي سِوَاكُمْ مِنَ الْأُمَمِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ، أَوْ كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے چمڑے کے خیمے میں ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے، ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا: جنت میں صرف مسلمان داخل ہوں گے۔ اے اللہ! کیا میں نے تبلیغ کر دی ہے؟ اے اللہ! تو گواہ ہو جا! کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ چوتھائی اہل جنت تم ہو؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ نصف اہل جنت تم ہو گے، دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال ایسے ہے جیسے کسی سفید بیل پر سیاہ بال ہو یا کسی سیاہ بیل پر سفید بال ہوں۔

فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ

440- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْعَبْسِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللهِ شَدِيدٌ " قَالَ: فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ فَقَالَ: أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا، وَمِنْكُمْ رَجُلٌ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَحَمِدْنَا اللهَ وَكَبَّرْنَا. ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ، أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے آدم! وہ جواب دیں گے، میں حاضر ہوں ہر بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنمیوں کو نکالو۔ وہ پوچھیں گے ان کی تعداد کتنی ہے؟ جواب ملے گا، ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ یہ وہ وقت ہوگا جب ہر بچہ بوڑھا ہو جائے گا، ہر حاملہ عورت کا حمل ضائع ہو جائے گا اور لوگ مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب شدید ہوگا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بہت پریشان ہوئے اور عرض کی، ہم میں سے کون وہ شخص ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ خوش خبری لو کہ ہزار یاجوج ماجوج ہوں گے اور تمہارا ایک شخص ہوگا اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، میری خواہش تھی کہ تم لوگ اہل جنت کا تہائی حصہ ہوتے۔ ہم نے الحمدللہ اور اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے، میری تو یہ تمنا ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا نصف حصہ ہو۔ دوسری امتوں کے درمیان تمہاری مثال ایسی ہے جیسے سیاہ بیل پر سفید بال ہو یا گدھے کے پاؤں میں کوئی نشان ہو۔

441- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں الفاظ مختلف ہیں، اس دن لوگوں میں تمہاری

مُعَاوِيَةَ. كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُمَا قَالَا: مَا أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَبْيَضِ وَلَمْ يَذْكُرَا أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ

مثال اس طرح ہوگی جیسے کسی سیاہ بیل (کے جسم پر) سفید بال ہو یا کسی سفید بیل پر سیاہ بال ہوں، اس روایت میں گدھے کے پاؤں کے نشان کا ذکر نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْحَجِّ

1-بَابُ مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ، وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانِ تَحْرِيمِ الطِّيبِ عَلَيْهِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

حج کا بیان

حج یا عمرے کا باندھنے والے کے لیے پہننا جائز ہے اور کیا نا جائز ہے؟

442- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ. وَلَا الْعَمَائِمَ. وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ، إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی، احرام باندھنے والا کیسے کپڑے پہنے؟ آپ نے فرمایا، قمیض، عمامہ، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنو! البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتے نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے لیکن انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے اور تم ایسے کپڑے نہ پہنو جن پر زعفران یا ورس لگا ہوا ہو۔

443- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا گیا، احرام باندھنے والا شخص کیا

442- صحیح بخاری:359' سنن ترمذی:833' سنن ابن ماجہ:2930' سنن دارمی:1800' صحیح ابن حبان:3955' مستدرک للحاکم:1788' مسند ابویعلیٰ:5533' سنن دارقطنی:68

قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ؟ قَالَ: لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ، إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا، حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

پہنے؟ تو آپ نے جواب دیا، احرام باندھنے والا شخص قمیض، عمامہ، ٹوپی، شلوار اور ایسا کپڑا نہ پہنے جس پر ورس یا زعفران لگا ہوا ہو اور نہ ہی موزے پہنے البتہ جس کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ ان کو اتنا کاٹ لے کر وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔

444- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ وَقَالَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اس بات سے ممانعت فرمائی ہے کہ احرام باندھنے والا شخص ورس یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہنے اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے: جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ موزے پہن لے البتہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

445- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: السَّرَاوِيلُ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالْخُفَّانِ، لِمَنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے، جس شخص کے پاس چادر نہ ہو، وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ موزے پہن لے۔ احرام باندھنے والے کے لیے ہے۔

445- صحیح بخاری:1744' سنن ترمذی:834' سنن ابن ماجہ:2932' مسند احمد:1917' صحیح ابن خزیمہ:2683' مسند ابویعلی:2395' سنن دار قطنی:57

الْمُحْرِمَ

446۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، ح وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَا: جَمِيعًا، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم ان میں یہ اضافہ ہے کہ آپ عرفات میں خطبہ دے رہے تھے۔

447- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم شعبہ کے علاوہ کسی اور نے عرفات میں خطبہ دینے کا ذکر نہیں کیا۔

448- وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا، فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، جس شخص کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جس شخص کے پاس چادر نہ ہو وہ شلوار پہن لے۔

449- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

صفوان اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت حاضر ہوا، آپ اس وقت

449- صحیح بخاری:1697، سنن ترمذی:835، مسند احمد:12390، سنن بیہقی:1447

يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَعَلَيْهَا خَلُوقٌ - أَوْ قَالَ أَثَرُ صُفْرَةٍ - فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ قَالَ: وَأُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ، فَسُتِرَ بِثَوْبٍ، وَكَانَ يَعْلَى يَقُولُ: وَدِدْتُ أَنِّي أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، قَالَ فَقَالَ: أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ؟ قَالَ: فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ، فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ - قَالَ وَأَحْسَبُهُ قَالَ - كَغَطِيطِ الْبَكْرِ، قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ اغْسِلْ عَنْكَ أَثَرَ الصُّفْرَةِ - أَوْ قَالَ أَثَرَ الْخَلُوقِ - وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا أَنْتَ صَانِعٌ فِي حَجِّكَ

''جعرانہ'' میں تھے اس شخص نے ایک جبہ پہنا ہوا تھا جس پر خوشبو کا نشان موجود تھا اس نے عرض کی، آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ میں کس طرح عمرہ کروں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول شروع ہوا تو آپ نے کپڑے سے چہرہ ڈھانپ لیا۔ راوی کہتے ہیں میری بڑی خواہش تھی کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کیفیت میں دیکھوں جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کپڑے کا ایک کنارہ ہٹایا۔ میں نے آپ کی جانب دیکھا تو آپ خراٹے لے رہے تھے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اونٹ کے خراٹوں کی مثل تھے جب آپ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، عمرہ کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ اپنے اوپر خوشبو کا نشان دھو دو، اپنا جبہ اتار دو اور جس طرح حج کرتے ہو اسی طرح عمرہ کرلو۔

450- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَأَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ - يَعْنِي جُبَّةً - وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ، فَقَالَ: إِنِّي أَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هَذَا، وَأَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوقِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ؟ قَالَ: أَنْزِعُ عَنِّي هَذِهِ الثِّيَابَ، وَأَغْسِلُ

حضرت صفوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت ''جعرانہ'' میں تھے اور میں آپ کے پاس حاضر تھا اس شخص نے جبہ پہن رکھا تھا اور خوشبو لگا رکھی تھی اس نے عرض کی، میں نے عمرے کا احرام باندھا ہے اور یہ جبہ بھی پہن رکھا ہے اور اس پر خوشبو بھی لگی ہوئی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تم جو کچھ حج میں کرتے ہو، وہی کرو اس نے عرض کی، کیا میں یہ کپڑے اتار کر خوشبو کو دھولوں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تم

عَلٰی هٰذَا الْخَلُوقِ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ

حج میں جو کچھ کرتے ہو، وہی عمرے میں کرو۔

451- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى كَانَ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَيْتَنِي أَرَى نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ عَلَيْهِ، مَعَهُ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فِيهِمْ عُمَرُ، إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوفٍ، مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِي جُبَّةٍ بَعْدَمَا تَضَمَّخَ بِطِيبٍ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً، ثُمَّ سَكَتَ، فَجَاءَهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهِ إِلَى يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ: تَعَالَ، فَجَاءَ يَعْلَى، فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ، فَإِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، يَغِطُّ سَاعَةً، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيْنَ الَّذِي سَأَلَنِي عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا؟ فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ، فَجِيءَ بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

صفوان بن یعلیٰ فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، اے کاش! میں نبی ﷺ کو اس کیفیت میں دیکھ سکتا جب آپ پر وحی کا نزول ہو رہا۔ نبی ﷺ ''جعرانہ'' میں جلوہ فرما تھے، ایک کپڑے سے آپ پر سایہ کیا گیا تھا، آپ کے ساتھ آپ کے کچھ صحابہ بھی حاضر تھے جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اس اثناء میں ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے خوشبو میں بسا ہوا جبہ پہن رکھا تھا اس نے عرض کی، یا رسول ﷺ! ایسے شخص کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ جس نے عمرے کا احرام باندھنے (کی نیت کی ہو) اور اس نے خوشبو میں بسا ہوا جبہ پہن رکھا ہو۔ نبی ﷺ نے ایک لمحے کے لیے اسے ملاحظہ فرمایا اور خاموش رہے، آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کے اشارے سے حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ آگے آئیں۔ حضرت یعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آئے اور انہوں نے اپنا سر (اس کپڑے میں) داخل کیا۔ (اور دیکھا) نبی ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ ہے، آپ نے کچھ دیر کے لیے خراٹے لیے اور پھر آپ کی وہ کیفیت ختم ہوگئی۔ آپ نے دریافت فرمایا، وہ شخص کہا ہے جس نے ابھی مجھ سے عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟ اس شخص کو

وَسَلَّمَ: أَمَّا الطِّيبُ الَّذِي بِكَ، فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَأَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا، ثُمَّ اصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ

تلاش کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تم پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے اسے تین دفعہ دھولو اور جبے کو اتار دو اور عمرے میں وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

452- وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، قَدْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، وَأَنَا كَمَا تَرَى، فَقَالَ: انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ، وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجِّكَ، فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں "جعرانہ" میں ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس نے عمروے کا احرام باندھنے کی نیت کی تھی اس نے اپنی داڑھی اور سر کو زرد رنگ سے رنگا ہوا تھا اور جبہ پہن رکھا تھا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں عمرے کا احرام باندھنا چاہتا ہوں اور میری حالت آپ ملاحظہ فرما رہے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا تم جبہ اتار دو اور زرد (خاب) کو دھولو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو، وہ عمرے میں کرو۔

453- وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، قَالَ: أَخْبَرَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا أَثَرٌ مِنْ خَلُوقٍ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَفْعَلُ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيْهِ، وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، يُظِلُّهُ، فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنِّي أُحِبُّ، إِذَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، أَنْ

صفوان بن یعلیٰ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اسی اثناء ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے جبہ پہن رکھا تھا جس پر خوشبو لگی ہوئی تھی اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں عمرے کا احرام باندھنا چاہتا ہوں، میں کیا کروں؟ آپ خاموش رہے اور اسے جواب نہیں دیا۔ جب نبی ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تھا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا کرتے تھے۔ میری یہ خواہش تھی کہ جب آپ پر وحی کا نزول ہو تو میں اس کپڑے میں اپنا سر ڈال کر (وحی کے کیفیت دیکھوں) اس

أُدْخِلَ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ. فَلَمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالثَّوْبِ. فَجِئْتُهُ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مَعَهُ فِي الثَّوْبِ. فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ. فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ. فَقَالَ: انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ، وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ الَّذِي بِكَ. وَافْعَلْ فِي عُمْرَتِكَ. مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِي حَجِّكَ

وقت آپ پر وحی کا نزول شروع ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ میں آپ کے پاس حاضر ہوا اور کپڑے میں سر ڈال کر آپ کی زیارت کی جب آپ کی وہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، عمرے کے متعلق سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ وہ شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا، تم اپنا جبہ اتار دو اور خود پر خوشبو کا نشان دھو ڈالو اور عمرے میں وہی کچھ کرو جو حج میں کرتے ہو۔

2-بَابُ مَوَاقِيتُ الْحَجِّ

حج کے مواقیت کا بیان

454- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، وَأَبُو الرَّبِيعِ، وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ، ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ، قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ، يَلَمْلَمَ، قَالَ: فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَا فَكَذَلِكَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ''ذوالحلیفہ'' کو اہل شام کے لیے ''جحفہ'' کو اہل نجد کے لیے ''قرآن المنازل'' کو اور اہل یمن کے لیے ''یلملم'' کو میقات مقرر کیا اور فرمایا یہ ان کے لیے ہیں اور اس شخص کے لیے جو ان مواقیت سے دور کسی علاقے کا رہنے والا ہو اور حج و عمرے کے ارادے کے تحت ادھر سے آئے اور جو ان سے اندر رہتا ہو، وہ اپنے علاقے سے ہی احرام باندھ لے حتیٰ کہ اہل مکہ ''مکہ'' ہی میں احرام باندھ لیں۔

455- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کے لیے ''ذوالحلیفہ'' اہل

-454 صحیح بخاری:1450' سنن ترمذی:831' سنن ابن ماجہ:2914' سنن داری:1792' صحیح ابن حبان:3761' سنن بیہقی:8688' مجم الکبیر:10886

طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَقَالَ: هُنَّ لَهُمْ، وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ، حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ، مِنْ مَكَّةَ

شام کے لیے "جحفہ" اہل نجد کے لیے "قرن المنازل" اہل یمن کے لیے "یلملم" کو میقات مقرر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، یہ ان کے لیے ہیں اور اس شخص کے لیے بھی جو حج یا عمرے کے ارادے کے تحت ان مواقیت سے دور کسی علاقے سے آتا ہے اور جو شخص ان کے اندر رہتا ہے، وہ وہیں ہی احرام باندھ لے حتیٰ کہ اہل مکہ، مکہ میں ہی احرام باندھیں گے۔

456- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ، مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: اہل مدینہ "ذوالحلیفہ" سے اہل شام "جحفہ" سے اور اہل نجد "قرن" سے احرام باندھیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا تھا کہ اہل یمن "یلملم" سے احرام باندھیں۔

457- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَذُكِرَ لِي - وَلَمْ أَسْمَعْ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

سالم اپنے والد (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، اہل نجد "قرن" سے احرام باندھیں، اہل شام "جحفہ" سے احرام باندھیں اور اہل نجد "قرن" سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے یہ بتایا گیا ہے، یہ بات میں نے خود نہیں سنی ہے کہ نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اہل یمن "یلملم" سے احرام باندھیں۔

458- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْهُ - قَالَ: وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد سے نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، اہلِ مدینہ کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ''ذوالحلیفہ'' ہے۔ اہل شام کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ''مہیعہ'' ہے۔ یعنی ''جحفہ'' اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ''قرن'' ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے اہل یمن ''یلملم'' سے احرام باندھیں۔

459- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَنْ يُهِلُّوا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلَ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: وَأُخْبِرْتُ أَنَّهُ قَالَ: وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ حکم دیا کہ اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں، اہل شام ''جحفہ'' سے اور اہل نجد ''قرن'' سے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، مجھے یہ خبر ملی ہے کہ آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے اہل یمن ''یلملم'' سے احرام باندھیں۔

460- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ - ثُمَّ

ابوزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احرام باندھنے کے مخصوص مقام کے متعلق دریافت کیا گیا، انہوں نے جواب دیا، میں نے سنا ہے (اس کے بعد سابقہ مواقیت کا بیان ہے)، میرا یہ گمان کہ

انْتَهَى فَقَالَ: أُرَاهُ يَعْنِي - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہی یہ سنا ہوگا۔

461- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يُسْأَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ: سَمِعْتُ - أَحْسَبُهُ رَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَقَالَ: مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقُ الْآخَرُ الْجُحْفَةُ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے احرام کے مخصوص مقام کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے یہ سنا ہے (ابو زبیر کہتے ہیں) میرا یہ خیال ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہوگا۔ اہلِ مدینہ کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ''ذوالحلیفہ'' ہے اور دوسرا راستہ (یعنی دوسرے راستے سے) ''جحفہ'' ہے۔ اہل عراق کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ''ذات عرق'' ہے۔ اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ''قرن'' ہے اور اہلِ یمن کے لیے احرام باندھنے کا مخصوص مقام ''یلملم'' ہے۔

3- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا وَوَقْتِهَا

تلبیہ کا طریقہ اور اس کا وقت

462- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَبَّيْكَ اللهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَزِيدُ فِيهَا: " لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ میں تلبیہ کہا کرتے تھے: ''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا لَا شَرِيْكَ لَكَ''۔ ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی میں بھی، تیرا کوئی شریک نہیں''۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلبیہ کے ان الفاظ میں ان کلمات کا اضافہ کیا کرتے

تھے:''لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ ''۔'' میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں، بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے، میں حاضر ہوں، امیدیں اور عمل تیری ہی طرف ہیں''۔

463- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَنَافِعٍ، مَوْلَى عَبْدِ اللهِ، وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهَلَّ فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ، وَالنِّعْمَةَ، لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ قَالُوا: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: هَذِهِ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَافِعٌ: كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَزِيدُ مَعَ هَذَا: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ، وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مسجد ذوالحلیفہ کے قریب جب نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور وہ کھڑی ہوئی تو آپ نے (تلبیہ کے کلمات پڑھے)''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی میں بھی، تیرا کوئی شریک نہیں''۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے، یہ نبی ﷺ کا تلبیہ ہے۔ نافع کہتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس تلبیہ میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کرتے تھے:''میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں، بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے، میں حاضر ہوں، امیدیں اور عمل تیری ہی طرف ہیں''۔

464- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، میں نے تلبیہ نبی ﷺ سے سیکھے ہیں۔

465- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: فَإِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا، يَقُولُ: لَبَّيْكَ اللهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلَى هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. وَإِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ، أَهَلَّ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُهِلُّ بِإِهْلَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُولُ: لَبَّيْكَ اللهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے، آپ نے بال گوندھے ہوئے تھے اور یہ کلمات پڑھ رہے تھے: "اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بے شک تمام حمد اور نعمت تیرے لیے مخصوص ہے اور بادشاہی میں بھی، تیرا کوئی شریک نہیں"۔ آپ نے ان سے زیادہ کوئی کلمہ نہیں پڑھا البتہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "ذوالحلیفہ" میں دو رکعات ادا کیں پھر مسجد "ذوالحلیفہ" کے پاس جب آپ کی اونٹنی کھڑی ہوئی تو آپ نے بلند آواز سے یہ کلمات پڑھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تلبیہ کے یہ کلمات پڑھنے کے بعد یہ کلمات بھی پڑھا کرتے تھے: "میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری اطاعت کے لیے تیار ہوں، بھلائی تیرے دستِ قدرت میں ہے، میں حاضر ہوں، امیدیں اور عمل تیری ہی طرف ہیں"۔

466- وحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ، حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَمَّارٍ، حَدَّثَنَا أَبُو زُمَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ الْمُشْرِكُونَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، قَالَ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مشرکین یہ تلبیہ پڑھا کرتے تھے: "میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، صرف ایک ہی شریک ہے، تو اس کا مالک ہے اور اس کا بھی مالک ہے جس کا وہ مالک ہے"۔ (شروع اسلام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے) تمہیں

466- صحیح بخاری: 1474' سنن ترمذی: 826' سنن ابن ماجہ: 2919' سنن دارمی: 1811' صحیح ابن حبان: 3799' مستدرک للحاکم: 1706

وَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكُمْ قَدْ قَدْ فَيَقُولُونَ: إِلَّا شَرِيكًا هُوَ لَكَ، تَمْلِكُهُ وَمَا مَلَكَ. يَقُولُونَ هَذَا وَهُمْ يَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ

[illegible]

4-بَابُ أَمْرِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ بِالْإِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

اہل مدینہ کو مسجد ذوالحلیفہ کے پاس سے احرام باندھنے کا حکم دیا جانے

467- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: بَيْدَاؤُكُمْ هَذِهِ الَّتِي تَكْذِبُونَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي ذَا الْحُلَيْفَةِ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، یہ "بیداء" ہے۔ جس کے متعلق تم لوگ نبی ﷺ کی جانب یہ غلط بات منسوب کرتے ہو نبی ﷺ نے صرف مسجد کے پاس تلبیہ پڑھنے کی ابتداء کی۔ یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد۔

468- وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، إِذَا قِيلَ لَهُ: الْإِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ، قَالَ: الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ. حِينَ قَامَ بِهِ بَعِيرُهُ

سالم بیان کرتے ہیں جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا جاتا کہ بیداء کے مقام سے احرام شروع ہو جاتا ہے تو وہ یہ کہا کرتے تھے کہ تم نبی ﷺ کی جانب غلط بات منسوب کرتے ہو۔ نبی ﷺ نے جب آپ کا اونٹ کھڑا ہوا تو درخت کے پاس تلبیہ پڑھنا شروع کیا۔

467- صحیح بخاری:1467' سنن ترمذی:818' سنن ابن ماجہ:2916' مسند احمد:4570' صحیح ابن خزیمہ:2716' معجم الکبیر:13168

5- بَابُ بیان ان الافضل ان یحرم حین تنبعث به راحلته متوجها الی مکة لا عقب الرکعتین

افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھنا اس وقت شروع کیا جائے جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو، افضل یہ ہے کہ تلبیہ پڑھنے کی ابتداء اس وقت کی جب سواری مکہ کی طرف کھڑی ہو، دو نوافل کے بعد

469- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، أَنَّهُ قَالَ: لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، رَأَيْتُكَ تَصْنَعُ أَرْبَعًا لَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا، قَالَ: مَا هُنَّ؟ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: رَأَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ، وَرَأَيْتُكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ، إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ، أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ، وَلَمْ تُهْلِلْ أَنْتَ حَتَّى يَكُونَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ، فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ، وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا، فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا، وَأَمَّا الْإِهْلَالُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتَّى

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے جو آپ کے کسی ایک ساتھی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، اے ابن جریج! وہ کون سے ہیں؟ تو ابن جریج نے کہا، آپ صرف دو یمانی ارکان کو چھوتے ہیں، آپ سبتی جوتے پہنتے ہیں، آپ زرد خضاب استعمال کرتے ہیں۔ (مکہ میں رہنے والے) لوگ چاند دیکھنے کے ساتھ ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ جب مکہ میں موجود ہوں تو ترویہ کے دن احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا جہاں تک ''ارکان'' کی بات ہے، تو میں نے نبی ﷺ کو صرف دو یمانی رکنوں کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے جہاں تک سبتی جوتوں کا معاملہ ہے، تو میں نے نبی ﷺ کو جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے جن پر بال نہیں ہوتے۔ آپ ان میں وضو بھی کر لیتے تھے اس لیے میں انہیں پہننا پسند کرتا ہوں جہاں تک زرد خضاب کا تعلق ہے، تو میں نے نبی ﷺ کو اسے استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے اس لیے میں بھی اسے استعمال کرنا پسند کرتا ہوں جہاں تک

469- صحیح بخاری: 5513، سنن نسائی: 2950، مسند احمد: 4672، صحیح ابن خزیمہ: 2696، معجم الکبیر: 10636

تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ

احرام باندھنے کا مسئلہ ہے، تو میں نے دیکھا ہے کہ نبی ﷺ اسی وقت تلبیہ شروع کرتے تھے جب آپ کی سواری کھڑی ہو جاتی۔

470- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثِنْتَيْ عَشْرَةَ مَرَّةً، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ مِنْكَ أَرْبَعَ خِصَالٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، بِهَذَا الْمَعْنَى إِلَّا فِي قِصَّةِ الْإِهْلَالِ، فَإِنَّهُ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِيِّ، فَذَكَرَهُ بِمَعْنًى سِوَى ذِكْرِهِ إِيَّاهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

471- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ، وَانْبَعَثَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً، أَهَلَّ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ذوالحلیفہ میں جب نبی ﷺ نے رکاب میں پاؤں رکھا اور آپ کی سواری تیار ہوگئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنے کا آغاز کیا۔

472- وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ قَائِمَةً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کی اونٹنی کھڑی ہوئی تو آپ نے تلبیہ پڑھنے کی ابتداء کی۔

473- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً

[illegible] نے تلبیہ پڑھنے کا آغاز کیا۔

474- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى - قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ: - أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: بَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مَبْدَأَهُ، وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی ﷺ نے سفر حج کے شروع میں رات ذوالحلیفہ میں بسر کی اور وہاں کی مسجد میں نماز بھی ادا کی۔

6-باب استحباب الطيب قبيل الاحرام في البدن واستحبابه في المسك وانه لا باس ببقاء وبيصه

احرام باندھنے سے پہلے جسم پر خوشبو لگانا مستحب ہے اور مشک لگانا مستحب ہے اور اگر اس کا نشان باقی رہ جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں

475- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ نے جب احرام باندھا تو میں نے آپ کو خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے جب آپ نے احرام کھولا تو بھی میں نے آپ کو خوشبو لگائی۔

476- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی ﷺ نے احرام باندھا تو میں نے آپ کو اپنے

474- مسند ابو یعلیٰ: 5565

475- صحیح بخاری: 5586، صحیح ابن حبان: 3768

مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

ہاتھ سے خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے جب آپ نے احرام کھولا۔

477- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل اور بیت اللہ کے طواف سے قبل آپ کے احرام کھولنے کے بعد آپ کو خوشبو لگایا کرتی۔

478- وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے احرام کھولنے اور احرام باندھنے میں آپ کو خوشبو لگایا کرتی تھی۔

479- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ، وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِي بِذَرِيرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْإِحْرَامِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے احرام کھولنے اور باندھنے اپنے ہاتھوں سے آپ کو "ذریرہ" لگائی۔

480- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ

عروہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا، آپ نے نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے پہلے انہیں کون سی خوشبو لگائی تھی؟

أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: "بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ: بِأَطْيَبِ الطِّيبِ"

[illegible]

481- وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ نے احرام باندھنے سے پہلے جب ارادہ کیا تو میں نے سب سے بہترین خوشبو آپ کو لگائی پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

483- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ أَبِي الرِّجَالِ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ بِأَطْيَبِ مَا وَجَدْتُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ نے احرام باندھتے اور آپ کے طواف کرنے سے پہلے، احرام اتارنے کے بعد میرے پاس جو سب سے اچھی خوشبو تھی وہ میں آپ کو لگائی تھی۔

484- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ- قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرُونَ:- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلَمْ يَقُلْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں "آپ اس وقت حالتِ احرام میں تھے" البتہ یہ الفاظ ہیں "وہ احرام باندھنے والی خوشبو تھی"۔

481- صحیح بخاری:267، سنن ترمذی:917، سنن ابن ماجہ:2927، سنن دارمی:1802، صحیح ابن حبان:3768، سنن بیہقی:8735، سنن دارقطنی:177

خَلْفٌ: وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: وَذَاكَ طِيبُ إِحْرَامِهِ

485- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ - قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُهِلُّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ آپ اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

486- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يُلَبِّي

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کا منظر آج بھی میری نظروں میں ہے، آپ اس وقت تلبیہ پڑھ رہے تھے۔

487 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَكَأَنِّي أَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

488- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: سَمِعْتُ إِبْرَاهِيمَ، يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: كَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبو کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ اسوقت حالتِ احرام میں تھے۔

اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَھُوَ مُحْرِمٌ

489- وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْھَا، قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَھُوَ مُحْرِمٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی مانگ مبارک میں لگی ہوئی خوشبوئی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ اسوقت حالتِ احرام میں تھے۔

490- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَھُوَ السَّلُولِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاھِيمُ بْنُ يُوسُفَ وَھُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، سَمِعَ ابْنَ الْأَسْوَدِ، يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللہُ عَنْھَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، يَتَطَيَّبُ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُ، ثُمَّ أَرَى وَبِيصَ الدُّھْنِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ، بَعْدَ ذَلِكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جب احرام باندھنے کا ارادہ فرماتے تو میرے پاس موجود سب سے عمدہ خوشبو استعمال کرتے، میں نے آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں تیل کی چمک دیکھی ہے۔

491- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللہِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاھِيمُ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللہُ عَنْھَا: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الْمِسْكِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، وَھُوَ مُحْرِمٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی مانگ مبارک میں لگے ہوئے مشک کی چمک کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے، آپ اس وقت حالت احرام میں تھے۔

492- وحَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاھِيمَ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللہِ، بِھَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

493- وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَوْمَ النَّحْرِ، قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ، بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل اور آپ کے قربانی کے روز، طواف بیت اللہ کرنے سے قبل میں آپ کو میز خوشبو لگایا کرتی تھی۔

494- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو كَامِلٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا؟ فَقَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَأَخْبَرْتُهَا، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: مَا أُحِبُّ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا، لَأَنْ أَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَفْعَلَ ذَلِكَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَنَا طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ، ثُمَّ طَافَ فِي نِسَائِهِ، ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

ابراہیم بن محمد اپنے عالد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جو خوشبو لگاتا ہے پھر احرام باندھ لیتا ہے، تو انہوں نے جواب دیا، مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ جب میں احرام باندھ لوں تو میرے جسم سے خوشبو آ رہی ہو، میرے نزدیک ایسا کرنے سے زیادہ بہتر یہ ہے کہ میں اپنے جسم پر ''قطران'' مل لوں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میں نے نبی ﷺ کے احرام باندھنے سے قبل، آپ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی تمام ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

495- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے پھر آپ نے احرام باندھ لیا اور آپ سے خوشبو آ رہی تھی۔

أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ. ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيبًا

496- وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ. حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. عَنْ مِسْعَرٍ. وَسُفْيَانَ. عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ. عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. يَقُولُ: لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ. فَقَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ. ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا

ابراہیم بن محمد اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، میرے نزدیک "قطران" مل لینا اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ حالت احرام میں مجھ سے خوشبو آرہی ہو۔ پھر میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کے متعلق بتایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، میں نے نبی ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج کے پاس تشریف لے گئے اور پھر آپ نے احرام باندھ لیا۔

7- بَابُ تَحْرِيمِ الصَّيْدِ الْمَأْكُولِ الْبَرِّيِّ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ أَوْ بِهِمَا

حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھنے والے کے لیے خشکی کا شکار حرام ہے

497- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ. أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ - أَوْ بِوَدَّانَ - فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَلَمَّا أَنْ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِي. قَالَ: إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا، آپ اس وقت "ابواء" یا شاید "ودان" میں قیام فرما تھے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے واپس کر دیا۔ جب آپ نے میرے چہرے پر (ملال کے اثرات) دیکھے تو ارشاد فرمایا: ہم نے یہ اس لیے واپس کیا ہے کیونکہ ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

497- صحیح بخاری: 1729، مسند احمد: 2530، صحیح ابن خزیمہ: 2639، مسند ابو یعلیٰ: 4616

عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ

498- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَهْدَيْتُ لَهُ حِمَارَ وَحْشٍ، كَمَا قَالَ: مَالِكٌ، وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ، أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

499- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: أَهْدَيْتُ لَهُ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

500- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارَ وَحْشٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: لَوْلَا أَنَّا مُحْرِمُونَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت پیش کیا، نبی ﷺ اس وقت حالتِ احرام میں تھے اس لیے آپ نے اسے قبول نہیں فرمایا اور فرمایا اگر ہم حالتِ احرام میں نہ ہوتے تو تم سے قبول کر لیتے۔

501- وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى،

حکم سے مروی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، حضرت مصعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کی ٹانگ

500- صحیح بخاری:1729، سنن نسائی:2823، صحیح ابن حبان:3970، سنن بیہقی:9711، معجم الکبیر:4964

وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. فِي رِوَايَةِ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ. أَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ، وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا. وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ، عَنْ حَبِيبٍ، أُهْدِيَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهُ

بطور ہدیہ پیش کی، نیل گائے کا ایک حصہ پیش کیا جس سے خون ٹپک رہا تھا لیکن نبی ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا۔

502- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ: كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ؟ قَالَ: قَالَ: أُهْدِيَ لَهُ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ، فَقَالَ: إِنَّا لَا نَأْكُلُهُ إِنَّا حُرُمٌ ۔

طاؤس فرماتے ہیں، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں یاد کرواتے ہوئے دریافت کیا آپ نے وہ حدیث مجھے کس طرح سنائی تھی؟ جس میں یہ ذکر ہے کہ نبی ﷺ حالت احرام میں تھے تو اس دوران آپ ﷺ کی خدمت میں شکار کا گوشت پیش کیا گیا تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، نبی ﷺ کی خدمت میں شکار کے گوشت کا ایک حصہ پیش کیا گیا جسے آپ نے قبول نہیں فرمایا اور ارشاد فرمایا، ہم اسے نہیں کھا سکتے (کیونکہ) ہم حالتِ احرام میں ہیں۔

503- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے اور "قاحہ" پہنچ گئے، ہم

502- سنن ابوداؤد:1850' سنن ابن ماجہ:3091' صحیح ابن حبان:3972' مستدرک للحاکم:1748' مسند ابویعلی:433

503- صحیح بخاری:2757' سنن ترمذی:847' سنن نسائی:2824' سنن دارمی:1827' صحیح ابن حبان:3975

أَبِي عُمَرَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ، مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ، فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، إِذْ بَصُرْتُ بِأَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ، فَأَسْرَجْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ رُمْحِي، ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّي سَوْطِي، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: وَكَانُوا مُحْرِمِينَ: نَاوِلُونِي السَّوْطَ، فَقَالُوا: وَاللهِ، لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهُ، ثُمَّ رَكِبْتُ، فَأَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ وَرَاءَ أَكَمَةٍ، فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي فَعَقَرْتُهُ، فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوهُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوهُ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِي فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ: هُوَ حَلَالٌ، فَكُلُوهُ

میں سے بعض لوگ احرام میں تھے اور بعض احرام میں نہیں تھے، میں نے اپنے ساتھیوں کی آواز سنی جو کسی چیز کو ڈھونڈ رہے تھے، میں نے توجہ کی، تو وہ ایک نیل گائے تھی۔ میں نے اپنے گھوڑے پر زین ڈالی، اپنا نیزہ پکڑا اور سوار ہوگیا، میرا چابک گر گیا، میں نے اپنے ساتھیوں سے جو احرام کی حالت میں تھے، سے کہا مجھے یہ چابک پکڑا دو، انہوں نے جواب دیا، اللہ کی قسم! ہم اس میں تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے، میں نیچے اترا اور چابک اٹھا کر دوبارہ سوار ہوگیا۔ وہ نیل گائے ایک ٹیلے کے پیچھے چھپی ہوئی تھی میں اس کے پیچھے کی طرف سے اس تک پہنچا، نیزے سے اسے زخمی کیا اور پھر اس کو کونچیں کاٹ دیں پھر اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو ان میں سے ایک نے کہا، اسے کھالو اور ایک نے کہا اسے نہ کھاؤ۔ نبی ﷺ ہم سے کچھ آگے تھے، میں گھوڑا دوڑا کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا، وہ حلال ہے اسے کھالو۔

504- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ، وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ، فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا، فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ، فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، مکہ کے راستے میں کسی مقام پر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے، ان کے ساتھی احرام کی حالت میں تھے اور وہ خود حالتِ احرام میں نہیں تھے، انہوں نے ایک نیل گائے دیکھی، وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انہیں چابک پکڑا دیں، ساتھیوں نے انکار کر دیا، انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ انہیں ان کا نیزہ پکڑا دیں۔

عَلَيْهِ. فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ. فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ. فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ. فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ: إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ

ساتھیوں نے اس سے بھی انکار کر دیا، انہوں نے خود ہی نیزہ پکڑا اور اس نیل گائے کا تعاقب کرتے ہوئے آخر اسے مار ڈالا گوشت بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کھالیا اور بعض نے کھانے سے انکار کر دیا جب یہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ وہ کھانا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا ہے۔

505- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي النَّضْرِ. غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ؟

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ گوشت ہے؟

506- وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ. قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ. فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ. وَحُدِّثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ. فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ، يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، إِذْ نَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ. فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ. فَطَعَنْتُهُ. فَأَثْبَتُّهُ. فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي. فَأَكَلْنَا مِنْ

عبداللہ بن ابو قتادہ کہتے ہیں جس سال صلح حدیبیہ ہوئی اس سفر میں میرے والد بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں شریک تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے احرام باندھ لیا تھا اور بعض نے نہیں باندھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر ملی کہ دشمن "غیقہ" کے مقام پر موجود ہے، تو آپ وہاں تشریف لے گئے، حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میرے ساتھی میرے ساتھ ہنسی مذاق کر رہے تھے اس اثناء میری نظر ایک نیل گائے پر پڑی، میں نے اس پر حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا اور ہم سب نے وہ گوشت کھالیا پھر ہمیں یہ

لَحْمِهِ. وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ. فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا. فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: أَيْنَ لَقِيتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا. فَلَحِقْتُهُ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ. وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ. انْتَظِرْهُمْ. فَانْتَظَرَهُمْ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَصَدْتُ وَمَعِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ: كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ

خدشہ ہوا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بچھڑ نہ جائیں اس لیے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں روانہ ہوا، کبھی اپنے گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ کر دیتا۔ آدھی رات کے وقت میری ملاقات ''بنوغفار'' سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب سے ہوئی، میں نے ان سے پوچھا آپ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہاں ملاقات ہوئی ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ''تعھن'' کے مقام پر آپ سے رخصت ہوا تھا۔ آپ کا ''سقیا'' کے مقام پر دوپہر گزارنے کا ارادہ تھا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ کے صحابہ نے آپ کی خدمت میں سلام بھیجا ہے، انہیں یہ خدشہ ہے کہ وہ آپ سے بچھڑ کر پیچھے نہ رہ جائیں اس لیے کہ آپ ان کا انتظار فرمالیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے انتظار میں ٹھہر گئے تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک شکار کیا تھا اور میرے پاس اس کا گوشت ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین کو حکم دیا، اسے کھالو! وہ سب حضرات احرام کی حالت میں تھے۔

507- حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا، وَخَرَجْنَا مَعَهُ، قَالَ: فَصَرَفَ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ، فَقَالَ: خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى تَلْقَوْنِي قَالَ: فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ. فَلَمَّا انْصَرَفُوا قِبَلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حج کے قصد سے روانہ ہوئے، آپ کے ساتھ ہم بھی روانہ ہوئے، آپ کے بعض صحابہ کو سمندر کے ساحلی علاقے کی جانب جانے کی ہدایت کی جن میں حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ یہ حضرات ساحلی علاقے میں سفر کرتے ہوئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب جانے لگے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر حملہ کیا اور ان میں سے ایک کی کونچیں

أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ، إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ، فَإِنَّهُ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَحْمِهَا، قَالَ فَقَالُوا: أَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، قَالَ: فَحَمَلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ، فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا، وَكَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ، فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا، فَقُلْنَا: نَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ، فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا، فَقَالَ: هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَوْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا

کاٹ دیں، لوگوں نے اس کا گوشت کھالیا۔ بعض نے کہا ہم نے احرم کی حالت میں گوشت کھالیا ہے، ان لوگوں نے باقی ماندہ گوشت اپنے ساتھ رکھ لیا جب یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ احرام کی حالت میں تھے لیکن ابو قتادہ احرام کی حالت میں نہیں تھے، ہم نے کچھ نیل گائے دیکھیں۔ ابو قتادہ نے ان پر حملہ کر کے ان میں سے ایک کی کونچیں کاٹ دیں۔ ہم سب نے وہ گوشت کھالیا پھر ہم نے یہ سوچا، ہم نے احرام کی حالت میں شکار کا گوشت کھالیا ہے، اس لیے ہم نے بقیہ گوشت اپنے پاس رکھ لیا تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم میں سے کسی نے ایسا کرنے کے لیے کہا تھا یا کسی شے سے اس کی جانب اشارہ کیا تھا؟ تو انہوں نے عرض کی، نہیں! آپ نے فرمایا، تم اس کا بقیہ گوشت بھی کھالو۔

508- وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ شَيْبَانَ، جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي رِوَايَةِ شَيْبَانَ، فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟ وَفِي رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ: أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ؟ قَالَ شُعْبَةُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: أَعَنْتُمْ أَوْ أَصَدْتُمْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا یا اس کی جانب اشارہ کیا تھا؟ کیا تم نے اشارہ کیا تھا؟ یا مدد کی تھی؟ یا شکار کیا تھا؟ مجھے یہ یاد نہیں کہ روایت کے اصل الفاظ کیا ہیں مدد کی تھی یا شکار کیا تھا۔

509- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عبداللہ بن قتادہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے

الدَّارِمِيُّ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ: فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ، غَيْرِي، قَالَ: فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ، فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي وَهُمْ مُحْرِمُونَ، ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ: كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ

انہیں بتایا کہ وہ نبی ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں شامل ہوئے۔ میرے علاوہ سب نے عمرے کا احرام باندھ لیا، میں نے ایک نیل گائے شکار کی اور اس کا گوشت اپنے ساتھیوں کو کھلا دیا جو احرام میں تھے پھر جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میرے پاس اس کا گوشت ہے، تو آپ نے فرمایا، اسے کھالو! وہ سب حضرات احرام کی حالت میں تھے۔

510- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ خَرَجُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُونَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ فَقَالَ: هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟ قَالُوا: مَعَنَا رِجْلُهُ. قَالَ: فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَهَا.

عبداللہ بن ابو قتادہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں (صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین) نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، یہ سب حضرات احرام کی حالت میں تھے، جبکہ حضرت ابوقتادہ حالت احرام میں نہیں تھے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ تو انہوں نے عرض کی جی میرے پاس اس کی ٹانگ ہے۔ نبی ﷺ نے اسے قبول فرمایا اور اسے تناول فرمایا۔

511- وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَإِسْحَاقُ، عَنْ جَرِيرٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: كَانَ أَبُو قَتَادَةَ فِي نَفَرٍ مُحْرِمِينَ، وَأَبُو قَتَادَةَ مُحِلٌّ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ، وَفِيهِ: قَالَ: هَلْ أَشَارَ إِلَيْهِ إِنْسَانٌ مِنْكُمْ أَوْ أَمَرَهُ بِشَيْءٍ؟ قَالُوا: لَا، يَا رَسُولَ اللهِ،

عبداللہ بن ابوقتادہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعض ایسے حضرات کے ساتھ تھے جو احرام میں تھے جبکہ ابو قتادہ احرام میں نہیں تھے، نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تم میں سے کسی نے اس کی جانب اشارہ کیا تھا؟ یا اس کے متعلق کوئی ہدایت کی تھی؟ تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی، نہیں یارسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا، اسے کھالو!

قَالَ: فَكُلُوا

512- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ، وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ، فَمِنَّا مَنْ أَكَلَ، وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ أَكَلَهُ، وَقَالَ: أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

معاذ بن عبدالرحمٰن اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ہم حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ تھے، ہم سب احرام میں تھے، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے تحفہ کے طور پر ایک پرندے (کا گوشت) آیا، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت سو رہے تھے، ہم میں سے بعض نے وہ گوشت کھالیا اور بعض نے اس سے گریز کیا۔ بیدار ہونے کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان لوگوں کی تائید کی جن لوگوں نے گوشت کھایا تھا اور یہ بتایا کہ ہم نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (شکار کا) گوشت کھایا تھا۔

8- بَابُ مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

محرم اور غیر محرم شخص کے لیے حل اور حرم میں کن جانوروں کو مارنا جائز ہے؟

513- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ مِقْسَمٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: " أَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: چار جانور فاسق ہیں، انہیں حل اور حرم میں مارا جا سکتا ہے۔ چیل، کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا میں نے (اپنے استاد) قاسم سے دریافت کیا، سانپ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، اسے اس کے زہر کے سبب اسے مارا جائے گا۔

512- سنن نسائی: 2817، مسند احمد: 1392، صحیح ابن خزیمہ: 2638، مسند ابو یعلی: 658

513- صحیح بخاری: 1732، سنن ترمذی: 838، سنن ابن ماجہ: 3088، سنن دارمی: 1817، صحیح ابن حبان: 3962، سنن بیہقی: 9812، معجم الکبیر: 333

الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحِدَأَةُ، وَالْغُرَابُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ" قَالَ: فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ: أَفَرَأَيْتَ الْحَيَّةَ؟ قَالَ: تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا

514- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: " خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ: الْحَيَّةُ، وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْحُدَيَّا"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں، پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حل میں مارا جائے گا، سانپ، کوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

515- وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ "

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دیا جائے گا۔ بچھو، چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

516- وحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

517- وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتی ہیں، پانچ جانور فاسق ہیں، انھیں حرم میں بھی مار دیا جائے گا۔ چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا۔

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحُدَيَّا، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ "

518- وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ خَمْسِ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ

ابن شہاب زہریؒ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حل اور حرم میں پانچ فاسق جانوروں کو مار دینے کا حکم دیا ہے، سابقہ روایت کے مطابق۔

519- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ "

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں حرم میں بھی مار دیا جائے گا۔ کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا۔

520- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ: الْفَأْرَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ " وقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ: فِي الْحُرُمِ وَالْإِحْرَامِ

سالم اپنے والد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں۔ پانچ جانوروں کو حرم یا حالت احرام میں مار دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ چوہا، بچھو، کوا، چیل اور کاٹنے والا کتا۔

521- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ: الْعَقْرَبُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ "

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا، پانچ جانور فاسق ہیں، انہیں مار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

522- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ أَوْ أُمِرَ أَنْ يَقْتُلَ الْفَأْرَةَ، وَالْعَقْرَبَ، وَالْحِدَأَةَ، وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ، وَالْغُرَابَ

زید بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آدمی حالت احرام میں کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے یہ حکم دیا، یا شاید یہ فرمایا، آپ کو یہ حکم دیا گیا کہ چوہے، بچھو، چیل، کاٹنے والا کتے اور کوے کا مار دیا جائے۔

523- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ قَالَ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ: كَانَ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُورِ، وَالْفَأْرَةِ، وَالْعَقْرَبِ، وَالْحُدَيَّا، وَالْغُرَابِ، وَالْحَيَّةِ قَالَ: وَفِي الصَّلَاةِ أَيْضًا

زید بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انسان حالتِ احرام میں کون سے جانوروں کو مار سکتا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے مجھے یہ بتایا ہے کہ آپ نے کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، چیل، کوے اور سانپ کو مار دینے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد فرمایا گیا ہے، نماز میں بھی انہیں مارا جا سکتا ہے۔

524- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار

عَنْهُمَا. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

دینے سے احرام والے شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ کوا، بچھو، چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا۔

525- وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ، يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ؟ فَقَالَ لِي نَافِعٌ: قَالَ عَبْدُ اللهِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: "خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ، فِي قَتْلِهِنَّ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَأَةُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ"

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

526- وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ، وَابْنُ رُمْحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، ح وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، ح وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى

یہی روایت بعض دیگر سند سے بھی مروی ہے۔

عَنْهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ إِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ. وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلَى ذَٰلِكَ ابْنُ إِسْحَاقَ.

527- وحَدَّثَنِيهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِي الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: پانچ کو مار دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

528- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرُونَ: - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيهِنَّ: الْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ، وَالْغُرَابُ، وَالْحُدَيَّا" - وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں احرام میں مار دینے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا، کوا اور چیل۔

9-بَابُ جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا كَانَ بِهِ أَذًى، وَوُجُوبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهِ، وَبَيَانِ قَدْرِهَا

اگر حالتِ احرام والے شخص کو سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے لیے سر منڈوانا جائز ہے، البتہ اس کا فدیہ دینا واجب ہے، اور فدیہ کی مقدار کا بیان

529- وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ.

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں حدیبیہ کے دوران نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے ہانڈی کے نیچے آگ جلائی ہوئی تھی اور

-529 صحیح بخاری:1722، سنن ترمذی:953، صحیح ابن حبان:3980، سنن بیہقی:7507، معجم الکبیر:213

حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَأَنَا أُوقِدُ تَحْتَ - قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ: قِدْرٍ لِي، وقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: بُرْمَةٍ لِي - وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قَالَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ، وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ أَيُّوبُ: فَلَا أَدْرِي بِأَيِّ ذَلِكَ بَدَأَ

جوئیں میرے چہرے پر آگئیں تھیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا یہ تمہیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم اپنا سر منڈوالو اور تین روزے رکھ لینا یا چھ غریبوں کو کھانا کھلا دینا یا ایک قربانی کر لینا۔

530- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

531- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: فِيَّ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196] قَالَ: فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ادْنُهْ فَدَنَوْتُ، فَقَالَ: ادْنُهْ فَدَنَوْتُ، فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ - قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: وَأَظُنُّهُ - قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَنِي بِفِدْيَةٍ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، مَا تَيَسَّرَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی ہے ترجمہ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی ۔(پ۲البقرۃ آیت۱۹۶) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قریب آجاؤ، میں اور نزدیک ہوا تو آپ نے فرمایا، قریب آجاؤ، میں اور نزدیک ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تمہیں جوئیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے جواب دیا، جی! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا، روزہ رکھنے، صدقہ کرنے یا قربانی کرنے میں سے جو آسان ہو، وہ فدیہ۔

532- وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا سَيْفٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ يَتَهَافَتُ قَمْلًا، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ قَالَ: فَفِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196] فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، ان کے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ نبی ﷺ نے دریافت کیا، کیا تمہیں جوئیں اذیت دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ ﷺ نے فرمایا، تم اپنا سر منڈوالو پھر یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: پھر جوتم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔(پ۲ البقرۃ آیت ۱۹۶)'۔ تو نبی ﷺ نے مجھے ہدایت کی، تمہارے لیے جو آسان ہو۔ تین روزے رکھ لو، چھ مسکینوں کو ٹوکرا صدقہ کر دو یا قربانی کر دو۔

533- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، وَحُمَيْدٍ، وَعَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ، وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاحْلِقْ رَأْسَكَ، وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، - وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ - أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ: أَوِ اذْبَحْ شَاةً

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مکہ میں داخل ہونے سے قبل حدیبیہ کے مقام پر نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے، وہ اس وقت احرام میں تھے تو انہوں نے ہانڈی کے نیچے آگ جلائی ہوئی تھی۔ ان کے چہرے پر جوئیں رینگ رہی تھیں۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں یہ جوئیں اذیت دے رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا، تم اپنا سر منڈوا دو اور چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا تین روز کے روزے رکھ لو یا قربانی کرلو۔ بکری ذبح کرلو۔

534- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا خَالِدٌ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: آذَاكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْلِقْ رَأْسَكَ، ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا، أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ، عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ

ہیں، حدیبیہ کے زمانے میں نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور دریافت فرمایا، کیا تمہیں جوئیں اذیت دے رہی ہیں؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! تو نبی ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی، اپنا سر منڈوا کے ایک بکری ذبح کردو یا تین دن روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو تین صاع کھجوریں کھلا دو۔

535- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ، قَالَ: قَعَدْتُ إِلَى كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: {فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ} [البقرة: 196]؟ فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نَزَلَتْ فِيَّ، كَانَ بِي أَذًى مِنْ رَأْسِي، فَحُمِلْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلَى وَجْهِي، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا أَرَى أَتَجِدُ شَاةً؟ فَقُلْتُ: لَا، فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، قَالَ: صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ نِصْفَ صَاعٍ، طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ. قَالَ: فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً

عبداللہ بن معقل کہتے ہیں، میں حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھ گیا، وہ اس وقت مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، میں نے ان سے اس آیت کے متعلق سوال کیا: ترجمہ کنزالایمان: تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔(پ۲البقرۃ آیت۱۹۶) تو حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، یہ آیت میرے متعلق نازل ہوئی تھی، مجھے سر میں تکلیف تھی، مجھے نبی ﷺ کی خدمت میں لے جایا گیا اس وقت میرے چہرے پر جوئیں رینگ رہی تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم جس اذیت میں مبتلا ہو، میرا خیال ہے کہ تمہارے پاس بکری نہیں ہوگی۔ میں نے عرض کی، نہیں ہے اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: تو بدلے دے روزے یا خیرات یا قربانی۔(پ۲البقرۃ آیت۱۹۶) تو نبی ﷺ نے فرمایا، تین روز روزے رکھنا، چھ مسکینوں کو اتنا کھانا کھلانا کہ ہر مسکین کو نصف صاع ملے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن معقل

536- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ، حَدَّثَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا، فَقَمِلَ رَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ، فَحَلَقَ رَأْسَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ؟ قَالَ: مَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، لِكُلِّ مِسْكِينَيْنِ صَاعٌ ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ خَاصَّةً: {فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ} [البقرة: 196] ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً

سے کہا، یہ آیت خاص طور پر میرے متعلق نازل ہوئی تھی لیکن اس کا حکم عام ہے اور تمہارے لیے بھی ہے۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ احرام میں نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ان کے سر اور داڑھی کے بالوں میں جوئیں ہو گئیں اس کی خبر نبی ﷺ کو ملی تو آپ نے انہیں بلوایا اور پھر حجام بلوا کر ان کا سر منڈوا دیا پھر دریافت فرمایا (فدیے کے طور پر قربان کرنے کے لیے) کیا تمہارے پاس کوئی جانور ہے؟ انہوں نے عرض کی، میری استطاعت نہیں تو نبی ﷺ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ وہ تین دن روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو اس حساب سے کھانا کھلائیں کہ ہر مسکین کو ایک صاع ملے اس وقت اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ان کے متعلق یہ آیت نازل فرمائی جس کا حکم مسلمانوں کے لئے بھی عام تھا: ترجمہ کنزالایمان: پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں کچھ تکلیف ہے۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۱۹۶)

10- بَابُ جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کے لیے پچھنے لگوانا جائز ہے

537- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے تھے۔

537- صحیح بخاری: 1837' سنن ترمذی: 777' سنن ابن ماجہ: 3082' سنن دارمی: 1821' صحیح ابن حبان: 3950

وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

538- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَسَطَ رَأْسِهِ

حضرت ابن بحینہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مکہ کے راستے میں احرام کی حالت میں سر کے درمیان پچھنے لگوائے۔

11- بَابُ جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

محرم شخص کا اپنی آنکھوں میں دوائی لگانا جائز ہے

539- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ- قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ- حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ، اشْتَكَى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَيْنَيْهِ، فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهُ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ أَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ، فَإِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ إِذَا اشْتَكَى عَيْنَيْهِ، وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ

نبیہ بن وہب کہتے ہیں، ہم ابان بن عثمان کے ساتھ روانہ ہوئے "ملل" کے مقام پر پہنچ کر عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی جب ہم "روحاء" پہنچے تو ان کی تکلیف بڑھ گئی، انہوں نے ابان بن عثمان سے یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے کسی کو بھیجا تو ابان نے انہیں یہ جواب بھجوایا کہ وہ آنکھوں پر "ایلوے" کا لیپ لگائیں کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ایک صاحب کو آنکھوں کی یہی تکلیف ہوئی تھی اور وہ صاحب احرام میں تھے تو نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ لگوا دیا تھا۔

540- وحَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي نُبَيْهُ

نبیہ بن وہب کہتے ہیں عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف شروع ہوگئی تو انہوں نے ان میں سرمہ لگانا چاہا تو ابان بن عثمان نے انہیں منع کر دیا اور انہیں یہ ہدایت کی

539- سنن ابوداؤد:1839، سنن نسائی:2844، مسند احمد:465

بْنُ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ، فَأَرَادَ أَنْ يَكْحُلَهَا، فَنَهَاهُ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَ ذَلِكَ

کہ وہ ''ایلوے'' کا لیپ کریں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے کی تھی۔

12 - بَابُ جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ بَدَنَهُ وَرَأْسَهُ

محرم شخص کے لیے اپنے سر اور جسم کو دھونا جائز ہے

541- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَذَا حَدِيثُهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ، قَالَ: فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدَهُ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان ''ابواء'' کے مقام پر اس مسئلے میں اختلاف رائے ہوگیا۔ حضرت بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے کہ محرم شخص اپنا سر دھو سکتا ہے جبکہ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہنا تھا کہ محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں بھیجا تاکہ میں ان سے یہ مسئلہ معلوم کروں، وہ دولکڑیوں کے درمیان کپڑے کا پردہ تان کر غسل کر رہے تھے، میں نے انہیں سلام کیا، انہوں نے دریافت کیا، کون ہے؟ میں نے عرض کی، میں عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے حضرت عبداللہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے تاکہ میں آپ سے یہ مسئلہ معلوم کروں کہ نبی ﷺ حالت احرام میں اپنا سر کس طرح دھویا کرتے تھے؟ تو حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے اس کپڑے کو ذرا سا ہٹایا حتیٰ کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا پھر انہوں نے ایک شخص کو

عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ: لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ: اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ

ہدایت کی کہ وہ پانی ڈالے اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کو حرکت دی۔ انہیں پہلے پیچھے کی جانب لے گئے اور پھر آگے لائے اور پھر بولے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح دیکھا ہے۔

542- وحَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: فَأَمَرَّ أَبُو أَيُّوبَ بِيَدَيْهِ عَلَى رَأْسِهِ جَمِيعًا عَلَى جَمِيعِ رَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: لَا أُمَارِيكَ أَبَدًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ پورے سر پر پھیرے۔ پہلے انہیں پیچھے کی جانب لے گئے پھر واپس آگے لے آئے تو حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اب میں کبھی بھی آپ کے ساتھ بحث نہیں کروں گا۔

13- بَابُ مَا يُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

اگر محرم شخص (حالتِ احرام میں) انتقال کر جائے تو اس (کی میت) کے ساتھ کیا، کیا جائے؟

543- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ فَمَاتَ، فَقَالَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک صاحب اونٹ سے گرے، ان کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ وفات پا گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی، اسے پانی بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اس کا سر نہ ڈھانپنا کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

544- وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میدانِ عرفات میں

-543 صحیح بخاری:1207' سنن نسائی:2714' سنن داری:1852' سنن بیہقی:6433' معجم الکبیر:12361

-544 صحیح بخاری:4801' سنن نسائی:2768' سنن داری:1811' صحیح ابن حبان:3775' معجم الکبیر:233

جُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ. قَالَ أَيُّوبُ: فَأَوْقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ فَأَقْعَصَتْهُ - وَقَالَ عَمْرٌو: فَوَقَصَتْهُ. فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ - قَالَ أَيُّوبُ - فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا - وَقَالَ عَمْرٌو - فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

حاضر تھا۔ اچانک وہ اپنی سواری سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا تو آپ نے فرمایا، اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سرڈھانپو! کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اس حال میں زندہ کرے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

545- وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص حاضر تھا، وہ احرام میں تھا۔

546- وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَّ مِنْ بَعِيرِهِ، فَوُقِصَ وَقْصًا، فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص بھی شریک تھا، وہ احرام میں تھا، وہ اپنی سواری سے گرا اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ فوت ہو گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑے پہناؤ اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا آئے گا۔

547- وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ: لَمْ يُسَمِّ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص احرام میں تھا اسے قیامت کے روز جب زندہ کیا جائے گا تو وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

548- أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا أَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص احرام میں تھا، وہ اپنی سواری سے گرا اور فوت ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اس کے چہرے اور سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے روز تلبیہ کہتے ہوئے زندہ ہوگا۔

549- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا، فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تَمَسُّوهُ بِطِيبٍ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص احرام میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا وہ اپنی اونٹنی سے گر کر فوت ہوگیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی، اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو، اسے خوشبو لگاؤ اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے روز اس حال میں زندہ ہوگا کہ (احرام کی طرح) اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

550- وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَأْسُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص اپنے اونٹ سے گر گیا وہ احرام کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق ہدایت فرمائی کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اسے خوشبو نہ لگائی جائے اس کا سر نہ ڈھانپا جائے کیونکہ قیامت کے روز جب اسے زندہ کیا جائے گا (احرام کی طرح) اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔

551- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ ابْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بِشْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَوَقَعَ مِنْ نَاقَتِهِ فَأَقْعَصَتْهُ: فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُغْسَلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَأَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا يُمَسَّ طِيبًا، خَارِجٌ رَأْسُهُ قَالَ شُعْبَةُ: ثُمَّ حَدَّثَنِي بِهِ بَعْدَ ذَلِكَ: خَارِجٌ رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص احرام کی حالت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا اس کی گردن ٹوٹ گئی، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دیا جائے اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے اس کا سر اور چہرہ باہر ہوں کیونکہ قیامت کے دن جب اسے زندہ کیا جائے گا تو (احرام کی طرح) اس کے بال جمے ہوئے ہوں گے۔

552- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ زُهَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهُ، وَهُوَ مَعَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک شخص اپنی اونٹنی سے گر کر گردن ٹوٹنے کے سبب فوت ہو گیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل

رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَنْ يَكْشِفُوا وَجْهَهُ - حَسِبْتُهُ قَالَ - وَرَأْسَهُ. فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ يُهِلُّ

دیں اس کے چہرے کو کھلا رکھیں۔ میرا یہ خیال ہے کہ حدیث میں سر کو کھلا رکھنے کے الفاظ ہیں۔ کیونکہ قیامت کے دن جب اسے زندہ کیا جائے گا تو یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

553- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ: كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ فَمَاتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اغْسِلُوهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ. فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُلَبِّي

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے ساتھ ایک صاحب اونٹنی سے گر کر فوت ہوگئے تو نبی ﷺ نے ہدایت فرمائی، اسے غسل دو لیکن اسے خوشبو نہ لگانا اور اس کا چہرہ نہ ڈھانپنا کیونکہ اسے جب زندہ کیا جائے گا تو یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

14- بَابُ جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهِ

احرام والے شخص کے لیے یہ شرط رکھنا جائز ہے کہ وہ بیماری یا کسی اور عذر کے سبب احرام کھول دے گا

554- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ. حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. عَنْ هِشَامٍ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ. فَقَالَ لَهَا: أَرَدْتِ الْحَجَّ؟ قَالَتْ: وَاللهِ. مَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجِعَةً. فَقَالَ لَهَا: حُجِّي وَاشْتَرِطِي. وَقُولِي اللَّهُمَّ. مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور ان سے دریافت فرمایا تم نے حج کا قصد کرلیا ہے؟ انہوں نے عرض کی، اللہ کی قسم! مجھے درد کی شکایت ہے، تو نبی ﷺ نے انہیں ہدایت کی، تم حج کا قصد کرلو اور اس شرط کے ساتھ نیت کرو کہ اے اللہ! جہاں بیماری کے سبب وہیں احرام کھول دوں گی۔ یہ خاتون حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔

555- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ، زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سیدہ ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، وَأَنَا شَاكِيَةٌ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي

عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حج کا قصد رکھتی ہوں لیکن میں بیمار ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم حج (کا قصد کرو) اور یہ شرط رکھو کہ جہاں میں رک گئی تو وہی احرام کھول دوں گی۔

556۔ وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

557۔ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، وَأَبُو عَاصِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ، وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: أَهِلِّي بِالْحَجِّ، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي قَالَ: فَأَدْرَكَتْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، زبیر بن عبدالمطلب کی صاحبزادی سیدہ ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی میں بیمار عورت ہوں اور میرا حج کا ارادہ ہے، آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا، تم احرام باندھ لو اور یہ شرط رکھو کہ مجھے جہاں روک لیا (میں وہیں احرام کھول دوں گی) وہ حج میں شامل ہوگئی تھیں۔

558۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ: فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کرنے کا ارادہ کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی کہ تم شرط رکھو، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسا ہی کیا۔

وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ. فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

559- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ، - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا وقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لِضُبَاعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: حُجِّي، وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي وَفِي رِوَايَةِ إِسْحَاقَ: أَمَرَ ضُبَاعَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ حکم فرمایا کہ تم احرام باندھ لو اور یہ شرط رکھو مجھے جہاں روک لیا، میں وہی احرام کھول دوں گی۔

15- بَابُ إِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْإِحْرَامِ، وَكَذَا الْحَائِضُ

نفاس والی خواتین کا احرام، مستحب ہے کہ وہ احرام باندھتے وقت غسل کر لیں، حیض والی خواتین کا بھی یہی حکم ہے

560- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: نُفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بِالشَّجَرَةِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ، يَأْمُرُهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، شجرہ کے مقام پر محمد بن ابوبکر کی ولادت کے سبب سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نفاس لاحق ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ حکم دیا کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

561- حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، سیدہ

560- سنن ابوداؤد: 1743' سنن ابن ماجہ: 2913' سنن دارمی: 1805' مسند ابویعلیٰ: 54

حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فِي حَدِيثِ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِينَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ذوالحلیفہ میں نفاس میں مبتلا ہوئیں تو نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں حکم دیں کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

16 - بَابُ بَيَانِ وُجُوهِ الْإِحْرَامِ

احرام کی مختلف حالتیں

562- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ: فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ: هَذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حجۃ الوداع کے سال، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے ہم نے عمرے کے لیے احرام باندھا تھا، نبی ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی کہ جس شخص کے ساتھ "ہدی" ہو، وہ عمرے کے ساتھ حج کے احرام کرلے اور اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے۔ (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں، میں حائضہ ہوگئی اس لیے میں بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکتی تھی اور صفا و مروہ کے درمیان سعی بھی نہیں کرسکتی تھی، میں نے اس کی عرض نبی ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: تم اپنے بال کھول کر انہیں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو، عمرے کا احرام ختم کردو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایسا ہی کیا پھر جب ہم حج سے فارغ ہوگئے تو نبی ﷺ نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کے ساتھ "تنعیم" بھیجا جہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھا۔

562- صحیح بخاری:1481' سنن ابوداؤد:1780' سنن نسائی:2716' مسند احمد:25346' صحیح ابن خزیمہ:2607' سنن بیہقی:8583' معجم الکبیر:314

الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ، بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ، وَأَمَّا الَّذِينَ كَانُوا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا"

نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے اس عمرے کے بدلے میں ہے۔ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا، انہوں نے بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا پھر منیٰ سے واپس آنے کے بعد انہوں نے اپنے حج کے لیے دوبارہ طواف کیا جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کی نیت کی تھی، انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

563- وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ، وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ، وَأَهْدَى، فَلَا يَحِلُّ حَتَّى يَنْحَرَ هَدْيَهُ، وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتَّى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي، وَأَمْتَشِطَ، وَأُهِلَّ بِحَجٍّ، وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ، قَالَتْ: فَفَعَلْتُ ذَلِكَ، حَتَّى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي، بَعَثَ مَعِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي، الَّتِي أَدْرَكَنِي

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ پہنچے، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور وہ ''ہدی'' نہیں لایا تھا، وہ احرام کھول دے جس نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور ''ہدی'' بھی ساتھ لایا تھا، وہ اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک اس کی قربانی نہ کرلے جس نے حج کا احرام باندھا تھا، وہ اپنا حج پورا کرے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے حیض آ گیا اور یہ عرفہ کے روز تک رہنا تھا، میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا نبی ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کروں یعنی عمرے کا احرام کھول دوں اور حج کا احرام باندھ لوں۔ میں نے ایسا ہی کیا حتیٰ کہ جب حج پورا کر لیا تو نبی ﷺ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابو بکر کو بھیجا اور مجھے یہ حکم دیا کہ حج کا وقت آجانے کے سبب میں جو عمرہ نہیں کر سکی تھی اس کے بدلے میں اب ''تنعیم'' سے عمرہ کرلوں۔

الْحَجِّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا

564- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ: فَحِضْتُ، فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي كُنْتُ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَكَيْفَ أَصْنَعُ بِحَجَّتِي؟ قَالَ: انْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي عَنِ الْعُمْرَةِ، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ: فَلَمَّا قَضَيْتُ حَجَّتِي أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي، فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَمْسَكْتُ عَنْهَا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے سال ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، میں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور میں قربانی کا جانور نہیں لائی تھی، نبی ﷺ نے یہ حکم دیا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو، وہ عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لے اور جب تک دونوں سے فارغ نہیں ہو جاتا، احرام نہ کھولے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے حیض آ گیا جب عرفہ کی رات آئی تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میں نے تو عمرے کا احرام باندھا تھا اب میں حج کے لیے کیا کروں؟ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بال کھول کر ان میں کنگھی کرو، عمرے کو چھوڑ دو اور حج کا احرام باندھ لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں نے حج پورا کر لیا تو آپ نے عبدالرحمن بن ابوبکر کو حکم دیا، وہ مجھے اپنے ساتھ بٹھا کر لے گئے اور میں جو عمرہ نہیں کر سکی تھی اس کے بدلے میں انہوں نے مجھے "تنعیم" سے عمرہ کروایا۔

565- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ قَالَتْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، آپ نے حکم دیا جس نے حج اور عمرے کا احرام باندھنا ہو، وہ ایسا ہی کرے جس نے صرف حج کا احرام باندھنا ہو، وہ احرام باندھے اور جس نے صرف عمرے کا احرام باندھنے کا قصد کیا ہو، وہ احرام باندھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں،

عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ، وَأَهَلَّ بِهِ نَاسٌ مَعَهُ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ، وَأَهَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَةٍ، وَ كُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کا احرام باندھا۔ بعض لوگوں نے بھی یہی احرام باندھا، بعض لوگوں نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا اور بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا، میں ان میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔

566- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ، مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ قَالَتْ: فَكَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنْهُمْ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، قَالَتْ: فَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، فَخَرَجْنَا حَتَّى قَدِمْنَا مَكَّةَ، فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، لَمْ أَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِي، فَشَكَوْتُ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ قَالَتْ: فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ وَقَدْ قَضَى اللهُ حَجَّنَا، أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَأَرْدَفَنِي وَخَرَجَ بِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَضَى اللهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا، وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: حجۃ الوداع کے موقع پر ذوالحج کا چاند دیکھتے ہی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوگئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا کہ جس کا صرف عمرے کا احرام باندھنے کا ارادہ ہو، وہ احرام باندھے اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی صرف عمرے کا احرام باندھتا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، بعض لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ پہنچ گئے، عرفہ کا روز آگیا اور میں حائضہ تھی۔ میں نے عمرے کا احرام بھی نہیں کھولا تھا، میں نے اس کی عرض نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے فرمایا: تم اپنے عمرے کو رہنے دو اور بال کھول کر کنگھی کرلو اور حج کا احرام باندھ لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے ایسا ہی کیا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا حج پورا کروا دیا تو ''حصبہ'' کی رات میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو بھیجا، وہ مجھے ساتھ لے کر ''تنعیم'' آئے جہاں سے میں نے عمرے کا احرام باندھا یوں اللہ تعالیٰ نے میرا حج اور عمرہ پورے کروا دیئے

اور میں نے قربانی، صدقہ روزہ (نہیں رکھنا)۔

567- وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُوَافِينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدَةَ.

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ذوالحج کا چاند دیکھتے ساتھ ہی ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کا ارادہ تھا لیکن نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو صرف عمرے کا احرام باندھنا چاہتا ہو، وہ صرف عمرے کا احرام باندھے، اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

568- وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، فَكُنْتُ فِيمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا. وَقَالَ فِيهِ: قَالَ عُرْوَةُ فِي ذَلِكَ: إِنَّهُ قَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا. قَالَ هِشَامٌ: وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ هَدْيٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ذوالحج کا چاند دیکھتے ساتھ ہی ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوگئے، ہم میں سے بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا، بعض نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا۔ میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے جس کے آخر میں عروہ کے یہ الفاظ ہیں یوں اللہ تعالیٰ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حج اور عمرہ مکمل کروا دیا، ہشام کہتے ہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قربانی، روزے، صدقہ نہیں کرنا پڑا۔

569- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے سال ہم نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم میں سے بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے حج اور عمرے کا احرام باندھا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا۔ نبی ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا جن لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا۔ انہوں نے

وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ. فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ. وَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ. فَلَمْ يَحِلُّوا. حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ

احرام کھول دیا اور جنہوں نے صرف حج یا حج و عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا، انہوں نے قربانی کے روز تک احرام نہیں کھولا۔

570- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَعَمْرٌو النَّاقِدُ. وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ. قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ. أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا. حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ: أَنَفِسْتِ؟ - يَعْنِي الْحَيْضَةَ قَالَتْ - قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: إِنَّ هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَغْتَسِلِي قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا جب ہم "سرف" یا شاید اس کے قریب کہیں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں نفاس (یعنی حیض) آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے مقرر کیا ہے۔ تم وہ تمام مناسک ادا کرو جو حاجی لوگ کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرنا جب تک غسل نہ کر لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

571- حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ. حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو. حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ. حَتَّى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ. فَدَخَلَ عَلَيَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہم صرف حج کا ذکر کر رہے تھے جب ہم "سرف" پہنچے، تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا، تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی، اللہ کی قسم! میری یہ خواہش ہے کہ کاش میں اس سال نہ آئی ہوتی، آپ نے دریافت فرمایا، تمہیں کیا ہوا

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي. فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ فَقُلْتُ: وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ. قَالَ: مَا لَكِ؟ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: هَذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. افْعَلِي مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتَّى تَطْهُرِي قَالَتْ: فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَصْحَابِهِ اجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَأَحَلَّ النَّاسُ إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ. قَالَتْ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ. ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا. قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَهَرْتُ. فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَضْتُ. قَالَتْ: فَأُتِيَنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ. فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقَالُوا: أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِسَائِهِ الْبَقَرَ. فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ وَأَرْجِعُ بِحَجَّةٍ؟ قَالَتْ: فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ. فَأَرْدَفَنِي عَلَى جَمَلِهِ. قَالَتْ: فَإِنِّي لَأَذْكُرُ. وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ. أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ. حَتَّى جِئْنَا إِلَى التَّنْعِيمِ. فَأَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ. جَزَاءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِي اعْتَمَرُوا

ہے؟ شاید تمہیں نفاس (حیض) آ گیا ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر کر دیا ہے، تم وہ سب کچھ کرو جو حاجی کرتے ہیں البتہ بیت اللہ کا طواف اس وقت تک نہ کرنا جب تک تم پاک نہ ہو جاؤ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں جب میں مکہ آئی تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا اس کو عمرہ بنا دو جن لوگوں کے پاس "ہدی" نہیں تھا، ان سب نے احرام کھول دیا، نبی ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر خوش حال لوگوں کے ساتھ "ہدی" موجود تھا جب روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا، قربانی کے روز میں پاک ہو گئی۔ نبی ﷺ نے مجھے حکم دیا اور میں نے طواف افاضہ کیا۔ ہمیں گائے کا گوشت دیا گیا تو میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی جانب سے گائے قربان کی ہے۔ "حصبہ" کی رات میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! لوگ حج اور عمرہ کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی؟ تو آپ نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو حکم دیا، انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھایا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، مجھے یاد ہے میں اس وقت نو جوان لڑکی تھی اس لیے مجھے اونگھ آ جاتی تھی اور پالان کی پچھلی لکڑی میرے چہرے سے ٹکرا جاتی، یہاں تک کہ ہم "تنعیم" آ گئے اور میں نے وہاں سے عمرے کا احرام

572- وحَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْمَاجِشُونِ غَيْرَ أَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ: فَكَانَ الْهَدْيُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِي الْيَسَارَةِ ثُمَّ أَهَلُّوا حِينَ رَاحُوا وَلَا قَوْلُهَا وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ أَنْعَسُ فَيُصِيبُ وَجْهِي مُؤْخِرَةَ الرَّحْلِ

باندھا، یہ اس عمرے کا بدلہ تھا جو لوگ پہلے کر چکے تھے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نے حج کا احرام باندھا جب ہم "سرف" پہنچے، تو مجھے حیض آ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ الفاظ نہیں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر خوش حال لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور موجود تھا۔ جب روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا اسی طرح سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان بھی نہیں ہے کہ میں ان دنوں نوجوان لڑکی تھی اور اونگھ آ جاتی تھی اور پالان کی پچھلی لکڑی میرے چہرے سے ٹکرا جاتی تھی۔

573- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي خَالِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کیا تھا۔

574- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِي حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتَّى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حج کے مہینوں اور حج کے ایام میں ہم حج کا احرام باندھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم "سرف" پہنچے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، تم میں سے جس کے پاس "ہدی" نہ ہو اور وہ عمرے میں تبدیل کرنا چاہتا ہو، وہ ایسا کر لے لیکن جس کے پاس "ہدی" ہے، وہ ایسا نہ کرے۔ جن لوگوں کے پاس "ہدی" نہیں

يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلَا قَالَتْ: فَالْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا، مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ لَهُمْ قُوَّةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكِ؟ قُلْتُ: سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ قَالَ وَمَا لَكِ؟ قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: فَلَا يَضُرُّكِ، فَكُونِي فِي حَجِّكِ، فَعَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا، وَإِنَّمَا أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ، كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ: فَخَرَجْتُ فِي حَجَّتِي حَتَّى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ، ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ، وَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ، فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: اخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَإِنِّي أَنْتَظِرُكُمَا هَا هُنَا. قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فَأَهْلَلْتُ، ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَجِئْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي مَنْزِلِهِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: هَلْ فَرَغْتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ فِي أَصْحَابِهِ بِالرَّحِيلِ، فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَدِينَةِ

تھی ان میں سے کچھ نے ایسا کر لیا اور کچھ نے نہیں کیا۔ نبی ﷺ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اور آپ کے بعض صحابہ کے ساتھ بھی قربانی کے جانور تھے۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا، تم کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کی، آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ گفتگو کی ہے، وہ میں نے سن لی ہے اور عمرے کے متعلق سن لیا ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، تمہارا کیا مسئلہ ہے؟ میں نے عرض کی، میں نماز نہیں پڑھ سکتی۔ آپ نے فرمایا: اس سے تمہیں کوئی حرج نہیں ہوگا، تم حج کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں عمرے کا موقع بھی عطا کر دے گا، تم آدم کی بیٹیوں میں سے ایک ہو اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے وہ چیز مقرر کی ہے جو ان کے لیے کی ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں حج کے افعال سرانجام دیتی رہی حتیٰ کہ جب ہم منیٰ آئے تو میں پاک ہو گئی پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا پھر نبی ﷺ ''محصب'' کے مقام پر تشریف لے آئے، آپ نے عبدالرحمٰن بن ابو بکر کو حکم دیا، اپنی بہن کو حرم سے لے جاؤ تاکہ وہ عمرے کا احرام باندھ لے پھر وہ بیت اللہ کا طواف کر کے میں یہیں تم دونوں کا انتظار کروں گا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے احرام باندھا پھر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور پھر ہم نصف شب کے وقت نبی ﷺ تک پہنچ گئے، آپ اسی مقام پر قیام فرما تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم فارغ ہو چکی ہو؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے

اپنے ساتھیوں کو کوچ کا حکم فرمایا، روانہ ہوتے وقت آپ بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ نے فجر کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور پھر مدینہ منورہ کے لیے روانہ ہو گئے۔

575- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ، وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم میں سے کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا تھا، کچھ نے "قران" کیا اور کچھ نے تمتع کیا۔

576- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

577- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ: مَا هَذَا؟ فَقِيلَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ماہ "ذیقعدہ" ختم ہونے میں ابھی پانچ روز باقی تھے جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا لیکن جب ہم مکہ کے نزدیک پہنچے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو، وہ بیت اللہ اور صفا مروہ کا طواف کر لینے کے بعد احرام کھول دے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، قربانی کے روز ہمارے پاس گائے کا گوشت آیا تو میں نے دریافت کیا، یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کی جانب سے ذبح کی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى: فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، فَقَالَ: أَتَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ

578- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. ح وحَدَّثَنَاه ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

579- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، ح وَعَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَاحِدٍ؟ قَالَ: انْتَظِرِي، فَإِذَا طَهَرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي مِنْهُ، ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا - قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ غَدًا - وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَصَبِكِ أَوْ - قَالَ - نَفَقَتِكِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے دو مناسک ادا کیے ہیں جبکہ میں نے صرف ایک مناسک ادا کیا ہے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم انتظار کرو جب تم پاک ہو جاؤ تو "تنعیم" جاؤ اور وہاں سے احرام باندھ کر اور فلاں مقام پر آ کر ہم سے مل جانا میرا گمان ہے کہ روایت میں "کل" کا لفظ بھی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: تمہاری مشقت۔ یا یہ فرمایا کہ تمہارے خرچ کے مطابق (تمہیں اس کا اجر ملے گا)۔

580- وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَإِبْرَاهِيمَ، قَالَ: لَا أَعْرِفُ حَدِيثَ أَحَدِهِمَا مِنَ الْآخَرِ، أَنَّ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

قاسم بن محمد کہتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے دو مناسک ادا کیے ہیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

581- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا، وقَالَ إِسْحَاقُ: -

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ روانہ ہوئے، ہمارا صرف حج کرنے کا

أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، أَنْ يَحِلَّ. قَالَتْ: فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْيَ، فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَحِضْتُ، فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ، وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ؟ قَالَ: أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ. قَالَ عَقْرَى حَلْقَى، أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ: بَلَى. قَالَ: لَا بَأْسَ، انْفِرِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا. أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وقَالَ إِسْحَاقُ: مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ.

قصد تھا جب ہم پہنچ گئے اور ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا، وہ احرام کھول دے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جو مرد قربانی کا جانور ساتھ نہیں لائے تھے، انہوں نے احرام کھول دیا۔ خواتین بھی جانور ساتھ نہیں لائی تھیں، انہوں نے بھی احرام کھول دیا، مجھے حیض آ گیا اس لیے میں بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکی۔ "حصبہ" کی شب میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! لوگ عمرے اور حج کر کے واپس جائیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی، آپ نے دریافت فرمایا، جب ہم لوگ مکہ آئے تھے تو کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ میں نے عرض کی، جی نہیں! آپ نے فرمایا: تم اپنے بھائی کے ساتھ "تنعیم" جاؤ اور پھر فلاں جگہ مل جانا۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، مجھے لگ رہا ہے کہ میرے سبب آپ کو رکنا پڑے گا تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے قربانی کے روز طواف نہیں کر لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر کوئی حرج نہیں تم روانہ ہو جاؤ۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، پھر میری ملاقات نبی ﷺ سے اس وقت ہوئی جب آپ اوپر کی جانب تشریف لے جا رہے تھے اور میں نیچے کی جانب اتر رہی تھی یا میں اوپر کی جانب جا رہی تھی اور آپ نیچے کی جانب تشریف لا رہے تھے۔

582- وحَدَّثَنَاه سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے، ہمارا (بطور خاص) حج یا

الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُلَبِّي، لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَنْصُورٍ

عمرے کا ارادہ نہیں تھا۔

583- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ، مَوْلَى عَائِشَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، أَوْ خَمْسٍ، فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ: مَنْ أَغْضَبَكَ، يَا رَسُولَ اللهِ؛ أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ، قَالَ: أَوَمَا شَعَرْتِ أَنِّي أَمَرْتُ النَّاسَ بِأَمْرٍ، فَإِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُونَ؟ - قَالَ الْحَكَمُ: كَأَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُونَ أَحْسِبُ - وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِي حَتَّى أَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَحِلُّ كَمَا حَلُّوا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ذوالحج کی چار یا پانچ تاریخ کو نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے، آپ اس وقت غصے میں تھے۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ کس سبب غصے میں ہیں؟ اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے غور نہیں کیا کہ میں نے لوگوں کو ایک حکم دیا اور وہ تردد کا شکار ہیں؟ جو بات مجھے بعد میں معلوم ہوئی ہے اگر وہ پہلے ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اسے خریدتا اور اس طرح احرام کھول دیتا جیسے ان لوگوں نے احرام کھول دیا۔

584- وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ أَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، بِمِثْلِ حَدِيثِ غُنْدَرٍ، وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ: يَتَرَدَّدُونَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ذوالحج کی چار یا پانچ تاریخ کو تشریف لائے اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور اس روایت میں راوی حکم کا شک مروی نہیں ہے جو لفظ ''یترددن'' کے متعلق سابقہ روایت میں منقول ہے۔

585- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَاضَتْ، فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا، وَقَدْ أَهَلَّتْ بِالْحَجِّ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَأَبَتْ، فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور مکہ آئیں لیکن حیض آجانے کے سبب انہوں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا دیگر تمام مناسک ادا کر لیے اور پھر انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا روانگی کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تمہارا طواف حج اور عمرے کے لیے کافی ہوگا۔ لیکن سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات پر راضی نہ ہوئیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے ساتھ "تنعیم" بھیجا اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کے بعد عمرہ کیا۔

586- وحَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مقام "سرف" پر انھیں حیض آ گیا اور وہ عرفہ کے روز پاک ہوئیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، صفا و مروہ کا تمہارا طواف، حج اور عمرے کے لیے کافی ہے۔

587- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ: أَيَرْجِعُ النَّاسُ بِأَجْرَيْنِ وَأَرْجِعُ بِأَجْرٍ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَنْطَلِقَ بِهَا إِلَى التَّنْعِيمِ. قَالَتْ: فَأَرْدَفَنِي خَلْفَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا لوگ دو اجر لے کر واپس جائیں گے اور میں ایک اجر لے کر واپس جاؤں گی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ تنعیم جائیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، انہوں نے مجھے اپنے اونٹ پر اپنے پیچھے بٹھالیا، میں نے اپنی

عَنْ عُنُقِي. فَيَضْرِبُ رِجْلِي بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ. قُلْتُ لَهُ: وَهَلْ تَرَى مِنْ أَحَدٍ. قَالَتْ: فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ. ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ

چادر سر سے اتار لی تو عبدالرحمٰن بن ابو بکر نے میرے پاؤں پہ پالان کی لکڑی سے مارا تو میں نے ان سے عرض کی، کیا تمہیں کوئی شخص نظر آ رہا ہے، پھر میں نے عمرے کا احرام باندھا، ہم نبی ﷺ تک پہنچ گئے، آپ اس وقت ''حصبہ'' میں قیام فرما تھے۔

588- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، أَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ أَوْسٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ، فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنے ہمراہ لے جائیں اور انہیں ''تنعیم'' سے عمرے کو لائیں۔

589- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، - قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ - عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ، وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ، حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، قَالَ فَقُلْنَا: حِلُّ مَاذَا؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ، وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ، وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا، وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ، ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ، ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم صرف حج کا احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جبکہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا جب ہم سرف پہنچے تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیض آ گیا۔ ہم نے خانہ کعبہ اور صفا مروا کر طواف کیا۔ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ احرام کھول دے۔ ہم نے عرض کی، احرام کھول لینے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا: پورے طور پر احرام سے باہر ہو جانا۔ ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی، خوشبو لگائی، کپڑے پہنے جبکہ ہمارے اور عرفہ کے درمیان چار راتیں رہ گئی تھیں پھر ترویہ کے روز ہم نے احرام باندھ لیا پھر نبی ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے

588- صحیح بخاری:2822' سنن ترمذی:934' سنن دارمی:1862' صحیح ابن خزیمہ:3026

589- مسند احمد:14986' سنن بیہقی:8777' معجم الکبیر:4461

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَوَجَدَهَا تَبْكِي. فَقَالَ: مَا شَأْنُكِ، قَالَتْ: شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ، وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ، وَلَمْ أَحْلِلْ، وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ، فَقَالَ: إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ، فَاغْتَسِلِي، ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ، حَتَّى إِذَا طَهَرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ، قَالَ: فَاذْهَبْ بِهَا، يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ

گئے تو وہ رو رہی تھی، آپ نے دریافت فرمایا، کیا بات ہے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے حیض آ گیا۔ لوگوں نے احرام کھول دیا۔ لیکن میں نے احرام نہیں کھولا اور بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کیا اور اب لوگ حج کے لیے جانے کو ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے مقرر کر دیا ہے، تم غسل کر کے حج کا احرام باندھ لو۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایسا ہی کیا اور وہ ہر مقام پر ٹھہریں پھر جب وہ پاک ہوگئیں تو انہوں نے خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے حج اور عمرے سے اکٹھی فارغ ہوگئی ہو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ پریشانی لاحق ہے کہ میں نے حج سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اسے تنعیم لے جاؤ تاکہ وہاں سے یہ عمرے کا احرام باندھ لے۔ واقعہ "حصبہ" کی شب پیش آیا۔

590- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ عَبْدٌ: - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، وَهِيَ تَبْكِي، فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ إِلَى آخِرِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لے گئے تو وہ رو رہی تھیں۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

591- وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا، إِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ، فَأَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَ مَطَرٌ: قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ: فَكَانَتْ عَائِشَةُ إِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے موقع پر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ بات زائد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو بھی فرمائش کرتی تھیں، آپ اسے پورا کر دیتے تھے۔ آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھجوایا، انہوں نے "تنعیم" سے عمرے کا احرام باندھا۔ شیخ ابو زبیر بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی حج کرتی تھیں تو اسی طرح حج کرتی تھیں جیسے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔

592- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، مَعَنَا النِّسَاءُ وَالْوِلْدَانُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا: أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ قَالَ: فَأَتَيْنَا النِّسَاءَ، وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَمَسِسْنَا الطِّيبَ،

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، ہمارے ساتھ بچے بھی تھے جب ہم مکہ میں آ کر بیت اللہ اور صفا و مروہ سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہے، وہ احرام کھول دے۔ ہم نے عرض کی، وہ کس طرح؟ آپ نے فرمایا: مکمل طور پر ہم نے اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی، سلے ہوئے کپڑے پہنے، خوشبو لگائی۔ ترویہ کے روز کو ہم نے حج کا احرام باندھ لیا۔ ہمارے لیے صفا و مروہ کا پہلا طواف ہی کافی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے مشترکہ طور پر قربان کریں یوں کہ ایک جانور

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ، وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ

میں سات لوگوں کا حصہ ہو۔

593- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: " أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَحْلَلْنَا، أَنْ نُحْرِمَ إِذَا تَوَجَّهْنَا إِلَى مِنًى، قَالَ: فَأَهْلَلْنَا مِنَ الْأَبْطَحِ "

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب ہم نے احرام کھول دیا تو نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم منیٰ جانے لگے تو احرام باندھ لیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم نے "ابطح" کے مقام پر احرام باندھا۔

594- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ: طَوَافَهُ الْأَوَّلَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، (حجۃ الوداع کے موقع پر) نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ نے صفا و مروہ کی ایک ہی دفعہ سعی کی۔

595- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فِي نَاسٍ مَعِي قَالَ: أَهْلَلْنَا، أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهُ، قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عطا کہتے ہیں، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کئی لوگوں کی موجودگی میں یہ بات بیان کی ہے کہ ہم نے نبی ﷺ کے صحابہ نے صرف حج کا احرام باندھا پھر چار ذوالحج کو آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم احرام کھول دیں۔ عطاء کہتے ہیں، احرام کھول دو اور اپنی بیویوں سے صحبت کرو۔ عطا کہتے ہیں،

595- صحیح بخاری:2793، سنن نسائی:2804، مسند احمد:2360، صحیح ابن خزیمہ:2786، معجم الکبیر:6577

صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ. فَأَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ حِلُّوا وَأَصِيبُوا النِّسَاءَ قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ. وَلَكِنْ أَحَلَّهُنَّ لَهُمْ. فَقُلْنَا: لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ، أَمَرَنَا أَنْ نُفْضِيَ إِلَى نِسَائِنَا. فَنَأْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيرُنَا الْمَنِيَّ. قَالَ: يَقُولُ جَابِرٌ بِيَدِهِ - كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى قَوْلِهِ بِيَدِهِ يُحَرِّكُهَا - قَالَ: فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا. فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُمْ أَنِّي أَتْقَاكُمْ لِلَّهِ وَأَصْدَقُكُمْ وَأَبَرُّكُمْ. وَلَوْلَا هَدْيِي لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّونَ. وَلَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ. فَحِلُّوا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَأَطَعْنَا. قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ: فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ. فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ: وَأَهْدَى لَهُ عَلِيٌّ هَدْيًا. فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَقَالَ: لِأَبَدٍ

نبی ﷺ نے انہیں لازمی حکم نہیں دیا بلکہ ان کے لیے ایسا کرنا صرف حلال قرار دیا۔ ہم نے کہا ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف پانچ روز رہ گئے ہیں۔ نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی بیویوں کے ساتھ ازدواجی تعلق قائم کرلیں۔ تو اس کے فوراً بعد ہم عرفہ چلے جائیں گے۔ اور ہماری شرمگاہوں سے منی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ عطا کہتے ہیں، یہ بات حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہاتھ کے اشارے سے کہی، ان کے ہاتھ کی حرکت آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ پھر نبی ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا، تم جانتے ہو کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں، تم سب سے زیادہ سچا اور نیک ہوں اگر قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی تمہاری طرح احرام کھول دیتا اور جو حکم مجھے بعد میں ملا ہے اگر وہ پہلے مل جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ لے کر ہی نہ آتا لہٰذا تم احرام کھول دو۔ ہم نے احرام کھول دیئے اور آپ کے حکم پر عمل کیا۔ عطا کہتے ہیں، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقات وغیرہ وصول کر کے آئے نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا، تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟ انہوں نے عرض کی وہی جو اللہ کے نبی نے باندھا ہے، تو نبی ﷺ نے ان سے کہا، تم قربانی کا جانور تیار رکھو اور حالتِ احرام میں رہو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی جانب سے بھی قربانی کا جانور تیار رکھا۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ

حکم اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ نے جواب دیا، ہمیشہ کے لیے ہے۔

596- حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ. فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً. فَكَبُرَ ذَلِكَ عَلَيْنَا. وَضَاقَتْ بِهِ صُدُورُنَا. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَمَا نَدْرِي أَشَيْءٌ بَلَغَهُ مِنَ السَّمَاءِ أَمْ شَيْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، أَحِلُّوا. فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي، فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ: فَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ، وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ. حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ، أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھا جب ہم مکہ آئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام کھول دیں اور اسے عمرے کا احرام قرار دیں۔ یہ بات ہمارے لیے دشوار ہوئی اور ہمارے ذہن میں الجھن ہوئی جب اس کی خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ ہمیں نہیں معلوم کہ آپ کو وحی کے ذریعے علم ہوا یا کسی شخص کے ذریعے معلوم ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! احرام کھول دو اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جو تم نے کیا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ہم نے احرام کھول دیا، اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت کی اور وہ تمام کام کیے۔ پھر ترویہ کے روز ہم نے مکہ کی جانب پشت کی اور حج کا احرام باندھا۔

597- وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ، قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِأَرْبَعَةِ أَيَّامٍ. فَقَالَ النَّاسُ: تَصِيرُ حَجَّتُكَ الْآنَ مَكِّيَّةً. فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهُ. فَقَالَ عَطَاءٌ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ سَاقَ الْهَدْيَ مَعَهُ. وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

موسیٰ بن نافع کہتے ہیں، میں ترویہ سے چار روز قبل عمرے کا احرام باندھ کر مکہ آیا تو لوگوں نے کہا، اب تمہارا حج اہل مکہ کی طرح ہوگیا ہے۔ میں حضرت عطا بن ابی رباح کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے جواب دیا، مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث سنائی ہے جس سال نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور ساتھ لے کر حج کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی اس حج میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کی تھی۔ سب لوگوں نے صرف

أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ، فَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا، وَأَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ، قَالَ: افْعَلُوا مَا آمُرُكُمْ بِهِ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ، لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ، حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا

حج کا احرام باندھا۔ (تو) نبی ﷺ نے حکم فرمایا، احرام کھول دو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرلو اور بال کاٹ لو پھر ترویہ کے روز تک حالت احرام کے بغیر رہو پھر حج کا احرام باندھ لو، اپنے سابقہ احرام کو تمتع کرلو۔ لوگوں نے عرض کی، ہم اسے کیسے تمتع کریں؟ حالانکہ ہم نے حج کی نیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں جو حکم دے رہا ہوں، وہی کرو اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہوتا تو میں بھی وہی کرتا جس کا تمہیں حکم دے رہا ہوں لیکن میرے لیے اس وقت تک احرام کھولنا جائز نہیں ہے جب تک قربانی کا یہ جانور اپنے مخصوص مقام تک نہ پہنچ جائے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

598- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، " فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ، قَالَ: وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں ہم لوگ حج کا احرام باندھ کر نبی ﷺ کے ساتھ آئے۔ نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا، ہم اسے عمرے میں بدل کر احرام کھول دیں اور آپ کے ساتھ کیونکہ قربانی کا جانور بھی تھا اس لیے آپ اپنے احرام کو عمرے) میں نہیں بدل سکتے تھے۔

599- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ،

ابونضیر کہتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں حج تمتع کرنے کا حکم دیتے تھے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہمیں اس سے منع کر

599- سنن نسائی:2728' مسند احمد:21321' سنن بیہقی:8660' معجم الکبیر:233

قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَأْمُرُ بِالْمُتْعَةِ، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا. قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَقَالَ: عَلَى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيثُ، تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ . فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ قَالَ: إِنَّ اللهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُولِهِ مَا شَاءَ بِمَا شَاءَ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهُ، فَ {أَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ} [البقرة: 196] . كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ، وَأَبِتُّوا نِكَاحَ هَذِهِ النِّسَاءِ، فَلَنْ أُوتَى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً إِلَى أَجَلٍ، إِلَّا رَجَمْتُهُ بِالْحِجَارَةِ

تے تھے۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا، تو انہوں نے فرمایا یہ حدیث مجھ سے ہی مشہور ہوئی ہے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہ حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے اپنی مشیت کے مطابق جو چاہا، جائز قرار دیا لیکن قرآن نے ضروری احکام بیان کر دیئے ہیں اس لیے جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، اور خواتین کے ساتھ باقاعدہ نکاح کر واب اگر میرے پاس کوئی ایسا شخص لایا گیا جس نے کسی عورت کے ساتھ عارضی نکاح کیا ہو تو میں اسے سنگسار کر دوں گا۔

600- وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَافْصِلُوا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ، فَإِنَّهُ أَتَمُّ لِحَجِّكُمْ، وَأَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے الفاظ زائد ہیں، تم حج اور عمرہ الگ، الگ ادا کر اس طرح تمہارا حج بھی پورا ہوگا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوگا۔

601- وحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، وَأَبُو الرَّبِيعِ، وَقُتَيْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ کہتے ہوئے آئے ہم حج کے لیے حاضر ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم عمرے میں تبدیل کر لیں۔

17- بَابُ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

602- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ حَاتِمٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ، فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى، ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِكَ، يَا ابْنَ أَخِي، سَلْ عَمَّا شِئْتَ، فَسَأَلْتُهُ، وَهُوَ أَعْمَى، وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا، كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا، وَرِدَاؤُهُ إِلَى جَنْبِهِ، عَلَى الْمِشْجَبِ، فَصَلَّى بِنَا، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ، فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ، كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ، فَخَرَجْنَا مَعَهُ، حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ،

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حج

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کا یہ بیان کرتے ہیں، ہم حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے سب لوگوں کا تعارف دریافت کیا، جب میری باری آئی تو میں نے کہا، میں محمد بن علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ میرے سر کی جانب بڑھائے میری قمیض کا اوپر والا پھر نیچے والا بٹن کھول کر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا۔ میں ان دنوں نوجوان تھا، وہ بولے، اے بھتیجے! خوش آمدید! تم اپنے چچا سے جو چاہو، پوچھ سکتے ہو، میں نے ان سے کچھ معلوم کیا، وہ نابینا ہو چکے تھے، نماز کا وقت ہوا تو وہ ایک چادر اوڑھ کر کھڑے ہو گئے وہ جب بھی اپنا پلو کندھے پر ڈالتے تو چادر چھوٹی ہونے کے سبب وہ پلو نیچے گر جاتا حالانکہ اس وقت ان کی ایک بڑی چادر پاس لٹکی ہوئی تھی۔ انہوں نے نماز پڑھا دی تو میں نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کے متعلق معلوم کیا، انہوں نے اپنے ہاتھ سے نو کا اشارہ کرتے ہوئے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نو سال تک حج نہیں کیا پھر دسویں سال لوگوں میں یہ اعلان کیا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حج کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے تاکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں حج ادا کریں اور اسی طرح حج کریں جیسے آپ کریں۔ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت میں روانہ ہوئے اور ''ذوالحلیفہ'' پہنچ گئے وہاں سیدہ اسماء بنت عمیس نے محمد

602- سنن ابوداؤد: 1905 ' سنن دارمی: 1850 ' سنن بیہقی: 9221

فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ قَالَ: اغْتَسِلِي، وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ، نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ، مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ، وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ، وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ، فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللهُمَّ، لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ، وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ، وَلَزِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ، قَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَسْنَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ، حَتَّى إِذَا أَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهُ، اسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، ثُمَّ نَفَذَ إِلَى مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامِ، فَقَرَأَ: {وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى} [البقرة: 125] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَكَانَ أَبِي يَقُولُ - وَلَا أَعْلَمُهُ ذَكَرَهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -: كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَقُلْ يَا

بن ابوبکر کو جنم دیا، انہوں نے نبی ﷺ کی خدمت میں یہ پیغام بھجوایا کہ اب میں کیا کروں؟ تو آپ نے جواب بھجوایا، تم غسل کر کے ایک کپڑا باندھ کر احرام باندھ لو۔ نبی ﷺ نے مسجد میں نماز ادا کی اور قصوا پر سوار ہوئے۔ ''بیداء'' کے مقام پر جب وہ اونٹنی روانگی کے لیے کھڑی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ جہاں تک نظر جاتی تھی، پیدل اور سوار لوگ تھے جو آپ کے آگے پیچھے دائیں بائیں ہر جانب موجود تھے۔ نبی ﷺ ہمارے درمیان جلوہ افروز تھے اور آپ پر قرآن نازل ہو رہا تھا جس کے مفہوم سے آپ آگاہ تھے۔ آپ نے جو بھی عمل کیا، ہم نے بھی وہی کیا، آپ نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار پر مشتمل یہ تلبیہ پڑھنا شروع کیا: لبیك اللهم لبيك لاشريك لك لبيك ان الحمد والنعمته لك والملك لا شريك لك۔ لوگوں نے بھی یہی تلبیہ پڑھا۔ نبی ﷺ نے ان الفاظ سے زیادہ کوئی لفظ نہیں پڑھا۔ آپ یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ہمارا ارادہ صرف حج کرنے کا تھا، عمرے کا کوئی خیال نہیں تھا حتیٰ کہ ہم آپ کی معیت میں بیت اللہ تک پہنچ گئے۔ آپ نے رکن کا استلام کیا پھر تین دفعہ رمل کیا اور چار دفعہ چل کر طواف کیا پھر آپ مقام ابراہیم کی جانب تشریف لے گئے اور آپ نے یہ آیت پڑھی۔ ''مقام ابراہیم کو جائے نماز بنالو''۔ (کنزالایمان) پھر آپ نے مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے (نماز ادا کی) میرے والد نے یہ بات بھی بیان کی

أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ إِلَى الصَّفَا، فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} (البقرة: 158) أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا، فَرَقِيَ عَلَيْهِ، حَتَّى رَأَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَوَحَّدَ اللهَ وَكَبَّرَهُ، وَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ، أَنْجَزَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذَلِكَ، قَالَ: مِثْلَ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَى الْمَرْوَةِ، حَتَّى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي سَعَى، حَتَّى إِذَا صَعِدَتَا مَشَى، حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ، فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ طَوَافِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ، فَقَالَ: لَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ أَسُقِ الْهَدْيَ، وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ لَيْسَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ، وَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً . فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلِعَامِنَا هَذَا أَمْ لِأَبَدٍ؟ فَشَبَّكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَابِعَهُ وَاحِدَةً فِي الْأُخْرَى، وَقَالَ: دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ مَرَّتَيْنِ لَا بَلْ لِأَبَدِ أَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِمَّنْ حَلَّ، وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيغًا،

اور یہ یقیناً حدیث کا حصہ ہوگی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات ادا کی اور ان میں سورۃ اخلاص اور سورہ الکافرون پڑھی پھر آپ رکن کی جانب واپس تشریف لائے اس کا استلام کیا پھر دروازے سے نکل گئے۔ ''صفا'' کی جانب تشریف لے گئے جب آپ صفا کے نزدیک پہنچے، تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ ''بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں''۔ (کنز الایمان) میں وہیں سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ نے پہلے کیا ہے۔ آپ نے صفا سے ابتداء فرمائی اس پر چڑھے حتیٰ کہ جب آپ نے بیت اللہ کو دیکھا تو قبلہ کی جانب رخ کر کے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور کبریائی کا اعتراف کیا اور یہ کلمات پڑھے: لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔ پھر آپ نے دعا کی پھر یہی کلمات تین دفعہ کہے پھر آپ مروہ تشریف لائے جب آپ نے وادی کے درمیان قدم رنجہ فرمایا، تو آپ دوڑے جب اوپر چڑھ گئے تو چلنے لگے پھر آپ مروہ تشریف لائے اور وہاں بھی وہی عمل کیا جو صفا میں کیا تھا۔ مروہ کا آخری چکر لگانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے متعلق جس چیز کی جانب بعد میں میری توجہ ہوئی اگر پہلے ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور عمرے میں تبدیل کر لیتا لہٰذا تم میں سے جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ عمرے میں تبدیل کر لے۔ حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَاكْتَحَلَتْ. فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي أَمَرَنِي بِهَذَا. قَالَ: فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُولُ بِالْعِرَاقِ: فَذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلَى فَاطِمَةَ لِلَّذِي صَنَعَتْ، مُسْتَفْتِيًا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ. فَأَخْبَرْتُهُ أَنِّي أَنْكَرْتُ ذَلِكَ عَلَيْهَا. فَقَالَ: صَدَقَتْ صَدَقَتْ. مَاذَا قُلْتَ حِينَ فَرَضْتَ الْحَجَّ؟ قَالَ قُلْتُ: اللّٰهُمَّ. إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُكَ. قَالَ: فَإِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ: فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِي قَدِمَ بِهِ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِي أَتَى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً. قَالَ: فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوا، إِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ. فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوا إِلَى مِنًى. فَأَهَلُّوا بِالْحَجِّ. وَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَصَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ. ثُمَّ مَكَثَ قَلِيلًا حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعَرٍ تُضْرَبُ لَهُ بِنَمِرَةَ. فَسَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ إِلَّا أَنَّهُ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ. كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَأَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَتَى عَرَفَةَ. فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهُ بِنَمِرَةَ. فَنَزَلَ بِهَا. حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ. فَرُحِلَتْ لَهُ. فَأَتَى

کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! یہ حکم اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو نبی ﷺ نے اپنی مبارک انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر دو دفعہ ارشاد فرمایا: عمرہ حج میں داخل ہوگیا، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، یمن سے نبی ﷺ کے لیے قربانی کے اونٹ لے کر آئے تھے، انہوں نے دیکھا کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی احرام کھول چکی ہیں۔ انہوں نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خفگی میں کہا، میں نبی ﷺ کی خدمت میں جا رہا ہوں۔ یعنی کہ وہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے طرز عمل پر خفگی کا اظہار کر کے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کریں، میں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ میں نے ان پر اعتراض کیا ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا، اس نے سچ کہا ہے، اس نے سچ کہا ہے۔ تم نے حج کے متعلق کیا نیت کی تھی؟ انہوں نے عرض کی، میں نے یہ نیت کی تھی، اے اللہ! میں وہی احرام باندھ رہا ہوں جو تیرے رسول (ﷺ) نے باندھا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھ تو ہدی موجود ہے تم بھی احرام نہ کھولنا، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اور نبی ﷺ قربانی کے جو جانور لائے تھے، ان کی تعداد ایک سو تھی اور جن لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور تھے، ان کے علاوہ سب لوگوں نے احرام کھول دیئے۔ ترویہ کے روز جب یہ لوگ منیٰ روانہ ہونے لگے تو انہوں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ نبی ﷺ بھی سوار ہوئے اور آپ

بَطْنَ الْوَادِي، فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ، وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ، كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ، وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ، فَاتَّقُوا اللهَ فِي النِّسَاءِ، فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ، فَإِنْ فَعَلْنَ ذَلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ، كِتَابُ اللهِ، وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ قَالُوا: نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَأَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ: بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ اللَّهُمَّ، اشْهَدْ، اللَّهُمَّ، اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، حَتَّى أَتَى الْمَوْقِفَ، فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ إِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ

نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نماز ادا کی پھر آپ آفتاب طلوع ہونے تک وہیں قیام فرما رہے پھر آپ نے ''نمرہ'' میں خیمہ لگانے کا حکم دیا پھر نبی ﷺ روانہ ہوئے، قریش کو یقین تھا کہ آپ ''مشعر حرام'' کے نزدیک ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش ٹھہرا کرتے تھے، لیکن نبی ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات تشریف لے آئے وہاں آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ''نمرہ'' میں آپ کے لیے خیمہ تیار کر دیا گیا ہے۔ نبی ﷺ وہاں ٹھہر گئے جب سورج ڈھل گیا تو آپ نے قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا میدان کے درمیان تشریف لے گئے، وہاں آپ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال ایک دوسرے کے لیے اسی طرح قابلِ احترام ہیں جیسے آج کا یہ دن، یہ مہینہ اور یہ شہر قابلِ احترام ہے۔ خبردار! زمانہ جاہلیت سے تعلق رکھنے والی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے ہے۔ زمانہ جاہلیت کے خون معاف ہیں، سب سے پہلے میں ربیعہ بن حارث کے صاحب زادے کا خون معاف کرتا ہوں جو بنو سعد میں پرورش پا رہا تھا اور اسے قبیلہ ہذیل کے کسی شخص نے قتل کر دیا تھا۔ زمانہ جاہلیت کے سود بھی معاف ہیں اور میں سب سے پہلے عباس بن عبدالمطلب کے سود معاف کرتا ہوں۔ وہ مکمل طور پر معاف ہے، عورتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیونکہ تم نے اللہ کی امان سے انہیں حاصل کیا ہے اور اللہ کے حکم سے ان کی شرم گاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے ہاں کسی

الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا، حَتَّى غَابَ الْقُرْصُ، وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ خَلْفَهُ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَاءِ الزِّمَامَ حَتَّى إِنَّ رَأْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى أَيُّهَا النَّاسُ، السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ كُلَّمَا أَتَى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ أَرْخَى لَهَا قَلِيلًا، حَتَّى تَصْعَدَ، حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ، فَصَلَّى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِأَذَانٍ وَاحِدٍ وَإِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ، وَصَلَّى الْفَجْرَ، حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ، بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ، حَتَّى أَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتَّى أَسْفَرَ جِدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَأَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ، وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ أَبْيَضَ وَسِيمًا، فَلَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهِ ظُعُنٌ يَجْرِينَ، فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِنَّ، فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ، فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهُ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ يَنْظُرُ، فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ عَلَى وَجْهِ الْفَضْلِ، يَصْرِفُ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ

ایسے شخص کو آنے نہ دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ ایسا کریں تو ان کی پٹائی کرو لیکن انہیں زخم نہ آئے۔ تمہارے ذمہ ان کا حق یہ ہے کہ مناسب طور پر ان کی خوراک اور لباس فراہم کرو۔ میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑی ہیں اگر تم انہیں مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہ ہوں گے، وہ اللہ کی کتاب ہے۔ جب تم سے میرے متعلق سوال کیا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ لوگوں نے عرض کی، ہم یہ گواہی دیں گے کہ آپ نے تبلیغ کر دی ہے۔ فرض ادا کر دیا ہے اور نصیحت کر دی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کی انگلی کو آسمان کی جانب بلند فرما کر لوگوں کی جانب پھیر کے تین دفعہ فرمایا: اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ اے اللہ تو گواہ ہو جا۔ پھر اذان ہوئی، اقامت کہی گئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر اقامت کہی گئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں کے درمیان آپ نے کوئی نماز ادا نہیں کی، پھر آپ سوار ہوئے اور ''موقف'' تک تشریف لے آئے آپ نے اپنی اونٹنی ''قصوا'' کا پیٹ پتھروں کی جانب کیا اور لوگوں کے ہجوم کو اپنے سامنے کر کے قبلے کی جانب منہ کر لیا، آپ سورج غروب ہونے تک وہاں ٹھہرے رہے۔ زردی رخصت ہوتی رہی حتیٰ کہ سورج مکمل طور پر ڈھل گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور روانہ ہوئے، آپ نے مہار کو اتنا زیادہ کھینچا ہوا تھا کہ اونٹنی کا سر پالان کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا، آپ نے ہاتھ کے اشارے سے لوگوں کو اطمینان سے چلنے کی تلقین کی

الْآخَرِ يَنْظُرُ، حَتَّى أَتَى بَطْنَ مُحَسِّرٍ، فَحَرَّكَ قَلِيلًا، ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطَى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى، حَتَّى أَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ، فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا، مِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ، رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ، وَأَشْرَكَهُ فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ، فَطُبِخَتْ، فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَفَاضَ إِلَى الْبَيْتِ، فَصَلَّى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَأَتَى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، يَسْقُونَ عَلَى زَمْزَمَ، فَقَالَ: انْزِعُوا، بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَلَوْلَا أَنْ يَغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلَى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ

جب آپ کسی پہاڑ کے نزدیک ہوتے تو مہار کو ڈھیلا کر دیتے تاکہ اونٹنی آسانی سے اوپر چڑھ سکے حتیٰ کہ آپ مزدلفہ تشریف لے آئے وہاں آپ نے مغرب اور عشا کی نماز ایک ہی اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ ادا کی۔ آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل ادا نہیں کیے پھر نبی ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا۔ آپ نے ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ فجر کی نماز اس وقت ادا کی جب واضح طور پر صبح ہو چکی پر آپ قصواء پر سوار ہو کر مشعر حرام تشریف لائے اور قبلہ رخ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی اس کی کبریائی کا ذکر کیا اس کے معبود ہونے اور اس کی وحدانیت کا اقرار کیا، آپ اس وقت تک وہاں ٹھہرے رہے جب تک اچھی طرح روشنی نہیں پھیل گئی۔ طلوع آفتاب سے قبل آپ واپسی کے لیے روانہ ہوئے آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بال بہت خوب صورت تھے، وہ خود بھی خوب صورت اور گورے چٹے تھے، واپسی کے سفر میں نبی ﷺ خواتین کے قافلے کے پاس سے گزرے، فضل نے ان کی طرف دیکھا تو نبی ﷺ نے اپنا دستِ مبارک ان کے چہرے پر رکھ کے ان کا چہرہ دوسری جانب پھیر دیا۔ فضل نے پھر اس جانب دیکھا تو نبی ﷺ نے دوبارہ اپنے دست مبارک سے ان کا چہرہ دوسری طرف کر دیا حتیٰ کہ آپ ''بطن محسر'' تک پہنچ گئے۔ آپ نے اونٹنی کو کچھ تیز چلایا اور درمیانی راستے سے گزرے جو سیدھا ''جمرہ کبریٰ'' جا کر

603- وحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ: حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، وَزَادَ فِي

نکلتا ہے، درخت کے پاس جو جمرہ ہے وہاں آ کر آپ نے اسے سات کنکریاں ماریں، ہر کنکری مارتے وقت آپ نے تکبیر کہی۔ کنکری اتنی چھوٹی تھی جیسے چٹکی میں پکڑا جا سکے، آپ نے بطن وادی سے کنکریاں پھینکی تھی پر آپ قربان گاہ میں تشریف لائے اور وہاں آپ نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھوں سے قربان کیے اور باقی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے جو انہوں نے قربان کیے۔ نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ نے حکم فرمایا، قربانی کے ہر جانور میں سے کچھ گوشت لے کر اسے ایک ہنڈیا میں پکایا جائے جب وہ گوشت پک گیا تو دونوں حضرات نے اسے کھایا اور اس کا شوربہ پیا پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور بیت اللہ آ کر طواف افاضہ کیا۔ ظہر کی نماز آپ نے مکہ مکرمہ میں ادا کی پھر آپ بنو عبدالمطلب کے افراد کے پاس تشریف لائے جو زم زم کے پاس لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب! پانی نکالو اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ لوگ تمہیں تنگ کریں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی نکالتا۔ ان لوگوں نے آپ کی خدمت میں پانی کا ڈول پیش کیا، تو آپ نے اس میں سے پانی پی لیا۔

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے نبی ﷺ کے حج کے متعلق دریافت کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس میں یہ بات زائد ہے، "عربوں کا یہ

الْحَدِيثِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَدْفَعُ بِهِمْ أَبُو سَيَّارَةَ عَلَى حِمَارٍ عُرْيٍ، فَلَمَّا أَجَازَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ، لَمْ تَشُكَّ قُرَيْشٌ أَنَّهُ سَيَقْتَصِرُ عَلَيْهِ، وَيَكُونُ مَنْزِلُهُ، ثُمَّ فَأَجَازَ وَلَمْ يَعْرِضْ لَهُ، حَتَّى أَتَى عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ

معمول تھا کہ ابو سیارہ نامی شخص نہیں گدھے کی ننگی پشت پر بٹھا کر لے جاتا تھا جب نبی ﷺ مزدلفہ سے گزر کر مشعر حرام کی جانب تشریف لے گئے تو قریش کو یقین تھا کہ آپ وہاں قیام کریں گے لیکن آپ آگے تشریف لے گئے اور ''عرفات'' آکر وہاں قیام فرمایا''۔

604- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَابِرٍ، فِي حَدِيثِهِ ذَلِكَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَحَرْتُ هَاهُنَا، وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ، فَانْحَرُوا فِي رِحَالِكُمْ، وَوَقَفْتُ هَاهُنَا، وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ، وَوَقَفْتُ هَاهُنَا، وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ

امام جعفر صادق رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد سے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہاں قربانی کی ہے اور منیٰ میں ہر جگہ قربانی ہوسکتی ہے لہذا تم اپنی، اپنی جگہ قربانی کرلو۔ میں نے یہاں وقوف کیا ہے اور عرفہ میں کسی بھی جگہ وقوف کیا جاسکتا ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا ہے یہاں ہر جگہ وقوف کیا جاسکتا ہے۔

605- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ، ثُمَّ مَشَى عَلَى يَمِينِهِ، فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے آپ حجر اسود کے پاس تشریف لائے اور اسے بوسہ دیا پھر آپ نے دائیں جانب سے طواف شروع کیا اور تین چکروں میں رمل کیا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلے۔

606- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسَمَّوْنَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، قریش اور ان کے حامی مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے، وہ خود کو ''حمس'' کا نام دیتے تھے، جبکہ دیگر عرب لوگ عرفہ میں وقوف کرتے تھے جب اسلام آیا تو اللہ تعالیٰ نے

606- صحیح بخاری:4248، سنن ترمذی:884، صحیح ابن خزیمہ:3058، سنن بیہقی:9236

الْحُمْسِ. وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَفَةَ. فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا. ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا. فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199]"

اپنے نبی کو یہ حکم فرمایا کہ وہ عرفات آکر وہاں وقوف کریں اور وہیں سے واپس جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے ترجمہ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۱۹۹)

607- وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. حَدَّثَنَا هِشَامٌ. عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً. إِلَّا الْحُمْسَ. وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ. كَانُوا يَطُوفُونَ عُرَاةً. إِلَّا أَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا. فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ. وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ. وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ. وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُونَ عَرَفَاتٍ. قَالَ هِشَامٌ: فَحَدَّثَنِي أَبِي. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا. قَالَتْ: "الْحُمْسُ هُمُ الَّذِينَ أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ: {ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199] قَالَتْ: كَانَ النَّاسُ يُفِيضُونَ مِنْ عَرَفَاتٍ. وَكَانَ الْحُمْسُ يُفِيضُونَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ. يَقُولُونَ: لَا نُفِيضُ إِلَّا مِنَ الْحَرَمِ. فَلَمَّا نَزَلَتْ: {أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ} [البقرة: 199] رَجَعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ"

ہشام اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں، عرب برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے صرف ''حمس'' ایسا نہیں کرتے تھے، حمس سے مراد قریش اور ان کی اولاد تھی دیگر عرب اس لیے برہنہ ہوکر طواف کرتے تھے تاکہ ''حمس'' کے افراد نہیں کپڑے دیں۔ مرد، مردوں میں کپڑے تقسیم کرتے تھے اور خواتین عورتوں میں کپڑے تقسیم کرتی تھیں۔ ''حمس'' کے افراد مزدلفہ سے باہر نہیں جاتے تھے، جبکہ دیگر تمام لوگ عرفات جایا کرتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں، مجھے میرے والد نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی، یہ بات بتائی ہے کہ ''حمس'' وہ لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: پھر بات یہ ہے کہ اے قریشیو تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے لوگ پلٹتے ہیں۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۱۹۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، دوسرے لوگ عرفات سے واپس جاتے تھے، جبکہ ''حمس'' مزدلفہ سے واپس چلے جایا کرتے تھے، وہ یہ کہتے تھے کہ ہم ''حرم'' سے ہی واپس جارہے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے عرفات سے واپس جانا شروع

608- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: " أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ: وَاللهِ إِنَّ هَذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا، وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ "

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں میرا ایک اونٹ گم ہو گیا، عرفہ کے دن میں اسے تلاش کرنے نکلا تو میں نے نبی ﷺ کو لوگوں کے ساتھ عرفات میں رونق افروز پایا تو میں نے سوچا اللہ کی قسم! یہ تو "حمس" سے تعلق رکھتے ہیں ان کا یہاں کیا کام؟ قریش کو "حمس" قرار دیا جاتا تھا۔

18- بَابٌ فِي نَسْخِ التَّحَلُّلِ مِنَ الْإِحْرَامِ وَالْأَمْرِ بِالتَّمَامِ

احرام کو معلق کرنا جائز ہے یعنی انسان کسی اور شخص کے احرام کے مطابق احرام باندھے

609- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ لِي: أَحَجَجْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَقَدْ أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَأَحِلَّ قَالَ: فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت "بطحاء" میں جلوہ فرما تھے۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے حج کی نیت کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، تم نے کیا نیت کی ہے؟ میں نے عرض کی، کہ میں اسی احرام کی نیت کرتا ہوں جو احرام نبی ﷺ نے باندھا ہے، آپ نے فرمایا، تم نے اچھا کیا ہے، تم بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرو اور احرام کھول دو۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد (احرام کھول دیا) پھر میں بنو قیس قبیلے کی

608- صحیح بخاری:1581' سنن دارمی:1878' صحیح ابن حبان:3849' مستدرک للحاکم:1773' معجم الکبیر:1598

609- صحیح بخاری:1568' سنن نسائی:2743' صحیح ابن حبان:3776

أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ: فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ، حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا مُوسَى، أَوْ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ، رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فُتْيَا فَلْيَتَّئِدْ، فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ، فَبِهِ فَائْتَمُّوا . قَالَ: فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ كِتَابَ اللهِ يَأْمُرُ بِالتَّمَامِ، وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ

ایک خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرے سر سے جوئیں نکالیں پھر میں نے حج کا احرام باندھ لیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور خلافت آنے تک میں یہی فتویٰ دیتا رہا لیکن ایک شخص نے مجھ سے کہا، اے ابوموسیٰ! آپ بعض فتوے بیان کرنا بند کر دیں کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد امیر المومنین نے حج کے متعلق کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اے لوگو! میں نے جس کسی کو جو فتویٰ دیا ہے، وہ اس پر عمل نہ کرے، امیر المومنین تمہارے پاس آنے والے ہیں، تم ان کی پیروی کرنا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے اس بات کا ذکر ان سے کیا، تو وہ بولے اگر ہم کتاب اللہ کے حکم پر عمل کریں تو کتاب اللہ نے ہمیں پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک قربانی کا جانور اپنے مخصوص مقام تک نہیں پہنچ گیا۔

610- وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

611- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت بطحاء میں مقیم تھے، آپ نے دریافت کیا، تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی، میں نے اسی احرام کی نیت کی ہے جو احرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے، آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي، فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي " فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ. فَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ، إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ. فَقُلْتُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَائْتَمُّوا. فَلَمَّا قَدِمَ، قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: مَا هَذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ: إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ البقرة: 196 وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامِ. فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ "

کی، نہیں! آپ نے فرمایا: تم بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ میں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد (احرام کھول دیا) پھر میں اپنی قوم کی خاتون کے پاس آیا، انہوں نے میرا سر دھویا اور کنگھی کر دی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانۂ خلافت میں، میں یہی فتویٰ دیتا رہا۔ ایک دفعہ حج کے ایام میں، میں کھڑا ہوا۔ ایک شخص میرے پاس آیا اور بولا، آپ کو نہیں معلوم کہ امیر المومنین نے حج کے اعمال کے متعلق کیا حکم جاری کیا ہے؟ تو میں نے کہا، اے لوگو! میں نے جس کسی کو جو بھی فتویٰ دیا ہے، وہ اس پر عمل نہ کرے، امیر المومنین تمہارے پاس تشریف لانے والے ہیں، تم ان کی پیروی کرنا۔ فرماتے ہیں، جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو میں نے عرض کی، امیر المومنین! آپ نے حج کے اعمال کے متعلق کیا حکم جاری فرمایا ہے؟ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: (ترجمہ:) ”اللہ کی خوشنودی کے لیے جب حج اور عمرے کی نیت کرو“ اور اگر ہم اپنے پیارے نبی کی سنت کو دیکھیں تو نبی ﷺ نے اس وقت تک احرام نہیں کھولا جب تک آپ نے قربانی کے جانور کی قربانی نہیں کر دی۔

612- وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے روانہ فرمادیا تھا پھر میں آپ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ حج کے لیے

شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ. قَالَ: فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِي حَجَّ فِيهِ. فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَبَا مُوسَى، كَيْفَ قُلْتَ حِينَ أَحْرَمْتَ؟ قَالَ قُلْتُ: لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: هَلْ سُقْتَ هَدْيًا؟ فَقُلْتُ: لَا. قَالَ: فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ

تشریف لائے، آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، اے ابو موسیٰ! جب تم نے احرام باندھا تھا تو کیا نیت کی تھی؟ میں نے عرض کی، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی احرام باندھا ہے میں اسی احرام کے لیے حاضر ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم قربانی کا جانور ساتھ لائے ہو؟ میں نے عرض کی، نہیں! تو آپ نے فرمایا: تم جاؤ! بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد احرام کھول دو۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

613- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِي مُوسَى، أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي بِالْمُتْعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ، حَتَّى لَقِيَهُ بَعْدُ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ، وَأَصْحَابُهُ، وَلَكِنْ كَرِهْتُ أَنْ يَظَلُّوا مُعْرِسِينَ بِهِنَّ فِي الْأَرَاكِ، ثُمَّ يَرُوحُونَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوسُهُمْ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ ''متعہ'' کے متعلق فتویٰ دے رہے تھے کہ ایک شخص نے ان سے کہا، آپ یہ فتویٰ نہ دیں کیونکہ آپ کو نہیں معلوم کہ امیر المومنین نے حج کے اعمال کے متعلق کیا حکم جاری کیا ہے؟ پھر حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور انہوں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا، تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، مجھے معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے ایسا کیا ہے، لیکن مجھے یہ بات پسند نہیں ہے کہ لوگ رات کے وقت ازدواجی تعلق قائم کریں اور صبح وہ حج کے لیے روانہ ہوں تو ان کے سروں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

613- سنن نسائی: 2735، مسند احمد: 15115

19-بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ

614- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَقِيقٍ: كَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ، وَكَانَ عَلِيٌّ يَأْمُرُ بِهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ: كَلِمَةً، ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: "لَقَدْ عَلِمْتَ أَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَجَلْ، وَلَكِنَّا كُنَّا خَائِفِينَ"

تمتع جائز ہے

عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج تمتع سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کا حکم دیتے تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کے متعلق کچھ فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، آپ کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا تھا تو حضرت عثمان نے فرمایا، ٹھیک ہے، لیکن اس وقت ہم حالتِ خوف میں تھے۔

615- وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

616- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: اجْتَمَعَ عَلِيٌّ، وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِعُسْفَانَ، فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ أَوِ الْعُمْرَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلَى أَمْرٍ فَعَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَنْهَى عَنْهُ؟ فَقَالَ عُثْمَانُ: دَعْنَا مِنْكَ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَدَعَكَ، فَلَمَّا أَنْ رَأَى عَلِيٌّ ذَلِكَ، أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا

سید بن مسیب بیان کرتے ہیں، "عسفان" کے مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھے ہوئے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج تمتع عمرہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا جو عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، آپ اس سے منع کیوں کرتے ہیں؟ تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، میں آپ کو یوں نہیں چھوڑ سکتا جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا تو انہوں نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا۔

617- وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: تمتع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے ساتھ مخصوص ہے۔

618- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، تمتع کی رخصت صرف ہمارے لیے تھی۔

619- وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ، إِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِي مُتْعَةَ النِّسَاءِ وَمُتْعَةَ الْحَجِّ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، دو اقسام کے ''متعہ'' کی رخصت صرف ہمارے کے لیے تھی۔ یعنی عورتوں کے ساتھ ''متعہ'' کرنا اور حج تمتع کرنا۔

620- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، قَالَ: أَتَيْتُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيَّ وَإِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيَّ، فَقُلْتُ: إِنِّي أَهُمُّ أَنْ أَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ الْعَامَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ: لَكِنْ أَبُوكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذَلِكَ. قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ مَرَّ بِأَبِي

عبدالرحمن بن ابوشعثاء بیان کرتے ہیں، میں ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہا میں اس سال حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو ابراہیم نخعی نے کہا، آپ کے والد تو یہ ارادہ نہیں کرتے تھے۔ ابراہیم تیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ وہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ''ربذہ'' میں تھے، انہوں نے اس مسئلے کا ذکر

617- سنن نسائی: 2811، سنن بیہقی: 8666، سنن دارقطنی: 25

ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِالرَّبَذَةِ، فَذَكَرَ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُونَكُمْ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا، تو حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا یہ صرف ہمارے لیے مخصوص تھا، تمہارے لیے نہیں ہے۔

621- وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمُتْعَةِ؛ فَقَالَ: فَعَلْنَاهَا وَهٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ، يَعْنِي بُيُوتَ مَكَّةَ

غنیم بن قیس بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے "متعہ" کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا، ہم نے یہ اس وقت کیا تھا جب یہ "عروش" میں کفر کی زندگی گزار رہے تھے۔ یعنی مکہ مکرمہ میں۔

622- وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ: يَعْنِي مُعَاوِيَةَ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

623- وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي خَلَفٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں حج میں متعہ کرنے کے الفاظ ہیں۔

624- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ

مطرف بیان کرتے ہیں، حضرت عمران حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا، آج میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناؤں گا جس سے اللہ تعالیٰ آج کے بعد بھی تمہیں

622- مسند احمد: 1568، سنن بیہقی: 8638

624- سنن ابن ماجہ: 2978، معجم الکبیر: 213

حُصَيْنٍ: إِنِّي لَأُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهِ بَعْدَ الْيَوْمِ، وَاعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَعْمَرَ طَائِفَةً مِنْ أَهْلِهِ فِي الْعَشْرِ، فَلَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ ذَلِكَ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ، ارْتَأَى كُلُّ امْرِئٍ، بَعْدُ مَا شَاءَ أَنْ يَرْتَئِيَ

نفع عطا کرے گا، یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ نے اپنے چند اہل خانہ کو پہلے عشرے میں عمرہ کروایا تھا اور پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کردیا ہو اور نہ ہی نبی ﷺ نے کبھی اس سے منع فرمایا حتیٰ کہ آپ اس دنیا سے تشریف لے گئے، بعد میں جس نے جو رائے پیش کی، وہ اس کی اپنی رائے تھی۔

625- وحَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ وَكِيعٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي رِوَايَتِهِ ارْتَأَى رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ يَعْنِي عُمَرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں راوی کے یہ الفاظ ہیں کہ "جس نے" سے مراد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

626- وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتَّى مَاتَ، وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ، وَقَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ، حَتَّى اكْتَوَيْتُ، فَتُرِكْتُ، ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ

مطرف بیان کرتے ہیں، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا، میں تمہیں ایک ایسی حدیث سنانے لگا ہوں جس سے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع عطا فرمائے گا، نبی ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کیا ہے اور پھر آپ نے وصال تک اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی اس کے متعلق قرآن کا کوئی حکم نازل ہوا ہو جس نے اسے حرام قرار دیا ہو۔ مجھے سلام کرتے رہے حتیٰ کہ میں نے داغ لگوالیا تو وہ سلام آنا بند ہوگیا پھر میں نے اسے ترک کردیا تو سلام آنا دوبارہ شروع ہوگیا۔

627- حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا، قَالَ: قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

628- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ مُحَدِّثَكَ بِأَحَادِيثَ، لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِي، فَإِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّي، وَإِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا إِنْ شِئْتَ: إِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَيَّ، وَاعْلَمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابُ اللهِ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِيهَا: بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

مطرف بیان کرتے ہیں، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جس بیماری کے سبب انتقال ہوا اس کے دوران انہوں نے مجھے بلوایا اور بولے، میں تمہیں چند احادیث سناؤں گا شاید اللہ تعالیٰ ان سے میرے بعد تمہیں نفع عطا کرے اگر میں زندہ رہا تو تم انہیں بیان نہ کرنا اور اگر میں انتقال کر گیا تو اگر تم چاہو تو اسے بیان کر سکتے ہو۔ میری طرف سلام آتا ہے اور یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کیا ہے اور پھر اس کے بعد اس کے متعلق اللہ کی کتاب کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا اور نہ ہی نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، ایک صاحب نے اپنی رائے دی ہے۔

629- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ، وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِيهَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ بات جان لو کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ ادا کیا ہے پھر اس کے بعد اس کے متعلق قرآن کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا اور نہ ہی نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا۔ ایک صاحب نے اپنی رائے پیش کی،

630- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ،

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ کی معیت میں حج تمتع ادا کیا اور اس کے متعلق قرآن کا کوئی حکم نازل نہیں ہوا۔ ایک

قَالَ: تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يَنْزِلْ فِيهِ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ

صاحب نے اپنی ذاتی رائے کے تحت اسے منع کیا ہے۔

631- وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ. حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ. عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَ: تَمَتَّعَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح کی روایت مروی ہے۔ آپ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج تمتع کیا ہے اور آپ کے ساتھ ہم نے بھی حج تمتع کیا ہے۔

632- حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ. وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ. حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ. عَنْ أَبِي رَجَاءٍ. قَالَ: قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ: نَزَلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِي كِتَابِ اللهِ - يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ - وَأَمَرَنَا بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ آيَةٌ تَنْسَخُ آيَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ. وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ: بَعْدُ. مَا شَاءَ

حضرت عمران بن حصین بیان کرتے ہیں، حج تمتع کے متعلق میں اللہ کی کتاب میں آیت نازل ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم دیا پھر کوئی ایسی آیت نازل نہیں ہوئی جس نے اسے منسوخ کیا ہو اور نہ ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہو حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔ ایک صاحب نے اپنی ذاتی رائے سے (ممنوع قرار دیا ہے) دی۔

633- وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ. عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيرِ. حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ. بِمِثْلِهِ. غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقُلْ: وَأَمَرَنَا بِهَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

(20- بَابُ وُجُوبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ، وَأَنَّهُ إِذَا عَدِمَهُ لَزِمَهُ صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ

حج تمتع کرنے پر قربانی دینا واجب ہے اور جب وہ ختم کر دے تو اس کے لیے لازم ہے کہ وہ حج کے ایام میں تین روزے رکھے اور گھر واپس پہنچ کر سات روزے رکھے

634- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى، فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى، فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ، ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ وَطَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ بھی ادا کیا اور قربانی کا جانور بھی ساتھ لے کر گئے۔ آپ ''ذوالحلیفہ'' سے ہی قربانی کا جانور ساتھ لے گئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کی نیت کی اور پھر حج کی نیت کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چند لوگوں نے بھی حج کے ساتھ عمرہ ادا کیا۔ بعض لوگ قربانی کا جانور ساتھ لے کر آئے اور بعض ساتھ نہیں لئے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں کو حکم دیا، تم میں سے جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے اس کے لیے حالتِ احرام کی ممنوعہ اشیاء اس وقت تک حلال نہیں ہوں گی جب تک وہ حج نہیں کر لیتا اور جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ بیت اللہ صفا و مروہ کا طواف کرنے کے بعد بال کٹوائے اور احرام کھول دے پھر وہ حج کا احرام باندھ لے اور قربانی کرے جس کے پاس قربانی کے لیے نہ ہو، وہ حج کے ایام میں تین روزے رکھے اور گھر واپس پہنچ کر سات روزے رکھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا، سب سے پہلے حجرا سود کا استلام کیا پھر طواف کے تین چکر آپ نے دوڑ کر لگائے اور چار چکر عام رفتار

634- صحیح بخاری:1696 'سنن نسائی:2807 'سنن دارمی:1814 ' صحیح ابن حبان:3924 'سنن بیہقی:8644 ' معجم الکبیر:6567

فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ، وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ رَكَعَ، حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ، فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَفَاضَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ، مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ

635- وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ: عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ إِلَى الْعُمْرَةِ، وَتَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

21- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ إِلَّا فِي وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ

636- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. قَالَ: قَرَأْتُ

سے لگائے۔ بیت اللہ کے طواف سے فارغ ہونے کے بعد آپ نے حجرا سود کے پاس دو نوافل ادا کیے، سلام پھیرنے کے بعد آپ صفا آئے جہاں آپ نے صفا و مروہ کے سات چکر لگائے پھر آپ نے احرام کی ممنوعہ اشیاء میں سے کسی ایک کو بھی اس وقت تک حلال نہیں کیا جب تک آپ نے حج مکمل نہیں کر لیا اور قربانی کے روز قربانی نہیں کر لی پھر آپ واپس آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا پھر ان تما امور کو حلال قرار دیا جو ممنوع تھے۔ جو لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے، انہوں نے بھی نبی ﷺ کی پیروی کی۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے حج کے ساتھ عمرہ بھی کیا تھا اور آپ کی معیت میں بعض لوگوں نے بھی حج تمتع کیا۔ سالم بن عبداللہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے، نبی ﷺ کی روایت مجھے سنائی ہے۔

حج قران کرنے والا اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک صرف حج کرنے والا احرام نہ کھولے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

635- مسند احمد:6240' سنن بیہقی:8656

636- صحیح بخاری:5572' سنن نسائی:2781' مسند احمد:26479' مسند ابو یعلیٰ:7052

عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

کرتے ہیں، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! لوگ احرام کھول چکے ہیں لیکن آپ نے عمرہ کر لینے کے بعد احرام نہیں کھولا؟ تو آپ نے جواب دیا، میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں اور قربانی کا جانور ساتھ لے کر آیا ہوں اس لیے میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک اسے ذبح نہ کرلوں۔

637- وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے یہ عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے احرام کیوں نہیں کھولا؟ اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

638- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: إِنِّي قَلَّدْتُ هَدْيِي، وَلَبَّدْتُ رَأْسِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں عرض کی، لوگ احرام کھول چکے ہیں لیکن آپ نے عمرہ کر لینے کے باوجود احرام نہیں کھولا تو آپ نے جواب دیا، میں قربانی کا جانور ساتھ لایا ہوں اور میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں، میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فارغ نہیں ہو جاتا۔

639- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

640- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَزْوَاجَهُ أَنْ يَحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ حَفْصَةُ: فَقُلْتُ: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَحِلَّ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ هَدْيِي

سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا حجۃ الوداع کے برس، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج کو حکم فرمایا کہ وہ احرام کھول دیں۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتی ہیں، میں نے عرض کی، آپ نے خود کیوں احرام نہیں کھولا؟ آپ نے فرمایا، میں نے اپنے بال جمائے ہوئے ہیں اور قربانی کا جانور میرے ساتھ ہے، میں اس وقت تک احرام نہیں کھول سکتا جب تک اس کی قربانی نہ کر لوں۔

22-بَابُ بَيَانِ جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْإِحْصَارِ وَجَوَازِ الْقِرَانِ وَاقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلَى طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّسَعْيٍ وَّاحِدٍ

محصور ہو جانے کے وقت احرام کھول دینا جائز ہے ''قران جائز ہے، قران کرنے والا ایک ہی دفعہ طواف کرے گا اور ایک دفعہ سعی کرے گا

641- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَقَالَ: "إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَارَ، حَتَّى إِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَاءِ الْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا جَاءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ سَبْعًا، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، سَبْعًا. لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ، وَرَأَى أَنَّهُ مُجْزِئٌ عَنْهُ، وَأَهْدَى"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتنے کے وقت میں عمرے کی ادائیگی کے لیے روانہ ہوئے، تو کہنے لگے اگر مجھے بیت اللہ تک پہنچنے سے روک دیا گیا تو ہم وہی کریں گے جو ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں کیا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نکلے، آپ نے عمرے کی نیت کی اور روانہ ہوئے جب ''بیداء'' پہنچے تو آپ نے اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔ ان دونوں کا حکم ایک جیسا ہے، میں تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کی بھی نیت کر لی ہے وہاں سے روانہ ہوئے جب آپ بیت اللہ آئے تو آپ نے اس کا سات مرتبہ طواف کیا اور صفا اور مروہ کی ساتھ دفعہ سعی کی اس سے زیادہ نہیں کی، وہ اس بات کے قائل تھے یہی کافی ہیں۔ انہوں نے قربانی کی۔

641- صحیح بخاری:1718' سنن ابن ماجہ:2073' سنن بیہقی:9855' سنن دار قطنی:119

642- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ، وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَا تَحُجَّ الْعَامَ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ يُحَالُ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، قَالَ: " فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، حِينَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، فَانْطَلَقَ حَتَّى أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبَّى بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ قَالَ: إِنْ خُلِّيَ سَبِيلِي قَضَيْتُ عُمْرَتِي، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ، ثُمَّ تَلَا: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} [الأحزاب: 21]، ثُمَّ سَارَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، إِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْحَجِّ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، فَانْطَلَقَ حَتَّى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ "

نافع بیان کرتے ہیں، جب حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کرنے آیا تو اسی زمانے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کرنے ارادہ کیا، آپ کے صاحب زادوں، سالم اور عبداللہ نے اس کے متعلق ان سے گفتگو کرتے ہوئے کہا اس سال حج نہ کریں تو آپ کو کوئی ضرر نہیں ہوگا کیونکہ ہمیں یہ خدشہ ہے کہ لوگوں کے درمیان جنگ چھڑ جائے گی اور آپ بیت اللہ تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، اگر یہ میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئی تو میں وہی کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اس وقت میں بھی آپ کے ساتھ تھا جب کفار قریش نے آپ کو بیت اللہ تک نہیں جانے دیا تھا، میں تمہیں گواہ بنا کر یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے عمرے کا پکارا ارادہ کرلیا ہے۔ (حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ذوالحلیفہ آئے اور عمرے کا تلبیہ کہا پھر یہ بولے اگر راستہ صاف ہوا تو میں عمرہ ادا کرلوں گا اور اگر میں وہاں تک نہ پہنچ سکا تو میں وہی کروں گا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ۲۱ الاحزاب آیت۲۱) پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روانہ ہوئے جب ''ظہر البیداء'' پہنچے تو کہنے لگے دونوں ایک جیسے ہیں اگر (جنگ) میرے اور بیت اللہ کے درمیان، عمرے میں حائل ہوئی تو حج میں بھی حائل ہوگی۔

میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کرنے کا بھی ارادہ کر لیا ہے پھر آپ روانہ ہوئے۔ ''قدید'' کے مقام پر پہنچ کر آپ نے قربانی کا جانور خریدا دونوں کے لیے ایک ہی دفعہ بیت اللہ کا طواف اور صفاء مروہ کی سعی کی پھر آپ نے احرام نہیں کھولا حتیٰ کہ قربانی کے دن حج سے فارغ ہو کر آپ نے دونوں کا احرام ایک ساتھ کھولا۔

643- وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ الْحَجَّ حِينَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ هَذِهِ الْقِصَّةِ، وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: وَكَانَ يَقُولُ: مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا

نافع بیان کرتے ہیں، جن دنوں حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جنگ کے لیے آیا ہوا تھا، انہی دنوں میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کرنے کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے تاہم اس کے آخر میں یہ بات ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے جو شخص حج اور عمرہ ایک ساتھ ادا کرے اس کے لیے ایک ہی دفعہ طواف کرنا کافی ہوگا اور وہ دونوں کے احرام کو ایک ہی دفعہ کھولے گا۔

644- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ، وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ، فَقَالَ: {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ} [الأحزاب: 21] حَسَنَةٌ " أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ

نافع بیان کرتے ہیں، جب حجاج بن یوسف، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جنگ کرنے آیا تو اسی سال حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حج کا ارادہ کیا، ان سے کہا گیا، لوگوں کے درمیان جنگ ہونے والی ہے۔ ہمیں یہ خوف ہے کہ وہ آپ کو جانے نہیں دیں گے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ترجمہ کنزالایمان: بیشک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے۔ (پ۲۱ الاحزاب آیت ۲۱)

فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ
قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ. اشْهَدُوا -
قَالَ ابْنُ رُمْحٍ: أُشْهِدُكُمْ - أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ
عُمْرَتِي، وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ. ثُمَّ انْطَلَقَ
يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ. فَطَافَ بِالْبَيْتِ
وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذَلِكَ. وَلَمْ يَنْحَرْ
وَلَمْ يَحْلِقْ. وَلَمْ يُقَصِّرْ. وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ
مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ. وَرَأَى أَنْ
قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ".
وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذَلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(اگر ایسا ہوا) تو میں وہی کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا، میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کا پختہ ارادہ کرلیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روانہ ہوئے جب ''ظاہر البیداء'' پہنچے تو کہنے لگے، حج اور عمرے کے افعال ایک جیسے ہیں، تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کرنے کا بھی پختہ ارادہ کرلیا ہے اور میں قربانی کا جانور بھی ساتھ لے جا رہا ہوں جسے میں نے ''قدید'' سے خریدا تھا۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دونوں کا تلبیہ کہتے ہوئے روانہ ہوئے حتیٰ کہ مکہ مکرمہ پہنچ گئے وہاں آپ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس میں کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن آپ نے قربانی نہیں کی اور نہ ہی بال کٹوائے اور نہ ہی کسی ایسی چیز کو حلال قرار دی جو حالتِ احرام میں ممنوع ہوتی ہے حتیٰ کہ قربانی کے دن، قربانی کر لینے کے بعد آپ نے سر منڈوایا وہ اس بات کے قائل تھے کہ حج اور عمرہ کے لیے ایک ہی دفعہ طواف کر لینا کافی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ بات بھی بیان کی، کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

645- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ حِينَ قِيلَ لَهُ يَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذَنْ أَفْعَلَ

نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہی بات بیان کی ہے کہ تاہم نبی ﷺ سے روایت کی ابتداء میں صرف یہ ذکر کیا ہے، جب حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہا گیا، لوگ آپ کو بیت اللہ تک نہیں پہنچنے دیں گے تو انہوں نے جواب دیا، پھر میں وہی کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا۔ اس روایت کے آخر میں حضرت

كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَلَمْ يَذْكُرْ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ: هٰكَذَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. كَمَا ذَكَرَهُ اللَّيْثُ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہ الفاظ نہیں ہیں، نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

23-بَابٌ فِي الْإِفْرَادِ وَالْقِرَانِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج افراد اور حج قران

646- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ -فِي رِوَايَةِ يَحْيَى- قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا. - وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَوْنٍ - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا تھا۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، نبی ﷺ نے حج افراد کا احرام باندھا تھا۔

647- وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ. فَقَالَ: لَبَّى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ. فَقَالَ أَنَسٌ: مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی ﷺ کو حج اور عمرے کا ایک ساتھ تلبیہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ میں نے اس بات کا ذکر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا۔ وہ بولے نبی ﷺ نے صرف حج کا تلبیہ کہا تھا پھر میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دوبارہ ملا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کے متعلق بتایا تو وہ کہنے لگا، تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو، میں نے خود نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

648- وَحَدَّثَنِي وأُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ،

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

646- صحیح بخاری: 4146' سنن ابن ماجہ: 3075' صحیح ابن حبان: 3792' مستدرک للحاکم: 1782' مسند ابویعلی: 4652' سنن دار قطنی: 13

647- سنن نسائی: 2731' مسند احمد: 11979' مسند ابویعلی: 4154

حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَالَ: فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرے کا ایک ساتھ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، تو وہ بولے، ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی۔ میں دوبارہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بیان کے متعلق بتایا تو وہ بولے، جیسے ہم اس وقت بچے تھے۔

24-بَابُ مَا يَلْزَمُ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ مِنَ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ

حاجی کے لیے پہلے طواف قدوم کرنا اور پھر سعی کرنا مستحب ہے

649- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ، فَقَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا

وبرہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ایک شخص آیا پوچھنے لگا، کیا ''موقف'' میں آنے سے پہلے میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! تو بولا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ کہتے ہیں، موقف آنے سے پہلے تم بیت اللہ کا طواف نہ کرو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تھا تو آپ نے موقف آنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا تھا اگر تم سچے ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنا زیادہ ضروری ہے یا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قول پر عمل کرنا۔

650- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ وَبَرَةَ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ أَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُكَ؟ قَالَ: إِنِّي

وبرہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سوال کیا، کیا میں بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہوں؟ حالانکہ میں حج کا احرام باندھ چکا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، اس میں

649- مسند احمد: 5194، سنن بیہقی: 9028

رَأَيْتَ ابْنَ فُلَانٍ يَكْرَهُهُ وَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْهُ وَأَيْنَا قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا. فَقَالَ: وَأَيُّنَا - أَوْ أَيُّكُمْ - لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْيَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَطَافَ بِالْبَيْتِ. وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَسُنَّةُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا

کیا چیز مانع ہے؟ تو وہ بولے: فلاں صاحب [illegible] بتاتے ہیں جب کہ آپ ان کی بہ نسبت ہمیں زیادہ محبوب ہیں، پھر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ دنیا نے انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیا ہے، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، ہم میں اور تم میں سے کون ہے؟ جسے دنیا نے آزمائش میں مبتلا نہیں کیا پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، ہم نے نبی ﷺ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرتے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا ہے لہٰذا اگر تم سچے ہو تو پھر فلاں شخص کی سنت کے مقابلے میں، اللہ اور اس کے رسول کی سنت اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔

25- بَابُ بَيَانِ أَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا يَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْيِ وَأَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا يَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُومِ وَكَذَٰلِكَ الْقَارِنُ

عمرے کا احرام باندھنے والا سعی کرنے سے پہلے صرف طواف کر کے احرام نہیں کھول سکتا اور حج کا احرام باندھنے والا صرف طواف قدوم کر لینے کے بعد احرام نہیں کھول سکتا، حج قران کرنے والا بھی

651- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ. قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ. فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا. وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ. وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا. وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں، ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا، جو عمرہ کرنے کے لیے آئے، بیت اللہ کا طواف کرے لیکن صفا و مروہ کا طواف نہ کرے۔ کیا وہ اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کر سکتا ہے یا نہیں؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، نبی ﷺ تشریف لائے تھے، آپ نے بیت اللہ کا سات دفعہ طواف کیا، پھر مقام ابراہیم کے پاس دو نوافل ادا کیے، پھر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے

651- صحیح بخاری:1544' سنن ترمذی:2965' سنن ابن ماجہ:2973' صحیح ابن حبان:3809' سنن بیہقی:9121' معجم کبیر:11293

652- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، جَمِيعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

اور تمہارے لیے نبی ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔
یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

653- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ: سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا؟ فَإِنْ قَالَ لَكَ: لَا يَحِلُّ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ، قُلْتُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ: بِئْسَ مَا قَالَ، فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ: فَقُلْ لَهُ: فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ، وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ، قَالَ: فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي؟ أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا، قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ، قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ اہل عراق میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا، حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے میرے لیے یہ مسئلہ پوچھنا، ایک شخص جس کے حج کا احرام باندھا ہو جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے تو کیا وہ احرم کھول سکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ تمہیں یہ جواب دیں کہ وہ شخص احرام نہیں کھول سکتا تو تم انہیں بتانا کہ ایک صاحب اسی بات کے قائل ہیں، محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں، میں نے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ مسئلہ معلوم کیا، تو انہوں نے جواب دیا، حج کا احرام باندھنے والا شخص، حج ادا کر لینے کے بعد ہی احرام کھول سکتا ہے۔ میں نے کہا، ایک صاحب اس بات کے قائل ہیں تو انہوں نے جواب دیا ان کی رائے غلط ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں، پھر وہی عراقی شخص مجھ سے ملا تو اس نے مجھ سے اس کے متعلق پوچھا، میں نے اسے عروہ کا جواب بتایا تو وہ بولا، تم ان سے کہنا کہ ایک صاحب نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے

653- صحیح ابن حبان: 3806، سنن بیہقی: 9026

فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ. ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ. ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ. ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ. ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ. ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ. ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ. فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ. ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ. ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ. ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ. ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ. وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ؟ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ. ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ. وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ. ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ. وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ. فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ

ایسا کیا تھا اور سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ایسا کیا تھا۔ محمد بن عبدالرحمن کہتے ہیں، میں عروہ بن زبیر کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس روایت کا ذکر کیا، انہوں نے دریافت کیا، وہ شخص کون ہے؟ میں نے جواب دیا، میں نہیں جانتا، عروہ بولے، کیا سبب ہے کہ وہ خود آ کر مجھ سے سوال نہیں کرتا؟ میرا خیال ہے کہ وہ کوئی عراقی ہوگا۔ میں نے کہا، مجھے یہ بھی معلوم نہیں، عروہ بولے اس نے جھوٹ بولا ہے کہ نبی ﷺ نے حج کیا ہے، مجھے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ بتایا ہے کہ نبی ﷺ نے مکہ آنے کے بعد سب سے پہلے وضو کیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا، انہوں نے بھی شروع میں بیت اللہ کا طواف کیا پھر کچھ اور نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا۔ میں نے انہیں دیکھا ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر کچھ اور نہیں کیا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آتے ہیں پھر میں نے اپنے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا ہے، انہوں نے بھی بیت اللہ کے طواف سے ابتداء کی اور پھر کچھ اور نہیں کیا۔ میں نے مہاجرین اور انصار کو بھی ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔ انہوں نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کیا، سب سے آخر میں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا

ہے، انہوں نے عمرہ کر لینے کے بعد (حج) کے احرام کو نہیں کھولا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حیات ہیں، یہ لوگ ان سے کیوں نہیں پوچھتے؟ اور صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین رخصت ہو چکے ہیں، وہ بھی مکہ مکرمہ آنے کے بعد سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے تھے لیکن اس کے بعد احرام کھول نہیں دیتے تھے۔ میں نے اپنی والدہ اور اپنی خالہ کو دیکھا ہے کہ مکہ مکرمہ آنے کے بعد وہ سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتی تھی اور پھر احرام کھول نہیں دیتی تھیں، مجھے میری والدہ نے بتایا ہے کہ ایک دفعہ وہ، ان کی بہن حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور فلاں فلاں صاحب صرف عمرہ کرنے کے لیے آئے تھے جب انہوں نے رکن کو چھولیا تو انہوں نے احرام کھول دیا، اس نے جو کچھ کہا ہے، وہ جھوٹ ہے۔

654- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: خَرَجْنَا مُحْرِمِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَقُمْ عَلَى إِحْرَامِهِ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ، فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَحَلَلْتُ: وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَلَمْ

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، ہم احرام باندھ کر روانہ ہوئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے، وہ حالتِ احرام میں رہے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں ہے، وہ احرام کھول دے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میرے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا اس لیے میں نے احرام کھول دیا، حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لیے انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عام کپڑے پہنے اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس

-654 صحیح بخاری:1696، سنن ترمذی:924، سنن ابن ماجہ:1962، مسند احمد:2865، صحیح ابن خزیمہ:2788، مسند ابو یعلیٰ:5693

يَحِلُّ. قَالَتْ: " فَلَبِسْتُ ثِيَابِي ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ. فَقَالَ: قُومِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ؟"

جا کر بیٹھی تو وہ بولے، میرے پاس سے اٹھ جاؤ میں نے کہا کہ آپ کو یہ اندیشہ ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی؟

655- وحَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. قَالَتْ: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَقَالَ: اسْتَرْخِي عَنِّي، اسْتَرْخِي عَنِّي. فَقُلْتُ: أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ؟

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنت ابی بکر بیان کرتی ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، تاہم اس روایت میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں، مجھ سے دور رہو، مجھ سے دور رہو۔ تو میں نے کہا، کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ میں آپ پر جھپٹ پڑوں گی؟

656- وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ، مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ، أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ تَقُولُ: صَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ وَسَلَّمَ. لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا، وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ، قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ. فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا. ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ

عبداللہ بیان کرتے ہیں، سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب بھی "حجون" کے مقام سے گزرتی تھی تو یہ کہا کرتی تھی، اللہ تعالیٰ اپنے رسول پر درود نازل فرمائے، ہم نے آپ کے ساتھ یہاں پڑاؤ کیا تھا، اس روز ہمارے پاس سامان تھوڑا تھا اور سواریاں بھی کم تھیں اور زادِ راہ بھی کم تھا۔ میں نے، میری بہن عائشہ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور فلاں فلاں صاحب نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا جب ہم نے بیت اللہ کو چھولیا تو احرام کھول لیا پھر ہم نے شام کے وقت حج کا احرام باندھا۔

655- صحیح بخاری: 1702

656- صحیح بخاری: 1603، موطا امام مالک: 861، صحیح ابن حبان: 3940، مسند ابو یعلیٰ: 5061

قَالَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ: أَنَّ مَوْلَى أَسْمَاءَ، وَلَمْ يُسَمِّ: عَبْدَ اللهِ

657- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ؛ فَرَخَّصَ فِيهَا، وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَنْهَى عَنْهَا، فَقَالَ: هَذِهِ أُمُّ ابْنِ الزُّبَيْرِ تُحَدِّثُ: "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيهَا، فَادْخُلُوا عَلَيْهَا فَاسْأَلُوهَا، قَالَ: فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا، فَإِذَا امْرَأَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْيَاءُ، فَقَالَتْ: قَدْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا"

مسلم القری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حج تمتع کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے اس کی اجازت دے دی۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس سے منع کیا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بولے، ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حج تمتع سے منع کرتے ہیں جبکہ ان کی والدہ یہ حدیث بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے، تم لوگ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو اور ان سے اس کے متعلق معلوم کرو۔ ہم سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ بھاری بھر کم نابینا خاتون تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت دی ہے۔

658- وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ح وحَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، فَأَمَّا عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَفِي حَدِيثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ، وَأَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ: قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ: لَا أَدْرِي مُتْعَةُ الْحَجِّ أَوْ مُتْعَةُ النِّسَاءِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں حج تمتع کی بجائے صرف "متعہ" کا لفظ مروی ہے۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اجمعین فرماتے ہیں۔ یہ میں نہیں جانتا کہ اس سے مراد حج کا "متعہ" ہے یا عورتوں کے ساتھ کیا جانے والا "متعہ" ہے۔

659- وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ، سَمِعَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ کے

659- صحیح بخاری: 1568، مسند احمد: 14318

ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ أَصْحَابُهُ بِحَجٍّ، فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَحَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فِيمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ"

صحابہ نے حج کا احرام باندھا لیکن نہ تو نبی علیہ السلام نے اور نہ ہی ان کے صحابہ نے احرام کھولا جن کے ساتھ قربانی کا جانور تھا بقیہ لوگوں نے احرام کھول دیا۔ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لیے انہوں نے احرام نہیں کھولا۔

660- وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَرَجُلٌ آخَرُ فَأَحَلَّا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ منقول ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا، ان میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک اور صاحب بھی تھے، ان دونوں نے احرام کھول دیا۔

26-بَابُ جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا جائز ہے

661- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ، مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً، فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: الْحِلُّ كُلُّهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں کا یہ نظریہ تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا روئے زمین کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ یہ لوگ محرم کو بھی صفر بنا دیتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے جب جانوروں کی پشت خالی ہو جائے، قدموں کے نشان مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ گزر جائے اس وقت عمرہ کرنا جائز ہوتا ہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چار ذوالحج کی صبح حج کا احرام باندھ کر آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا وہ عمرے میں تبدیل کر دیں، ان لوگوں کو ایسا کرنا بہت دشوار لگا۔ انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کس طرح احرام کھولیں؟ تو آپ نے فرمایا: مکمل طور پر احرام کھول دو۔

-661 صحیح بخاری:1489، مسند احمد:2274، معجم الکبیر:10906

662- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، يَقُولُ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، فَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَصَلَّى الصُّبْحَ، وَقَالَ: لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً، فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور چار ذوالحج کی صبح تشریف لائے فجر کی نماز کے بعد آپ نے حکم دیا، جو اس کو عمرہ قرار دینا چاہے، وہ اسے عمرے میں تبدیل کر لے۔

663- وحَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمُبَارَكِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رَوْحٌ وَيَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، فَقَالَا: كَمَا، قَالَ نَصْرٌ: أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ، وَأَمَّا أَبُو شِهَابٍ فَفِي رِوَايَتِهِ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُهِلُّ بِالْحَجِّ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ، خَلَا الْجَهْضَمِيَّ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

664- وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوسِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِأَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ، وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ چار ذوالحج کو آئے، ان سب کا حج کرنے کا ارادہ تھا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ اسے عمرے میں تبدیل کر دیں۔

665- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ بِذِي طَوًى وَقَدِمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُحَوِّلُوا إِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے "ذوطوی" میں فجر کی نماز ادا کی اور چار ذوالحج کو تشریف لے آئے، آپ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام کو عمرے میں تبدیل کر دیں۔ سوائے اس شخص کے جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو۔

666- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ -وَاللَّفْظُ لَهُ- حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْيُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ، فَإِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے، یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے جس شخص کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو، وہ مکمل طور پر احرام کھول دے کیونکہ قیامت کے دن تک یہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا۔

667- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ، قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ عَنْ ذَلِكَ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَمَرَنِي بِهَا، قَالَ: ثُمَّ انْطَلَقْتُ إِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ، فَأَتَانِي آتٍ فِي مَنَامِي، فَقَالَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ، قَالَ: فَأَتَيْتُ

ابوحمزہ بیان کرتے ہیں، میں نے حج تمتع کیا، لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے اس سے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے مجھے اسے کرنے کا حکم دیا، پھر میں بیت اللہ کے پاس آ کر سو گیا تو خواب میں کسی نے یہ کہا، حج اور عمرہ دونوں قبول ہو گئے ہیں۔ میں پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور

666- سنن ابوداؤد:1790، سنن دارمی:1856، معجم الکبیر:11045

667- صحیح بخاری:1492، سنن بیہقی:8648

ابْنَ عَبَّاسٍ، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي رَأَيْتُ، فَقَالَ: اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

انہیں اس خواب کے متعلق بتایا تو انہوں نے فرمایا: اللہ اکبر! اللہ اکبر! اللہ اکبر! یہ حضرت ابو القاسم ﷺ کی سنت پر ہے۔

27-بَابُ تَقْلِيدِ الْهَدْيِ وَإِشْعَارِهِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت قربانی کے جانور پر نشان لگانا اور اسے قلادہ پہنانا

668- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهِ فَأَشْعَرَهَا فِي صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْأَيْمَنِ، وَسَلَتَ الدَّمَ، وَقَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز ادا کی پھر اپنی اونٹنی منگوائی اور اس کی کوہان کے دائیں جانب علامتی نشان لگوایا اس میں سے خون نکالا پھر آپ نے اسے جوتے کے جوڑے کا قلادہ پہنایا پھر آپ اس پر سوار ہوئے جب وہ "بیداء" کے مقام پر روانگی کے لیے سیدھی کھڑی ہوئی تو آپ نے حج کی نیت فرمائی۔

669- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلَمْ يَقُلْ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں صرف ذوالحلیفہ آنے کا ذکر ہے، ظہر کی نماز پڑھانے کا ذکر نہیں ہے۔

28-باب قوله ابن عباس ما هذا الفتيا التي قد تشغفت او تشغفت بالناس

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہنا کہ آپ کے فتویٰ نے لوگوں کو الجھا دیا ہے

670- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

ابو حسان کہتے ہیں، ایک دفعہ بنوجہیم کے ایک آدمی

668- صحیح بخاری:1443، سنن ترمذی:906، سنن ابن ماجہ:2916، سنن دارمی:1912، صحیح ابن حبان:2696، مستدرک للحاکم:1638

670- صحیح بخاری:4135، معجم الکبیر:2927

قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنْ قَتَادَةَ. قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَسَّانَ الْأَعْرَجَ. قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا هَذَا الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ أَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ. أَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ؟ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَإِنْ رَغِمْتُمْ

نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: ان صاحب کے اس فتوے نے لوگوں کو اُلجھا دیا ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کر لے، وہ احرام کھول سکتا ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ تمہارے نبی کی سنت ہے، اگرچہ تمہیں کتنا ہی ناگوار ہو۔

671- وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ. حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى. عَنْ قَتَادَةَ. عَنْ أَبِي حَسَّانَ. قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ بِالنَّاسِ. مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ: سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَإِنْ رَغِمْتُمْ

ابوحسان بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا اس بات پر بڑی چہ مگوئیاں ہو رہی ہیں کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کر لے، وہ احرام کھول سکتا ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ تمہارے نبی کی سنت ہے، اگرچہ تمہیں کتنا ہی ناگوار ہو۔

672- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ. أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ. قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَلَا غَيْرُ حَاجٍّ إِلَّا حَلَّ. قُلْتُ لِعَطَاءٍ: مِنْ أَيْنَ يَقُولُ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: {ثُمَّ مَحِلُّهَا إِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيقِ} الحج: 33 قَالَ: قُلْتُ: فَإِنَّ ذَلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ. فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَقَبْلَهُ. وَكَانَ يَأْخُذُ ذَلِكَ مِنْ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

عطاء بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا بیت اللہ کا طواف کر لینے کے بعد احرام کھول سکتا ہے۔ میں نے عطا سے عرض کی، ان کی دلیل کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ترجمہ کنزالایمان: پھر ان کا پہنچنا ہے اس آزاد گھر تک۔ (پ۱۷ الحج آیت ۳۳) میں نے کہا، قربانی تو عرفات سے واپسی پر ہوتی ہے، تو عطاء نے جواب دیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس بات کے قائل تھے کہ عرفات جانے سے پہلے یا وہاں سے آنے کے بعد کسی بھی وقت قربانی ہوسکتی ہے۔ حضرت

-672 صحیح بخاری:4135، سنن بیہقی:9028

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس حدیث سے بھی استدلال کرتے تھے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ اجمعین کو طواف کر لینے کے بعد احرام کھول دینے کا حکم دیا تھا۔

29-بَابُ جَوَازِ تَقْصِيرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهِ وَأَنَّهُ لَا يَجِبُ حَلْقُهُ وَأَنَّهُ يَسْتَحِبُّ كَوْنَ حَلْقِهِ أَوْ تَقْصِيرِهِ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

عمرہ کرنے والے شخص کے لئے بال چھوٹے کروا لینا جائز ہے، سر منڈوانا اس کے لیے واجب نہیں ہے اور یہ بات مستحب ہے کہ مروہ کے پاس سر منڈوایا جائے یا بال چھوٹے کروائے جائیں

673- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ: أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ لَهُ: لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا، کیا تم جانتے ہو؟ میں نے مروہ کے پاس تیر کی پیکان سے نبی ﷺ کے سر کے بال مبارک کاٹے تھے تو میں نے ان سے کہا، مجھے اس بات کا معلوم نہیں ہے مگر یہ آپ کے خلاف حجت ہے۔

674- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ میں نے تیر کی پیکان سے نبی ﷺ کے سر کے بال مبارک چھوٹے کیے تھے، آپ اس وقت مروہ پر جلوہ فرما تھے۔ یا شاید یہ کہا تھا، میں نے نبی ﷺ کو تیر کی پیکان سے بال مبارک چھوٹے کرتے ہوئے دیکھا ہے، آپ اس وقت مروہ پر جلوہ افروز تھے۔

30-بَابُ جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَالْقِرَانِ

حج میں تمتع اور قران کا جواز

675- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ،

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

673- صحیح بخاری:1643، سنن نسائی:2988، سنن بیہقی:9177

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ أَمَرَنَا أَنْ نَجْعَلَهَا عُمْرَةً إِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ، وَرُحْنَا إِلَى مِنًى، أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ

ہیں، ہم بلند آواز میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے نبی ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرے میں تبدیل کر دیں ماسوا اس شخص کے جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو پھر آٹھ ذوالحجہ کو منیٰ کی جانب روانہ ہونے سے پہلے ہم نے حج کا احرام باندھا۔

676- وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ساتھ بلند آواز میں حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے آئے۔

677- حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَأَتَاهُ آتٍ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ، فَقَالَ جَابِرٌ: فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ، فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا"

ابونضرہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہاں ایک شخص آیا اور بولا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان دو قسم کے متعہ کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے، تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، ہم نے نبی ﷺ کے ساتھ دونوں قسم کا متعہ کیا ہے، لیکن پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع فرما دیا تو ہم نے ان دونوں کو دوبارہ نہیں کیا۔

678- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِي سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے آئے، نبی ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا تم نے کس کا احرام باندھا ہے؟

-676 صحیح بخاری:1623، سنن نسائی:2650، موطا امام مالک:881، صحیح ابن حبان:3791، سنن بیہقی:8399، سنن دارقطنی:221

-677 صحیح بخاری:1492، صحیح ابن حبان:4151، معجم کبیر:12962

-678 صحیح بخاری:1483، سنن نسائی:2738، صحیح ابن حبان:3776

مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بِمَ أَهْلَلْتَ؟ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ

انہوں نے عرض کی، میں نے اس احرام کی نیت کی ہے جو احرام نبی ﷺ نے باندھا ہے، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں احرام کھول دیتا۔

679- وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

680 حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، وَحُمَيْدٍ، أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: "سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا، لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا"

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے خود نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے، آپ نے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھتے ہوئے فرمایا تھا، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔

681 وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، وَحُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ يَحْيَى: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا وَقَالَ حُمَيْدٌ، قَالَ أَنَسٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو سنا ہے، میں عمرے اور حج کے لیے حاضر ہوں۔ یہی روایت ایک اور سند سے کچھ لفظی اختلاف کے ساتھ مروی ہے۔

682- وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَمْرٌو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ

680- صحیح بخاری: 1623، سنن نسائی: 2650، موطا امام مالک: 881، مسند احمد: 2348، صحیح ابن خزیمہ: 2785، مسند ابویعلی: 2822، سنن دار قطنی: 32

682- مسند احمد: 7271، سنن بیہقی: 8585

النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ، حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، أَوْ لَيَثْنِيَنَّهُمَا

فرمان روایت کرتے ہیں، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، ابن مریم "فج الروحاء" کے مقام سے ضرور بالضرور حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ کہیں گے۔

683- وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں "اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے"۔

684- وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں، "اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے"۔

31- بَابُ بَيَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَمَانِهِنَّ

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمروں کی تعداد اور ان کے زمانہ کا بیان

685- حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَخْبَرَهُ: " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ كُلُّهُنَّ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَةً مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، أَوْ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چار عمرے کیے تھے، جن میں سے تین ذیقعد کے مہینے میں کیے اور ایک عمرہ جو آپ نے حج کے ساتھ کیا۔ آپ نے حدیبیہ سے جو عمرہ کیا، وہ ذیقعد کے مہینے میں کیا پھر اگلے سال جو عمرہ کیا، وہ بھی ذیقعد کے مہینے

685- صحیح بخاری:1685' سنن ترمذی:815' موطا امام مالک:759' سنن دارمی:2468' صحیح ابن حبان:3945' سنن بیہقی:8618' معجم الکبیر:13526

ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ"

میں کیا پھر حنین کا مال غنیمت تقسیم کرنے کے بعد "جعرانہ" سے ذیقعد کے مہینے میں عمرہ کیا اور ایک عمرہ آپ نے حج کے ساتھ کیا۔

686- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا، كَمْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَدَّابٍ

قتادہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی دفعہ حج کیا؟ تو انہوں نے جواب آپ نے ایک دفعہ حج کیا اور چار دفعہ عمرہ کیا۔

687- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: سَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ كَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً، حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَبِمَكَّةَ أُخْرَى

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کتنے غزوات میں شرکت کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، سترہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انیس غزوات میں شامل ہوئے، ہجرت کر لینے کے بعد آپ نے ایک ہی دفعہ حج کیا جو "حجۃ الوداع" کہلاتا ہے۔ ابو اسحاق کہتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں ایک اور حج کیا تھا۔

688- وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُخْبِرُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَابْنُ عُمَرَ مُسْتَنِدَيْنِ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

عطاء بیان کرتے ہیں، مجھے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بتایا کہ ایک دفعہ میں اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، ہمیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے کہا، اے ابو عبدالرحمٰن!

687- صحیح بخاری:4142، سنن ابن ماجہ:3076، مسند احمد:2847، صحیح ابن خزیمہ:3056، سنن بیہقی:8491، معجم الکبیر:1742

688- صحیح بخاری:3243، صحیح ابن حبان:1598، سنن بیہقی:8619

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَيْ أُمَّتَاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟ قَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قُلْتُ يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ. فَقَالَتْ: يَغْفِرُ اللهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، لَعَمْرِي، مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ، وَمَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ إِلَّا وَإِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ: وَابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ، فَمَا قَالَ: لَا. وَلَا نَعَمْ. سَكَتَ

نبی ﷺ نے رجب کے مہینے میں عمرہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! میں نے کہا، امی جان! کیا آپ نے نہیں سنا، ابو عبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں؟ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ میں نے کہا، وہ کہہ رہے ہیں، نبی ﷺ نے رجب کے مہینے میں عمرہ کیا تھا تو سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمٰن کی مغفرت کرے۔ نبی ﷺ نے رجب میں عمرہ نہیں کیا، نبی ﷺ نے رجب میں عمرہ نہیں کیا۔ نبی ﷺ نے جتنے بھی عمرے کیے، وہ بھی ان میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بات سن رہے تھے، انہوں نے نہ "نہیں" کہا اور نہ "ہاں" کہا، بلکہ چپ رہے۔

689- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ. وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ الضُّحَى فِي الْمَسْجِدِ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ. فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَمِ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: أَرْبَعَ عُمَرٍ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نُكَذِّبَهُ وَنَرُدَّ عَلَيْهِ. وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: أَلَا تَسْمَعِينَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَتْ: وَمَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ

مجاہد بیان کرتے ہیں، میں اور عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے وہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں کی اس نماز کے متعلق معلوم کیا، تو انہوں نے فرمایا، یہ بدعت ہے پھر عروہ نے ان سے سوال کیا، نبی ﷺ نے کتنی دفعہ عمرہ کیا؟ تو انہوں نے فرمایا، چار دفعہ جن میں ایک رجب کے مہینے میں کیا۔ ہم نے ان کی تکذیب یا تردید مناسب نہیں سمجھی۔ حجرے میں سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز آئی تو عروہ بولے، اے ام المومنین! کیا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ عُمَرٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِلَّا وَهُوَ مَعَهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ

آپ نے سنا نہیں، ابوعبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں؟ انہوں نے دریافت فرمایا، وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ عروہ نے کہا، وہ کہہ رہے ہیں۔ نبی ﷺ نے چار دفعہ عمرہ کیا جن میں سے ایک عمرہ ماہِ رجب میں کیا، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اللہ تعالیٰ، ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے۔ نبی ﷺ نے جو بھی عمرہ کیا، وہ اس میں آپ کے ساتھ شریک تھے۔ تاہم نبی ﷺ نے ماہِ رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

32- بَابُ فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ کرنے کی فضیلت

690- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُحَدِّثُنَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا؟ قَالَتْ: لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي، فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک انصاری خاتون سے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کا نام بتایا تھا لیکن وہ مجھے یاد نہیں رہا، دریافت فرمایا، تم ہمارے ساتھ حج کے لیے کیوں نہیں جا رہی ہو؟ تو اس نے عرض کی، میرے پاس صرف دو اونٹ ہیں، ایک پر میرا شوہر اور بیٹا حج کے لیے جا رہے ہیں اور دوسرا اونٹ پانی لانے کے لیے یہیں چھوڑ کر جا رہے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب رمضان کا مہینہ آجائے تو تم عمرہ کر لینا کیونکہ اس میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

691- وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ام سنان نامی ایک انصاری خاتون سے دریافت فرمایا، تم ہمارے ساتھ حج کے لیے کیوں نہیں جا رہی ہو؟ اس نے عرض کی، ابوفلاں کے پاس دو اونٹ

690- صحیح بخاری: 1690، سنن بیہقی: 8524

يُقَالُ لَهَا أُمُّ سِنَانٍ مَا مَنَعَكِ أَنْ تَكُونِي حَجَجْتِ مَعَنَا؛ قَالَتْ: نَاضِحَانِ كَانَا لِأَبِي فُلَانٍ - زَوْجِهَا - حَجَّ هُوَ وَابْنُهُ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَكَانَ الْآخَرُ يَسْقِي عَلَيْهِ غُلَامُنَا. قَالَ: فَعُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَعِي

ہیں جن میں سے ایک پر وہ اور اس کا بیٹا حج کرنے کے لیے لے جا رہے ہیں اور دوسرے اونٹ پر ہمارا غلام ہمیں پانی لا کر دیا کرے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان میں عمرہ کر لینا حج کے برابر ہوگا۔ یا شاید آپ نے یہ فرمایا تھا، میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوگا۔

33- بَابُ اسْتِحْبَابِ دُخُولِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَالْخُرُوجِ مِنْهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

مکہ مکرمہ میں بالائی طرف سے داخل ہونا زیریں حصے سے باہر نکلنا مستحب ہے

692- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ، وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَإِذَا دَخَلَ مَكَّةَ، دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم درخت والے راستے سے باہر تشریف لے جاتے تھے اور "معرس" کے راستے سے شہر میں تشریف لاتے تھے جب آپ مکہ میں تشریف لائے تھے تو بلائی گھاٹی سے تشریف لاتے تھے اور جب باہر تشریف لے جاتے تھے تو زیریں گھاٹی سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

693- وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ: الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، وہ بلائی گھاٹی "بطحاء" میں ہے۔

694- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى. وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لاتے تو بالائی حصے سے اس میں داخل ہوتے اور جب باہر تشریف لے جاتے تو زیریں

692- صحیح بخاری: 1460، سنن ترمذی: 853، سنن ابن ماجہ: 2940، مسند احمد: 4625، صحیح ابن خزیمہ: 959، مسند ابو یعلیٰ: 3579

694- صحیح بخاری: 1460، سنن ترمذی: 853، سنن ابن ماجہ: 2940، مسند احمد: 4625، صحیح ابن خزیمہ: 959، مسند ابو یعلیٰ: 3579

عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا جَاءَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا

حصے سے باہر تشریف لے جاتے تھے۔

695- وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ " قَالَ هِشَامٌ: فَكَانَ أَبِي يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَبِي أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ فتح مکہ کے سال ''کداء'' جو مکہ کا بالائی حصہ ہے، سے مکہ میں تشریف لائے۔ ہشام کہتے ہیں، میرے والد دونوں طرف سے مکہ میں داخل ہو جایا کرتے تھے تاہم وہ اکثر ''کداء'' کی جانب سے مکہ میں داخل ہوا کرتے تھے۔

34- بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَبِيتِ بِذِي طُوًى عِنْدَ إِرَادَةِ دُخُولِ مَكَّةَ، وَالِاغْتِسَالِ لِدُخُولِهَا وَدُخُولِهَا نَهَارًا

جب مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہو رات ''ذوطویٰ'' میں بسر کر کے، غسل کر کے روز کے وقت مکہ میں داخل ہونا مستحب ہے

696- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِي طَوًى حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيدٍ حَتَّى صَلَّى الصُّبْحَ. قَالَ يَحْيَى: أَوْ قَالَ: حَتَّى أَصْبَحَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ''ذوطویٰ'' میں رات بسر فرمائی اور صبح مکہ میں داخل ہو گئے۔ (راوی کہتے ہیں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یوں ہی کیا کرتے تھے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں، صبح کی نماز پڑھ لینے کے بعد آپ مکہ میں داخل ہوئے اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ صبح کے وقت مکہ میں داخل ہوئے۔

697- وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ: كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ إِلَّا بَاتَ بِذِي طَوًى، حَتَّى يُصْبِحَ وَيَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا، وَيَذْكُرُ عَنِ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب بھی مکہ آتے تو رات ''ذوطویٰ'' میں ٹھہرتے اور صبح کے وقت غسل کرنے کے بعد روز میں مکہ میں داخل ہوتے، آپ یہ بات بیان کیا کرتے تھے کہ نبی ﷺ

696- صحیح بخاری:1039' سنن ترمذی:546' سنن دارمی:1507' صحیح ابن حبان:2743

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَعَلَهُ

نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

698- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ، حَدَّثَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى وَيَبِيتُ بِهِ حَتَّى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ، حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا کہ مکہ آتے وقت نبی ﷺ ''ذوطویٰ'' میں قیام فرمایا کرتے تھے ور رات وہیں بسر فرماتے تھے۔ نبی ﷺ نے ایک بڑے ٹیلے پر نماز ادا کی تھی، اس جگہ نہیں جہاں پر بعد میں مسجد بنادی گئی تھی، بلکہ اس سے کچھ نیچے بڑے ٹیلے کے اوپر۔

699- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، نَحْوَ الْكَعْبَةِ، يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ، الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ، يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ، يَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ يُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ، الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انہیں بتایا، نبی ﷺ نے پہاڑ کی ان دو چوٹیوں کی جانب رخ فرمایا جو آپ کے اور طویل پہاڑ کے درمیان موجود تھیں وہاں سے خانہ کعبہ کی جانب رخ فرما کر بعد میں جو مسجد بنائی گئی ہے، اسے آپ نے اس مسجد کے بائیں جانب کر دیا جو ٹیلے کے ایک جانب بنی ہوئی ہے۔ نبی ﷺ کے نماز کے پڑھنے کی جگہ سیاہ ٹیلے سے تقریباً دس ہاتھ نیچے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر درود و سلام نازل فرمائے۔

699- مسند احمد: 5601

35-بَابُ اسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَالْعُمْرَةِ وَفِي الطَّوَافِ الْأَوَّلِ فِي الْحَجِّ

طواف اور عمرے میں رمل کرنا مستحب ہے، حج کے پہلے طواف میں بھی

700- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بِبَطْنِ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ"

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نے بیت اللہ کا پہلا طواف فرمایا، تو ابتدائی تین چکروں میں تیز چلے اور بقیہ چار چکروں میں معمول کی رفتار سے چلے۔ صفا و مروہ کے طواف کے دوران آپ "بطن مسیل" والے حصے سے دوڑ کر گزرے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی یوں ہی کیا کرتے تھے۔

701- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ، فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً، ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لانے کے بعد حج یا عمرے کا جو سب سے پہلا طواف فرماتے تھے اس میں بیت اللہ کے طواف میں، ابتدائی تین چکر دوڑ کر لگاتے تھے ور چار چکر چل کر لگاتے تھے پھر آپ دونوافل ادا کرتے پھر صفا و مروہ کا طواف کرتے۔

702- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ حَرْمَلَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ، إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ حِينَ يَقْدَمُ، يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ تشریف لائے آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور اپنے پہلے طواف کے سات چکروں میں سے شروع کے تین چکر تیز چل کر لگائے۔

700- صحیح بخاری: 1527' سنن نسائی: 2943' موطا امام مالک: 811' مسند احمد: 4844' صحیح ابن خزیمہ: 2717' سنن بیہقی: 9037

703- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَمَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا، وَمَشَى أَرْبَعًا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حجر (اسود) سے لے کر حجر (اسود) تک شروع کے تین چکروں میں رمل کیا اور باقی چار چکر چل کر لگائے۔

704- وحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجر (اسود) سے لے کر حجر (اسود) تک رمل کیا اور یہ بتایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

705- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی ﷺ کو حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

706- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ أَطْوَافٍ، مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ

امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی ﷺ نے تین چکروں میں حجر سے لے کر حجر تک رمل کیا۔

703- صحیح بخاری:1526، سنن ترمذی:856، سنن ابن ماجہ:314، سنن دارمی:1842، صحیح ابن حبان:3813، مستدرک للحاکم:1781، مسند ابویعلیٰ:1882

705- صحیح بخاری:1526، سنن ابوداؤد:1890، سنن نسائی:2939، مؤطا امام مالک:1842، صحیح ابن خزیمہ:2717، سنن بیہقی:9060، معجم الکبیر:12055

707- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَأَيْتَ هَذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشْيَ أَرْبَعَةِ أَطْوَافٍ، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ فَقَالَ: صَدَقُوا، وَكَذَبُوا، قَالَ قُلْتُ: مَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّ مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَالِ، وَكَانُوا يَحْسُدُونَهُ، قَالَ: فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثًا، وَيَمْشُوا أَرْبَعًا، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَاكِبًا، أَسُنَّةٌ هُوَ؟ فَإِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا، قَالَ قُلْتُ: وَمَا قَوْلُكَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا؟ قَالَ: "إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ، يَقُولُونَ: هَذَا مُحَمَّدٌ هَذَا مُحَمَّدٌ، حَتَّى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوتِ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَالْمَشْيُ وَالسَّعْيُ أَفْضَلُ"

ابوطفیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، بیت اللہ کے طواف کے دوران تین چکروں میں رمل کرنا اور چار چکروں میں عام رفتار سے چلنا اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ لوگ اسے سنت سمجھتے ہیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ وہ ٹھیک بھی سمجھتے ہیں اور غلط بھی سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا، آپ کی اس بات کا معنی کیا ہے؟ کہ وہ ٹھیک اور غلط دونوں باتوں کے قائل ہیں، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، جب نبی ﷺ مکہ تشریف لائے تو بعض مشرکین نے یہ کہا کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کے صحابہ اتنے کمزور ہیں کہ یہ بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکیں گے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، وہ مشرکین آپ سے حسد کرتے تھے تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ طواف کے تین چکروں میں رمل کریں اور چار چکروں میں معمول کی رفتار سے چلیں۔ میں نے کہا، صفا اور مروہ کے درمیان سوار ہو کر چکر لگانا اس کے متعلق مجھے بتائیں، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ لوگ یہ سمجھتے ہیں، یہ سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، وہ ٹھیک بھی سمجھتے ہیں اور غلط بھی۔ میں نے کہا، آپ کی اس بات کا کیا معنی ہے؟ کہ وہ ٹھیک اور غلط دونوں باتوں کے قائل ہیں؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، نبی ﷺ کے اردگرد بہت سے لوگوں کا ہجوم ہوگیا، ہر کوئی

707- صحیح بخاری:1527' سنن نسائی:2943' موطا امام مالک:811' مسند احمد:4844' مستدرک للحاکم:1781' معجم الکبیر:11132

یہی کہہ رہا تھا یہ حضرت محمد ﷺ ہیں، یہ حضرت محمد ﷺ ہیں حتیٰ کہ لڑکیاں بھی گھروں سے نکل آئیں۔ نبی ﷺ لوگوں کو ہاتھوں سے ہٹاتے نہیں تھے جب ہجوم زیادہ ہوگیا تو آپ سوار ہوگئے۔ لیکن افضل یہی ہے کہ صفا و مروہ کا چکر پیدل چل کر دوڑ کر لگایا جائے۔

708- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَهِيَ سُنَّةٌ، قَالَ: صَدَقُوا وَكَذَبُوا

ابو طفیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا، آپ کی قوم کے افراد یہ سمجھتے ہیں، نبی ﷺ نے بیت اللہ اور صفا و مروہ میں رمل کیا تھا اور ایسا کرنا سنت ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور غلط بھی کہتے ہیں۔

709- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْأَبْجَرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَرَانِي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَصِفْهُ لِي، قَالَ قُلْتُ: رَأَيْتُهُ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلَى نَاقَةٍ، وَقَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يُدَعُّونَ عَنْهُ وَلَا يُكْهَرُونَ

ابو طفیل بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، میرا خیال ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی ہے، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اس کے متعلق مجھے بتاؤ تو میں نے کہا، میں نے آپ کو مروہ کے پاس ایک اونٹنی پر سوار دیکھا تھا۔ آپ کے اطراف بہت سے لوگوں کا ہجوم تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، وہ نبی ﷺ ہی ہوں گے کیونکہ صحابہ کرام رحمۃ اللہ علیہ اجمعین کا یہ معمول تھا کہ وہ آپ کو تنہا نہیں چھوڑتے تھے اور نہ ہی آپ دور رہا کرتے تھے۔

710- وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ مکہ تشریف لائے

710- صحیح بخاری: 1525، مسند احمد: 1886، صحیح ابن خزیمہ: 2720

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: " قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَكَّةَ، وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَهَنَتْهُمُ الْحُمَّى، وَلَقُوا مِنْهَا شِدَّةً، فَجَلَسُوا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ، وَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ، وَيَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، لِيَرَى الْمُشْرِكُونَ جَلَدَهُمْ، فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ أَنَّ الْحُمَّى قَدْ وَهَنَتْهُمْ، هَؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَكَذَا " قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا، إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ

یثرب کے بخار نے ان سب کو کمزور کر دیا تھا۔ مشرکین ایک دوسرے سے کہنے لگے، کل تمہارے پاس وہ لوگ آئیں گے جنہیں بخار نے کمزور کر دیا اور وہ انتہائی بیمار لوگ ہیں۔ تو مشرکین حجر اسود کے پاس بیٹھ گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان رحمتہ اللہ علیہ اجمعین کو حکم فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور دونوں ارکان کے درمیان معمول کی رفتار سے چلیں تاکہ مشرکین کو ان کی جسمانی طاقت کا اندازہ ہو جائے۔ مشرکین نے ایک دوسرے سے کہا، کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق میں تم یہ سمجھ رہے تھے کہ انہیں بخار نے کمزور کر دیا ہے، یہ لوگ فلاں فلاں سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو طواف کے تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم اس لیے نہیں دیا تاکہ وہ تھک نہ جائیں۔

711- وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَمَلَ بِالْبَيْتِ، لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے دوران اس لیے رمل کیا تھا تاکہ مشرکین کے سامنے اپنی قوت کا اظہار کریں۔

712- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: وَكَانَ أَهْلُ مَكَّةَ قَوْمَ حَسَدٍ، وَلَمْ يَقُلْ: يَحْسُدُونَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اہل مکہ کی طبیعت میں حسد پایا جاتا تھا۔

36- بَابُ اسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ

دورانِ طواف دو یمانی ارکان کی تعظیم کرنا مستحب ہے

713- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ، إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے صرف دو یمانی ارکان کو چھوتے ہوئے دیکھا ہے۔

714- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ، قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، وَالَّذِي يَلِيهِ، مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکن اسود اور اس کے پاس والے رکن جو "جمحیین" کے گھروں والی سمت میں ہے، کے علاوہ بیت اللہ کے کسی اور رکن کا استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

715- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ

حضرت عبداللہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرماتے تھے۔

716- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے جب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا استلام فرماتے ہوئے دیکھا ہے اس کے بعد تنگی یا آسانی میں نے ان دونوں ارکان حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کبھی نہیں

-713 صحیح بخاری:1531' سنن ترمذی:858' سنن ابن ماجہ:2946' صحیح ابن حبان:3827' سنن بیہقی:5148' معجم الکبیر:9472

-716 صحیح بخاری:1529' سنن دارمی:1838' صحیح ابن حبان:3824' مستدرک للحاکم:1676' معجم الکبیر:10634

تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِي، وَالْحَجَرَ، مُذْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا، فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ

چھوڑا۔

717- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: "رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهُ، وَقَالَ: مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ"

نافع بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجرا سود کو اپنے ہاتھ سے چھوا اور پھر اپنے ہاتھ کا بوسہ لیا پھر وہ بولے میں نے جب سے نبی ﷺ کو یہ عمل فرماتے دیکھا ہے اس کے بعد کبھی بھی اسے نہیں چھوڑا۔

718- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا الطُّفَيْلِ الْبَكْرِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: لَمْ أَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو دو یمانی ارکان کے علاوہ کسی اور کا استلام فرماتے ہوئے نہیں دیکھا۔

37-بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

دورانِ طواف حجرا سود کو بوسہ دینا مستحب ہے

719- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَعَمْرٌو، ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت عمر خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور پھر فرمانے لگے، اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ

718- صحیح بخاری:1529' سنن داری:1838' صحیح ابن حبان:3824' سنن بیہقی:9015

719- صحیح بخاری:1520' سنن ترمذی:860' سنن ابن ماجہ:2943' سنن داری:1864' صحیح ابن حبان:3821' مستدرک للحاکم:1682' مسند ابو یعلی:189

أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُونُ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ عَمْرٌو: وَحَدَّثَنِي بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ أَسْلَمَ

دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

720- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ، قَبَّلَ الْحَجَرَ، وَقَالَ: إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَكِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرا سود کو بوسہ دیا اور فرمایا، میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے مگر نبی ﷺ نے تجھے بوسہ دیا تھا۔

721- حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، وَالْمُقَدَّمِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ، قَالَ خَلَفٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: رَأَيْتُ الْأَصْلَعَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَيَقُولُ: وَاللهِ، إِنِّي لَأُقَبِّلُكَ، وَإِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَأَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَفِي رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَأَبِي كَامِلٍ رَأَيْتُ الْأُصَيْلِعَ

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجرا سود کا بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، وہ فرمانے لگے، اللہ کی قسم! میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے جو نہ کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نفع پہنچا سکتا ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

722- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ، وَيَقُولُ:

عابس بن ربیعہ کہتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حجرا سود کو بوسہ دینے کے بعد یہ فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔ میں تمہیں بوسہ دے رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو صرف ایک پتھر ہے اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں

لَأُقَبِّلُكَ وَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ لَمْ أُقَبِّلْكَ

بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

723- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا"

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا ہے کہ انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اس کے ساتھ چمٹ گئے اور پھر کہنے لگے، میں نے دیکھا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے محبت کرتے تھے۔

724- وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: وَلَكِنِّي رَأَيْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا وَلَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

38- بَابُ جَوَازِ الطَّوَافِ عَلَى بَعِيرٍ وَغَيْرِهِ، وَاسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَنَحْوِهِ لِلرَّاكِبِ

اونٹ وغیرہ پر طواف کرنا جائز ہے اور سوار شخص کے لیے چابک یا اس جیسی کسی اور چیز سے حجر اسود کا استلام کرنا

725- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا تھا، آپ نے چابک سے رکن کا استلام فرمایا۔

723- صحیح بخاری:1520، سنن ترمذی:860، سنن ابن ماجہ:2943، سنن دارمی:1864، صحیح ابن حبان:3821، مستدرک للحاکم:1682، مسند ابویعلیٰ:189

726- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهِ، لِأَنْ يَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر سوار ہو کر بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف فرمایا تاکہ آپ کے بلند ہونے کے سبب سے لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ سے سوالات کر سکیں۔ اس وقت آپ کے اطراف لوگوں کا ہجوم تھا۔

727- وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، لِيَرَاهُ النَّاسُ، وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ، فَإِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْأَلُوهُ فَقَطْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوادع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر تشریف فرما ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا، آپ نے چابک سے حجر اسود کا استلام فرمایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھ کر طواف اس لیے فرمایا تاکہ آپ کے بلندی پر ہونے کے سبب لوگ آپ کی زیارت کر سکیں اور آپ سے سوالات کر سکیں اس وقت آپ کے اطراف لوگوں کا ہجوم تھا۔

728- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى الْقَنْطَرِيُّ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيرِهِ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يُضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوادع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کے گرد طواف فرمایا اور رکن کا استلام فرمایا۔ کیونکہ آپ کو یہ بات ناپسند تھی کہ آپ کے لیے لوگوں کو دور کیا جائے۔

729- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

حضرت ابوطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

726- صحیح بخاری:1530 'سنن نسائی:713 'سنن داری:1845 'صحیح ابن حبان:3829 'مستدرک للحاکم:6667 'مسند ابویعلی:903

727- صحیح بخاری:1530 'سنن نسائی:713 'سنن داری:1845 'صحیح ابن حبان:3829 'مستدرک للحاکم:6667 'مسند ابویعلی:903

728- صحیح بخاری:1530 'سنن نسائی:713 'سنن داری:1845 'صحیح ابن حبان:3829 'مستدرک للحاکم:6667 'مسند ابویعلی:903

سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، حَدَّثَنَا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ، وَيَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهُ وَيُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ

میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، آپ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اپنی چھڑی سے رکن کا استلام فرمایا اور پھر اس چھڑی کو بوسہ دیا۔

730- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ: فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَئِذٍ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ، وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابٍ مَسْطُورٍ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ سے یہ عرض کی، میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: تم لوگوں سے دور سوار ہو کر طواف کر لو۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب میں طواف کر رہی تھی تو نبی ﷺ بیت اللہ کی ایک طرف نماز پڑھ رہے تھے جس میں آپ سورۃ طور پڑھ رہے تھے۔

39-بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَا يَصِحُّ الْحَجُّ إِلَّا بِهِ

اس بات کا بیان کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا حج کا بنیادی رکن ہے جس کے بغیر حج درست نہیں ہوتا

731- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَ: قُلْتُ لَهَا: إِنِّي لَأَظُنُّ رَجُلًا، لَوْ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، مَا ضَرَّهُ، قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} [البقرة: 158] إِلَى آخِرِ الْآيَةِ،

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میں یہ خیال کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص صفا مروہ کے درمیان طواف نہ کرے تو اس کو کوئی حرج نہیں پہنچتا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، وہ کیوں؟ تو میں نے کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ

730- صحیح بخاری:452، سنن ترمذی:2965، سنن ابن ماجہ:2959، مسند احمد:2305، صحیح ابن خزیمہ:2620، مسند ابویعلیٰ:2339، سنن دار قطنی:97

731- صحیح بخاری:387، سنن ترمذی:2965، سنن ابن ماجہ:2959، مسند احمد:2305، صحیح ابن خزیمہ:2620، مسند ابویعلیٰ:2339، سنن دار قطنی:86

فَقَالَتْ: " مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِءٍ وَلَا عُمْرَتَهُ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. وَلَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا. وَهَلْ تَدْرِي فِيمَا كَانَ ذَاكَ؟ إِنَّمَا كَانَ ذَاكَ أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانُوا يُهِلُّونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لِصَنَمَيْنِ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ. يُقَالُ لَهُمَا إِسَافٌ وَنَائِلَةُ. ثُمَّ يَجِيئُونَ فَيَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ يَحْلِقُونَ. فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَرِهُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَهُمَا لِلَّذِي كَانُوا يَصْنَعُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} البقرة: 158 إِلَى آخِرِهَا. قَالَتْ: فَطَافُوا "

کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں ۔(پ ۲ البقرۃ آیت ۱۵۸) پھر سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں علم ہے کہ اس کا پس منظر کیا ہے؟ عہد جاہلیت میں انصار سمندر کے کنارے موجود، دو بتوں سے احرام کا ابتداء کرتے تھے، ان بتوں کا نام "اساف" اور "نائلہ" تھے جب اسلام آیا تو انصاری مسلمانوں نے صفا و مروہ کے درمیان طواف کو ناپسند کیا کیونکہ یہ تو ان کا زمانہ جاہلیت کا معمول تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی جس میں یہ بات مذکور ہے کہ صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو انصار نے طواف کرنا شروع کیا۔

732- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ. أَخْبَرَنِي أَبِي. قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: مَا أَرَى عَلَيَّ جُنَاحًا أَنْ لَا أَتَطَوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. قَالَتْ: لِمَ؟ قُلْتُ: لِأَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ} البقرة: 158 الْآيَةَ. فَقَالَتْ: " لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَكَانَ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا. إِنَّمَا أُنْزِلَ هَذَا فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانُوا إِذَا أَهَلُّوا. أَهَلُّوا لِمَنَاةَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَلَا يَحِلُّ لَهُمْ أَنْ يَطَّوَّفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَلَمَّا قَدِمُوا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ. ذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ. فَلَعَمْرِي. مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ مَنْ لَمْ يَطُفْ

ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں، مجھے میرے والد نے یہ بتایا ہے، ایک دفعہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، میرا خیال ہے کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کروں تو مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریافت فرمایا، وہ کیوں؟ تو میں نے کہا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ترجمہ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں ۔(پ ۲ البقرۃ آیت ۱۵۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا جو شخص صفا اور مروہ کے درمیان چکر نہیں لگائے گا اللہ اس کا حج اور عمرہ قبول نہیں فرمائے گا اگر حقیقت وہی ہوتی جو تم کہہ رہے ہو تو قرآن کی آیت یوں ہونی چاہیے تھی۔ "کہ اس شخص کو کوئی گناہ نہیں ہوگا جو ان دونوں کا طواف نہ کرے"۔ یہ آیت ان

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ"

انصاری لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی جو زمانہ جاہلیت میں ''منات'' سے احرام باندھتے تھے اور اس وقت تک احرام نہیں کھولتے تھے جب تک صفا و مروہ کا طواف نہ کرلیں جب یہ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حج کے لیے آئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر نبی ﷺ سے کیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی، مجھے اپنی زندگی کی قسم! جو شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا، اللہ اس کے حج کو پورا قرار نہیں دے گا۔

733- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا، وَمَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا. قَالَتْ: "بِئْسَ مَا قُلْتَ، يَا ابْنَ أُخْتِي، طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَطَافَ الْمُسْلِمُونَ، فَكَانَتْ سُنَّةً وَإِنَّمَا كَانَ مَنْ أَهَلَّ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي بِالْمُشَلَّلِ، لَا يَطُوفُونَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ} [البقرة: 158] اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا. وَلَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُولُ، لَكَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا "

عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، جو شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے، میرے خیال میں اس پر کوئی چیز لازم نہیں ہوتی اور میں خود بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ میں ان دونوں کا طواف نہ کروں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، اے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کی ہے۔ نبی ﷺ نے اور مسلمانوں نے طواف کیا ہے لہٰذا یہ سنت ہے۔ یہ ان لوگوں کے لیے ہے جو ''منات طاغیہ'' جو ''مشلل'' میں ہے، سے احرام باندھا کرتے تھے۔ وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے۔ جب اسلام آ گیا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: (ترجمہ:) ''بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں'' سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، اگر وہی مقصد ہوتا جو تم بیان کر رہے ہو تو آیت یوں ہوتی: '' اسے اس بات کا کوئی گناہ نہیں ہوگا کہ وہ ان

قَالَ الزُّهْرِيُّ: فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، فَأَعْجَبَهُ ذَلِكَ، وَقَالَ: "إِنَّ هَذَا الْعِلْمُ. وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ مَنْ لَا يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ، يَقُولُونَ: إِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هَذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ. وَقَالَ آخَرُونَ مِنَ الْأَنْصَارِ: إِنَّمَا أُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ نُؤْمَرْ بِهِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ. قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: فَأُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ فِي هَؤُلَاءِ وَهَؤُلَاءِ"

دونوں کا طواف نہ کرے"۔ ابن شہاب زہری کہتے ہیں، میں نے اس کا ذکر ابو بکر بن عبدالرحمٰن سے کیا، تو انہیں یہ دلیل بہت پسند آئی، وہ بولے، یہ علم ہے، میں نے بہت سے اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: بعض عرب صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے، وہ یہ کہا کرتے تھے، ان دونوں پتھروں کے درمیان طواف کرنا زمانہ جاہلیت کا معمول ہے جبکہ بعض انصار اس بات کے قائل تھے کہ ہمیں صرف بیت اللہ کا طواف کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ہمیں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۱۵۸) ابو بکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میرا یہ خیال ہے کہ یہ آیت انہیں دونوں گروہوں کے متعلق نازل ہوئی۔

734- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا} [البقرة: 158] قَالَتْ عَائِشَةُ: قَدْ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں، عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے بتایا، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، تاہم اس کے آخر میں یہ ہے، لوگوں نے اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتے ہوئے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم صفا و مروہ کے طواف میں حرج محسوس کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنز الایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔ (پ ۲ البقرۃ

سَنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا.

آیت ۱۵۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ان دونوں کے درمیان طواف کرنا نبی ﷺ کی سنت ہے لہٰذا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ ان دونوں کو چھوڑے۔

735- وحَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ: " أَنَّ الْأَنْصَارَ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا هُمْ وَغَسَّانُ، يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوا أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ ذَلِكَ سُنَّةً فِي آبَائِهِمْ مَنْ أَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّهُمْ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ حِينَ أَسْلَمُوا، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ} البقرة: 158 اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا، وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ "

عروہ بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں بتایا، اسلام قبول کرنے سے پہلے انصار اور غسان قبیلے کے لوگ "منات" سے احرام باندھتے تھے۔ انہیں صفا و مروہ کا طواف کرنے میں حرج محسوس ہوا کیونکہ یہ ان کے آباؤ اجداد کا طریقہ تھی جو "منات" سے احرام باندھتے تھے اس لیے ان لوگوں نے صفا و مروہ کا طواف نہیں کیا۔ اسلام لانے کے بعد انہوں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق عرض کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۱۵۸)

736- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: " كَانَتِ الْأَنْصَارُ يَكْرَهُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، حَتَّى نَزَلَتْ: {إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ} البقرة: 158 اللهِ، فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا "

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انصار و مروہ کے درمیان طواف کرنا مکروہ سمجھتے تھے حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ترجمہ کنزالایمان: بیشک صفا اور مروہ اللہ کے نشانوں سے ہیں۔ (پ ۲ البقرۃ آیت ۱۵۸)

736- صحیح ابن خزیمہ: 2768، سنن بیہقی: 9103

40-بَابُ بَيَانِ أَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

737- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ. أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ. يَقُولُ: لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا

738- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ. أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَقَالَ: إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. طَوَافَهُ الْأَوَّلَ

اس بات کا بیان کہ سعی بار، بار نہیں کی جاتی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے صفا مروہ کے درمیان صرف ایک دفعہ طواف کیا۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں ''پہلے والا طواف''۔

41-بَابُ اسْتِحْبَابِ إِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتَّى يَشْرَعَ فِي رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

739- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ. وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ حُجْرٍ. قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ. ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، -وَاللَّفْظُ لَهُ- قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ. عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ. قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ. فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ. الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ، ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ، ثُمَّ قُلْتُ: الصَّلَاةَ يَا

حاجی ہمیشہ تلبیہ کہتا رہے گا حتیٰ کہ قربانی کے روز جمرہ عقبہ کی رمی میں بھی تلبیہ کہے گا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، عرفات سے میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار ہو گیا جب آپ مزدلفہ سے پہلے بائیں طرف والی گھاٹی تک پہنچے، اپنے اونٹ کو بٹھایا، پھر پیشاب فرمایا، پھر واپس آئے، میں نے آپ کو وضو کروایا، آپ نے خفیف وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نماز۔ آپ نے فرمایا: نماز آگے۔ پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور مزدلفہ تشریف لے آئے، وہاں آپ نے نماز ادا کی۔ پھر آپ نے اگلی صبح حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

737- سنن نسائی:2986' صحیح ابن حبان:3914

739- صحیح بخاری:1586' سنن نسائی:609' صحیح ابن خزیمہ:2850' مسند ابویعلیٰ:6722

رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ. فَصَلَّى. ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ

عنہ نے بتایا کہ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے، نبی ﷺ جمرہ پہنچنے تک متواتر تلبیہ کہتے رہے۔

740- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مزدلفہ سے روانگی کے وقت نبی ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ نبی ﷺ متواتر تلبیہ پڑھتے رہے، حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

741- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ. حَتَّى دَخَلَ مُحَسِّرًا - وَهُوَ مِنْ مِنًى - قَالَ: عَلَيْكُمْ بِحَصَى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان روایت کرتے ہیں جو نبی ﷺ کے ہمراہ سواری پر سوار تھے، وہ مجھے بتاتے ہیں، عرفہ کی رات اور مزدلفہ سے روانگی کی صبح نبی ﷺ نے لوگوں کو ہدایت فرمائی کہ آرام سے چلو، آپ خود بھی اپنی اونٹنی کو اطمینان سے لے کر جارہے تھے، یہاں تک آپ ''وادی محسر'' میں داخل ہو گئے، جو منیٰ کا حصہ ہے آپ نے حکم فرمایا وہ کنکریاں اکٹھی کرلی جائیں جن

741- سنن ابوداؤد:1944' سنن نسائی:3019' موطا امام مالک:915' مسند احمد:1794' صحیح ابن خزیمہ:2843' مسند ابویعلیٰ:2108

الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ الْجَمْرَةُ وَقَالَ: لَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي، حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ

جمرہ میں رمی کرلی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس دوران متواتر تلبیہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ آپ نے جمرہ میں رمی کرلی۔

742- وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِ. وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ بات زائد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا جنہیں چٹکی میں پکڑا جا سکے۔

743- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ، وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هَذَا الْمَقَامِ: لَبَّيْكَ، اللهُمَّ لَبَّيْكَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں. ہم مزدلفہ میں تھے جب میں نے ان ہستی (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو لبیك اللهم لبیك کہتے ہوئے سنا جن ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی۔

744- وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ، لَبَّى حِينَ أَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيلَ أَعْرَابِيٌّ هَذَا؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: أَنَسِيَ النَّاسُ أَمْ ضَلُّوا، سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ: فِي هَذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ، اللهُمَّ، لَبَّيْكَ

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں، مزدلفہ سے واپسی پر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلبیہ پڑھنا شروع کیا، تو کسی نے یہ کہا، یہ کوئی اعرابی ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا لوگ بھول گئے ہیں یا بھٹک گئے ہیں جن ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی ہے، میں نے انہیں اس جگہ لبیك اللهم لبیك کہتے ہوئے سنا ہے۔

745- وحَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حُصَيْنٍ، بِهَذَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

الْإِسْنَادِ

746- وحَدَّثَنِيهِ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ، حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَا: سَمِعْنَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ هَاهُنَا، يَقُولُ: لَبَّيْكَ، اللهُمَّ، لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبَّى وَلَبَّيْنَا مَعَهُ

عبدالرحمٰن بن یزید اور اسود بن یزید بیان کرتے ہیں، ہم نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں جن ہستی پر سورہ بقرہ نازل ہوئی، میں نے انہیں یہاں لبیك الھم لبیك کہتے ہوئے سنا ہے۔ پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تلبیہ کہا اور ان کے ساتھ ہم نے بھی تلبیہ کہا۔

42- بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ فِي الذَّهَابِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے روز منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تلبیہ اور تکبیر کہنا

747- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَدَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَاتٍ، مِنَّا الْمُلَبِّي وَمِنَّا الْمُكَبِّرُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منی سے عرفات روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض لوگ تلبیہ کہہ رہے تھے اور بعض تکبیر کہہ رہے تھے۔

748- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، عرفہ کی صبح ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے، ہم میں سے بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض لاالہ الا اللہ پڑھ رہے تھے، ہم خود تکبیر کہہ رہے تھے۔ میں نے اپنے استاد

747- صحیح بخاری:1576' سنن نسائی:2998' موطا امام مالک:745' مسند احمد:4850' صحیح ابن خزیمہ:2805' سنن بیہقی:6065' سنن دارقطنی:29

عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَدَاةِ عَرَفَةَ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، فَأَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ، قَالَ قُلْتُ: وَاللهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ، كَيْفَ لَمْ تَقُولُوا لَهُ: مَاذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ؟

سے کہا، مجھے اس بات پر تعجب ہے کہ آپ لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ دریافت کیوں نہیں کیا کہ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا پڑھ رہے تھے؟

749- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِنًى إِلَى عَرَفَةَ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هَذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا، فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ

محمد بن ابوبکر ثقفی بیان کرتے ہیں، وہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب منیٰ سے عرفہ جا رہے تھے تو انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا، آپ حضرات آج کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا، بعض لوگ لا الہ الا اللہ پڑھتے تھے اور ان پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا اور بعض تکبیر کہا کرتے تھے اور ان پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہوتا تھا۔

750- وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: غَدَاةَ عَرَفَةَ: مَا تَقُولُ فِي التَّلْبِيَةِ هَذَا الْيَوْمَ؟ قَالَ: سِرْتُ هَذَا الْمَسِيرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ، فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَمِنَّا الْمُهَلِّلُ، وَلَا يَعِيبُ أَحَدُنَا عَلَى صَاحِبِهِ

محمد بن ابوبکر بیان کرتے ہیں، عرفہ کی صبح میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، آج کے روز تلبیہ پڑھنے کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے ساتھ یہ سفر کیا ہے اس وقت ہم میں سے بعض لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور بعض لا الہ الا اللہ پڑھ رہے تھے، فریقین میں سے کسی ایک نے بھی دوسرے کو غلط قرار نہیں دیا۔

749- صحیح بخاری: 1576، سنن نسائی: 2998، موطا امام مالک: 745، مسند احمد: 4850، صحیح ابن خزیمہ: 2805، سنن بیہقی: 6065، سنن دار قطنی: 29

43- بَابُ الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَاسْتِحْبَابِ صَلَاتَيِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ

عرفات سے مزدلفہ جانا اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنے کا استحباب

751- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: " دَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ، فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةَ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ، فَرَكِبَ، فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا "

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ عرفہ سے واپس روانہ ہوئے۔ جب آپ گھاٹی کے پاس پہنچے تو اتر کر آپ نے پیشاب کیا پھر وضو فرمایا لیکن اس میں "اسباغ" نہیں کیا، میں نے عرض کی، نماز، آپ نے فرمایا: نماز آگے، پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ پہنچ کر اترے، پھر اقامت کہی گئی، آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنی مخصوص جگہ پر بٹھا دیا۔ پھر عشا کی نماز کے لیے اقامت کہی گئی، آپ نے اسے ادا کیا، آپ نے ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل ادا نہیں کیے۔

752- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: " انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ، فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ، فَقُلْتُ: أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: الْمُصَلَّى أَمَامَكَ "

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، عرفات سے روانگی کے بعد قضائے حاجت کے لیے نبی ﷺ ایک گھاٹی میں تشریف لے گئے۔ میں نے پانی انڈیلا۔ میں نے عرض کی، کیا آپ نماز ادا کریں گے؟ تو آپ نے جواب دیا، نماز کا مقام آگے ہے۔

753- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ عرفات سے روانہ ہو کر جب گھاٹی تک پہنچے، تو اترے اور پیشاب کیا پھر آپ نے پانی منگوا

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، يَقُولُ: " أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ أُسَامَةُ: أَرَاقَ الْمَاءَ - قَالَ: فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ ". قَالَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ الصَّلَاةَ، قَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ قَالَ: ثُمَّ سَارَ حَتَّى بَلَغَ جَمْعًا، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ

کر اس سے وضو فرمایا جس میں مبالغہ نہیں کیا۔ اس روایت میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بیان مذکور نہیں ہے کہ انہوں نے پانی انڈیلا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز، تو آپ نے فرمایا: نماز آگے۔ پھر آپ روانہ ہوئے اور مزدلفہ پہنچ کر آپ نے مغرب اور عشا کی نماز ادا کی۔

754- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّهُ سَأَلَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِينَ رَدِفْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ: " جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِي يُنِيخُ النَّاسُ فِيهِ لِلْمَغْرِبِ، فَأَنَاخَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهُ وَبَالَ - وَمَا قَالَ: أَهَرَاقَ الْمَاءَ - ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوءِ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا لَيْسَ بِالْبَالِغِ ". فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الصَّلَاةَ. فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتَّى جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ. ثُمَّ أَنَاخَ النَّاسُ فِي مَنَازِلِهِمْ. وَلَمْ يَحُلُّوا حَتَّى أَقَامَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ فَصَلَّى، ثُمَّ حَلُّوا قُلْتُ: فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِينَ أَصْبَحْتُمْ؟ قَالَ: رَدِفَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ، وَانْطَلَقْتُ أَنَا فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلَى رِجْلَيَّ

کریب بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا، عرفہ کی شام جب آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تھے تو آپ لوگوں نے کیا کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا، ہم اس گھاٹی تک پہنچے، جہاں لوگ مغرب کی نماز کے لیے اپنے جانوروں کو بٹھایا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو وہاں بٹھایا پھر آپ نے پیشاب کیا۔ اس روایت میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پانی انڈیلنے کا ذکر نہیں کیا، بس یہی کہا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور وضو فرمایا لیکن اس میں مبالغہ نہیں فرمایا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز، تو آپ نے فرمایا: نماز آگے۔ پھر آپ سوار ہوئے، پھر ہم مزدلفہ آگئے وہاں آپ نے مغرب کی نماز ادا کی پھر لوگوں نے اپنے ٹھکانوں کے پاس اپنے جانور بٹھا دیے لیکن انہیں کھولا نہیں، حتیٰ کہ عشا کی نماز ادا کر لی اور پھر انہیں کھول دیا۔ میں نے پوچھا، اگلی صبح آپ لوگوں نے کیا کیا؟ تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا، نبی ﷺ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھالیا اور میں قریش کے آگے جانے والے لوگوں کے ساتھ پیدل روانہ ہو گیا۔

755- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَمَّا أَتَى النَّقْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ نَزَلَ فَبَالَ - وَلَمْ يَقُلْ: أَهَرَاقَ - ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا ". فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ، الصَّلَاةَ. فَقَالَ: الصَّلَاةُ أَمَامَكَ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ اس گھاٹی تک پہنچے جہاں امراء اپنی سواریوں سے اترتے ہیں آپ اپنی سواری سے اترے، پیشاب کیا۔ اس روایت میں حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پانی انڈیلنے کا ذکر نہیں پھر نبی ﷺ نے وضو کے لیے پانی منگوایا اور خفیف وضو فرمایا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! نماز آپ نے فرمایا: نماز آگے۔

756- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، مَوْلَى سِبَاعٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، فَلَمَّا جَاءَ الشِّعْبَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْغَائِطِ، فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَكِبَ، ثُمَّ أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے، جب نبی ﷺ عرفہ سے واپس روانہ ہوئے تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ سوار تھے۔ جب آپ گھاٹی کے پاس آئے تو آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا اور پھر رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ واپس آئے تو میں نے برتن سے پانی انڈیلا، آپ نے وضو فرمایا اور پھر سوار ہو گئے پھر آپ مزدلفہ آئے اور وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی۔

757- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ عرفہ واپس تشریف لائے تو حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے ساتھ سوار تھے۔ وہ

757- صحیح بخاری:179، سنن نسائی:3017، سنن دارمی:1880، صحیح ابن حبان:3856، مستدرک للحاکم:1709، مسند ابو یعلی:2147

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ، وَأُسَامَةُ رِدْفُهُ قَالَ أُسَامَةُ: فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى أَتَى جَمْعًا

فرماتے ہیں اسی حالت میں چلتے ہوئے آپ مزدلفہ پہنچ گئے۔

758- وحَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا شَاهِدٌ، أَوْ قَالَ: سَأَلْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْدَفَهُ مِنْ عَرَفَاتٍ قُلْتُ: كَيْفَ كَانَ يَسِيرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ؛ قَالَ: " كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ "

ہشام اپنے والد کا بیان روایت کرتے ہیں، میں خود اس وقت وہاں تھا جب حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ پوچھا گیا کہ نبی ﷺ عرفہ سے واپسی پر، کیسے واپس آئے تھے؟ عرفات سے واپسی پر نبی ﷺ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ سواری پر بٹھا کر لائے تھے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آپ آہستہ روی سے چلتے ہوئے آئے تھے۔ لیکن جہاں راستہ صاف ہوتا، آپ سواری کو تیز چلاتے۔

759- وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَحُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُمَيْدٍ، قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروایت ہے۔

760- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ الْخَطْمِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ: صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ساتھ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی تھی۔

760- صحیح بخاری:1590، سنن نسائی:605، موطا امام مالک:898، مسند احمد:5287، صحیح ابن خزیمہ:2848، مسند ابویعلیٰ:5792

761- وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ، وَابْنُ رُمْحٍ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ، وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْكُوفَةِ عَلَى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ اس کے راوی عبداللہ بن یزید ہیں جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں کوفہ کے گورنر تھے۔

762- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيعًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مزدلفہ میں، مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی۔

763- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُ اللهِ يُصَلِّي بِجَمْعٍ كَذَلِكَ، حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ تَعَالَى"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی تھی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل نہیں پڑھے، آپ نے مغرب کی تین رکعات ادا کی تھیں اور عشاء کی دو رکعات ادا کی تھیں۔

764- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ صَلَّى مِثْلَ ذَلِكَ، وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ مِثْلَ ذَلِكَ

سعید بن جبیر کے متعلق مروی ہے، کہ انہوں نے مزدلفہ میں ایک ہی اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی اور پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق یہ بتایا کہ انہوں نے بھی اسی طرح نماز ادا کی تھی اور یہ حدیث بیان کی تھی کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

763- صحیح بخاری:1590' سنن نسائی:605' موطا امام مالک:898' مسند احمد:5287' صحیح ابن خزیمہ:2848' مسند ابویعلی:5792

765- وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ: صَلَّاهُمَا بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

766- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا وَالْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی تھی، مغرب کی نماز میں آپ نے تین رکعات ادا کی تھیں اور عشاء کی نماز میں دو رکعات ادا کی تھیں ایک ہی اقامت کے ساتھ ادا کی تھیں۔

767- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ: " أَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتَّى أَتَيْنَا جَمْعًا، فَصَلَّى بِنَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِإِقَامَةٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: هَكَذَا صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَكَانِ"

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، ہم لوگ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ واپس آئے اور مزدلفہ پہنچ گئے۔ انہوں نے ایک ہی اقامت کے ساتھ ہمیں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھائی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس جگہ اسی طرح نماز پڑھائی تھی۔

44- بَابُ اسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيسِ بِصَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ، وَالْمُبَالَغَةِ فِيهِ بَعْدَ تَحَقُّقِ طُلُوعِ الْفَجْرِ

قربانی کے روز مزدلفہ میں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھ لینا مستحب ہے

768- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ،

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے کبھی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت سے ہٹ کر نماز ادا کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے آپ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز اور اس روز فجر کی نماز سے پہلے ادا

768- صحیح بخاری:1598' سنن نسائی:608' موطا امام مالک:327' مسند احمد:4137' صحیح ابن خزیمہ:2854' مسند ابو یعلی:5176

قَالَ: " مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا لِمِيقَاتِهَا، إِلَّا صَلَاتَيْنِ: صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيقَاتِهَا "

کی۔

769- وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قَبْلَ وَقْتِهَا بِغَلَسٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں، اندھیرے میں ادا کی۔

45- بَابُ اسْتِحْبَابِ تَقْدِيمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَاءِ وَغَيْرِهِنَّ مِنْ مُزْدَلِفَةَ إِلَى مِنًى فِي أَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ، وَاسْتِحْبَابِ الْمُكْثِ لِغَيْرِهِمْ حَتَّى يُصَلُّوا الصُّبْحَ بِمُزْدَلِفَةَ

کمزور لوگوں اور خواتین وغیرہ کو لوگوں کا ہجوم ہونے سے پہلے ہی رات کے آخری حصے میں مزدلفہ سے منیٰ روانہ کر دینا مستحب ہے

770- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ يَعْنِي ابْنَ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ، تَدْفَعُ قَبْلَهُ، وَقَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً ثَبِطَةً - يَقُولُ الْقَاسِمُ: وَالثَّبِطَةُ الثَّقِيلَةُ - قَالَ: فَأَذِنَ لَهَا، فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهِ، وَحَبَسَنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهِ " وَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، فَأَكُونَ أَدْفَعُ بِإِذْنِهِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مزدلفہ کی رات میں سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ آپ سے پہلے، لوگوں کا ہجوم ہونے سے پہلے چلی جائیں کیونکہ وہ بھاری جسم والی خاتون ہیں، تو نبی ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمادی اور وہ نبی ﷺ کے روانہ ہونے سے قبل ہی چلی گئیں۔ ہم لوگ صبح تک مزدلفہ میں ہی رہے اور آپ کے ساتھ روانہ ہوئے سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح اگر میں بھی نبی ﷺ سے اجازت لے لیتی اور آپ کی اجازت سے پہلے ہی روانہ ہو جاتی تو یہ میرے لیے سب سے زیادہ خوشی کی بات ہوتی۔

770- صحیح بخاری:1596' سنن ابن ماجہ:3027' سنن دارمی:1886' صحیح ابن حبان:3861' سنن بیہقی:9296' معجم الکبیر:12868

771- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ سَوْدَةُ امْرَأَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُفِيضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ، فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَيْتَنِي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَكَانَتْ عَائِشَةُ لَا تُفِيضُ إِلَّا مَعَ الْإِمَامِ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھاری بھر کم خاتون تھیں، انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ رات کے وقت ہی مزدلفہ سے روانہ ہو جائیں تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی تھی، کاش! میں بھی آپ سے اجازت مانگ لیتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ معمول تھا کہ وہ امام کے ساتھ ہی مزدلفہ واپس جایا کرتی تھیں۔

772- وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَمَا اسْتَأْذَنَتْهُ سَوْدَةُ، فَأُصَلِّي الصُّبْحَ بِمِنًى، فَأَرْمِي الْجَمْرَةَ، قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ النَّاسُ، فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: فَكَانَتْ سَوْدَةُ اسْتَأْذَنَتْهُ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِنَّهَا كَانَتِ امْرَأَةً ثَقِيلَةً ثَبِطَةً، فَاسْتَأْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ لَهَا "

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہی، میری یہ خواہش تھی کہ جس طرح سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی تھی اسی طرح میں بھی آپ سے اجازت مانگ لیتی اور فجر کی نماز منیٰ میں ادا کرنے کے بعد لوگوں کے پہنچنے سے پہلے ہی "رمی جمار" کر لیتی۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا، کیا سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت حاصل کی تھی؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! کیونکہ وہ بھاری بھر کم خاتون تھیں اس لیے انہوں نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی اور آپ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

773- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

774- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ، مَوْلَى أَسْمَاءَ، قَالَ: قَالَتْ لِي أَسْمَاءُ: وَهِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: ارْحَلْ بِي، فَارْتَحَلْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ صَلَّتْ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: أَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: كَلَّا، أَيْ بُنَيَّ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِلظُّعُنِ

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام عبداللہ بیان کرتے ہیں، مزدلفہ میں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے عرض کی کہ کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ میں نے کہا، نہیں! وہ کچھ دیر نوافل پڑھتی رہیں پھر انہوں نے دریافت کیا، کیا چاند غروب ہو چکا ہے؟ میں نے کہا، جی ہاں! انہوں نے فرمایا، میرے ساتھ چل پڑو، ہم روانہ ہوئے حتیٰ کہ انہوں نے ''رمی جمار'' کی اور واپس اپنی قیام گاہ پر آ کر نماز ادا کی۔ میں نے ان سے کہا، محترم خاتون! ہم زیادہ جلدی روانہ ہو گئے تھے؟ تو وہ بولیں، ہر گز نہیں! اے بیٹے! نبی ﷺ نے عورتوں کو اس کی اجازت عطا کی ہے۔

775- وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي رِوَايَتِهِ قَالَتْ: لَا، أَيْ بُنَيَّ، إِنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِظُعُنِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں کہ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، نہیں، اے بیٹے! نبی ﷺ نے اپنی زوجہ کو اس کی اجازت دی تھی۔

776- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَأَخْبَرَتْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

ابن شوال بیان کرتے ہیں، وہ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے ابن شوال کو بتایا کہ نبی ﷺ نے انہیں مزدلفہ سے رات کے وقت ہی بھجوا دیا تھا۔

774- صحیح بخاری:1595' صحیح ابن خزیمہ:2884' معجم الکبیر:269

776- صحیح بخاری:1760' مسند احمد:27436' مسند ابویعلیٰ:2386

777- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ شَوَّالٍ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ إِلَى مِنًى وَفِي رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے زمانۂ مبارک میں ہم اندھیرے میں ہی مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہوگئی تھیں۔

778- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ. قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّقَلِ - أَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ - مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے سامان یا ضعیف لوگوں کے ساتھ رات کے وقت روانہ فرما دیا۔

779- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنے اہل بیت سے جن ضعیف لوگوں کو پہلے بھجوا دیا تھا، ان میں، میں بھی شامل تھا۔

780- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. حَدَّثَنَا عَمْرٌو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنے اہل خانہ میں سے جن لوگوں کو پہلے روانہ فرمایا تھا، ان میں، میں بھی شامل تھا۔

781- وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَنَّ ابْنَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مجھے مزدلفہ کی شب صبح کے وقت

-778 صحیح بخاری:1760، مسند احمد:27436، مسند ابو یعلیٰ:2386

عَبَّاسٍ قَالَ: " بَعَثَ بِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَحَرٍ مِنْ جَمْعٍ فِي ثَقَلِ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قُلْتُ: أَبَلَغَكَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: بَعَثَ بِي بِلَيْلٍ طَوِيلٍ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا كَذَلِكَ بِسَحَرٍ. قُلْتُ لَهُ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَأَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ؟ قَالَ: لَا إِلَّا كَذَلِكَ"

سامان کے ساتھ روانہ فرما دیا۔ میں نے اپنے استاد سے عرض کی، کیا آپ کو اس روایت کا علم ہے جس کے مطابق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طویل رات میں روانہ فرما دیا تھا؟ تو استاد نے جواب دیا، نہیں! بلکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں کہ سحری کے وقت روانہ فرمایا تھا۔ میں نے استاد سے عرض کی، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا تھا کہ ہم نے فجر کی نماز سے پہلے ہی "رمی جمار" کر لی تھی تو انہوں نے فجر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ تو استاد نے جواب دیا صرف یہی بات مروی ہے۔

782- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ، فَيَذْكُرُونَ اللهَ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَدْفَعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذَلِكَ، فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولَئِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اہل خانہ میں سے کمزور لوگوں کو پہلے ہی روانہ فرما دیتے تھے، وہ لوگ مزدلفہ میں رات کے وقت مشعر حرام کے نزدیک وقوف کرتے، اللہ کا ذکر کرتے اور امام کے وقوف کرنے سے پہلے ہی اور روانہ ہونے سے پہلے ہی وہ لوگ روانہ ہو جاتے، ان میں سے بعض لوگ فجر کی نماز کے وقت منیٰ پہنچتے اور بعض اس کے بعد "رمی جمار" بھی کر لیتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے، ان لوگوں کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت عطا فرمائی ہے۔

782- صحیح بخاری:1592' سنن ترمذی:893' موطا امام مالک:876' صحیح ابن خزیمہ:2883' مسند ابو یعلیٰ:4111' سنن دار قطنی:6

46-بَابُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَتَكُونُ مَكَّةُ عَنْ يَسَارِهِ وَيُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

783- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَمَى عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ. قَالَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أُنَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: هَذَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

784- وحَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ، يَقُولُ: وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَلِّفُوا الْقُرْآنَ كَمَا أَلَّفَهُ جِبْرِيلُ، السُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ. قَالَ: فَلَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِهِ. فَسَبَّهُ وَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَأَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِي، فَاسْتَعْرَضَهَا، فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِي بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ، قَالَ فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ النَّاسَ

وادی کے درمیان میں سے جمرہ عقبہ کو ایسی جگہ سے کنکریاں مارنا کہ مکہ بائیں جانب ہو اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہنا

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بطنِ وادی سے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہی۔ ان سے کہا گیا، لوگ تو اوپر سے اسے کنکریاں مارتے ہیں، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے جس ہستی پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی ہے انہوں نے یہیں کھڑے ہو کر۔

اعمش بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج بن یوسف کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے یہ کہتے ہوئے سنا ہے، قرآن کو اس طرح جمع کرو جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے جمع کیا تھا۔ (یعنی سورتوں کے نام نہ رکھو) وہ سورۃ جس میں گائے کا ذکر ہے، وہ سورۃ جس میں خواتین کا ذکر ہے، وہ سورۃ جس میں آلِ عمران کا ذکر ہے۔ راوی کہتے ہیں بعد میں میری ملاقات ابراہیم نخعی سے ہوئی، میں نے یہ بات انہیں بتائی تو انہوں نے حجاج کو برا کہتے ہوئے کہا، مجھے عبدالرحمٰن بن یزید نے یہ بات بتائی ہے کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے، انہوں نے بطن وادی سے جمرہ کی جانب رکھ کر کے اس پر

783- صحیح بخاری:1660' سنن ترمذی:901' سنن ابن ماجہ:3030' مسند احمد:3548' صحیح ابن خزیمہ:2880' مسند ابویعلیٰ:4972

يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ: هَذَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

بطن وادی سے ہی سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر کہی۔ میں نے کہا، لوگ اس پر اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے، اس ذات کی قسم! جس کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے جن ہستی پر ''سورہ بقرہ'' نازل ہوئی ہے انہوں نے یہیں کھڑے ہو کر کنکریاں ماریں۔

785- وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا تَقُولُوا سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ

اعمش بیان کرتے ہیں، میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا '' سورہ بقرہ'' نہ کہو اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

786- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ: هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں، انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمراہ حج کیا، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمرہ کو سات کنکریاں ماریں، جہاں بیت اللہ ان کے بائیں جانب تھا اور منیٰ ان کے دائیں جانب تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے جن ہستی پر '' سورہ بقرہ'' نازل ہوئی ہے انہوں نے یہیں کھڑے ہو کر۔

787- وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَلَمَّا أَتَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور ہے کہ '' جب وہ جمرہ عقبہ کے پاس آئے''۔

788- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُحَيَّاةِ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، -

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا گیا، لوگ عقبہ کے اوپر

وَاللَّفْظُ لَهُ - أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى أَبُو الْمُحَيَّاةِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ، قَالَ: فَرَمَاهَا عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، ثُمَّ قَالَ: مِنْ هَا هُنَا، وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَاهَا الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ

سے جمرہ میں کنکریاں پھینکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطنِ وادی سے اس پر کنکریاں پھینکیں اور بولے، اس ذات کی قسم! جس کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے جن ہستی پر ''سورۃ بقرہ'' نازل ہوئی انہوں نے یہیں سے اس پر کنکریاں پھینکی تھیں۔

47-بَابُ اسْتِحْبَابِ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا، وَبَيَانِ قَوْلِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ

قربانی کے روز سوار ہو کر جمرہ عقبہ کی رمی کرنا مستحب ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کی وضاحت ''تمہیں مجھ سے مناسک سیکھ لینے چاہئیں''

789- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ: أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: "رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي عَلَى رَاحِلَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ، وَيَقُولُ: لِتَأْخُذُوا مَنَاسِكَكُمْ، فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِي هَذِهِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ قربانی کے روز سواری پر سے کنکریاں پھینک رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے، تمہیں مناسک حج سیکھ لینے چاہیے کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ اس حج کے بعد میں دوبارہ حج کرسکوں گا؟

790- وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ الْحُصَيْنِ، قَالَ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، وَانْصَرَفَ وَهُوَ عَلَى

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی۔ جب آپ جمرہ عقبہ کی رمی کر کے واپس ہوئے تو آپ اس وقت اپنی سواری پر سوار تھے، آپ کے ساتھ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ان میں سے ایک سواری کو چلا رہا تھا اور دوسرے نے

789- سنن ابوداؤد:1970 'سنن نسائی:3062 'مسند احمد:14459 'سنن بیہقی:9334

790- سنن ابوداؤد:1834 'مسند احمد:27300 'صحیح ابن خزیمہ:2688 'معجم الکبیر:380

رَاحِلَتِهِ وَمَعَهُ بِلَالٌ وَأُسَامَةُ أَحَدُهُمَا يَقُودُ بِهِ رَاحِلَتَهُ، وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيرًا، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ - حَسِبْتُهَا قَالَتْ - أَسْوَدُ، يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ تَعَالَى، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا

دھوپ سے بچانے کے لیے کپڑے سے نبی ﷺ پر سایہ کیا ہوتھا اس وقت نبی ﷺ نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔ میں نے آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ایک ایسا غلام جس کی ناک کٹی ہوئی ہو اگر اسے تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ اللہ کی کتاب کے مطابق تمہاری رہنمائی کرے تو تم اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرو۔

791- وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ، جَدَّتِهِ قَالَتْ: حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ، فَرَأَيْتُ أُسَامَةَ وَبِلَالًا، وَأَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهُ يَسْتُرُهُ مِنَ الْحَرِّ، حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِم: وَاسْمُ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَهُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوَى عَنْهُ وَكِيعٌ وَحَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ

حضرت ام حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر میں نے نبی ﷺ کے ساتھ حج کیا، میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ ان میں سے ایک نے نبی ﷺ کی اونٹنی کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور دوسرے نے اپنے کپڑے سے آپ کو دھوپ سے بچایا ہوا تھا، حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی۔

48- بَابُ اسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

جمرات کو مارنے کے لیے اتنی چھوٹی کنکریاں لینا مستحب ہے جنہیں چٹکی میں پکڑا جا سکے

792- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو ''رمی جمار'' کرتے

792- سنن ابوداؤد:1944' سنن نسائی:3019' مؤطا امام مالک:915' مسند احمد:1794' صحیح ابن خزیمہ:2843' سنن بیہقی:9245' معجم الکبیر:12124

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ

ہوئے دیکھا ہے جو چٹکی میں آسکے۔

49- بَابُ بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

"رمی" کے مستحب وقت کا بیان

793- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: رَمَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى، وَأَمَّا بَعْدُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے روز نبی ﷺ نے چاشت کے وقت "رمی جمار" کی تھی اور بعد والے دنوں میں سورج ڈھل جانے کے بعد کی تھی۔

794- وحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہ روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

50- بَابُ بَيَانِ أَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

اس بات کا بیان کہ جمرات کو سات کنکریاں (ماری جائیں)

795- وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْجَزَرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الِاسْتِجْمَارُ تَوٌّ، وَرَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ، وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَوٌّ، وَالطَّوَافُ تَوٌّ، وَإِذَا اسْتَجْمَرَ أَحَدُكُمْ، فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے، پتھر طاق تعداد میں ہوں گے۔ "رمی جمار" طاق تعداد میں ہوگی، صفا و مروہ کے درمیان سعی طاق تعداد میں ہوگی۔ کا طواف طاق تعداد میں ہوگا اس لیے جو شخص پتھر استعمال کرے، وہ طاق تعداد میں استعمال کرے۔

795- سنن بیہقی: 9014

51-بَابُ تَفْضِيلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيرِ وَجَوَازِ التَّقْصِيرِ

بال کٹوانے سے، سر منڈوانا افضل ہے تاہم بال کٹوانا جائز ہے

796- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ، قَالَ: حَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر مبارک منڈوالیا، آپ کے بعض صحابہ نے سر منڈوایا اور بعض نے بال کٹوائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یا شاید دو دفعہ فرمایا، اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے پھر فرمایا: بال کٹوانے والوں پر بھی۔

797- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اللهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے پر رحم کر۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بال کٹوانے والوں آپ نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم کر، لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بال کٹوانے والوں تو آپ نے کہا، بال کٹوانے والوں پر بھی۔

798- أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ؟ يَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا کی، اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بال کٹوانے والوں پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! بال کٹوانے والوں پر آپ نے دعا کی اور بال کٹوانے والوں پر۔

796- صحیح بخاری:1640، سنن ترمذی:913، موطا امام مالک:886، مسند احمد:1859، صحیح ابن خزیمہ:2929، مسند ابو یعلیٰ:1263

رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ

799- وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ، قَالَ: وَالْمُقَصِّرِينَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ مروی ہے کہ چوتھی دفعہ آپ نے دعا کی "اور بال کٹوانے والوں پر"۔

800- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا عُمَارَةُ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟، قَالَ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟، قَالَ: اللهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلِلْمُقَصِّرِينَ؟ قَالَ: وَلِلْمُقَصِّرِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کو۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کو۔ آپ نے دعا کی، اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔ لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بال کٹوانے والوں کو۔ تو آپ نے دعا کی اور بال کٹوانے والوں کو۔

801- وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

802- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، وَأَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا

یحییٰ بن حصین اپنی دادی کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، انہوں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے سر منڈوانے والوں کے لیے تین دفعہ دعا فرمائی اور بال کٹوانے والوں کے لیے ایک دفعہ دعا

802- سنن ابن ماجہ: 3043، سنن بیہقی: 9181

بِالْمُحَلِّقِينَ ثَلَاثًا، وَلِلْمُقَصِّرِينَ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ فرمائی۔
وَكِيعٌ: فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

803- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، كِلَاهُمَا عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر مبارک منڈوایا تھا۔

52-بَابُ بَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ أَنْ يَرْمِيَ، ثُمَّ يَنْحَرَ، ثُمَّ يَحْلِقَ وَالِابْتِدَاءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْأَيْمَنِ مِنْ رَأْسِ الْمَحْلُوقِ

قربانی کے روز پہلے رمی کرنا پھر قربانی کرنا اور پھر سر منڈوا لینا سنت ہے، سر منڈواتے وقت پہلے دائیں طرف کو منڈوایا جائے۔

804- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى مِنًى، فَأَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا، ثُمَّ أَتَى مَنْزِلَهُ بِمِنًى وَنَحَرَ، ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَأَشَارَ إِلَى جَانِبِهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيهِ النَّاسَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ تشریف لائے پھر جمرہ تشریف لائے، ان کی رمی کی پھر منیٰ میں اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لائے وہاں قربانی دی پھر حجام سے اپنے سر مبارک کے دائیں جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا یہاں سے پھر بائیں جانب سے بال مبارک صاف کروائے پھر وہ لوگوں کو عطا فرما دیئے۔

805- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا أَبُو بَكْرٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم ایک روایت میں یہ بات زائد ہے، آپ نے دست مبارک سے دائیں جانب اشارہ فرمایا یہاں سے وہ آپ

803- صحیح بخاری:4148، موطا امام مالک:938، صحیح ابن خزیمہ:2930، معجم الکبیر:13412

804- سنن ابوداؤد:1981، صحیح ابن حبان:1371، سنن بیہقی:9183، معجم الکبیر:12088

فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ لِلْحَلَّاقِ هَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْجَانِبِ الْأَيْمَنِ هَكَذَا، فَقَسَمَ شَعَرَهُ بَيْنَ مَنْ يَلِيهِ. قَالَ: ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْحَلَّاقِ وَإِلَى الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ، فَحَلَقَهُ فَأَعْطَاهُ أُمَّ سُلَيْمٍ وَأَمَّا فِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ: فَبَدَأَ بِالشِّقِّ الْأَيْمَنِ، فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَالشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: بِالْأَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: هَا هُنَا أَبُو طَلْحَةَ؟ فَدَفَعَهُ إِلَى أَبِي طَلْحَةَ

نے اپنے پاس حاضر لوگوں میں تقسیم فرما دیئے پھر آپ نے حجام کو اشارہ فرمایا کہ بائیں جانب، اس نے وہ بال صاف کیے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بال سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عطا فرما دیئے۔ایک روایت میں یہ ہے، آپ نے دائیں جانب سے ابتداء فرمائی اور انہیں ایک، ایک دو، دو کر کے لوگوں میں تقسیم فرمایا پھر بائیں جانب والے حصے میں بھی ایسا کیا پھر فرمایا: یہاں ابوطلحہ حاضر تھے۔ پھر آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دیئے۔

806- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَالْحَجَّامُ جَالِسٌ، وَقَالَ: بِيَدِهِ عَنْ رَأْسِهِ، فَحَلَقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَقَسَمَهُ فِيمَنْ يَلِيهِ "، ثُمَّ قَالَ: احْلِقِ الشِّقَّ الْآخَرَ فَقَالَ: أَيْنَ أَبُو طَلْحَةَ؟ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ عقبہ میں رمی کی، پھر قربانی کے جانوروں کے پاس تشریف لا کر انہیں قربان کیا، حجام تیار تھا، آپ نے ہاتھ سے اپنے سر مبارک کی جانب اشارہ کیا، اس نے آپ کے دائیں جانب کے بال صاف کر دیئے، وہ آپ نے پاس حاضر لوگوں میں تقسیم فرما دیئے پھر حکم فرمایا، بائیں جانب کے بال بھی صاف کر دو آپ نے دریافت فرمایا، ابوطلحہ کہاں ہیں؟ آپ نے انہیں عطا فرما دیئے۔

807- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ، يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کی رمی کر لی اور قربانی بھی کر لی تو آپ نے دائیں طرف کو حجام کے آگے کیا اس نے صاف کر دیئے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہیں وہ عطا فرما دیئے پھر آپ نے بایاں حصہ حجام کے آگے کیا اور اسے حکم

الْأَيْسَرِ. فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ

فرمایا، اسے صاف کردو، اس نے صاف کردیا تو آپ نے وہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرما دیئے اور انہیں حکم فرمایا کہ انہیں لوگوں میں تقسیم کردو!

53- بَابُ جَوَازِ تَقْدِيمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَالْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَعَلَى الرَّمْيِ وَتَقْدِيمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا

رمی سے پہلے قربانی اور قربانی اور رمی سے پہلے سر منڈ والینا جائز ہے اور ان سب سے پہلے طواف کر لینا بھی

808- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَشْعُرْ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَقَالَ: اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ آخَرُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ منیٰ میں ٹھہر گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال کرسکیں۔ ایک شخص حاضر ہوا اس نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم نہیں تھا اور میں نے قربانی سے قبل ہی سر منڈوا لیا۔ آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب قربانی کرلو پھر ایک اور شخص حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے معلوم نہیں تھا، میں نے رمی سے قبل ہی قربانی کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی کرلو۔ غرضیکہ نبی ﷺ سے جس بھی عمل کے مقدم یا موخر ہو جانے کے متعلق عرض کی گئی، آپ نے یہی فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب کرلو۔

809- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَطَفِقَ نَاسٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے، آپ رک گئے، لوگوں نے آپ سے سوال کرنے شروع کر دیئے، ان میں سے ایک نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم نہیں تھا کہ قربانی سے قبل رمی کی جاتی ہے، میں نے

يَسْأَلُونَهُ. فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ. فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ، فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ. فَيَقُولُ: انْحَرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ يُسْأَلُ يَوْمَئِذٍ عَنْ أَمْرٍ، مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَيَجْهَلُ، مِنْ تَقْدِيمِ بَعْضِ الْأُمُورِ قَبْلَ بَعْضٍ، وَأَشْبَاهِهَا. إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: افْعَلُوا ذَلِكَ، وَلَا حَرَجَ

رمی سے قبل ہی قربانی کر دی ہے، تو نبی ﷺ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں ہے، تم اب رمی کر لو۔ ایک اور نے عرض کی، مجھے معلوم نہیں تھا کہ سر منڈوانے سے قبل قربانی کی جاتی ہے، میں نے قربانی سے قبل ہی سر منڈوا لیا تو نبی ﷺ نے جواب دیا، کوئی حرج نہیں، تم اب قربانی کر لو۔ (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں) انسان کے بھول جانے یا لاعلم ہونے کے سبب سے امور میں سے کسی کو مقدم وغیرہ کرنے کے متعلق، اس روز نبی ﷺ سے جو بھی سوال کیا گیا، آپ نے یہی جواب دیا، کوئی حرج نہیں، اب کر لو۔

810- حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَى آخِرِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

811- وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسِبُ، يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَّ كَذَا وَكَذَا، قَبْلَ كَذَا وَكَذَا. ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا، قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، قَالَ: افْعَلْ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، قربانی کے دن نبی ﷺ خطبہ فرما رہے تھے کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے علم نہیں تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوگا، پھر ایک اور حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرا یہ خیال تھا کہ فلاں عمل فلاں سے پہلے ہوگا۔ نبی ﷺ نے ان تینوں کو یہی جواب دیا، کوئی حرج نہیں، تم اب یہ کر لو۔

812- وحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ح وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔

حَدَّثَنِي أَبِي جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيسَى، إِلَّا قَوْلَهُ: لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذَلِكَ، وَأَمَّا يَحْيَى الْأُمَوِيُّ فَفِي رِوَايَتِهِ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ. نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَأَشْبَاهُ ذَلِكَ

813- وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ. قَالَ: فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ور عرض کی، میں نے قربانی کرنے سے پہلے ہی منڈوالیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب قربانی کرلو اس نے عرض کی، میں نے رمی سے پہلے ہی قربانی کرلی، آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی کرلو۔

814- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَاقَةٍ بِمِنًى، فَجَاءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کی ابتداء میں یہ الفاظ ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں دیکھا، آپ اونٹنی پر سوار تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے بعد حسب سابق روایت ہے۔

815- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے روز جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے، ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے رمی کرنے سے قبل ہی سر منڈوالیا ہے۔ آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی کرلو۔ ایک اور شخص حاضر ہوا اور عرض کی، میں نے رمی سے قبل ہی طواف افاضہ کرلیا ہے۔ آپ نے

أَرْمِيَ. فَقَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَأَتَاهُ آخَرُ. فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ إِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ. قَالَ: ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ، إِلَّا قَالَ افْعَلُوا وَلَا حَرَجَ

فرمایا، کوئی حرج نہیں، تم اب رمی کرلو۔ اس روز نبی ﷺ سے جس عمل کے متعلق بھی سوال کیا گیا، میں نے یہی دیکھا کہ آپ نے یہی جواب دیا، کوئی حرج نہیں، تم اب کرلو۔

816- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا بَهْزٌ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ: فِي الذَّبْحِ، وَالْحَلْقِ، وَالرَّمْيِ، وَالتَّقْدِيمِ، وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ: لَا حَرَجَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ سے قربانی، سر منڈوانے اور رمی کے مقدم یا مؤخر ہو جانے کے متعلق عرض کی گئی تو آپ نے فرمایا، کوئی حرج نہیں۔

54- بَابُ اسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْإِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے روز طوافِ افاضہ کرنا مستحب ہے

817- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ: فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيضُ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ بِمِنًى وَيَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی قربانی کے روز طواف افاضہ کرتے تھے اور پھر واپس آکر منیٰ میں ظہر کی نماز ادا کرتے تھے اور یہ بات بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

55- بَابُ اسْتِحْبَابِ نُزُولِ الْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ

روانگی کے روز وادی محصب میں پڑاؤ کرنا مستحب ہے

818- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا

عبدالعزیز بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس

...بن یوسف الأزرق، أخبرنا سفیان، عن عبد العزیز بن رفیع، قال: سألت أنس بن مالك، قلت: أخبرني عن شيء عقلته عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، "أين صلى الظهر يوم التروية؟ قال: بمنى، قلت: فأين صلى العصر يوم النفر؟ قال: بالأبطح، ثم قال: افعل ما يفعل أمراؤك"

...بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا اگر آپ کو یاد ہو تو مجھے بتائیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "ترویہ" کے روز ظہر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جواب دیا، منیٰ میں، میں نے پوچھا روانگی کے روز آپ نے عصر کی نماز کہاں ادا کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، "وادی ابطح" میں۔ پھر حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، تم وہی کرو جو تمہارے امراء کرتے ہیں۔

819- حدثنا محمد بن مهران الرازي، حدثنا عبد الرزاق، عن معمر، عن أيوب، عن نافع، عن ابن عمر: أن النبي صلى الله عليه وسلم وأبا بكر وعمر كانوا ينزلون الأبطح

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "وادی ابطح" میں پڑاؤ کرتے تھے۔

820- حدثني محمد بن حاتم بن ميمون، حدثنا روح بن عبادة، حدثنا صخر بن جويرية، عن نافع، أن ابن عمر، كان يرى التحصيب سنة، وكان يصلي الظهر يوم النفر بالحصبة، قال نافع: قد حصب رسول الله صلى الله عليه وسلم والخلفاء بعده

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک "وادی محصب" میں قیام کرنا سنت تھا، وہ قربانی کے روز ظہر کی نماز "حصبہ" میں ادا کرتے تھے۔ نافع بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد خلفاء نے بھی وادی حصبہ میں پڑاؤ کیا ہے۔

821- حدثنا أبو بكر بن أبي شيبة، وأبو كريب، قالا: حدثنا عبد الله بن نمير، حدثنا هشام، عن أبيه، عن عائشة، قالت: نزول الأبطح ليس بسنة، إنما نزله رسول الله صلى

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، وادی ابطح میں پڑاؤ کرنا سنت نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس لیے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ آپ کے لیے وہاں سے نکلنا آسان تھا۔

819- سنن ابوداؤد:2009، سنن ابن ماجہ:3069، صحیح ابن حبان:3895، سنن بیہقی:9516

821- صحیح بخاری:1676، سنن ترمذی:923، مسند احمد:25616، صحیح ابن خزیمہ:2987، معجم الکبیر:916

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ إِذَا خَرَجَ

822- وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، ح وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، ح وحَدَّثَنَاه أَبُو كَامِلٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

823- حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَابْنَ عُمَرَ كَانُوا يَنْزِلُونَ الْأَبْطَحَ. قَالَ الزُّهْرِيُّ: وَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذَلِكَ، وَقَالَتْ: إِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لِأَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ

سالم بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وادی ابطح میں پڑاؤ کرتے تھے۔ زہری کہتے ہیں، عروہ نے مجھے بتایا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایسا نہیں کرتی تھیں، وہ فرماتی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں اس لیے پڑاؤ کیا تھا کیونکہ اس مقام سے نکلنا آپ کے لئے سہل ہے۔

824- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ - حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، وادی حصبہ میں پڑاؤ کرنا رکن نہیں ہے، بس وہ ایک جگہ ہے جہاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ فرمایا تھا۔

825- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ سے روانہ ہوئے تو آپ نے مجھے یہ

824- صحیح بخاری:1677' سنن ترمذی:921' مسند احمد:3289' صحیح ابن خزیمہ:2990' معجم الکبیر:916

825- صحیح بخاری:1677' سنن ترمذی:921' مسند احمد:3289' صحیح ابن خزیمہ:2990

عُيَيْنَةَ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَمْ يَأْمُرْنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْزِلَ الْأَبْطَحَ حِينَ خَرَجَ مِنْ مِنًى، وَلَكِنِّي جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيهِ قُبَّتَهُ، فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِي رِوَايَةِ صَالِحٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم نہیں فرمایا کہ میں وادی ابطح میں پڑاؤ کروں بلکہ میں خود وہاں آیا اور میں نے وہاں خیمہ لگالیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور آپ نے وہاں پڑاؤ فرمایا۔ ایک روایت میں یہ بات مذکور ہے کہ حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان کے محافظ تھے۔

826- حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: نَنْزِلُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، کل ان شاءاللہ ہم بنو کنانہ کے "خیف" میں پڑاؤ کریں گے جہاں (کفار نے) کفر پر قسم اٹھائی تھی۔

827- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَحْنُ بِمِنًى: نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ وَذَلِكَ إِنَّ قُرَيْشًا وَبَنِي كِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ، حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم منیٰ میں تھے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، کل ہم بنو کنانہ کے "خیف" میں پڑاؤ کریں گے جہاں بنو کنانہ نے کفر پر قسم اٹھائی تھی۔ وہ قسم یہ تھی کہ قریش اور بنو کنانہ نے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے متعلق قسم اٹھائی تھی کہ وہ ان دونوں خاندانوں کے ساتھ رشتہ مناکحت قائم نہیں کریں گے، ان سے لین دین نہیں کریں گے جب تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے حوالے نہیں کر دیتے۔ بنو کنانہ کے "خیف" سے مراد محصب ہے۔

-826 صحیح بخاری:1512' مسند احمد:7239' سنن بیہقی:9514' معجم الکبیر:413

بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ"

828- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْزِلُنَا إِنْ شَاءَ اللهُ، إِذَا فَتَحَ اللهُ الْخَيْفُ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، جب اللہ فتح عطا فرمائے گا تو ہمارے پڑاؤ کی جگہ ''خیف'' ہوگی جہاں ان لوگوں نے زمانہ کفر میں قسم اٹھائی تھی۔

56- بَابُ وُجُوبِ الْمَبِيتِ بِمِنًى لَيَالِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، وَالتَّرْخِيصِ فِي تَرْكِهِ لِأَهْلِ السِّقَايَةِ

ایام تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے، پانی پلانے والوں کے لیے رخصت ہے کہ وہ نہ ٹھہریں

829- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ - حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِي مِنًى، مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ وہ منیٰ میں بسر کرنے والی راتیں مکہ میں بسر کریں کیونکہ انہوں نے پانی پلانا ہوتا ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔

830- وحَدَّثَنَاه إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

829- صحیح بخاری:1553' سنن ابن ماجہ:3065' مسند احمد:4691' صحیح ابن خزیمہ:2957' معجم الکبیر:11307

57- بَابُ فَضْلِ قِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَالثَّنَاءِ عَلَى أَهْلِهَا وَاسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

831- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيرُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ عِنْدَ الْكَعْبَةِ، فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَا لِي أَرَى بَنِي عَمِّكُمْ يَسْقُونَ الْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَأَنْتُمْ تَسْقُونَ النَّبِيذَ؟ أَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ أَمْ مِنْ بُخْلٍ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ، قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَخَلْفَهُ أُسَامَةُ، فَاسْتَسْقَى فَأَتَيْنَاهُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَبِيذٍ فَشَرِبَ، وَسَقَى فَضْلَهُ أُسَامَةَ، وَقَالَ: أَحْسَنْتُمْ وَأَجْمَلْتُمْ، كَذَا فَاصْنَعُوا فَلَا نُرِيدُ تَغْيِيرَ مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پلانے کی فضیلت، ان پلانے والوں کی تعریف اور ان سے پینے کا استحباب

بکر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، میں خانہ کعبہ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، ایک اعرابی ان کے پاس آیا اور بولا، آپ کے چچا زاد تو دودھ اور شہد پلاتے ہیں جبکہ آپ لوگ "نبیذ" پلاتے ہیں۔ غربت کے سبب یا بخل کے سبب؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، الحمدللہ! نہ تو ہم غریب ہیں اور نہ ہی بخیل، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف لائے تھے، آپ کے پیچھے اسامہ تھے، آپ نے پینے کے لیے کچھ طلب فرمایا، ہم نے ایک برتن میں نبیذ پیش کی، آپ نے اس میں سے نوش فرمایا اور باقی اسامہ کو عطا فرما دی اور فرمایا، تم نے بہت اچھا اور عمدہ بنایا، تیار کرتے رہنا۔ ہماری یہ خواہش ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو حکم فرمایا ہے، ہم اس میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔

58- بَابٌ فِي الصَّدَقَةِ بِلُحُومِ الْهَدْيِ وَجُلُودِهَا وَجِلَالِهَا وَلَا يُعْطِي الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَجَوَازِ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

832- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ

قربانی کے جانوروں کے گوشت، ان کی کھال اور جھول کو صدقہ کرنا، قصاب کو اس میں سے کوئی چیز نہیں دی جائے گی ایسا کرنے کے لیے کسی کو اپنا نائب بنانا جائز ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں قربانی کے جانوروں کی نگرانی کروں، ان کا گوشت، ان کی کھالیں اور ان کے

831- سنن ابوداؤد: 2021، صحیح ابن خزیمہ: 2947، معجم الکبیر: 11284

832- صحیح بخاری: 1482، سنن ابن ماجہ: 3099، مسند احمد: 1002، صحیح ابن خزیمہ: 2919، مسند ابویعلیٰ: 269

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَنْ أَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَجُلُودِهَا وَأَجِلَّتِهَا، وَأَنْ لَا أُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا. قَالَ: نَحْنُ نُعْطِيهِ مِنْ عِنْدِنَا

جھول صدقہ کر دوں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں۔ قصاب کی اجرت ہم ادا کرتے تھے۔

833- وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

834- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا أَجْرُ الْجَازِرِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں قصاب کی اجر کا ذکر نہیں ہے۔

835- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، فِي الْمَسَاكِينِ وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَيْئًا

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ آپ کے قربانی کے جانوروں کا خیال رکھیں اور ان کو یہ بھی حکم دیا کہ قربانی کے ان تمام جانوروں کا گوشت، کھالیں اور جھولیں، مساکین میں تقسیم کر دیں اور قصاب کو اس میں سے کچھ نہ دیں۔

836- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ مَالِكٍ الْجَزَرِيُّ، أَنَّ مُجَاهِدًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِمِثْلِهِ

59- بَابُ الِاشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ

قربانی کے جانور میں اشتراک کا جواز

837- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى - وَاللَّفْظُ لَهُ - قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ، وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حدیبیہ کے سال ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ساتھ سات لوگوں کی جانب سے ایک اونٹ اور سات لوگوں کی جانب سے ایک گائے قربان کی تھی۔

838- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ: فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْتَرِكَ فِي الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ، كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِي بَدَنَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر روانہ ہوئے، نبی ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ایک اونٹ اور ایک گائے (کی قربانی) میں ہم سات، سات لوگ شریک ہو جائیں۔

839- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحَرْنَا الْبَعِيرَ عَنْ سَبْعَةٍ،

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم لوگوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا، ہم نے سات لوگوں کی جانب سے ایک اونٹ اور سات لوگوں کی طرف سے ایک گائے قربان کی۔

837- سنن ابوداؤد:2807' سنن نسائی:4392' موطا امام مالک:1032' مسند احمد:826' صحیح ابن خزیمہ:2901

وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ

840- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِجَابِرٍ: أَيُشْتَرَكُ فِي الْبَدَنَةِ مَا يُشْتَرَكُ فِي الْجَزُورِ؟ قَالَ: "مَا هِيَ إِلَّا مِنَ الْبُدْنِ، وَحَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَيْبِيَةَ، قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَئِذٍ سَبْعِينَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِي بَدَنَةٍ"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرے نے سات آدمیوں کی جانب سے ایک اونٹ کی قربانی پیش کی۔ ایک شخص نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، جس طرح قربانی کے اونٹ میں سات حصہ دار ہوں گے اسی طرح خریدے ہوئے اونٹ میں بھی سات حصہ دار ہو سکتے ہیں؟ تو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، صرف قربانی کے اونٹ میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ صلح حدیبیہ کے موقع پر شریک تھے، وہ فرماتے ہیں، ہم نے اس دن ستر اونٹ ذبح کیے تھے اور ہر اونٹ میں سات حصہ دار تھے۔

841- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَأَمَرَنَا إِذَا أَحْلَلْنَا أَنْ نُهْدِيَ، وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِي الْهَدِيَّةِ وَذَلِكَ حِينَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا مِنْ حَجِّهِمْ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں، آپ نے ہمیں حکم فرمایا تھا کہ جب ہم احرام کھولیں تو قربانی کریں اور ایک قربانی کے جانور میں کچھ لوگ اکٹھے ہو جائیں۔ یہ حکم آپ نے اس وقت فرمایا تھا جب آپ نے انہیں حج کا احرام کھولنے کا حکم فرمایا تھا۔

842- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ، فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِيهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ عمرہ کیا اور سات حصہ داروں کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

843- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

843- سنن بیہقی: 10002

يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً يَوْمَ النَّحْرِ

قربانی کے روز نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

844- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ نِسَائِهِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِي حَجَّتِهِ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنی ازواج کی جانب سے قربانی کی تھی۔ اور ایک روایت کے مطابق آپ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے ایک گائے قربان کی۔

60- بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً

اونٹ باندھ کر اسے کھڑا کر کے نحر کرنا مستحب ہے

845- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَتَى عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهُ بَارِكَةً، فَقَالَ: ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً، سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک شخص کے پاس آئے جو اپنے بیٹھے ہوئے اونٹ کو نحر کر رہا تھا تو آپ نے اسے فرمایا، اسے کھڑا کر کے باندھ کر ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہے۔

61- بَابُ اسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْيِ إِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَا يُرِيدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهِ وَاسْتِحْبَابِ تَقْلِيدِهِ وَفَتْلِ الْقَلَائِدِ وَأَنَّ بَاعِثَهُ لَا يَصِيرُ مُحْرِمًا وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِذَلِكَ

جو شخص خود جانا چاہتا ہو اس کے لیے یہ مستحب ہے کہ وہ قربانی کا جانور حرم بھجوا دے اس کے گلے میں ہار پہنانا اور وہ ہار خود بنانا مستحب ہے البتہ اسے بھیجنے والا حالتِ احرام میں شمار نہیں ہوگا اور اس سبب سے اس پر کوئی چیز حرام نہیں ہوگی

846- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں،

845- صحیح بخاری:1626' سنن ترمذی:1494' سنن ابن ماجہ:3120' سنن داری:1945' صحیح ابن حبان:5900

846- صحیح بخاری:1609' سنن ترمذی:908' سنن ابن ماجہ:3094' مسند احمد:24130' صحیح ابن خزیمہ:2573' مسند ابو یعلی:4659

قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ، ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

نبی ﷺ مدینہ منورہ سے قربانی کا جانور بھجوایا کرتے تھے، میں اس جانور کا ہار بنایا کرتی تھی لیکن نبی ﷺ ایسی کسی چیز سے پرہیز نہیں فرماتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص بچتا ہے۔

847- وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

848- وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ح وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيَّ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے یہ الفاظ بھی مروی ہیں۔ نبی ﷺ کے قربانی کے جانور کے ہار بنانے کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

849- وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ، ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَلَا يَتْرُكُهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی ﷺ کی قربانی کے جانور کے ہار اپنے ان دونوں ہاتھوں سے بنایا کرتی تھی لیکن نبی ﷺ کسی سے علیحدگی اختیار نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی کسی چیز کو ترک فرماتے تھے۔

850- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کے قربانی کے جانوروں کے ہار میں نے اپنے

قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ، وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلًّا

ان ہاتھوں سے بنائے ہیں، نبی ﷺ نے ان پر نشان لگائے اور انہیں وہ ہار پہنا دیئے اور پھر انہیں بیت اللہ کی جانب بھجوادیا۔ آپ خود مدینہ منورہ میں قیام فرما رہے۔ آپ نے اپنے اوپر کوئی ایسی چیز حرام نہیں کی جو آپ کے لئے حلال تھی۔

851- وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَأَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ أَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ، ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ قربانی کے جانور بھجوایا کرتے تھے، میں اپنے ہاتھوں سے ان کے ہار بناتی تھی اور نبی ﷺ ایسے کسی عمل سے اجتناب نہیں کرتے تھے جس سے حالت احرام والا شخص بچتا ہو۔

852- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا، فَأَصْبَحَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالًا، يَأْتِي مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ، أَوْ يَأْتِي مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ

ام المومنین بیان کرتی ہیں، میں نے اپنے پاس موجود ''اون'' سے وہ ہار بنائے تھے۔ نبی ﷺ اس حالت میں رہے جو احرام کے بغیر ہوتی ہے۔ آپ اپنی ازواج کے ساتھ اسی طرح تعلق قائم کرتے تھے جیسے حالتِ احرام کے علاوہ کوئی شخص کرتا ہے۔

853- وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ، فَيَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے یاد ہے کہ میں نبی ﷺ کی قربانی کے جانوروں کے ہار بھیڑ سے بنایا کرتی تھی۔ آپ وہ جانور روانہ فرما دیا کرتے تھے اور پھر ہمارے درمیان اسی حالت میں رہتے تھے جو حالتِ احرام کے علاوہ ہوتی ہے۔

854- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ بِهِ، ثُمَّ يُقِيمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی، آپ وہ ہار انہیں پہنا دیتے اور پھر روانہ فرما دیتے۔ آپ خود قیام فرما رہتے، حالتِ احرام والا شخص جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے آپ ان سے پرہیز نہیں فرماتے تھے۔

855- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَهْدَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً إِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا، فَقَلَّدَهَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی جانب بھیڑ بکریاں روانہ فرمائی تھیں اور انہیں ہار پہنائے۔

856- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ، فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلَالٌ، لَمْ يَحْرُمْ عَلَيْهِ مِنْهُ شَيْءٌ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہم بھیڑ بکریوں کو ہار پہنا کر انہیں روانہ فرمایا کرتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عام حالت میں رہتے تھے اور اپنے اوپر کوئی چیز حرام نہیں کرتے تھے۔

857- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ

عمرہ بنت عبدالرحمن بیان کرتی ہیں، ابن زیاد نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لکھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ کہتے ہیں، جو شخص قربانی کا جانور روانہ کرے گا اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جائے گی جو حاجیوں پر حرام ہوتی ہے اور اس وقت تک حرام رہے گی

...الْهَدْيُ وَقَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِي فَاكْتُبِي إِلَيَّ ... عَمْرَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ لَيْسَ كَمَا ... ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ ... اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا ... رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ، ثُمَّ بَعَثَ ... مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ ... عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ، حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ

جب تک وہ جانور قربان نہ ہو جائے۔ میں نے بھی قربانی کا جانور روانہ کیا ہے، آپ مجھے تحریری طور پر اپنی رائے سے آگاہ کریں؟ عمرہ بنت عبدالرحمٰن کہتی ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو کہتے ہیں ایسا نہیں ہے، میں نے خود اپنے ہاتھوں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے پھر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے وہ ہار ان جانوروں کو پہنائے اور پھر انہیں میرے والد کے ساتھ بھجوا دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے قربان ہونے تک ایسی کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال قرار دی ہے۔

858- وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ، وَتَقُولُ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَمَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ، مِمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ، حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ

مسروق بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پردے کی آڑ سے یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے اپنے ہاتھوں سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار بنائے، پھر آپ نے انہیں روانہ فرما دیا اور آپ نے قربانی کے روز تک ایسی کسی چیز سے اجتناب نہیں فرمایا جس سے حالت احرام میں اجتناب کیا جاتا ہے۔

859- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

62-بَابُ جَوَازِ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ إِلَيْهَا

بوقت حاجت قربانی کے لیے بھیجے جانے والے اونٹ پر سوار ہونا جائز ہے

860- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا، وہ اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا، آپ نے اسے حکم فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے حکم فرمایا، تم اس پر سوار ہو جاؤ اور دوسری یا شاید تیسری دفعہ فرمایا تمہارا برا ہو۔

861- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

862- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا فَقَالَ: بَدَنَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا، وَيْلَكَ، ارْكَبْهَا

ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں جو احادیث سنائی تھیں، ان میں ایک یہ حدیث تھی۔ ایک دفعہ ایک شخص قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جارہا تھا، اس اونٹ کے گلے میں ہار بھی تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا، تمہارا برا ہو اس پر سوار ہو جاؤ اس نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارا برا ہو، تم اس پر سوار ہو جاؤ، تمہارا برا ہو، تم اس پر سوار ہو جاؤ۔

863- وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَسُرَيْجُ بْنُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

860- صحیح بخاری:1604' سنن ترمذی:911' سنن ابن ماجہ:3103' سنن داری:1913' صحیح ابن حبان:4014' سنن بیہقی:9984' معجم الکبیر:7127

863- صحیح بخاری:1604' سنن ترمذی:911' سنن ابن ماجہ:3103' سنن داری:1913' صحیح ابن حبان:4014' سنن بیہقی:9984' معجم الکبیر:7127

قَالَا: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ثَابِتٍ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، - وَاللَّفْظُ لَهُ - أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو قربانی کے اونٹ کو ہانک کر لے جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، تو اس نے عرض کی، یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے پھر عرض کی، یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ اس نے پھر عرض کی، یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے دو یا شاید تین دفعہ فرمایا، اس پر سوار ہو جاؤ۔

864- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ أَوْ هَدِيَّةٍ، فَقَالَ: ارْكَبْهَا قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ أَوْ هَدِيَّةٌ، فَقَالَ: وَإِنْ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص قربانی کے اونٹ کے ساتھ گزرا آپ نے فرمایا: اس پر سوار ہو جاؤ، اس نے عرض کی یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ۔

865- وحَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ، عَنْ مِسْعَرٍ، حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْأَخْنَسِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

866- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، سُئِلَ عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

ابو زبیر بیان کرتے ہیں، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جب تمہیں مجبوراً اس پر سوار ہونا پڑے تو جب تک کوئی اور سواری نہیں مل جاتی اس پر مناسب طریقے سے سواری کرو۔

866- سنن ابوداؤد: 1760، مسند احمد: 12797، صحیح ابن خزیمہ: 2663، مسند ابویعلیٰ: 1815

867- وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا، عَنْ رُكُوبِ الْهَدْيِ، فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ، حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا

ابوزبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے قربانی کے جانور پر سوار ہونے کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے اس پر مناسب طریقے سے سواری کرو! حتیٰ کہ تمہیں کوئی اور سواری مل جائے۔

63-بَابُ مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ إِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيقِ

اگر قربانی کا جانور راستے میں تھک جائے تو اس کے ساتھ کیا کیا جائے؟

868- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ، مُعْتَمِرَيْنِ، قَالَ: وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوقُهَا، فَأُزْحِفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيقِ، فَعَيِيَ بِشَأْنِهَا إِنْ هِيَ أُبْدِعَتْ كَيْفَ يَأْتِي بِهَا فَقَالَ: لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَأَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ: فَأَضْحَيْتُ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَاءَ، قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ نَتَحَدَّثْ إِلَيْهِ، قَالَ: فَذَكَرَ لَهُ شَأْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَأَمَّرَهُ فِيهَا، قَالَ: فَمَضَى ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا أُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا، قَالَ: انْحَرْهَا، ثُمَّ اصْبُغْ نَعْلَيْهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلَى صَفْحَتِهَا، وَلَا تَأْكُلْ مِنْهَا

موسیٰ بن سلمہ بیان کرتے ہیں، میں اور سنان بن سلمہ عمرہ ادا کرنے کے لیے روانہ ہوئے، سنان کے ساتھ قربانی کا اونٹ بھی تھا جسے وہ ہانک کرلے جارہے تھے جو راستے میں تھک کر رک گیا، وہ پریشان ہوگئے کہ اگر اس کی یہی حالت رہی تو اسے کیسے لے کر جائیں گے۔ انہوں نے سوچا مجھے شہر جا کر اس کے متعلق مسئلہ معلوم کرنا چاہیے۔ چاشت کے وقت جب ہم نے وادئی بطحاء میں پڑاؤ کیا، تو وہ کہنے لگے، چلو پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے قربانی کے اونٹ کے معاملے ذکر کیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، تم اس شخص کے پاس آئے ہو جسے یہ مسئلہ معلوم ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ساتھ قربانی کے سولہ اونٹ روانہ کیے اور اسے ان کا نگران بنایا۔ وہ گیا اور پھر واپس آیا اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے تو میں کیا کروں؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم

868- سنن ابوداؤد:1762، صحیح ابن حبان:4025، معجم الکبیر:12897

أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

نے حکم فرمایا، تم اسے ذبح کر کے اس کی جوتیاں اس کے خون میں بھگو کر اس کی کوہان پر رکھ دینا، تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے۔

869- وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَوَّلَ الْحَدِيثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ایک شخص کے ساتھ قربانی کے اٹھارہ اونٹ روانہ کیے۔

870- حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ذُؤَيْبًا أَبَا قَبِيصَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهُ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُولُ: إِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ، فَخَشِيتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا، ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا، ثُمَّ اضْرِبْ بِهِ صَفْحَتَهَا، وَلَا تَطْعَمْهَا أَنْتَ وَلَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ رُفْقَتِكَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابو قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں یہ حدیث سنائی ہے، نبی ﷺ نے ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھجوائے اور انہیں یہ ہدایت فرمائی کہ اگر ان میں سے کوئی اونٹ تھک جائے اور تمہیں اس کے مر جانے کا خوف ہو تو اسے ذبح کر لینا اور کے جوتیاں اس کے خون میں بھگو کے ان جوتیوں سے اس کی کوہان پر نشان لگانا، تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی اس کا گوشت نہ کھائے۔

64- بَابُ وُجُوبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوطِهِ عَنِ الْحَائِضِ

طوافِ افاضہ واجب ہے، البتہ یہ حائضہ کے لیے واجب نہیں ہے

871- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے

870- سنن ابوداؤد:1762' سنن ابن ماجہ:3105' سنن دارمی:1909' صحیح ابن حبان:4023' مستدرک للحاکم:1640' معجم الکبیر:4212

871- سنن ابوداؤد:2002' سنن ابن ماجہ:3070' سنن دارمی:1932

حَرْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُونَ فِي كُلِّ وَجْهٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ. قَالَ زُهَيْرٌ: يَنْصَرِفُونَ كُلَّ وَجْهٍ، وَلَمْ يَقُلْ: فِي

ہیں، لوگ کہیں سے بھی واپس چلے جایا کرتے تھے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا، کوئی بھی شخص اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔

872- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْأَةِ الْحَائِضِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کریں، البتہ حائضہ عورت کو اس حکم میں تخفیف دی گئی ہے۔

873- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: تُفْتِي أَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ، قَبْلَ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِمَّا لَا، فَسَلْ فُلَانَةَ الْأَنْصَارِيَّةَ، هَلْ أَمَرَهَا بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُولُ: مَا أَرَاكَ إِلَّا قَدْ صَدَقْتَ

طاؤس بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ وہاں موجود تھا جب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دریافت کیا، کیا آپ یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ حائضہ عورت سب سے آخر میں بیت اللہ کا طواف کیے بغیر واپس جا سکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان سے فرمایا کہ اگر آپ کو اعتبار نہیں ہے، تو آپ فلاں انصاری خاتون سے معلوم کریں، کہ کیا نبی ﷺ نے انہیں یہ حکم فرمایا تھا؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنس کر یہ کہتے ہوئے واپس گئے، مجھے یقین ہے کہ آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

872- صحیح بخاری:1668، صحیح ابن حبان:3899، مستدرک للحاکم:1724، المعجم الکبیر:13393

874- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَعُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَذَكَرْتُ حِيضَتَهَا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ كَانَتْ أَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْتَنْفِرْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی کو طواف افاضہ کر لینے کے بعد حیض آ گیا، میں نے انہیں حیض آنے کا ذکر نبی ﷺ سے کیا، تو آپ نے فرمایا: کیا ان کے سبب ہمیں رکنا پڑے گا؟ تو میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! وہ طواف افاضہ کر چکی ہی، طواف افاضہ کر لینے کے بعد انہیں حیض آیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر تو وہ روانہ ہو سکتی ہیں۔

875- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، قَالَتْ: طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَمَا أَفَاضَتْ طَاهِرًا، بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی کو حالتِ طہر میں طواف افافہ کر لینے کے بعد حیض آ گیا۔

876- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حیض آ گیا ہے۔

صَفِيَّةَ قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

877- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا أَفْلَحُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَتَخَوَّفُ أَنْ تَحِيضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ أَنْ تُفِيضَ، قَالَتْ: فَجَاءَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ؟ قُلْنَا: قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: فَلَا إِذَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ہمیں یہ خوف تھا کہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو طواف افاضہ کر لینے کے بعد ہی حیض آ جائے گا۔ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا، کیا صفیہ کے سبب ہمیں رکنا پڑے گا؟ ہم نے عرض کی، وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا: پھر کچھ نہیں۔

878- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَاخْرُجْنَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ سے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی کو حیض آ گیا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: شاید ان کے سبب ہمیں بھی رکنا پڑے گا، کیا انہوں نے تمہارے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟ عرض کی جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو جاؤ۔

879- حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، لَعَلَّهُ قَالَ: عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقَالُوا: إِنَّهَا حَائِضٌ، يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَإِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا؟ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ اس کام کا ارادہ فرمایا جو کوئی بھی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔ آپ کو بتایا گیا کہ وہ حالتِ حیض میں ہیں، یا رسول اللہ ﷺ! تو آپ نے فرمایا: شاید ان کے سبب ہمیں رکنا پڑے گا۔ لوگوں نے عرض کی، وہ قربانی کے روز طواف زیارت کر چکی تھیں تو نبی ﷺ نے فرمایا پھر وہ تمہارے ساتھ روانہ ہو سکتی ہیں۔

880- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب

قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ، إِذَا صَفِيَّةُ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً، فَقَالَ: عَقْرَى حَلْقَى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا: أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی کا ارادہ فرمایا، تو سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے خیمے کے دروازے پر افسردہ اور پریشان کھڑی تھیں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک بخت تمہارے سبب ہمیں رکنا پڑے گا، پھر آپ نے ان سے دریافت فرمایا، کیا تم نے قربانی کے روز طواف افاضہ کر لیا تھا؟ انہوں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: پھر تم روانہ ہو۔

881- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، جَمِيعًا عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَكَمِ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ: كَئِيبَةً حَزِينَةً

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے افسردہ اور پریشان ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

882- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَأُسَامَةُ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، فَأَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، ثُمَّ مَكَثَ فِيهَا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَسَأَلْتُ بِلَالًا، حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: جَعَلَ عَمُودَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے پھر اس کا دروازہ بند کر دیا گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر اس میں قیام فرما رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، جب آپ باہر آئے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا تھا؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

882- سنن ابوداؤد: 2023، مسند احمد: 21807، سنن دارقطنی: 2

-وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ-ثُمَّ صَلَّى

طرح نماز پڑھی کہ دو ستون آپ کے بائیں طرف تھے۔ ایک ستون آپ کے دائیں طرف تھا اور تین ستون آپ کے پیچھے کی طرف تھے۔ (راوی کہتے ہیں) اس زمانے میں بیت اللہ میں چھ ستون ہوا کرتے تھے۔

883- حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، وَأَرْسَلَ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ، فَجَاءَ بِالْمِفْتَحِ، فَفَتَحَ الْبَابَ، قَالَ: ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَأَمَرَ بِالْبَابِ فَأُغْلِقَ، فَلَبِثُوا فِيهِ مَلِيًّا، ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَبِلَالٌ عَلَى إِثْرِهِ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: أَيْنَ؟ قَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ. قَالَ: "وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى؟".

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز نبی ﷺ تشریف لائے تو کعبہ کے صحن میں اترے۔ آپ نے عثمان بن طلحہ کو بلوایا، وہ چابی لے کر آئے اور دروازہ کھول دیا۔ پھر نبی ﷺ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ نبی ﷺ کے حکم سے دروازہ بند کر دیا گیا، آپ کچھ دیر اس میں قیام فرما رہے پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، جب نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پیچھے تھے، میں لپک کر آگے بڑھا اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی، کیا نبی ﷺ نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! میں نے دریافت کیا، کہاں؟ انہوں نے جواب دیا، دو ستون آپ کے سامنے تھے، ان دونوں کے درمیان حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، اس وقت مجھے یہ پوچھنے کا خیال نہیں رہا کہ آپ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں؟

884- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز نبی ﷺ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ

قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلَى نَاقَةٍ لِأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، حَتَّى أَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ، ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ، فَقَالَ: ائْتِنِي بِالْمِفْتَاحِ . فَذَهَبَ إِلَى أُمِّهِ، فَأَبَتْ أَنْ تُعْطِيَهُ، فَقَالَ: وَاللهِ، لَتُعْطِينِهِ أَوْ لَيَخْرُجَنَّ هَذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِي، قَالَ: فَأَعْطَتْهُ إِيَّاهُ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ الْبَابَ، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

تعالیٰ عنہما کی اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے، آپ نے اسے کعبہ کے صحن میں بٹھایا، پھر آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر حکم فرمایا کنجی میرے پاس لاؤ، عثمان بن طلحہ اپنی والدہ کے پاس گئے، ان کی والدہ نے نبی ﷺ کے لیے کنجی دینے سے انکار کر دیا، وہ بولے، اللہ کی قسم! یا تو آپ ان کے لیے کنجی دیں گی یا میری یہ تلوار میان سے باہر آجائے گی۔ ان کی والدہ نے انہیں کنجی دے دی، وہ اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو پیش کر دی، آپ نے دروازہ کھولا اس کے بعد حسبِ سابق حدیث ہے۔

885- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، وَمَعَهُ أُسَامَةُ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَجَافُوا عَلَيْهِمِ الْبَابَ طَوِيلًا، ثُمَّ فُتِحَ، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ دَخَلَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ . فَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُ: كَمْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ بیت اللہ کے اندر تشریف لے گئے، آپ کے ساتھ حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ان لوگوں نے دروازہ بند کر دیا، جو خاصی دیر بند رہا۔ پھر دروازہ کھولا، سب سے پہلے میں داخل ہوا۔ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور عرض کی، نبی ﷺ نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، آگے والے دو ستونوں کے درمیان، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، مجھے ان سے یہ پوچھنا یاد نہیں رہا کہ نبی ﷺ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

886- وحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، وہ خانہ کعبہ کے پاس پہنچے، تو نبی ﷺ، حضرت بلال رضی

عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِلَالٌ، وَأُسَامَةُ، وَأَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ. قَالَ: فَمَكَثُوا فِيهِ مَلِيًّا، ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَقِيتُ الدَّرَجَةَ، فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: هَا هُنَا قَالَ: وَنَسِيتُ أَنْ أَسْأَلَهُمْ: كَمْ صَلَّى؟

اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس میں داخل ہو چکے تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا دروازہ بند کر دیا تھا۔ یہ حضرات کافی دیر اندر رہے پھر دروازہ کھول دیا گیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے، میں سیڑھی چڑھ کر خانہ کعبہ میں داخل ہوا اور دریافت کیا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز ادا کی ہے؟ جواب دیا، یہاں! حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اس وقت مجھے ان سے یہ پوچھنا یاد نہیں رہا کہ آپ نے کتنی رکعات ادا کی تھیں۔

887- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ فِي أَوَّلِ مَنْ وَلَجَ، فَلَقِيتُ بِلَالًا، فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے، پھر انہوں نے دروازہ بند کر دیا۔ جب انہوں نے دروزہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا، میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کی، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! آپ نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی ہے۔

888- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ، هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَبِلَالٌ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، وَلَمْ يَدْخُلْهَا مَعَهُمْ أَحَدٌ، ثُمَّ أُغْلِقَتْ عَلَيْهِمْ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا، آپ کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کوئی دوسرا اندر داخل نہیں ہوا پھر دروازہ بند کر دیا گیا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: فَأَخْبَرَنِي بِلَالٌ، أَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا شاید حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بتایا کہ نبی ﷺ نے کعبہ کے درمیان میں دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز ادا کی تھی۔

889- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ، قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِنَّمَا أُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ، وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِدُخُولِهِ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنْ يَنْهَى عَنْ دُخُولِهِ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ حَتَّى خَرَجَ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِي قُبُلِ الْبَيْتِ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ. قُلْتُ لَهُ: مَا نَوَاحِيهَا؟ أَفِي زَوَايَاهَا؟ قَالَ: بَلْ فِي كُلِّ قِبْلَةٍ مِنَ الْبَيْتِ

ابن جریج بیان کرتے ہیں، میں نے عطاء سے دریافت کیا، کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے: تمہیں خانہ کعبہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا، عطاء نے جواب دیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کعبہ میں داخل ہونے سے منع نہیں فرماتے تھے بلکہ میں نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھے بتایا کہ جب نبی ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کونوں میں دعا مانگی، لیکن اس میں نماز نہیں پڑھی، حتیٰ کہ آپ باہر تشریف لے آئے، باہر آنے کے بعد آپ نے بیت اللہ کی جانب رخ کر کے دو رکعات ادا کیں اور ارشاد فرمایا، یہ قبلہ ہے میں نے دریافت کیا، اس کے کناروں کا کیا حکم ہے؟ کیا وہ اس کے زاویوں میں شامل ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا، خانہ کعبہ کا ہر حصہ قبلہ ہے۔

890- حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَفِيهَا سِتُّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس میں چھ ستون تھے، آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر

889- صحیح ابن حبان: 3208، سنن بیہقی: 2061

890- سنن ابوداؤد: 2026، سنن بیہقی: 3606، معجم الکبیر: 1037

سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِيَةٍ فَدَعَا وَلَمْ يُصَلِّ

دعا کی، نماز نہیں پڑھی۔

891- وحَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنِي هُشَيْمٌ. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فِي عُمْرَتِهِ؟ قَالَ: لَا

اسماعیل بن خالد بیان کرتے ہیں، میں نے صحابی رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا عمرے کے موقع پر بھی نبی ﷺ خانہ کعبہ میں داخل ہوئے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا، نہیں!

66-بَابُ نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَائِهَا

خانہ کعبہ کومسمار کرنا اوراسے تعمیر کرنا

892- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى. أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ، وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کو مسمار کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر اسے تعمیر کرتا، کیونکہ قریش نے جب کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اسے چھوٹا کر دیا تھا اور میں پیچھے کی جانب بھی اس کا دروازہ بناتا۔

893- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

894- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کی تھی تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا تھا، تو

891- مسند احمد: 19148

892- صحیح بخاری: 1508' سنن نسائی: 2901' سنن دارمی: 1868' صحیح ابن حبان: 3816' مستدرک للحاکم: 1764' مسند ابویعلی: 4628

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مَا أُرَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ، إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ

میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر دوبارہ اسے کیوں نہیں بناتے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے واقعی یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی، اس لیے کہ حجر اسود کے قریب والے دونوں ارکان کا استلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید اسی لیے کیا ہوگا، کیونکہ بیت اللہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعمیر کردہ بنیادوں کے مطابق پورا بنا ہوا نہیں تھا۔

895- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَخْرَمَةَ، ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، يُحَدِّثُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ - أَوْ قَالَ: بِكُفْرٍ - لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ، وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ "

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں کعبہ کا تمام خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا، اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ بناتا اور حطیم کو خانہ کعبہ میں شامل کر دیتا۔

896- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدٍ يَعْنِي ابْنَ مِينَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، مجھے میری خالہ نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی

الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي خَالَتِي، يَعْنِي عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "يَا عَائِشَةُ، لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِشِرْكٍ، لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ، فَأَلْزَقْتُهَا بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ: بَابًا شَرْقِيًّا، وَبَابًا غَرْبِيًّا، وَزِدْتُ فِيهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ"

تو میں کعبہ کو مسمار کرتا اس کو زمین کے برابر کرتا اس کے دروازے بناتا، ایک مشرقی دروازہ اور ایک مغربی دروازہ چھ ذراع کے برابر حطیم کا حصہ خانہ کعبہ میں شامل کرتا، کیونکہ جب قریش نے بنایا تھا تو انہوں نے اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا۔

897- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، حِينَ غَزَاهَا أَهْلُ الشَّامِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ حَتَّى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيدُ أَنْ يُجَرِّئَهُمْ - أَوْ يُحَرِّبَهُمْ - عَلَى أَهْلِ الشَّامِ، فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ، أَنْقُضُهَا ثُمَّ أَبْنِي بِنَاءَهَا؟ أَوْ أُصْلِحُ مَا وَهَى مِنْهَا؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنِّي قَدْ فُرِقَ لِي رَأْيٌ فِيهَا، أَرَى أَنْ تُصْلِحَ مَا وَهَى مِنْهَا، وَتَدَعَ بَيْتًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ، وَأَحْجَارًا أَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا، وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: "لَوْ كَانَ أَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهُ، مَا رَضِيَ حَتَّى يُجِدَّهُ، فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ؟ إِنِّي مُسْتَخِيرٌ رَبِّي ثَلَاثًا، ثُمَّ عَازِمٌ عَلَى أَمْرِي، فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ أَجْمَعَ رَأْيَهُ عَلَى أَنْ يَنْقُضَهَا، فَتَحَامَاهُ النَّاسُ أَنْ يَنْزِلَ بِأَوَّلِ

عطاء بیان کرتے ہیں، یزید بن معاویہ کے زمانہ حکومت میں جب اہل شام نے جنگ کی اور اس میں خانہ کعبہ جل گیا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسے اسی حالت میں رہنے دیا، حتیٰ کہ جب حج کے موقع پر لوگ مکہ آئے تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ ارادہ کیا کہ اہلِ شام کے خلاف ان کے جذبات بھڑکائیں، انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا، اے لوگو! مجھے کعبہ کے متعلق مشورہ دو، میں اسے منہدم کر کے دوبارہ تعمیر کروں یا جو حصہ متاثر ہو چکا ہے، اسے درست کر دوں؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، میری یہ رائے ہے کہ کعبہ کا جو حصہ متاثر ہوا ہے، آپ صرف اسے درست کر دیں اور کعبہ کو اسی حالت میں رہنے دیں جیسا کہ یہ اس وقت تھا جب لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا اور انہی پتھروں کو رہنے دیں کہ جو لوگوں کے اسلام قبول کرنے اور بعثت کے وقت تھے، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا، اگر آپ میں سے کسی شخص کا گھر جل جائے تو وہ اس وقت تک

النَّاسِ يَصْعَدُ فِيهِ أَمْرٌ مِنَ السَّمَاءِ. حَتَّى صَعِدَهُ رَجُلٌ، فَأَلْقَى مِنْهُ حِجَارَةً. فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَتَابَعُوا فَنَقَضُوهُ حَتَّى بَلَغُوا بِهِ الْأَرْضَ، فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَعْمِدَةً. فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُورَ حَتَّى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهُ. وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: إِنِّي سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا أَنَّ النَّاسَ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ، وَلَيْسَ عِنْدِي مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّي عَلَى بِنَائِهِ. لَكُنْتُ أَدْخَلْتُ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَ أَذْرُعٍ، وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ، وَبَابًا يَخْرُجُونَ مِنْهُ. قَالَ: فَأَنَا الْيَوْمَ أَجِدُ مَا أُنْفِقُ. وَلَسْتُ أَخَافُ النَّاسَ. قَالَ: "فَزَادَ فِيهِ خَمْسَ أَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتَّى أَبْدَى أُسًّا نَظَرَ النَّاسُ إِلَيْهِ. فَبَنَى عَلَيْهِ الْبِنَاءَ وَكَانَ طُولُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ ذِرَاعًا. فَلَمَّا زَادَ فِيهِ اسْتَقْصَرَهُ. فَزَادَ فِي طُولِهِ عَشْرَ أَذْرُعٍ. وَجَعَلَ لَهُ بَابَيْنِ: أَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ. وَالْآخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ". فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ كَتَبَ الْحَجَّاجُ إِلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهُ بِذَلِكَ وَيُخْبِرُهُ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَدْ وَضَعَ الْبِنَاءَ عَلَى أُسٍّ نَظَرَ إِلَيْهِ الْعُدُولُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ الْمَلِكِ: إِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي شَيْءٍ، أَمَّا مَا زَادَ فِي طُولِهِ فَأَقِرَّهُ. وَأَمَّا مَا زَادَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهُ إِلَى بِنَائِهِ. وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِي فَتَحَهُ. فَنَقَضَهُ وَأَعَادَهُ إِلَى بِنَائِهِ

داخل نہیں ہوگا جب تک اسے دوبارہ تعمیر نہ کرلے تو اپنے رب کے گھر کے ساتھ ایسا کیوں نہ کریں؟ میں اپنے رب کی بارگاہ میں تین دفعہ استخارہ کروں گا اور پھر اس بات کا پختہ عزم کروں گا۔ راوی کہتے ہیں، تین دفعہ استخارہ کرنے کے بعد حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فیصلہ کیا کہ کعبہ کو مسمار کردیں، لوگ اس بات سے خوف زدہ ہو گئے جو شخص اسے مسمار کرنے کے لیے اس پر چڑھے گا تو اس پر کوئی آسمانی آفت نازل ہوگی پھر ایک شخص اس پر چڑھا اس نے ایک پتھر توڑا جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی تو ان سب نے مل کر اسے مسمار کر دیا حتیٰ کہ وہ زمین کے برابر ہوگیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کچھ ستون بنا کر اس پر پردے ڈال دیئے حتیٰ کہ اس کی تعمیر مکمل ہوتی چلی گئی پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہوئے سنا ہے اگر لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے اور میرے پاس اتنا خرچ ہوتا جس سے میں کعبہ کو دوبارہ تعمیر کرسکتا۔ اور اس کا ایک دروازہ اس لیے بناتا کہ لوگ اس میں داخل ہوں اور دوسرا دروازہ ان کے نکلنے کے لیے بنایا۔ آج میرے پاس خرچ بھی ہے اور مجھے لوگوں کے متعلق کوئی اندیشہ بھی نہیں ہے۔ پھر حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو شہید کردیا گیا تو حجاج نے خلیفہ عبدالملک بن مروان کو خط لکھا جس میں اسے بتایا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خانہ کعبہ کو اس کی اصل

بنیادوں پر تعمیر کیا تھا اور مکہ کے عادل شہریوں نے یہ گواہی دی کہ انہوں نے خود اس کی بنیادیں دیکھی ہیں، تو عبدالملک بن مروان نے اس کی جوابی خط میں اسے جواب دیا کہ ہمیں ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تبدیلیوں سے کوئی مطلب نہیں ہے۔ انہوں نے کعبہ کی لمبائی میں جو اضافہ کیا ہے، اسے کم کر دو اور انہوں نے حطیم کا جو حصہ اس میں شامل کیا ہے، اسے باہر نکالو اور اسے پہلے کی طرح تعمیر کر دو۔ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کا جو دروازہ کھولا تھا، اسے بند کر دو۔ (راوی کہتے ہیں) کہ حجاج نے اس تعمیر کو ڈھا کر اسے دوبارہ پہلے کی طرح تعمیر کر دیا۔

898- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عَطَاءٍ، يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ: وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَلَى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِي خِلَافَتِهِ، فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ: مَا أَظُنُّ أَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِي ابْنَ الزُّبَيْرِ، سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ مَا كَانَ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا. قَالَ الْحَارِثُ: بَلَى أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْهَا. قَالَ: سَمِعْتَهَا تَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ، وَلَوْلَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ، أَعَدْتُ مَا تَرَكُوا مِنْهُ، فَإِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِي أَنْ يَبْنُوهُ فَهَلُمِّي لِأُرِيَكِ مَا تَرَكُوا مِنْهُ،

حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ بیان کرتے ہیں، وہ ایک وفد کے ساتھ خلیفہ عبدالملک بن مروان سے ملنے گئے، عبدالملک بولا، میرا یہ خیال ہے ابوخبیب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی نہیں ہے۔ بلکہ اپنی طرف سے بیان کر دی ہے، تو حارث نے کہا میں نے بھی یہ روایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنی ہے، تو عبدالملک سے عرض کی، تم سناؤ کہ وہ کیا روایت ہے؟ تو حارث نے کہا، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تمہاری قوم نے کعبہ کی تعمیر کے دوران اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تھا، اگر یہ لوگ نئے نئے مسلمان نہ ہوئے ہوتے تو جو حصہ انہوں نے چھوڑا تھا، میں اسے دوبارہ تعمیر کر دیتا۔ اگر میرے بعد تمہاری قوم اسے دوبارہ تعمیر کرنا چاہے، تو میرے ساتھ آؤ تاکہ میں دکھاؤں کہ انہوں نے کون سا حصہ چھوڑا ہے''۔

فَأَرَاهَا قَرِيبًا مِنْ سَبْعَةِ أَذْرُعٍ. هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ، وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عَطَاءٍ. قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوعَيْنِ فِي الْأَرْضِ شَرْقِيًّا وَغَرْبِيًّا. وَهَلْ تَدْرِينَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوا بَابَهَا؟ قَالَتْ: قُلْتُ: لَا. قَالَ: تَعَزُّزًا أَنْ لَا يَدْخُلَهَا إِلَّا مَنْ أَرَادُوا. فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا هُوَ أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَهَا يَدَعُونَهُ يَرْتَقِي، حَتَّى إِذَا كَادَ أَنْ يَدْخُلَ دَفَعُوهُ فَسَقَطَ. قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ: أَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُولُ هَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ. ثُمَّ قَالَ: وَدِدْتُ أَنِّي تَرَكْتُهُ وَمَا تَحَمَّلَ.

پھر نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وہ حصہ دکھایا جو تقریباً سات ذراع کے برابر تھا۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ میں اس کے دروازے بناؤں گا، جو زمین کے برابر ہوں گے، ایک مشرقی اور دوسرا مغربی۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے اس کا دروازہ اونچا کیوں بنا دیا تھا۔ میں نے عرض کی، نہیں! تو آپ نے فرمایا: اپنی شان و شوکت کے اظہار کے لیے تاکہ صرف ان کی پسند کے لوگ اس میں داخل ہو سکیں۔ جب کوئی شخص خانہ کعبہ میں داخل ہونا چاہتا تو یہ اسے آگے آنے کے لیے کہتے، جب وہ سیڑھیاں چڑھ کر اندر داخل ہونے لگتا تو یہ اسے دھکا دیتے تو وہ نیچے گر پڑتا۔ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حارث بن عبداللہ سے عرض کی، کیا آپ نے خود سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ حارث نے جواب دیا، جی ہاں! تو عبدالملک کچھ دیر تک اپنے عصا سے زمین کو کریدتا رہا اور پھر بولا، کاش! میں نے ایسے ہی رہنے دیا ہوتا۔

899- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ بَكْرٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

900- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ أَبِي قَزَعَةَ، أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ

ابو قزعہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا، اسی اثناء کہنے لگا، اللہ تعالیٰ ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ناراضگی کا اظہار

بَيْنَمَا هُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ إِذْ قَالَ: قَاتَلَ اللهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، يَقُولُ: سَمِعْتُهَا تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتَّى أَزِيدَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ. فَإِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوا فِي الْبِنَاءِ. فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ: لَا تَقُلْ هَذَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَنَا سَمِعْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تُحَدِّثُ هَذَا قَالَ: لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهُ قَبْلَ أَنْ أَهْدِمَهُ، لَتَرَكْتُهُ عَلَى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ

کرے، کیونکہ انہوں نے سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب جھوٹی بات منسوب کر کے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نبی ﷺ کا یہ ارشاد بیان کرتے ہوئے سنا ہے، اے عائشہ! اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی تو میں بیت اللہ کو توڑ کر اس میں حطیم بھی شامل کر دیتا کیونکہ تمہاری قوم نے بیت اللہ کی تعمیر کے دوران اسے چھوڑ دیا تھا۔ تو حارث بن عبداللہ بن ابی ربیعہ نے کہا، امیر المؤمنین! ایسے نہ کہیں کیونکہ میں نے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، تو عبدالملک بولا، اگر اس کی تعمیر مسمار کرنے سے قبل مجھے اس بات کا علم ہو جاتا تو میں اسے باقی رہنے دیتا۔

901- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ. قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ: فَلِمَ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمِ النَّفَقَةُ. قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: فَعَلَ ذَلِكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا، وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا. وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، لَنَظَرْتُ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أُلْزِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا، کیا حطیم کی دیوار بیت اللہ کا حصہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ہاں! میں نے پوچھا، لوگوں نے اسے بیت اللہ میں شامل کیوں رکھا گیا؟ تو آپ نے جواب دیا کہ تمہاری قوم کے لوگوں کے پاس خرچ ختم ہو گیا تھا، میں نے دریافت کیا، کعبہ کے دروازے کو اونچا کیوں رکھا گیا؟ تو آپ نے فرمایا: کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے ایسا اس لیے کیا تا کہ وہ جسے چاہیں اندر داخل ہونے اور جسے چاہیں، اندر داخل نہ ہونے دیں اگر تمہاری قوم نئی نئی مسلمان نہ ہوئی ہوتی اور مجھے ان کے انکار کا خدشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کی دیوار کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کے دروازے کو سطح زمین کے ساتھ بناتا۔

902- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِجْرِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ، وَقَالَ فِيهِ: فَقُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا، لَا يُصْعَدُ إِلَيْهِ إِلَّا بِسُلَّمٍ، وَقَالَ: مَخَافَةَ أَنْ تَنْفِرَ قُلُوبُهُمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے متعلق دریافت کیا، اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے، اس روایت میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ جملہ ہے، ان لوگوں نے دروزے کو اتنا اونچا کیوں رکھا کہ سیڑھی کے بغیر اس پر چڑھا نہیں جاسکتا، یہ اندیشہ ہے کہ ان کے قلوب متنفر نہ ہوجائیں۔

67- بَابُ الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَهَرَمٍ وَنَحْوِهِمَا، أَوْ لِلْمَوْتِ

زمانہ بڑھاپا، ان دونوں کی طرح کسی اور کے سبب عاجز ہونے والے کا یا کسی مرحوم کو طرف سے حج کرنا

903- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ، أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اسی اثناء "خثعم" قبیلے کی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے مسئلہ پوچھنے لگی، حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھا، تو وہ ان کی طرف دیکھنے لگی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسرے جانب کردیا اس عورت نے یہ مسئلہ عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے، میرے والد اتنے ضعیف ہو چکے ہیں کہ اب وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کرسکتی ہوں، تو آپ نے فرمایا، ہاں! یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

903- صحیح بخاری: 1755، سنن ترمذی: 928، مؤطا امام مالک: 798، صحیح ابن حبان: 3994، صحیح ابن خزیمہ: 3030، مسند ابو یعلیٰ: 2351

904- حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ، أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ، عَلَيْهِ فَرِيضَةُ اللهِ فِي الْحَجِّ، وَهُوَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَحُجِّي عَنْهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ بیان روایت کرتے ہیں کہ ''خثعم'' قبیلے کی ایک عورت نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد ضعیف ہو چکے ہیں، ان پر حج کرنا فرض ہے، لیکن وہ اونٹ کی پشت پر بیٹھ ہی نہیں سکتے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم ان کی جانب سے حج کرلو۔

68-بَابُ صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ

بچے کا حج درست ہوتا ہے

905- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَاءِ، فَقَالَ: مَنِ الْقَوْمُ؟ قَالُوا: الْمُسْلِمُونَ، فَقَالُوا: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللهِ، فَرَفَعَتْ إِلَيْهِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ''روحا'' کے مقام پر نبی ﷺ کی ملاقات کچھ سواروں سے ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے عرض کی، مسلمان! پھر انہوں نے عرض کی، آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول! ان میں سے ایک عورت نے اپنے بچے کو بلند کرتے ہوئے عرض کی، کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

906- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت نے اپنے بچے کو اوپر اٹھا کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

907- وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا

کریب بیان کرتے ہیں، ایک خاتون نے اپنے

905- سنن ترمذی:924، سنن ابن ماجہ:2910، سنن بیہقی:9483، معجم الکبیر:12176

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَلِهَذَا حَجٌّ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِ أَجْرٌ.

بچے کو اوپر اٹھا کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تمہیں بھی اس کا اجر ملے گا۔

908- وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

69- بَابُ فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِي الْعُمُرِ

زندگی میں ایک ہی دفعہ حج کرنا فرض ہے

909- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ، فَحُجُّوا، فَقَالَ رَجُلٌ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَسَكَتَ حَتَّى قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ "، ثُمَّ قَالَ: ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ، وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا۔ پس تم حج کرو۔ ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہر سال؟ نبی ﷺ خاموش رہے حتیٰ کہ اس شخص نے تین دفعہ عرض کی، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو فرض ہو جاتا اور تم ایسا نہ کر سکتے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں جو چیز چھوڑ دیتا ہوں، اسے رہنے دیا کرو کیونکہ تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء سے کثرت سوال اور ان سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے، جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو اس پر عمل کرو اور جب کسی چیز سے روک دوں تو اس سے باز رہو۔

909- سنن ترمذی:814' سنن ابن ماجہ:2625' مسند احمد:2304' مستدرک للحاکم:3155' سنن دارقطنی:204

70- بَابُ سَفَرِ الْمَرْأَةِ مَعَ مَحْرَمٍ إِلَى حَجٍّ وَغَيْرِهِ

عورت حج وغیرہ کا سفر اپنے محرم کے ساتھ کرے

910- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، کوئی عورت محرم کے بغیر تین دن تک سفر نہ کرے۔

911- وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ: فَوْقَ ثَلَاثٍ، وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ أَبِيهِ: ثَلَاثَةً إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ اختلاف ہے۔

912- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی ﷺ کا یہ فرمان روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ تین راتوں کی مسافت کا سفر کسی محرم کے بغیر کرے۔

913- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيثًا

قزعہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث سنی جو مجھے بہت پسند آئی، میں نے ان سے عرض کی، کیا آپ نے یہ نبی ﷺ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے دریافت کیا، کیا میں

-910 صحیح بخاری:1036 'سنن ترمذی:1170 'موطا امام مالک:1766 'مسند احمد:3221 'صحیح ابن خزیمہ:2521 'سنن بیہقی:5188 'معجم الکبیر:12202

فَأَعْجَبْنِي. فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: فَأَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ أَسْمَعْ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى"

نبی ﷺ سے کوئی ایسی بات بیان کروں گا جو میں نے آپ سے نہ سنی ہو؟ میں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہوئے سنا" ثواب کے لیے صرف تین مساجد کی جانب سفر کیا جائے۔ میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ"۔

وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا، أَوْ زَوْجُهَا.

بیان کرتے ہیں میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: کوئی عورت اپنے محرم یا شوہر کے بغیر دو روز سے زیادہ لمبا سفر نہ کرے۔

914- وحدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعًا فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي، نَهَى أَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ، إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيثِ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کی زبانی چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بہت پسند ہیں کوئی عورت اپنے شوہر یا محرم کے بغیر دو روز سے زیادہ لمبا سفر نہ کرے۔ اس کے بعد پوری حدیث ہے۔

915- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت محرم کے بغیر تین روز کا سفر نہ کرے۔

916- وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ أَبُو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، عورت محرم کے ساتھ

غَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ قَزَعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ.

ہی تین روز سے زیادہ لمبا سفر کرے۔

917- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

918- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيرَةَ لَيْلَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا رَجُلٌ ذُو حُرْمَةٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کسی مسلمان عورت کے لیے کسی محرم مرد کی ہمراہی کے بغیر ایک رات سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

919- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے کسی محرم کے بغیر ایک روز سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

920- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کسی محرم کے بغیر ایک روز اور ایک رات سفر

918- صحیح بخاری:1036، سنن ترمذی:1170، مؤطا امام مالک:1766، مسند احمد:3221، صحیح ابن خزیمہ:2521، سنن بیہقی:5188، معجم الکبیر:12202

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، تُسَافِرُ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ عَلَيْهَا.

کرے۔

921- حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ، حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: کسی محرم کے بغیر تین روز سفر کرنا کسی عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔

922- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، أَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُونُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصَاعِدًا، إِلَّا وَمَعَهَا أَبُوهَا، أَوِ ابْنُهَا، أَوْ زَوْجُهَا، أَوْ أَخُوهَا، أَوْ ذُو مَحْرَمٍ مِنْهَا.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے والد، بیٹے، شوہر، بھائی یا کسی اور محرم کے بغیر ایسا سفر کرے جو تین روز یا اس سے زیادہ ہو۔

923- وحدثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

924- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبے کے دوران یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، عورت کے محرم کی غیر موجودگی میں

-922 صحیح بخاری:1036' سنن ترمذی:1170' موطا امام مالک:1766' مسند احمد:3221' صحیح ابن خزیمہ:2521' سنن بیہقی:5188' معجم الکبیر:12202

-924 صحیح بخاری:1036' سنن ترمذی:1170' موطا امام مالک:1766' مسند احمد:3221' صحیح ابن خزیمہ:2521' سنن بیہقی:5188' معجم الکبیر:12202

دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ. وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ. فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ امْرَأَتِي خَرَجَتْ حَاجَّةً، وَإِنِّي اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.

کوئی اس کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور کوئی عورت محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میری بیوی حج کے لیے جانا چاہتی ہے، میرا فلاں جنگ میں شریک ہونے کا ارادہ ہے، تو آپ نے فرمایا: تم اپنی بیوی کے ساتھ حج کے لیے جاؤ۔

925- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَمْرٍو، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

926- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مَحْرَمٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ روایت نہیں ہے "عورت کے محرم کی غیر موجودگی میں کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے"۔

71- بَابُ اسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ إِذَا رَكِبَ دَابَّتَهُ مُتَوَجِّهًا سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ وَبَيَانِ الْأَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ

انسان سوار ہو کر سفر حج یا کسی اور سفر کے لیے روانہ ہونے لگے تو اس وقت ذکر کرنا مستحب ہے، افضل دعا کا بیان

927- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اللَّهُمَّ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ کا اونٹ سفر کے لیے روانہ ہونے لگتا تو آپ تین دفعہ تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: "پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر کیا ورنہ ہم تو اسے قابو میں نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہم اپنے رب کی بارگاہ میں واپس لوٹ جائیں گے۔ اے اللہ! میں اپنے اس سفر کے دوران تجھ سے نیکی، تقویٰ اور اس عمل کا

927- سنن ترمذی: 3447، مسند احمد: 930، مستدرک للحاکم: 3004

إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى، اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ ، وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! اس سفر کو ہمارے لیے آسان کر دے اور ہمارے لیے اس کی مسافت کو کم کر دے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے (اور ہماری غیر موجودگی میں) ہمارا گھر والوں کا تو ہی نگران ہے۔ اے اللہ! سفر میں تو ہی ہمارا رفیق ہے (اور ہماری غیر موجودگی میں) ہمارا گھر والوں کا تو ہی نگران ہے۔ اے اللہ! سفر کی تکلیف، پریشانی اور واپسی پر مال یا اہل وعیال کے نقصان سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں''۔ سفر سے واپسی پر بھی نبی ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ کرتے تھے: ''(ہم) واپس آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں''۔

928- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ، وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ، وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ، وَسُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ،

حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی تکلیف، کسی بری صورت حال کا سامنا کرنے، راحت کے بعد تکلیف، مظلوم کی بد دعا اپنے اہل خانہ یا مال کے متعلق کسی برے منظر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

929- وحدثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، ح وحَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

928- سنن ابوداؤد: 2598، سنن نسائی: 5498، سنن دارمی: 2672، صحیح ابن خزیمہ: 2533

الْوَاحِدِ: فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ، وَفِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ. قَالَ: يَبْدَأُ بِالْأَهْلِ إِذَا رَجَعَ. وَفِي رِوَايَتِهِمَا جَمِيعًا: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ

72- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَفَلَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهِ

حج وغیرہ کے سفر سے واپسی پر کیا دعا پڑھی جائے؟

930- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ. ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَاللَّفْظُ لَهُ. حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوشِ، أَوِ السَّرَايَا، أَوِ الْحَجِّ، أَوِ الْعُمْرَةِ، إِذَا أَوْفَى عَلَى ثَنِيَّةٍ أَوْ فَدْفَدٍ، كَبَّرَ ثَلَاثًا. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر، جنگ، حج یا عمرے سے واپس تشریف لاتے تو جب کسی ٹیلے یا ہموار میدان میں پہنچتے تو تین دفعہ تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا پڑھتے: "اللہ کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کی بادشاہی ہے، ہر طرح کی حمد اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (ہم) لوٹ کر آنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں اور اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے خاص بندے کی مدد کی اور اسی نے (کفار کے) لشکروں کو ہزیمت سے دوچار کیا۔

931- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ. عَنْ أَيُّوبَ. ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ. حَدَّثَنَا مَعْنٌ، عَنْ مَالِكٍ. ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ. أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ. كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ. إِلَّا حَدِيثَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

930- مسند احمد: 15414

أَيُّوبَ، فَإِنَّ فِيهِ التَّكْبِيرَ مَرَّتَيْنِ

932- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ، وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، ہم نبی ﷺ کے ہمراہ واپس آ رہے تھے، میں اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، جبکہ نبی ﷺ کے ہمراہ سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوار تھیں۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے، تو آپ نے دعا کی: ''واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، اپنے رب کی حمد بیان کرنے والے''۔ (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں) مدینہ منورہ میں داخل ہونے تک آپ متواتر یہی کلمات ادا فرماتے رہے۔

933- وحدثنا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

73- بَابُ التَّعْرِيسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالصَّلَاةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ

حج یا عمرہ کرنے کے لیے یا اس کے علاوہ جب کوئی شخص ذوالحلیفہ سے گزرے تو وہاں پڑاؤ کر کے نماز پڑھنا مستحب ہے

934- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَصَلَّى بِهَا، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں اپنی سواری کو بٹھایا اور وہاں نماز ادا کی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

935- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ

نافع بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

932- صحیح بخاری: 1462، موطا امام مالک: 337، صحیح ابن خزیمہ: 2616، مسند ابویعلیٰ: 5460

الْمِصْرِيُّ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنِيخُ بِهَا، وَيُصَلِّي بِهَا

تعالیٰ عنہما ذوالحلیفہ میں وہیں اپنی سواری کو بٹھایا کرتے تھے جہاں نبی ﷺ نے اپنی سواری کو بٹھایا [illegible] تھی۔

936- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ، أَوِ الْعُمْرَةِ، أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نافع بیان کرتے ہیں، جب حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرے کے سفر کے دوران ذوالحلیفہ سے گزرتے تو اپنی سواری کو وہاں بٹھاتے جہاں نبی ﷺ اپنی سواری کو بٹھایا کرتے تھے۔

937- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُوسَى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، "أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ"

سالم اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، ایک دفعہ نبی ﷺ رات کے آخر حصے میں ذوالحلیفہ پہنچے، تو آپ کو بتایا گیا کہ آپ برکت والی زمین میں پہنچے ہیں۔

938- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، "أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ". قَالَ مُوسَى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ

سالم بن عبداللہ اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ نبی ﷺ رات کے وقت ذوالحلیفہ پہنچے، تو آپ کو بتایا گیا کہ آپ مبارک سرزمین پر ہیں۔ سالم نے ہمارے ساتھ اپنے اونٹ کو اسی جگہ بٹھایا، جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ کو بٹھایا کرتے تھے اور بطور خاص اس جگہ کو تلاش کرتے تھے جہاں نبی ﷺ رات کے وقت ٹھہرے تھے، وہ جگہ اس مسجد سے کچھ نیچے ہے

937- صحیح بخاری:1462' موطا امام مالک:337' صحیح ابن خزیمہ:2616' مسند ابو یعلیٰ:5460

بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِنْ ذَلِكَ"

جو مسجد وادی کے درمیان میں موجود ہے اور وہ جگہ مسجد اور قبلہ کے بالکل درمیان میں ہے۔

74- بَابُ لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ، وَبَيَانُ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

مشرک بیت اللہ کا حج نہیں کرسکتا اور برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف نہیں کرسکتا، حج اکبر کا بیان

939- حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: " بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ، يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ، وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ يَوْمُ النَّحْرِ: يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ مِنْ أَجْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع سے پچھلے سال جب نبی ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر حج بنا کر روانہ فرمایا تھا، اس سال حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قربانی کے روز مجھے اور چند دیگر افراد کو لوگوں کے درمیان یہ اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد سے کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا اور نہ ہی کوئی برہنہ شخص بیت اللہ کا طواف کر سکے گا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حمید، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کے سبب یہ فرمایا کرتے تھے کہ قربانی کا دن ہی حج اکبر ہے۔

75- بَابُ فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ کے روز کی فضیلت

940- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ،

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں،

-939 صحیح بخاری:1543، سنن بیہقی:9091

-940 سنن نسائی:3003، صحیح ابن خزیمہ:2827، سنن بیہقی:9263، سنن دارقطنی:291

وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ، يَقُولُ: عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمِ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هَؤُلَاءِ؟"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: عرفہ کے روز ... دن اپنے بندوں کو سب سے زیادہ تعداد میں جہنم سے آزاد ... ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان بندوں پر فخر کا اظہار فرماتا ہے اور کہتا ہے، ان لوگوں کا کیا مقصد ہے؟

76-بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرے کی فضیلت

941- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ، مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج "مبرور" کا بدلہ صرف جنت ہے۔

942- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ سُهَيْلٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح، وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، جَمِيعًا عَنْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

941- صحیح بخاری:1683، سنن نسائی:2622، موطا امام مالک:767، مسند احمد:7348، سنن ابن خزیمہ:2513، مسند ابو یعلی:6660

سُفْيَانَ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ

943- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَتَى هَذَا الْبَيْتَ، فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس گھر تک آئے اور اس دوران کوئی بیہودہ بات نہ کرے، کوئی گناہ نہ کرے تو وہ اس حالت میں واپس لوٹتا ہے جیسے جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

944- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، وَأَبِي الْأَحْوَصِ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَسُفْيَانَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، كُلُّ هَؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُورٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا: مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ.

یہی روایت ایک ور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے ابتداء میں یہ الفاظ ہیں جو شخص حج کرے اور اس میں کوئی بیہودہ بات نہ کرے اور کوئی گناہ نہ کرے۔

945- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

77- بَابُ النُّزُولِ الْحُجَّاجِ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيثِ دُورِهَا

حاجیوں کا مکہ میں پڑاؤ کرنا اور مکہ کے گھروں کی وراثت کا حکم

946- حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى،

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے

943- صحیح بخاری:1449' سنن نسائی:2627' سنن دارمی:1796' صحیح ابن حبان:3694' سنن بیہقی:8950' سنن دارقطنی:213

946- صحیح بخاری:4032' سنن ترمذی:2108' موطا امام مالک:1083' سند احمد:21800' مستدرک للحاکم:8008' معجم الکبیر:391

قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَتَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ، أَوْ دُورٍ . وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ، وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ

ہیں، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر میں قیام کریں گے؟ تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی جائیداد یا گھر چھوڑا ہے؟ عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث بنے تھے، جبکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو طالب کی وراثت نہیں ملی کیونکہ یہ دونوں حضرات مسلمان تھے، جبکہ عقیل اور طالب کافر تھے۔

947- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا؟ وَذَلِكَ فِي حَجَّتِهِ حِينَ دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ، فَقَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، حجۃ الوداع کے موقع پر جب ہم لوگ مکہ کے قریب پہنچے، تو میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کل آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ تو آپ نے دریافت فرمایا، کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟

948- وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ؟ وَذَلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ، قَالَ: وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مَنْزِلٍ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، یہ فتح مکہ کے موقع کی بات ہے، انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! کل ان شاء اللہ آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟ تو آپ نے دریافت فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟

78-بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ

باہر سے آنے والے شخص کا مکہ میں سکونت اختیار کرنا

949- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ، يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، يَقُولُ: هَلْ سَمِعْتَ فِي الْإِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا؛ فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِلْمُهَاجِرِ إِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ. كَأَنَّهُ يَقُولُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا

عمر بن عبدالعزیز نے حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت فرمایا، کیا آپ نے مکہ میں سکونت اختیار کرنے کے متعلق کوئی حدیث سنی ہے؟ تو سائب نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے، آپ نے فرمایا ہے: باہر سے آنے والا شخص واپس آنے کے بعد مکہ میں تین روز تک سکونت اختیار کر سکتا ہے۔ گویا آپ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: وہ اس سے زیادہ سکونت اختیار نہ کرے۔

950- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِجُلَسَائِهِ: مَا سَمِعْتُمْ فِي سُكْنَى مَكَّةَ؛ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، - أَوْ قَالَ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ - قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُقِيمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثًا

عمر بن عبدالعزیز نے حاضرین سے دریافت فرمایا، مکہ میں اقامت اختیار کرنے کے متعلق آپ حضرات نے کوئی حدیث سنی ہے؟ تو سائب بن یزید نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے، آپ نے فرمایا ہے: باہر سے آنے والا شخص حج کر لینے کے بعد مکہ میں تین روز تک ٹھہر سکتا ہے۔

951- وحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَسْأَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ، فَقَالَ السَّائِبُ: سَمِعْتُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سائب بن یزید سے دریافت فرمایا، تو سائب نے جواب دیا، میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبانی نبی ﷺ کی یہ حدیث سنی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے واپس آنے کے بعد باہر سے آنے والا شخص مکہ میں تین راتوں تک ٹھہر سکتا ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ

952- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ. وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً. أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ. أَخْبَرَهُ أَنَّ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ، أَخْبَرَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: مَكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ ثَلَاثٌ.

حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: باہر سے آنے والا شخص اپنے مناسک ادا کر لینے کے بعد مکہ میں تین روز تک قیام کر سکتا ہے۔

953- وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ. حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

79- بَابُ تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهِ

مکہ وغیرہ میں شکار کرنا حرام ہے

954- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ. عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ- فَتْحِ مَكَّةَ- لَا هِجْرَةَ. وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ- فَتْحِ مَكَّةَ- إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ. فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اب ہجرت باقی نہیں رہی البتہ جہاد اور نیت باقی ہے جب تمہیں جہاد کے لیے پکارا جائے تو روانہ ہو جاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر یہ بھی فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا اس دن اس شہر کو قابلِ احترام قرار دیا لہٰذا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ قیامت تک قابل احترام رہے گا، مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی

954- صحیح بخاری: 1510، سنن ترمذی: 2159، سنن ابن ماجہ: 1393، صحیح ابن حبان: 3720، مستدرک للحاکم: 2327، مسند ابویعلی: 1622، سنن دارقطنی: 224

الْقِيَامَةِ. وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ. فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا . فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ. فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ.

اس میں جنگ کرنا جائز نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے ایک خاص حصے میں اسے جائز قرار دیا گیا اب یہ اللہ کے حکم سے قیامت تک قابل احترام ہے اس کے کانٹوں کو توڑا نہیں جا سکتا اس کا شکار کو بھگایا نہیں جا سکتا اور اس میں گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہیں جا سکتا البتہ اعلان کر کے اسے اٹھایا جا سکتا ہے اس کی گھاس نہیں کاٹی جا سکتی۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ''اذخر'' کیونکہ یہ لوہاروں وغیرہ کے کام آتی ہے اور گھروں میں استعمال ہوتی ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اذخر'' کاٹنے کی اجازت ہے۔

955- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ: يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ . وَقَالَ: بَدَلَ الْقِتَالِ: الْقَتْلَ وَقَالَ: لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

956- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ، أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ، سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ، وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: "إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ

سعید کہتے ہیں، جب عمرو بن سعید مکہ مکرمہ کی جانب روانہ کرنے لگا، تو حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا، اے امیر! آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں آپ کو ایک بات بتاؤں، فتح مکہ کے روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی تھی جسے میرے کانوں نے سنا اور ذہن نے محفوظ کرلیا۔ میں نے اپنی آنکھوں سے آپ کو یہ کہتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ نے پہلے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی اور پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا

956- صحیح بخاری: 1735، سنن نسائی: 27208، معجم الکبیر: 484

يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا. فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ. وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ". فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ، إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا، وَلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخَرْبَةٍ

ہے، اسے لوگوں نے حرم قرار نہیں دیا، اس لیے اللہ تعالیٰ اور آخرت کے روز پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لیے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ یہاں خون بہائے یا یہاں کا درخت کاٹے، اگر کوئی شخص اللہ کے رسول کا یہاں جنگ کرنے کو اپنے لیے دلیل بناتا ہے تو تم اسے بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو یہ اجازت عطا کی تھی، تمہیں اجازت عطا نہیں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی روز کے ایک خاص حصے میں یہ اجازت عطا کی تھی لہٰذا آج اس کی وہی حرمت واپس آ گئی ہے جو کل تھی، ہر موجود شخص غیر موجود تک یہ پیغام پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی گیا، عمرو بن سعید نے آپ کو کیا جواب دیا؟ تو انہوں نے فرمایا، عمرو بولا، اے ابو شریح! مجھے اس بات کا تم سے زیادہ پتہ ہے، لیکن حرم کسی گناہ گار، مغرور، قاتل اور مفرور چور کو پناہ نہیں دیتا۔

957- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ، قَالَ زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ، قَامَ فِي النَّاسِ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: " إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکہ کی فتح عطا فرمائی تو آپ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا، لیکن اپنے رسول اور اہل ایمان کو جائز ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہوگا، لہٰذا یہاں شکار نہ کیا جائے، یہاں کے کانٹے نہ توڑے جائیں، یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھایا نہ جائے البتہ اگر کسی شخص کا کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ وہ فدیہ وصول

957- صحیح بخاری:2302، سنن ترمذی:1405، مسند احمد:15445، مستدرک للحاکم:6633، معجم الکبیر:209

قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُفْدَى، وَإِمَّا أَنْ يُقْتَلَ ". فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي قُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ - فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ . قَالَ الْوَلِيدُ: فَقُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هَذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کرے یا قتل کر دیا جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! "اذخر"۔ کیونکہ ہم اسے قبروں پر اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا، "اذخر"۔ یمن کے رہنے والے ایک صاحب "ابو شاہ" کھڑے ہوئے اور درخواست کی، یا رسول اللہ ﷺ! یہ احکام میرے لیے لکھوا دیں، تو آپ نے حکم دیا: انہیں ابو شاہ کے لیے لکھ دو۔ ولید کہتے ہیں، میں نے امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، ابو شاہ نے کیا چیز لکھنے کی فرمائش کی تھی؟ تو امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا، وہ خطبہ جو انہوں نے نبی ﷺ کی زبانی سنا تھا۔

958- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ يَحْيَى، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ، فَخَطَبَ، فَقَالَ: " إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا، وَلَا يُعْضَدُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں بنو لیث کا ایک شخص قتل کر دیا اس کی خبر نبی ﷺ کو ملی تو آپ اونٹنی پر سوار ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ نے ہاتھیوں کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیا اور اپنے رسول اور اہل ایمان کو اس پر تسلط عطا فرما دیا"۔ خبردار! مجھ سے پہلے کسی کے لئے جائز نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے جائز نہیں ہوگا اور میرے لیے بھی یہ صرف روز کے ایک خاص حصے میں جائز ہوا تھا اب اس وقت یہ قابل احترام ہے یہاں کے کانٹے کو توڑا نہیں جا سکتا یہاں کے درخت کو کاٹا نہیں جا

شَجَرُهَا، وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُعْطَى - يَعْنِي الدِّيَةَ - وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ - أَهْلُ الْقَتِيلِ - ". قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ، فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَالَ: اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ. فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ

سکتا یہاں کی گری ہوئی چیز کو اٹھا یا نہیں جا سکتا البتہ اگر کسی کا کوئی عزیز قتل ہو جائے تو اسے اختیار ہے کہ اسے (دیت) ادا کر دی جائے یا وہ قصاص لے''۔ یمن کے ایک صاحب جن کا نام ''ابوشاہ'' تھا انہوں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! میرے لیے یہ احکام لکھوا دیں تو آپ نے حکم دیا، ابوشاہ کو لکھ کر دے دو۔ قریش کے کسی صاحب نے عرض کی ''اذخر'' کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں میں اور قبروں پر استعمال کرتے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا ''اذخر''۔

80- بَابُ النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السِّلَاحِ بِمَكَّةَ بِلَا حَاجَةٍ

بلا حاجت مکہ میں ہتھیار لے کر جانے کی ممانعت

960- حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَعْيَنَ، حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ لِأَحَدِكُمْ أَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مکہ میں ہتھیار اٹھا کر چلنا کسی کے لیے جائز نہیں ہے۔

84- بَابُ جَوَازِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

بغیر احرام مکہ میں داخل ہونا جائز ہے

961- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، أَمَّا الْقَعْنَبِيُّ، فَقَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، وَأَمَّا قُتَيْبَةُ، فَقَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وقَالَ يَحْيَى: وَاللَّفْظُ لَهُ، قُلْتُ لِمَالِكٍ: أَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کہ فتح مکہ کے سال جب نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سر مبارک پر ''خود'' پہن رکھی تھی جب آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی، ''ابن خطل'' کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، تو

-960 صحیح بخاری: 1771، سنن ترمذی: 2127، مؤطا امام مالک: 1578، صحیح ابن حبان: 3738، مسند ابو یعلی: 296

-961 صحیح بخاری: 2879، سنن نسائی: 2868، سنن دارمی: 1938، صحیح ابن حبان: 3719، سنن بیہقی: 9621

مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ مِغْفَرٌ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: اقْتُلُوهُ، فَقَالَ مَالِكٌ: نَعَمْ

آپ نے حکم فرمایا، اسے قتل کردو!

962- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وقَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ، " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ "، وَفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اور آپ نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا۔

963- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے روز جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

964- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

جعفری بن عمرو بن حریث اپنے والد سے، اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیا، آپ نے اس وقت سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا۔

962- صحیح بخاری:3242' سنن ترمذی:1735' سنن ابن ماجہ:3585' مسند احمد:12704' سنن بیہقی:9622' معجم الکبیر:856

963- سنن ابوداؤد:4077' سنن ابن ماجہ:3587' مسند ابویعلی:1460

965- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنِي، وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ، قَدْ أَرْخَى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَلَمْ يَقُلْ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى الْمِنْبَرِ

جعفر بن عمرو بن حریث اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں، یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے، آپ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا جس کے دونوں کنارے آپ کے دونوں شانوں پر لٹک رہے تھے۔

82- بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَدُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِالْبَرَكَةِ، وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا، وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا، وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا

مدینہ منورہ کی فضیلت، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ میں برکت کے لئے دعا کرنا، اس کے حرم ہونے کا بیان، اس میں شکار کرنے کے حرام ہونے اور اس کے "حرم" کی حدود کا بیان

966- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لِأَهْلِهَا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، وَإِنِّي دَعَوْتُ فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ لِأَهْلِ مَكَّةَ.

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں، بے شک حضرات ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو، "حرم" قرار دیا تھا اور وہاں رہنے والوں کے لیے دعا کی تھی۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اسی طرح میں مدینہ کو "حرم" قرار دیتا ہوں میں یہاں کے "صاع" اور "مد" میں اس سے دگنی کی دعا کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اہل مکہ کے لیے کی تھی۔

967- وحَدَّثَنِيهِ أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔ ایک روایت میں "دگنی" کا لفظ مروی ہے اور دوسری میں اس کی طرح مروی ہے۔

966- صحیح بخاری:6876، سنن ترمذی:3921، مسند احمد:10816، سنن بیہقی:9740، معجم الکبیر:12678

مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ. ح وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى هُوَ الْمَازِنِيُّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. أَمَّا حَدِيثُ وُهَيْبٍ فَكَرِوَايَةِ الدَّرَاوَرْدِيِّ: بِمِثْلَيْ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ. وَأَمَّا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِي رِوَايَتِهِمَا: مِثْلَ مَا دَعَا بِهِ إِبْرَاهِيمُ

968- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْمَدِينَةَ

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں ان دونوں کناروں کے درمیانی حصے کو حرم قرار دیتا ہوں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد ”مدینہ منورہ“ ہے۔

969- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ، خَطَبَ النَّاسَ، فَذَكَرَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، فَنَادَاهُ رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، فَقَالَ: مَا لِي أَسْمَعُكَ ذَكَرْتَ مَكَّةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَلَمْ تَذْكُرِ الْمَدِينَةَ وَأَهْلَهَا وَحُرْمَتَهَا، وَقَدْ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، " وَذَلِكَ عِنْدَنَا فِي أَدِيمٍ خَوْلَانِيٍّ إِنْ شِئْتَ أَقْرَأْتُكَهُ، قَالَ: فَسَكَتَ مَرْوَانُ، ثُمَّ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذَلِكَ"

نافع بن جبیر بیان کرتے ہیں، مروان بن حکم نے، لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے مکہ اور اہل مکہ اور مکہ کی حرم کا ذکر کیا۔ تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بلند آواز سے، اس سے کہا، یہ میں کیا سن رہا ہوں؟ کہ تم نے مکہ، اہل مکہ اور مکہ کی حرمت کا ذکر کیا ہے۔ لیکن مدینہ منورہ، اہل مدینہ اور مدینہ کی حرم کا ذکر نہیں کیا۔ جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دونوں کناروں کے درمیانی حصے کو ”حرم“ قرار دیا ہے اور یہ حکم ہمارے پاس خولانی چمڑے پر، تحریری حالت میں موجود ہے۔ اگر تم چاہو تو میں اسے پڑھ کر سنا دوں مروان خاموش ہو گیا۔ پھر بولا میں نے بھی اس کے متعلق کچھ سنا ہوا ہے۔

970- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو "حرم" قرار دیا تھا اور بے شک میں مدینہ کو "حرام" قرار دیتا ہوں، اس کے دونوں کناروں کے درمیان موجود کسی درخت کا ٹا نہیں جا سکتا اور اس کے کسی جانور کو شکار نہیں کیا جا سکتا۔

971- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا، أَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا ، وَقَالَ: الْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، لَا يَدَعُهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَبْدَلَ اللهُ فِيهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ، وَلَا يَثْبُتُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا وَجَهْدِهَا إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا، أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

عامر بن سعد اپنے والد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد پاک روایت کرتے ہیں: میں اس بات کو حرام قرار دیتا ہوں کہ مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان کسی درخت کا کاٹا جائے یا کسی شکار کو قتل کیا جائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا مدینہ لوگوں کے لیے "خیر" ہے کاش! انہیں اس بات کا علم ہو جائے، جو شخص اس سے منہ موڑ کر اسے چھوڑ دے گا، اللہ تعالیٰ اس میں، اس کی جگہ دوسرے شخص کو لے کر آئے گا، جو اس سے بہتر ہو اور جو شخص یہاں کی بھوک پیاس اور پریشانی پر صبر کرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا یا شاید آپ نے یہ کہا تھا، میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

972- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: ثُمَّ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں جو شخص اہل مدینہ کو کوئی ایذاء پہنچانے کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ جہنم میں اسے اس طرح پگھلا دے گا۔ جیسے سیسہ پگھل جاتا ہے یا جیسے نمک پانی

970- صحیح بخاری:1774' مسند احمد:7740' سنن بیہقی:9737' معجم الکبیر:4327

971- صحیح بخاری:1771' سنن ابن ماجہ:3114' صحیح ابن حبان:3737' مسند ابویعلیٰ:448

ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: وَلَا يُرِيدُ أَحَدٌ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ إِلَّا أَذَابَهُ اللهُ فِي النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ، أَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِي الْمَاءِ

میں حل ہو جاتا ہے۔

973- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنِ الْعَقَدِيِّ، قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ سَعْدًا رَكِبَ إِلَى قَصْرِهِ بِالْعَقِيقِ، فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا، أَوْ يَخْبِطُهُ، فَسَلَبَهُ، فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ، جَاءَهُ أَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوهُ أَنْ يَرُدَّ عَلَى غُلَامِهِمْ - أَوْ عَلَيْهِمْ - مَا أَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَى أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ

عامر بن سعد بیان کرتے ہیں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''عقیق'' اپنے گھر گئے، راستے میں انہوں نے دیکھا کہ ایک غلام درخت کاٹ رہا ہے یا کانٹے توڑ رہا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے سامان چھین لیا جب حضرت سعد واپس آئے اس غلام کے مالک آپ کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی کہ آپ وہ سامان اس غلام یا اس کے مالکوں کو واپس کر دیں جو آپ نے اس غلام سے چھینا تھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، معاذ اللہ! میں اسے وہ چیز واپس کردوں جو نبی ﷺ نے مجھے عطا کی ہے۔ تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

974- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ: الْتَمِسْ لِي غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي، فَخَرَجَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا مجھے کوئی بچہ لا کر دو جو میری خدمت کیا کرے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ساتھ لے کر آ گئے۔ میں نے نبی ﷺ کی ہر پڑاؤ میں خدمت کرنا شروع کر دی پھر نبی ﷺ آگے تشریف لے آئے حتیٰ کہ احد پہاڑ نظر آنے لگا، تو آپ نے

973- سنن ابوداؤد:2038' سنن بیہقی:9752

974- صحیح بخاری:5109' مسند احمد:1237' سنن بیہقی:12535

بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ، فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا بَدَا لَهُ أُحُدٌ، قَالَ: هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ . فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ. اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ .

فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کی درمیان جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا، اے اللہ! ان لوگوں کے ''مد'' ''صاع'' میں برکت عطا کر!

975- وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا"

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں ''دو پہاڑوں'' کی بجائے ''دو کناروں'' کا لفظ روایت کیا گیا ہے۔

976- وَحَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا عَاصِمٌ، قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا إِلَى كَذَا، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: هَذِهِ شَدِيدَةٌ مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا . قَالَ: فَقَالَ ابْنُ أَنَسٍ: أَوْ آوَى مُحْدِثًا

عاصم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، ہاں! پھر انہوں نے مجھ سے فرمایا، یہ بہت اہم ہے کیونکہ جو شخص یہاں کوئی جرم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ فرشتوں اور تمام لوگوں کو لعنت ہوگی اور قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرضی یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ جو شخص کسی مجرم کو پناہ دے۔

977- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، قَالَ: سَأَلْتُ

عاصم بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا، کیا رسول اللہ نے مدینہ منورہ

أَحَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ، هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ

کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں! یہ حرم ہے جس کی گھاس کو بھی کاٹا نہیں جا سکتا اور جو ایسا کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی لعنت ہوگی۔

978- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَبَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی اے اللہ! ان کے پیمانوں میں برکت عطا فرما! ان کے "صاع" میں برکت عطا فرما! اور ان کے "مد" میں برکت عطا فرما!

979- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی، اے اللہ! مدینہ میں، مکہ سے دگنی برکت فرما دے۔

980- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللهِ وَهَذِهِ

ابراہیم تیمی اپنے والد کا یہ بیان روایت کرتے ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہمارے پاس کچھ ہے اس کا یہ خیال غلط ہے، ہمارے پاس صرف اللہ کی کتاب ہے اور تلوار کی میان میں موجود یہ صحیفہ ہے۔ جس میں اونٹ کے دانتوں اور چند دیگر زخموں سے متعلق۔ اس میں یہ بھی

978- صحیح بخاری: 6681، سنن ابن ماجہ: 3924، مسند احمد: 5987

979- صحیح بخاری: 1786، مسند ابویعلی: 3581

الصَّحِيفَةَ - قَالَ: وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ-فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا وَانْتَهَى حَدِيثُ أَبِي بَكْرٍ، وَزُهَيْرٍ عِنْدَ قَوْلِهِ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ ، وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ. وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ.

تحریر ہے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ''عیر'' سے لے کر ''ثور'' تک مدینہ حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی جانب سے لعنت ہوگی۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔ تمام مسلمانوں کی دی ہوئی پناہ یکساں حیثیت رکھتی ہے۔ ان کا کوئی عام شخص بھی ایسا کر سکتا ہے جو شخص اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی جانب منسوب ہونے، یا جو غلام اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوہ کسی اور شخص کی جانب خود کو منسوب کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، تمام فرشتوں اور انسانوں کی جانب سے لعنت ہوگی۔ بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفل عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔ (امام مسلم فرماتے ہیں:) ایک اور سند میں اس روایت کا آخری حصہ مروی نہیں ہے۔

981- وحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، ح وحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ إِلَى آخِرِهِ، وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ: فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ، وَلَا عَدْلٌ . وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ . وَلَيْسَ فِي رِوَايَةِ وَكِيعٍ ذِكْرُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ بات زائد ہے۔ جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی جانب سے لعنت ہوگی بروز قیامت اس کی کوئی فرضی یا نفلی عبادت مقبول نہیں ہوگی۔ ان دو روایات میں، خود کو اپنے والد کے علاوہ کسی اور کی جانب منسوب کرنے کا ذکر نہیں ہے اور ایک روایت میں ''قیامت کے دن'' کا ذکر نہیں ہے۔

982- وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم

الْقَوَارِيرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ، وَوَكِيعٍ، إِلَّا قَوْلَهُ: مَنْ تَوَلَّى غَيْرَ مَوَالِيهِ. وَذِكْرَ اللَّعْنَةِ لَهُ

اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

983- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوَى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ، وَلَا صَرْفٌ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، مدینہ حرم ہے۔ جو شخص یہاں کوئی جرم کرے یا کسی مجرم کو پناہ دے اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی بروز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔

984- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَقُلْ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَادَ: وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ، وَلَا صَرْفٌ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں ''قیامت کے دن'' کا ذکر نہیں ہے اور یہ الفاظ زائد ہیں کسی کو پناہ دینے میں تمام مسلمان یکساں حیثیت کے مالک ہیں کوئی عام مسلمان بھی ایسا کر سکتا ہے جو شخص کسی مسلمان کی دی ہوئی پناہ کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی جانب سے لعنت ہوگی۔ بروز قیامت اس کی کوئی فرض یا نفلی عبادت مقبول نہیں ہوگی۔

985- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا، قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، اگر میں مدینہ منورہ میں، ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انہیں شکار کرنے کی کوشش نہیں کروں گا، کیونکہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: اس کے دونوں کناروں

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

کے درمیان والی جگہ "حرم" ہے۔

986- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَاءَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا. وَجَعَلَ اثْنَيْ عَشَرَ مِيلًا حَوْلَ الْمَدِينَةِ حِمًى

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کے درمیان والی جگہ کو "حرم" قرار دیا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، اگر میں ان دونوں کناروں کے درمیان ہرن بھی دیکھ لوں گا تو اس کا شکار کرنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کے اردگرد بارہ میل تک کے خطے کو "حرم" قرار دیا ہے۔

987- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَرِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا، اللهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ، وَمِثْلِهِ مَعَهُ. قَالَ: ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ لَهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں کا یہ معمول تھا کہ پیداوار میں جو پہلے پھل پک کر تیار ہوتا اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے کر آیا کرتے تھے آپ اسے قبول فرما کر یہ دعا دیتے: "اے اللہ! ہمارے پھل میں برکت عطا فرما! ہمارے شہر میں برکت عطا فرما! ہمارے "صاع" میں برکت عطا فرما! ہمارے "مد" میں برکت عطا فرما! اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے، خلیل اور تیرے نبی ہیں اور بے شک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی اور میں مدینہ کے لیے اس سے دگنی دعا کرتا ہوں"۔ پھر نبی ﷺ کسی بچے کو بلا کر وہ پھل اسے عطا فرما دیتے۔

988- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، سب سے پہلا پھل، نبی ﷺ کی خدمت میں پیش

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرِ، فَيَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا، وَفِي ثِمَارِنَا، وَفِي مُدِّنَا، وَفِي صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ، ثُمَّ يُعْطِيهِ أَصْغَرَ مَنْ يَحْضُرُهُ مِنَ الْوِلْدَانِ

کیا جاتا تو آپ یہ دعا دیتے: اے اللہ! ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے ''مد'' میں اور ہمارے ''صاع'' میں برکت ہی برکت عطا فرما! پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ پھل وہاں موجود کسی چھوٹے بچے کو عطا فرمادیتے تھے۔

989- حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ وُهَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ أَصَابَهُمْ بِالْمَدِينَةِ جَهْدٌ وَشِدَّةٌ، وَأَنَّهُ أَتَى أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، فَقَالَ لَهُ: إِنِّي كَثِيرُ الْعِيَالِ، وَقَدْ أَصَابَتْنَا شِدَّةٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْقُلَ عِيَالِي إِلَى بَعْضِ الرِّيفِ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: لَا تَفْعَلْ، الْزَمِ الْمَدِينَةَ، فَإِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَظُنُّ أَنَّهُ قَالَ - حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ، فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ، فَقَالَ النَّاسُ: وَاللهِ مَا نَحْنُ هَا هُنَا فِي شَيْءٍ، وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ، فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا هَذَا الَّذِي بَلَغَنِي مِنْ حَدِيثِكُمْ؟ - مَا أَدْرِي كَيْفَ قَالَ - وَالَّذِي أَحْلِفُ بِهِ - أَوْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ - لَقَدْ هَمَمْتُ - أَوْ إِنْ شِئْتُمْ لَا أَدْرِي أَيَّتَهُمَا قَالَ - لَآمُرَنَّ بِنَاقَتِي تُرْحَلُ، ثُمَّ لَا أَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتَّى أَقْدَمَ الْمَدِينَةَ، وَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا، وَإِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ حَرَامًا مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا، أَنْ لَا يُهْرَاقَ

ابوسعید، جو مہری کے آزاد کردہ غلام تھے، بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ اہل مدینہ قحط اور تنگی کا شکار ہو گئے تو ''مہری'' حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا، میرے بال بچے بہت زیادہ ہیں اور ہم سب تنگی کا شکار ہیں اس لیے میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں اپنے بال بچوں سمیت کسی سرسبز و شاداب مقام پر منتقل ہو جاؤں تو حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ایسا نہ کرو! مدینہ منورہ میں ہی رہو۔ کیونکہ ایک دفعہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ''عسفان'' گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں چند راتوں کا قیام فرمایا، تو بعض لوگ کہنے لگے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس یہاں کوئی چیز نہیں ہے اور ہمارے بال بچے ہمارے پیچھے ہیں۔ جن کا کوئی نگران نہیں ہے یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا، یہ کیسی بات مجھ تک پہنچی ہے؟ پھر آپ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں نے یہ ارادہ کیا ہے۔ یا میں اونٹنی تیار کرنے کا حکم دیتا ہوں اور پھر میں اس وقت تک اس کی گرہ نہیں کھولوں گا جب تک مدینہ نہیں پہنچ جاتا۔ پھر آپ نے دعا فرمائی: اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم

فِيهَا دَمٌ، وَلَا يُحْمَلَ فِيهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ، وَلَا تُخْبَطَ فِيهَا شَجَرَةٌ إِلَّا لِعَلْفٍ. اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا. اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا. اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا. اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا. اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا. اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا. اللهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنَ الْمَدِينَةِ شِعْبٌ، وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا. ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: ارْتَحِلُوا. فَارْتَحَلْنَا. فَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. فَوَالَّذِي نَحْلِفُ بِهِ أَوْ يُحْلَفُ بِهِ - الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ - مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ، وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ

قرار دیا تھا اور اسے حرم بنا دیا تھا اور بے شک میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں اس کے دونوں پہاڑوں کے درمیان خون نہیں بہایا جا سکتا، یہاں جنگ کے لیے ہتھیار نہیں اٹھائے جا سکتے، صرف چارے کے طور پر استعمال کے علاوہ یہاں کے درختوں کے پتے نہیں، توڑے جا سکتے۔ اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے ''صاع'' میں برکت عطا فرما! اے اللہ! اے اللہ! ہمارے ''مد'' میں برکت عطا فرما! اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما! اے اللہ! اس برکت کے ساتھ زید دو گناہ برکت عطا فرما! اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے مدینہ کی ہر گھاٹی اور ہر درے پر دو فرشتے مقرر ہیں جو مدینہ کی حفاظت کرتے ہیں، حتیٰ کہ تم وہاں پہنچ جاؤ۔ پھر آپ نے لوگوں کو حکم دیا، کوچ کرو! ہم لوگ روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ آ گئے۔ اس ذات کی قسم! جس کی قسم اٹھائی جاتی ہے۔ جب ہم مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا حالانکہ پہلے ان میں کوئی بے چینی موجود نہیں تھی۔

990- وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا، وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ،

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، نے دعا کی، اے اللہ! ہمارے ''مد'' اور ہمارے ''صاع'' میں برکت عطا فرما! اور اس برکت کے ساتھ مزید یددو برکتیں عطا فرما۔

991- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا شَيْبَانُ، ح وحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ

992- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، مَوْلَى الْمَهْرِيِّ، أَنَّهُ جَاءَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ لَيَالِي الْحَرَّةِ، فَاسْتَشَارَهُ فِي الْجَلَاءِ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَشَكَا إِلَيْهِ أَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهِ، وَأَخْبَرَهُ أَنْ لَا صَبْرَ لَهُ عَلَى جَهْدِ الْمَدِينَةِ وَلَأْوَائِهَا، فَقَالَ لَهُ: وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذَلِكَ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَائِهَا، فَيَمُوتَ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا - أَوْ شَهِيدًا - يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِذَا كَانَ مُسْلِمًا

ابو سعید، جو مہری کے غلام ہیں بیان کرتے ہیں، جنگ حرہ کے زمانے میں مہری، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدینہ منورہ سے سکونت ترک کرنے کے متعلق مشورہ کیا انہوں نے مہنگائی اور اپنے اہل وعیال کی کثرت کی شکایت کی اور انہیں بتایا کہ اب وہ مدینہ میں دشواریوں پر صبر نہیں کر سکتے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا تمہارا برا ہو۔ میں تمہیں یہ مشورہ نہیں دوں گا۔ کیونکہ میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص مدینہ منورہ کی دشواریوں پر صبر کرتے ہوئے فوت ہو جائے گا اگر وہ مسلمان ہو تو میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔ اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

993- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، وَابْنِ نُمَيْرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: إِنِّي حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ كَمَا حَرَّمَ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: میں مدینہ منورہ کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ کو اسی طرح حرم قرار دیتا ہوں جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا۔ اسی لیے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر کسی شخص کے ہاتھ میں پرندہ دیکھتے تو اس کے ہاتھ سے چھین کر اس پرندے کو آزاد فرما دیتے۔

إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ. قَالَ: ثُمَّ كَانَ أَبُو سَعِيدٍ يَأْخُذُ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَجِدُ أَحَدَنَا فِي يَدِهِ الطَّيْرَ. فَيَفُكُّهُ مِنْ يَدِهِ، ثُمَّ يُرْسِلُهُ

994- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: أَهْوَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: إِنَّهَا حَرَمٌ آمِنٌ

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مدینہ منورہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: بے شک یہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔

995- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ وَبِيئَةٌ، فَاشْتَكَى أَبُو بَكْرٍ، وَاشْتَكَى بِلَالٌ، فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوَى أَصْحَابِهِ، قَالَ: اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، وَصَحِّحْهَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِهَا وَمُدِّهَا، وَحَوِّلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب ہم مدینہ منورہ آئے تو وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوگئے اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بیمار ہوگئے جب نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو بیمار دیکھا تو یہ دعا دی: اے اللہ! جس طرح تو نے مکہ کو ہمارے لیے محبوب کیا تھا اسی طرح مدینہ کو ہمارے لیے محبوب کر دے بلکہ اس سے زیادہ محبوب کر دے۔ اس کو صحت افزاء مقام بنادے اور یہاں کے ''صاع'' اور یہاں کی ''مد'' میں ہمارے لیے برکت عطا کرو اس کے بخار کو ''جحفہ'' کی جانب منتقل فرمادے۔

996- وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

994- صحیح بخاری: 6876، مسند احمد: 7740، مسند ابویعلیٰ: 1010

83-بَابُ التَّرْغِيبِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَفَضْلِ الصَّبْرِ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِفْعَتِهَا

مدینہ منورہ میں رہائش اختیار کرنے کی ترغیب اور یہاں کی دشواریوں اور سختیوں پر صبر کرنے کی فضیلت

997- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا، كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا أَوْ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہاں کی دشواریوں پر صبر کرے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

998- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ يُحَنَّسَ، مَوْلَى الزُّبَيْرِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْفِتْنَةِ، فَأَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهُ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ، فَقَالَتْ: إِنِّي أَرَدْتُ الْخُرُوجَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ، فَقَالَ لَهَا عَبْدُ اللهِ: اقْعُدِي لَكَاعِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

یحنس بیان کرتے ہیں، فتنے کے دور کی بات ہے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا ان کی آزاد کردہ کنیز ان کے پاس آئی اور انہیں سلام کرنے کے بعد کہنے لگی۔ اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے مدینہ منورہ چھوڑ کر جانے کا ارادہ کرلیا ہے۔ یہ بہت دشوار وقت ہے، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے کہا: بے وقوف عورت! یہیں رہو! کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔" جو شخص یہاں کی دشواریوں کی شدت پر صبر کرے گا۔ قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا یا میں اس کے حق میں گواہی دوں گا"۔

999- وحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ، عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ، عَنْ يُحَنَّسَ، مَوْلَى مُصْعَبٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہاں کی دشواریوں اور سختیوں پر صبر کرے گا قیامت کے روز میں اس کے حق میں گواہی دوں گا یا اس کی

997- سنن ترمذی: 3918، مسند احمد: 6001، مسند ابویعلی: 5790

يَقُولُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى لَأْوَائِهَا وَشِدَّتِهَا، كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْمَدِينَةَ

شفاعت کروں گا یعنی مدینہ منورہ۔

1000- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَصْبِرُ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي، إِلَّا كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيدًا،

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مدینہ کی دشواریوں اور تنگی پر، میری امت کا جو بھی شخص صبر کرے گا قیامت کے روز میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

1001- وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1002- وحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَصْبِرُ أَحَدٌ عَلَى لَأْوَاءِ الْمَدِينَةِ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

84- بَابُ صِيَانَةِ الْمَدِينَةِ مِنْ دُخُولِ الطَّاعُونِ، وَالدَّجَّالِ إِلَيْهَا

طاعون اور دجال کے داخلہ سے مدینہ منورہ کی حفاظت

1003- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: عَلَى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں۔ اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو

1003- صحیح بخاری:6714، موطا امام مالک:1582، صحیح ابن حبان:6804

أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ، وَلَا الدَّجَّالُ

سکتے۔

1004- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، جَمِيعًا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي الْمَسِيحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، هِمَّتُهُ الْمَدِينَةُ، حَتَّى يَنْزِلَ دُبُرَ أُحُدٍ، ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ، وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، دجال مشرقی سمت سے آئے گا۔ اس کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہونا ہوگا جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے پڑاؤ کرے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی جانب کر دیں گے اور وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

85- بَابُ الْمَدِينَةِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتُسَمَّى طَابَةَ وَطَيْبَةَ

مدینہ، خبیث چیزوں کا باہر نکال دیتا ہے، اس کا نام "طابہ" اور "طیبہ" ہے

1005- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهِ وَقَرِيبَهُ: هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، هَلُمَّ إِلَى الرَّخَاءِ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا إِلَّا أَخْلَفَ اللهُ فِيهَا خَيْرًا مِنْهُ، أَلَا إِنَّ الْمَدِينَةَ كَالْكِيرِ، تُخْرِجُ الْخَبِيثَ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَنْفِيَ الْمَدِينَةُ شِرَارَهَا، كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں: ایک ایسا وقت بھی آئے گا جب کوئی شخص اپنے چچا زاد بھائی اور قریبی رشتہ داروں کو جدید علاقوں کی طرف بلائے گا کہ جدید مقامات کی طرف آ جاؤ۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے جو شخص مدینہ سے منہ موڑ کر چلا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس شخص کو لائے گا جو اس سے زیادہ بہتر ہو۔ خبردار! مدینہ بھٹی؟ کی طرح ہے۔ جو "خبیث" کو باہر نکال دیتا ہے قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک یہ شریر لوگوں کو اسی طرح باہر نہیں نکال دے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

1005- مسند احمد: 8576، مسند ابویعلیٰ: 5868

1006- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بستی کا حکم دیا گیا ہے جو سب پہ حاوی آجائے گی لوگ اسے ''یثرب'' کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ''مدینہ'' ہے جو بُرے لوگوں کو اس طرح نکال باہر کرے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

1007- وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَا: كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ الْخَبَثَ. لَمْ يَذْكُرَا: الْحَدِيدَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں صرف یہی ذکر ہے جیسے بھٹی میل کو نکال باہر کرتی ہے۔ اس روایت میں ''لوہا'' ذکر نہیں ہے۔

1008- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي، فَأَبَى، ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ: أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى، فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ، تَنْفِي خَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر بیعت کی، مدینہ میں اسے شدید بخار رہنے لگا، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی۔ اے محمد! میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمادیا، وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میری بیعت مجھے واپس کر دیں۔ آپ نے پھر انکار فرما دیا، وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے محمد! میری بیعت مجھے واپس کر دیں آپ نے انکار فرمادیا تو وہ اعرابی چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھٹی کی

1006- صحیح بخاری:1772' مسند احمد:8972' مسند ابویعلیٰ:6374

1008- صحیح بخاری:6790' سنن نسائی:4185' مسند احمد:14323

طرح مدینہ میل کو باہر نکال دیتا ہے اور صاف چیز کو خالص کر دیتا ہے۔

1009- وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَهُوَ الْعَنْبَرِيُّ. حَدَّثَنَا أَبِي. حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ، سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا طَيْبَةُ - يَعْنِي - الْمَدِينَةَ. وَإِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ. كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: یہ ''طیبہ'' ہے یہ میل کو اسی طرح نکال باہر کرتا ہے۔ جیسے آگ چاندی کے میل کو باہر نکال دیتی ہے۔

1010- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ. قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى سَمَّى الْمَدِينَةَ طَابَةَ

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے مدینہ کا نام ''طابہ'' رکھا ہے۔

86- بَابُ تَحْرِيمِ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ وَإِنَّ مَنْ أَرَادَهُمْ بِهِ أَذَابَهُ اللهُ

اہل مدینہ کے لیے برائی کا ارادہ کرنا حرام ہے اور جو شخص ان کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے گھول دے گا

1011- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ. قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح، وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُحَنَّسَ. عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ. أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اس شہر کے رہنے والوں کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھول دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

1010- مسند احمد:18542' مسند ابویعلیٰ:7444

1011- صحیح بخاری:1778' مسند احمد:7741' مسند ابویعلیٰ:5991

الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ هَذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوءٍ - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

1012 - وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ ح وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ الْقَرَّاظَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ - يُرِيدُ الْمَدِينَةَ - أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ . قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ يُحَنَّسَ: بَدَلَ قَوْلِهِ بِسُوءٍ: شَرًّا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص یہاں کے رہنے والوں کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھول دے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔ایک روایت میں ''برائی'' کی بجائے ''شر'' کا لفظ روایت کیا گیا ہے۔

1013- حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي هَارُونَ مُوسَى بْنِ أَبِي عِيسَى، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، جَمِيعًا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1014- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ، أَخْبَرَنِي دِينَارٌ الْقَرَّاظُ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اہل مدینہ کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھول دے گا۔ جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ.

1015- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَيْهٍ الْكَعْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِهِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: بِدَهْمٍ أَوْ بِسُوءٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1016- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْقَرَّاظِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَسَعْدًا، يَقُولَانِ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ فِي مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ: مَنْ أَرَادَ أَهْلَهَا بِسُوءٍ، أَذَابَهُ اللهُ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! اہل مدینہ کے ''مد'' (رزق) میں برکت عطا فرما، اس کے بعد حدیث کا کچھ حصہ ہے۔ اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں ''جو شخص یہاں کے رہنے والوں کے لیے برائی کا ارادہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے اس طرح گھول دے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے''۔

87- بَابُ التَّرْغِيبِ النَّاسِ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْأَمْصَارِ

دوسرے شہر فتح ہو جانے کے وقت، لوگوں کو مدینہ میں سکونت کی ترغیب دینا

1017- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ

حضرت سفیان بن ابوزہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: شام فتح ہو جائے گا اور کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کو لے کر شام چلے جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ وہ بہتر ہے۔ جب یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کے ساتھ وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ جب عراق فتح ہوگا تو

1017- صحیح بخاری: 1776' موطا امام مالک: 1573' صحیح ابن حبان: 3733' معجم الکبیر: 6407

قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. ثُمَّ تُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِينَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَبُسُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

کچھ لوگ اپنے اہل خانہ کے ساتھ وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

1018- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: يُفْتَحُ الْيَمَنُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يَبُسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یمن فتح ہو جائے گا کچھ لوگ اونٹ لائیں گے اور اپنے اہل خانہ اور جو ان کی اطاعت کرے گا انہیں ان پر بٹھا کر وہاں لے جائیں گے حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ جب شام فتح ہوگا کچھ لوگ اونٹ لے کر آئیں گے اور اپنے اہل خانہ اور جو ان کی اطاعت کرے گا۔ انہیں ان پر بٹھا کر وہاں لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے جب عراق فتح ہو جائے گا۔ کچھ لوگ اونٹ لائیں گے اور اپنے اہل خانہ اور جو ان کی اطاعت کرے گا۔ انہیں ان پر بٹھا کر وہاں لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر انہیں علم ہو تو مدینہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے۔

88- بَابُ إِخْبَارِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ

نبی ﷺ کا اس بات کی خبر فرمانا کہ تمام تر بھلائی کے باوجود لوگ اسے چھوڑ جائیں گے

1019- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، ح وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اہل مدینہ اس کی تمام تر بھلائی کے باوجود اسے درندوں کے لیے چھوڑ جائیں گے۔

1019- مسند احمد: 8987

الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِلْمَدِينَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا أَهْلُهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِلْعَوَافِي يَعْنِي السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ. قَالَ مُسْلِمٌ: أَبُو صَفْوَانَ هَذَا هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، يَتِيمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِينَ كَانَ فِي حَجْرِهِ

1020- وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ. لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِي-يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ- ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اہل مدینہ اس میں موجود تمام تر بھلائی کے باوجود اسے چھوڑ کر چلے جائیں گے۔ اور یہاں صرف درندوں کا قبضہ ہوگا۔ پھر "مدینہ" کے دو چرواہے مدینہ آنے کے لیے، اپنی بکریوں کے ساتھ آئیں گے تو اسے بالکل خالی پائیں گے حتیٰ کہ جب وہ "وداع" پہاڑی کے پاس پہنچیں گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔

89- بَابُ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ

نبی ﷺ کی قبر مبارک اور آپ کے منبر مبارک کے درمیان والی جگہ اور وہ مقام جہاں آپ کا منبر مبارک رکھا ہوا ہے اس کی فضیلت

1021- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا

حضرت عبداللہ زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

1021- صحیح بخاری:1789، سنن نسائی:696، مسند احمد:9142، سنن بیہقی:10062، معجم الکبیر:16156

بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

1022- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ مِنْبَرِي وَبَيْتِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان والی جگہ جنت کا ایک باغ ہے۔

1023- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، میرے منبر کے درمیان والی جگہ جنت کا ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہو ہوگا۔

90-بَابُ فَضْلِ أُحُدٍ

احد کی فضیلت

1024- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِي الْقُرَى، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي مُسْرِعٌ، فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِي، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ

حضرت ابو حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، غزوہ تبوک کے لیے روانہ ہوئے اس کے بعد حدیث کا کچھ حصہ جس میں یہ روایت ہے، جب ہم واپس آئے اور وادی قریٰ میں پہنچے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں جلدی جانا چاہتا ہوں تم میں سے جو جلدی جانا چاہے وہ میرے ہمراہ چلے اور جو چاہے وہ اطمینان سے آئے ہم لوگ آپ کے ہمراہ آگئے جب ہم مدینہ کے نزدیک پہنچے، تو آپ نے فرمایا: یہ "طابہ" ہے اور

خَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: هَذِهِ طَابَةُ، وَهَذَا أُحُدٌ، وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

یہ احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

1025- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: بے شک احد ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

1026- وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنِي حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، حَدَّثَنَا قُرَّةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أُحُدٍ، فَقَالَ: إِنَّ أُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احد کی جانب دیکھ کر ارشاد فرمایا: بے شک احد پہاڑ ہے وہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

91- بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ اور مدینہ کی دو مسجدوں میں نماز پڑھنے کی فضیلت

1027- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پہنچی ہے میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

1028- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ عَبْدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ: ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک

1025- صحیح بخاری:3855' سنن ابن ماجہ:3115' مسند احمد:8431' سنن بیہقی:9737' معجم الکبیر:5720

1027- صحیح بخاری:1133' سنن نسائی:2897' سنن دارمی:1418' صحیح ابن حبان:1623' سنن بیہقی:10058' معجم الکبیر:1604

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي غَيْرِهِ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔

1029- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ، مَوْلَى الْجُهَنِيِّينَ - وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي هُرَيْرَةَ - أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ. فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدَهُ آخِرُ الْمَسَاجِدِ، قَالَ أَبُو سَلَمَةَ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ نَشُكَّ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ عَنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَنَعَنَا ذَلِكَ أَنْ نَسْتَثْبِتَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذَلِكَ الْحَدِيثِ، حَتَّى إِذَا تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ. تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ، وَتَلَاوَمْنَا أَنْ لَا نَكُونَ كَلَّمْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي ذَلِكَ حَتَّى يُسْنِدَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنْ كَانَ سَمِعَهُ مِنْهُ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ، جَالَسَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ. فَذَكَرْنَا ذَلِكَ الْحَدِيثَ. وَالَّذِي فَرَّطْنَا فِيهِ مِنْ نَصِّ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْهُ. فَقَالَ لَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ:

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابوعبداللہ بیان کرتے ہیں، ان دونوں حضرات نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ نبی ﷺ کی مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ نبی ﷺ سب سے آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد سب سے آخری مسجد ہے۔ ابوسلمہ اور ابوعبداللہ کہتے ہیں ہمیں اس بات کا یقینی علم نہیں تھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات نبی ﷺ کی حدیث کے طور پر بیان کرتے ہیں؟ ہم اس کی تحقیق بھی نہیں کر سکے۔ حتیٰ کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوگیا۔ پھر ہمیں یہ روایت یاد آئی تو ہمیں اس بات کا افسوس ہوا کہ ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے متعلق بات چیت کیوں نہیں کی؟ تاکہ اگر انہوں نے یہ روایت نبی ﷺ کی زبانی سنی ہوئی تھی تو آپ کے حوالے سے بیان کر دیتے۔ اسی اثناء ایک دفعہ ہم حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ہم نے ان سے اس روایت کا ذکر کیا اور اس بات کا ذکر کیا کہ ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واضح طور پر یہ معلوم نہ کر سکے کہ آیا یہ حدیث ہے؟ تو عبداللہ بن ابراہیم نے ہم سے

أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنِّي آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ مَسْجِدِي آخِرُ الْمَسَاجِدِ

کہا: میں حلفاً یہ بات کہتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک میں سب سے آخری نبی ہوں اور میری مسجد سب سے آخری مسجد ہے۔

1030- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: سَأَلْتُ أَبَا صَالِحٍ، هَلْ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: لَا، وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قَارِظٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ - أَوْ كَأَلْفِ صَلَاةٍ - فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں میری اس مسجد میں ایک دفعہ نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ بہتر ہے۔ یا شاید آپ نے یہ فرمایا: ایک ہزار نمازیں پڑھنے کی طرح ہے۔

1031- وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1032- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ، إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا، مسجد حرام کے علاوہ اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

1033- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1034- وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِمِثْلِهِ.

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1035- وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1036- وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ امْرَأَةً اشْتَكَتْ شَكْوَى، فَقَالَتْ: إِنْ شَفَانِي اللهُ لَأَخْرُجَنَّ فَلَأُصَلِّيَنَّ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَبَرَأَتْ، ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيدُ الْخُرُوجَ، فَجَاءَتْ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا، فَأَخْبَرَتْهَا ذَلِكَ، فَقَالَتْ: اجْلِسِي فَكُلِي مَا صَنَعْتِ، وَصَلِّي فِي مَسْجِدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دفعہ ایک عورت بیمار ہوگئی اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت عطا فرمائی تو میں بیت المقدس جا کر وہاں نماز پڑھوں گی وہ صحت یاب ہوئی تو روانگی کی تیاری کرنے لگی۔ اسی دوران وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی انہیں سلام کیا اور انھیں اس بات کی خبر دی تو سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا، تم یہیں رہو جو کھانا وغیرہ تیار کیا ہے۔ اسے کھالو اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ لو کیونکہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس میں ایک نماز پڑھنا، مسجد کعبہ

1036- مسند احمد:26869

وَسَلَّمَ يَقُولُ: صَلَاةٌ فِيهِ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ، إِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ

کے علاوہ، اور کسی بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

92-بَابُ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

تین مساجد کی فضیلت

1037- حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، قَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِي هَذَا، وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ان تک نبی ﷺ کی یہ حدیث پہنچی ہے صرف تین مساجد کی جانب سفر کیا جائے۔ میری یہ مسجد، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔

1038- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس کے الفاظ میں کچھ فرق ہے۔

1039- وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ أَبِي أَنَسٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّ سَلْمَانَ الْأَغَرَّ، حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّمَا يُسَافَرُ إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ إِيلِيَاءَ"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، صرف تین مساجد کی جانب سفر کیا جائے گا۔ مسجد کعبہ، میری مسجد اور مسجد ایلیاء۔

93-بَابُ بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى

اس مسجد کا بیان جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے

1040- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں، عبدالرحمٰن بن ابوسعید خدری

1037- صحیح بخاری:1132 سنن ترمذی:326

يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: مَرَّ بِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: كَيْفَ سَمِعْتَ أَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ: قَالَ أَبِي: دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَيُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَى؟ قَالَ: فَأَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصْبَاءَ، فَضَرَبَ بِهِ الْأَرْضَ، ثُمَّ قَالَ: هُوَ مَسْجِدُكُمْ هَذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ أَبَاكَ هَكَذَا يَذْكُرُهُ.

1041- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ، قَالَ سَعِيدٌ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ، وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ فِي الْإِسْنَادِ

میرے پاس سے گزرے تو میں نے ان سے بات کی آپ نے اپنے والد سے اس کے متعلق کیا سنا ہے وہ کون سی مسجد ہے؟ جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا میرے والد نے مجھے بتایا تھا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ کے حجرے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! وہ مسجد کون سی ہے؟ جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹھی میں کچھ کنکر بھرے اور پھر انہیں زمین پر پھینک کر ارشاد فرمایا وہ تمہاری یہ مسجد ہے، مدینہ کی مسجد۔ میں نے عبدالرحمن سے کہا، میں حلفاً کہتا ہوں میں نے بھی آپ کے والد کو یہی بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

94- بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ، وَفَضْلِ الصَّلَاةِ فِيهِ، وَزِيَارَتِهِ

مسجد قباء کی فضیلت، اس میں نماز پڑھنے اور اس کی زیارت کرنے کی فضیلت

1042- حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَزُورُ قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم، قباء کی زیارت کے لیے، کبھی سوار ہو کر اور کبھی پیدل تشریف لے جایا کرتے تھے۔

1042- صحیح بخاری: 6895، مسند احمد: 4485، سنن بیہقی: 10071

1043- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح، وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَاكِبًا وَمَاشِيًا، فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ: قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل مسجد قباء تشریف لایا کرتے تھے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے تھے۔

1044- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔

1045- وحَدَّثَنِي أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الثَّقَفِيُّ بَصْرِيٌّ ثِقَةٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى الْقَطَّانِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1046- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔

1047- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، قَالَ ابْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر اور پیدل قباء تشریف لے جایا کرتے تھے۔

اللهِ بْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبَاءً رَاكِبًا وَمَاشِيًا

1048- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءَ كُلَّ سَبْتٍ، وَكَانَ يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہر ہفتے کے روز قباء تشریف لاتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما یہ فرمایا کرتے تھے میں نے نبی ﷺ کو دیکھا ہے، آپ ہر ہفتے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔

1049- وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْتِي قُبَاءً - يَعْنِي - كُلَّ سَبْتٍ، كَانَ يَأْتِيهِ رَاكِبًا وَمَاشِيًا. قَالَ ابْنُ دِينَارٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ.

حضرت عبداللہ بن رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ ہر ہفتے کے روز قباء تشریف لایا کرتے تھے، آپ یہاں سواری پر آتے تھے اور کبھی پیدل آتے تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ایسا کرتے تھے۔

1050- وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں "ہر ہفتے کے دن" مذکور نہیں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ الرِّضَاعِ

رضاعت کا بیان

1051- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا، وَإِنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی ﷺ ان کے ہاں قیام فرما تھے۔ اسی دوران سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شخص کی آواز سنی جو سیدہ حفصہ کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! ایک شخص آپ کے گھر میں داخل ہونے کی

1051- صحیح بخاری:2503، سنن ابن ماجہ:1945، مسند احمد:25492، سنن بیہقی:13680

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرَاهُ فُلَانًا - لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ - فَقَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا - لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ - دَخَلَ عَلَيَّ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ، إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ

اجازت مانگ رہا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: میرا خیال ہے۔ یہ فلاں شخص ہے جو حفصہ کا رضاعی چچا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، یارسول اللہ! اگر میرا فلاں رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ بھی میرے گھر آ جاتا ہے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! رضاعت ان سب کو حرام کر دیتی ہے جنہیں ولادت حرام کر دیتی ہے۔

1052- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وحَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمِ بْنِ الْبَرِيدِ، جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ولادت سے جو حرام ہوتا ہے۔ رضاعت سے بھی وہ حرام ہو جاتا ہے۔

1053- وحَدَّثَنِيهِ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1054- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ، جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا، وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ، بَعْدَ أَنْ أُنْزِلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، افلح جو ابوالقعیس کا بھائی تھا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا رضاعی چچا تھا۔ اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں آنے کی اجازت مانگی یہ پردہ کا نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب

1054- صحیح بخاری:4518' موطا امام مالک:1256' مسند احمد:25482' مسند ابویعلی:4501

وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ: فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ عَلَيَّ.

1055- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَانِي عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَفْلَحُ بْنُ أَبِي قُعَيْسٍ، فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ مَالِكٍ، وَزَادَ، قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: تَرِبَتْ يَدَاكِ أَوْ يَمِينُكِ

1056- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ، وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ أَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: وَاللهِ لَا آذَنُ لِأَفْلَحَ، حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِنَّ أَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَنِي يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَكَرِهْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَكَ، قَالَتْ: فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ائْذَنِي لَهُ. قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُونَ مِنَ النَّسَبِ.

نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس بارے میں بتایا تو آپ نے مجھے فرمایا میں اسے اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں۔ میرے رضاعی چچا، افلح بن ابوالقعیس میرے ہاں آئے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، میں نے عرض کی، مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا، مرد نے نہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے ہاتھ خاک آلودہ ہوں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابوالقعیس کے بھائی، افلح آئے اور ان کے ہاں آنے کی اجازت مانگی۔ یہ پردہ نازل ہونے کے بعد کی بات ہے۔ ابوالقعیس، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی والد تھے، سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں، میں نے کہا، اللہ کی قسم! میں اس وقت تک افلح کو اندر آنے کی اجازت نہیں دوں گی جب تک میں نبی ﷺ سے اس کی اجازت نہیں لے لیتی کیونکہ مجھے ابوالقعیس نے دودھ نہیں پلایا تھا بلکہ ان کی اہلیہ نے مجھے دودھ پلایا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ابوالقعیس کے بھائی افلح آئے تھے اور اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے۔ مجھے اچھا نہیں لگا کہ میں آپ سے اجازت لینے سے پہلے انہیں اجازت دوں تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم انہیں اجازت دے دینا۔ عروہ کہتے ہیں اسی لئے سیدہ

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ فرمایا کرتی تھیں، رضاعت کے سبب تم ان تمام رشتوں کو حرام سمجھو جنہیں نسب کے سبب حرام سمجھتے ہو۔

1057- وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ، وَفِيهِ: فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَكَانَ أَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْأَةِ الَّتِي أَرْضَعَتْ عَائِشَةَ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ کہ ابو القعیس کے بھائی افلح آئے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اجازت مانگی تاہم اس میں یہ بات زائد ہے تمہارا بایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ وہ تمہارا چچا ہے ابو القعیس اس خاتون کے شوہر تھے۔ جس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

1058- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَأَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْمِرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ: إِنَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ، قُلْتُ: إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ، وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، قَالَ: إِنَّهُ عَمُّكِ، فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے رضاعی چچا آئے اور انہوں نے مجھ سے آنے کی اجازت مانگی میں نے انہیں اس وقت تک اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب تک میں نبی ﷺ سے اجازت نہ لے لوں۔ پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کی، میرے رضاعی چچا نے مجھ سے اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارے چچا اندر آ سکتے ہیں۔ میں نے عرض کی، مجھے عورت نے دودھ پلایا تھا مرد نے نہیں تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارے چچا ہیں اور اندر آ سکتے ہیں۔

1059- وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ. أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ روایت ہے کہ ابو القعیس نے اندر آنے کی اجازت مانگی تھی۔

قَالَ: اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا أَبُو الْقُعَيْسِ

1060- وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَبُو الْجَعْدِ، فَرَدَدْتُهُ - قَالَ لِي هِشَامٌ: إِنَّمَا هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ - فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَهَلَّا أَذِنْتِ لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ أَوْ يَدُكِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے مجھ سے آنے کی اجازت مانگی تو میں نے انہیں واپس کردیا یا ابوالقعیس تھے۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے اور میں نے آپ کو اس کے متعلق بتایا تو آپ نے فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود ہو تم نے انہیں اجازت کیوں نہیں دی؟

1061- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمَّى أَفْلَحَ، اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ، فَأُخْبِرَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهَا: لَا تَحْتَجِبِي مِنْهُ، فَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا۔ انہوں نے اجازت مانگی تو میں نے پردہ کرلیا میں نے نبی ﷺ کو اس کے متعلق بتایا تو نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، تم ان سے پردہ نہ کرو کیونکہ رضاعت سے وہ تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

1062- وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ بْنُ قُعَيْسٍ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَأَرْسَلَ: إِنِّي عَمُّكِ، أَرْضَعَتْكِ امْرَأَةُ أَخِي، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لِيَدْخُلْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتے ہیں، افلح بن القعیس نے مجھ سے اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پیغام بھجوایا میں تمہارا چچا ہوں۔ میرے بھائی کی بیوی نے تمہیں دودھ پلایا ہے لیکن میں نے پھر بھی انہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے اور میں نے اس بات کا ذکر آپ سے کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تمہارے

عَلَيْكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

پاس آ سکتے ہیں کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔

1063-- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِي قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا؟ فَقَالَ: وَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، بِنْتُ حَمْزَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ،

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! کیا سبب ہے کہ آپ قریش کی طرف مائل ہیں لیکن ہمیں آپ نے چھوڑ دیا ہے تو نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا کوئی رشتہ ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

1064- وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جَرِيرٍ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1065- وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ، فَقَالَ: إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَيَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ،

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے لئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی صاحبزادی کا ارادہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اور رضاعت سے وہ تمام حرام ہو جاتے ہیں جو رحم سے حرام ہوتے ہیں۔

1063- صحیح بخاری:2502، سنن ترمذی:1146، سنن ابن ماجہ:1937، سنن دارمی:2249، صحیح ابن حبان:4223، سنن بیہقی:12388، معجم الکبیر:1432

1065- صحیح بخاری:2502، سنن ترمذی:1150، سنن ابن ماجہ:1940، مسند احمد:24416، سنن بیہقی:15390

1066- وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ. ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ. حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ. جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ. ح وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ. كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ. بِإِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَاءً. غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ شُعْبَةَ. انْتَهَى عِنْدَ قَوْلِهِ: ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ": وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ". وَفِي رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے، مگر اس میں رحم کے بجائے لفظ نسب روایت کیا گیا ہے۔

1067- وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ. وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسَى. قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ. أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ. عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُسْلِمٍ. يَقُولُ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ. يَقُولُ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. يَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ. زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ - أَوْ قِيلَ: أَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ - قَالَ: إِنَّ حَمْزَةَ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی، آپ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کے متعلق کیوں نہیں سوچتے؟ یا شاید کہا گیا۔ آپ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی کو پیغام نکاح کیوں نہیں بھیجتے؟ تو آپ نے فرمایا: بے شک حمزہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

1068- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ. حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ. أَخْبَرَنَا هِشَامٌ. أَخْبَرَنِي أَبِي.

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابو سفیان بیان کرتی ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں

1067- صحیح بخاری:2502، سنن ترمذی:1150، سنن ابن ماجہ:1940، مسند احمد:24416، سنن بیہقی:15390

1068- صحیح بخاری:4813، سنن نسائی:3284، مسند احمد:26536، سنن بیہقی:13215، معجم الکبیر:412

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ؟ فَقَالَ: أَفْعَلُ مَاذَا؟ قُلْتُ: تَنْكِحُهَا. قَالَ: أَوَ تُحِبِّينَ ذَلِكِ؟ قُلْتُ: لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي الْخَيْرِ أُخْتِي. قَالَ: فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي. قُلْتُ: فَإِنِّي أُخْبِرْتُ أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَاهَا ثُوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ، وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

نے عرض کی، آپ میری بہن، جو ابوسفیان کی صاحبزادی ہیں، پسند کریں گے؟ آپ نے دریافت فرمایا میں کیا کروں؟ میں نے عرض کی، آپ اس کے ساتھ شادی کر لیں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا یہ تمہاری خواہش ہے؟ میں نے عرض کی، میں آپ سے علیحدگی اختیار کرنا نہیں چاہتی بلکہ میری یہ خواہش ہے کہ میری بہن کو بھی یہ شرف حاصل ہو جائے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لیے جائز نہیں ہے۔ میں نے عرض کی، مجھے تو یہ معلوم ہے کہ آپ نے ابوسلمہ کی صاحبزادی ''درہ'' کو نکاح کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا ام سلمہ کی بیٹی میں نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ نے فرمایا، اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ ہوتی تو بھی میرے لیے جائز نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے والد کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے تم لوگ میرے سامنے اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو پیش نہ کیا کرو۔

1069- وحَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ أَبِي زَائِدَةَ. ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ. أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ. كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1070- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ. أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ، كَتَبَ يَذْكُرُ، أَنَّ عُرْوَةَ، حَدَّثَهُ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَتْهُ، أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهَا، أَنَّهَا

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، کہ انہوں نے نبی ﷺ سے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ میری بہن ''عزہ'' کے ساتھ شادی کر لیں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا یہ تمہاری خواہش ہے؟ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، جی ہاں یا رسول اللہ! میں آپ

قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي عَزَّةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتُحِبِّينَ ذَٰلِكِ، فَقَالَتْ: نَعَمْ. يَا رَسُولَ اللهِ. لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ. وَأَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِنَّ ذَٰلِكِ لَا يَحِلُّ لِي. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ. فَإِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ. قَالَ: بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ قَالَتْ: نَعَمْ. قَالَ: رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حِجْرِي مَا حَلَّتْ لِي. إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ. أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ.

سے متعلق اختیار نہیں رکھتا چونکہ میری یہ خواہش ہے کہ میری بہن کو بھی یہ شرف حاصل ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم یہ باتیں کر رہی تھیں کہ آپ ابو سلمہ کی صاحبزادی "درہ" کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے دریافت کیا: کیا ابو سلمہ کی بیٹی؟ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: اگر وہ میری سوتیلی بیٹی نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے جائز نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے مجھے اس کے والد ابو سلمہ کو "ثویبہ" نے دودھ پلایا تھا تم لوگ اپنی بیٹیوں اور اپنی بہنوں کو میرے سامنے پیش نہ کیا کرو۔

1071- وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ. كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْهُ نَحْوَ حَدِيثِهِ. وَلَمْ يُسَمِّ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَزَّةَ. غَيْرُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم ایک روایت کے علاوہ کسی اور سند میں "عزہ" کا نام مذکور نہیں ہے۔

1072- حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ. حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ. ح وحَدَّثَنَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک یا دو بار دودھ چوس لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

1072- سنن ابوداؤد:2063' سنن نسائی:3302' سنن دارمی:2251' صحیح ابن حبان:4224' مسند ابویعلیٰ:688' سنن دارقطنی:3

سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، كِلَاهُمَا عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: - وَقَالَ سُوَيْدٌ وَزُهَيْرٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ -: لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ

1073 - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى نَبِيِّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ فِي بَيْتِي، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، إِنِّي كَانَتْ لِي امْرَأَةٌ، فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا أُخْرَى، فَزَعَمَتِ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ. قَالَ عَمْرٌو فِي رِوَايَتِهِ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت میرے ہاں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کی نبی! پہلے میری ایک بیوی تھی پھر میں نے دوسری شادی کر لی۔ میری پہلی بیوی کا یہ کہنا ہے کہ اس نے میری نئی والی بیوی کو ایک یا دو چسکیاں، دودھ پلایا ہے تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایک یا دو دفعہ دودھ چوس لینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

1074 - وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، حَدَّثَنَا مُعَاذٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، بنو عامر کے ایک شخص نے عرض کی، اے اللہ کے نبی! کیا ایک چسکی سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ نے فرمایا، نہیں!

1073- سنن ابوداؤد:2063، سنن نسائی:3302، سنن داری:2251، صحیح ابن حبان:4224، مسند ابویعلیٰ:688، سنن دار قطنی:3

رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ، هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: لَا

1075 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ، حَدَّثَتْ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ أَوِ الرَّضْعَتَانِ، أَوِ الْمَصَّةُ أَوِ الْمَصَّتَانِ.

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتی ہیں، ایک یا دو چسکیوں یا ایک یا دو گھونٹ سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

1076 - وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَمَّا إِسْحَاقُ، فَقَالَ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ، أَوِ الرَّضْعَتَانِ أَوِ الْمَصَّتَانِ، وَأَمَّا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، فَقَالَ: وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس میں کچھ لفظی فرق ہے۔

1077 - وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا، نبی ﷺ کا یہ ارشاد پاک روایت کرتی ہیں، ایک یا دو گھونٹ حرمت ثابت نہیں کرتے۔

1078 - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ، حَدَّثَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ؟ فَقَالَ: لَا

سیدہ ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی، کیا ایک چسکی حرمت ثابت کر دیتی ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں!

1079- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: " كَانَ فِيمَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ: عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ، ثُمَّ نُسِخْنَ، بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُنَّ فِيمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے قرآن مجید میں یہ حکم نازل ہوا تھا کہ دس گھونٹ سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہ حکم پانچ گھونٹوں کے ساتھ منسوب ہوگیا اور نبی ﷺ کے وصال ظاہری تک یہ قرآن کی قرات میں شامل تھا۔

1080- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: - وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِي يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ: عَائِشَةُ - نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ، ثُمَّ نَزَلَ أَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے قرآن میں دس گھونٹوں کا حکم نازل ہوا اور پھر پانچ گھونٹوں کا حکم بھی نازل ہوا۔

1081- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1082- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سہلہ بنت سہیل نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، یا رسول اللہ! سالم کے ہمارے ہاں آنے جانے کے سبب مجھے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرے

1079- صحیح بخاری:2504، سنن نسائی:3307، موطا امام مالک:1270، مسند احمد:25117، سنن بیہقی:15398، سنن دار قطنی:30

1082- سنن نسائی:3320، مسند احمد:24154، مستدرک للحاکم:5002، معجم الکبیر:6376

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيفُهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ. قَالَتْ: وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ؟ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ. فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ. زَادَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ: وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا. وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ: فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پہ ناگواری نظر آتی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ سہلہ نے عرض کی، میں اسے کیسے دودھ پلا سکتی ہوں؟ وہ جوان آدمی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور ارشاد فرمایا: مجھے پتا ہے کہ وہ جوان آدمی ہے۔ ایک روایت میں راوی کے یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس کو غزوہ بدر میں شریک ہونے کا شرف حاصل ہے اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے "مسکرانے" کی جگہ آپ کے "ہنس دینے" کا ذکر ہے۔

1083- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ سَالِمًا، مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ، فَأَتَتْ - تَعْنِي ابْنَةَ سُهَيْلٍ - النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَقَلَ مَا عَقَلُوا، وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا، وَإِنِّي أَظُنُّ أَنَّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ، وَيَذْهَبِ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ، فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام "سالم" ان کے ساتھ رہتا تھا اور ان کی اہلیہ بھی اس گھر میں رہتی تھیں۔ ایک دفعہ یعنی بنت سہیل، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور عرض کی، سالم اب بالغ اور سمجھدار ہو گیا ہے۔ وہ ہمارے گھر میں آتا جاتا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ ابو حذیفہ کی ناگواری بھی ختم ہو جائے گی پھر وہ دوبارہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی، میں نے اسے دودھ پلایا تھا اور ابو حذیفہ کی ناگواری ختم ہو گئی۔

1084- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، - وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سہیل بن عمرو کی صاحبزادی سہلہ "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی، یا رسول اللہ! ابو حذیفہ کا آزاد کردہ

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ سَالِمًا - لِسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ - مَعَنَا فِي بَيْتِنَا. وَقَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ، وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ، قَالَ: أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ قَالَ: " فَمَكَثْتُ سَنَةً أَوْ قَرِيبًا مِنْهَا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَهِبْتُهُ ثُمَّ لَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهُ: لَقَدْ حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا مَا حَدَّثْتُهُ بَعْدُ، قَالَ: فَمَا هُوَ؟ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّي، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْنِيهِ"

غلام سالم ہمارے ساتھ رہتا رہا ہے اب وہ بالغ اور سمجھدار ہو گیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو یوں تم اس پر حرام ہو جاؤ گی۔ میں نے سنا تو الجھن کے سبب تقریباً ایک سال تک اسے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا۔ پھر میری ملاقات قاسم سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا آپ نے مجھے ایسی حدیث سنائی ہے جو میں نے کسی اور کو نہیں سنائی اور اس سے خوفزدہ رہا۔ انہوں نے دریافت کیا، کونسی؟ میں نے انہیں بتایا تو انہوں نے فرمایا۔ تم اسے میرے حوالے سے بیان کر سکتے ہو کیونکہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔

1085- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ، لِعَائِشَةَ، إِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْأَيْفَعُ، الَّذِي مَا أُحِبُّ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَمَا لَكِ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ؟ قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ، وَفِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ حَتَّى يَدْخُلَ عَلَيْكِ

سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: تمہارے ہاں ایک نوجوان لڑکا آتا ہے مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ وہ میرے ہاں بھی آئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا، کیا ہمارے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ نہیں ہے۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا ابو حذیفہ کی اہلیہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! سالم ہمارے ہاں آتا جاتا ہے وہ نوجوان ہے اور ابو حذیفہ کو اس سے ناگواری ہوتی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو تاکہ وہ تمہارے ہاں آجا سکے۔

1086- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ - وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ - قَالَا: حَدَّثَنَا

سیدہ زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سیدہ عائشہ

ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، تَقُولُ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، تَقُولُ لِعَائِشَةَ: وَاللهِ مَا تَطِيبُ نَفْسِي أَنْ يَرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنَى عَنِ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَتْ: لِمَ، قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَرْضِعِيهِ. فَقَالَتْ: إِنَّهُ ذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ: أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ، فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا، اللہ کی قسم! مجھے یہبات پسند نہیں ہے کہ مجھے کوئی ایسا لڑکا دیکھے جو دودھ پینے کی عمر گزار چکا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، کیوں؟ سلمہ بنت سہیل نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھی اور اس نے عرض کی، یا رسول اللہ! سالم کے آنے جانے کے سبب مجھے ابو حذیفہ کے چہرے میں ناگواری دکھائی دیتی ہیں تو نبی ﷺ نے اسے ہدایت فرمائی تم اسے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کی، اس کی تو داڑھی بھی آچکی ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اسے دودھ پلا دو۔ ابو حذیفہ کی ناگواری ختم ہو جائے گی بتاتی ہیں اللہ کی قسم! مجھے ابو حذیفہ کے چہرے پر پھر کچھ محسوس نہیں ہوا۔

1087- حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي، حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ، أَنَّ أُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَتْ تَقُولُ: " أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ أَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ، وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ: وَاللهِ مَا نَرَى هَذَا إِلَّا رُخْصَةً أَرْخَصَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَالِمٍ خَاصَّةً.

سیدہ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ان کی والدہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بتایا کرتی تھیں کہ نبی ﷺ کی تمام ازواج مطہرات نے اس طرح کی رضاعت سے کسی کے آنے جانے کو تسلیم نہیں کیا۔ ہم نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا، اللہ کی قسم! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف ایک رخصت تھی جو نبی ﷺ نے اسی کو سالم کے لئے بطور خاص عطا کی تھی۔ اس طرح کی رضاعت سے کوئی ہمارے ہاں نہیں آسکتا اور نہ ہی ہم یہ سمجھتی ہیں۔

1087- سنن نسائی: 3324، مسند احمد: 26702

فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ، وَلَا رَائِينَا"

1088- حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَعِنْدِي رَجُلٌ قَاعِدٌ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، قَالَتْ: فَقَالَ: انْظُرْنَ إِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَإِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ میرے پاس ایک صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ بات آپ کو ناگوار محسوس ہوئی میں نے آپ کے چہرے پہ خفگی دیکھ کر عرض کی، یارسول اللہ! یہ میرا رضاعی بھائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے رضاعی بھائیوں کی تحقیق کر لیا کرو۔ کیونکہ رضاعت بھوک کے سبب ہوتی ہے۔

1089- وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَا: جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ، بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَحْوَصِ كَمَعْنَى حَدِيثِهِ، غَيْرَ أَنَّهُمْ قَالُوا مِنَ الْمَهَاجَةِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1088- صحیح بخاری: 4814، سنن نسائی: 3312، سنن بیہقی: 15411

۱- بَابُ جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الِاسْتِبْرَاءِ، وَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ انْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ

استبراء کے بعد قیدی عورت کے ساتھ صحبت کرنا جائز ہے، اگر وہ عورت شادی شدہ تھی تو قیدی بننے کے سبب اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا

1090- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسَ، فَلَقُوا عَدُوًّا، فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ، وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا، فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ: {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24]، أَيْ: فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ ".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ حنین کے روز نبی ﷺ نے ایک لشکر "اوطاس" کی جانب روانہ فرمایا، ان کا دشمن سے سامنا ہوا۔ انہوں نے اس کے ساتھ جنگ کی اور اس پر غالب آ گئے۔ انہوں نے ان کے بہت سے لوگوں کو قیدی بنالیا۔ نبی ﷺ کے صحابہ نے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے اس لیے پرہیز کیا کیونکہ ان کے شوہر مشرک تھے۔ ان کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا ترجمہ کنزالایمان: اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں۔ (پ۵ النسآء آیت ۲۴) یعنی جب ان کی عدت گزر جائے تو وہ تمہارے لیے حلال ہو جائے گی۔

1091- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ، حَدَّثَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، حَدَّثَهُمْ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً، بِمَعْنَى

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے غزوہ حنین کے روز ایک سریہ روانہ فرمایا البتہ اس میں عدت گزر جانے کا ذکر نہیں ہے۔

1090- صحیح بخاری: 4068، مسند احمد: 19585، سنن بیہقی: 12707

حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ. وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ.

1092- وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1093- وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: " أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا، فَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ} [النساء: 24]".

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، مسلمانوں نے جنگ اوطاس کے روز کچھ عورتوں کو قیدی بنایا۔ جن کے شوہر تھے۔ وہ خوفزدہ ہوئے، یہ آیت نازل ہوئی ترجمہ کنزالایمان: اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آ جائیں۔ (پ ۵ النسآء آیت ۲۴)

1094- وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

2- بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ

بچہ بستر والے کی طرف منسوب ہوگا اور شبہات سے بچنا چاہیے

1095- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عبد بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے درمیان ایک بچے کے متعلق اختلاف ہوگیا۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض

1095- صحیح بخاری: 6369، سنن ترمذی: 1157، سنن ابن ماجہ: 2005، سنن داری: 2236، صحیح ابن حبان: 4104، مسند ابویعلیٰ: 5148، سنن دارقطنی: 16

زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ. فَقَالَ سَعْدٌ: هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ. انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ. وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ. وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ. فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ. فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ. الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ. قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ. وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ: قَوْلَهُ: يَا عَبْدُ.

کی، یا رسول اللہ! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابو وقاص کا بیٹا ہے جس نے میرے سامنے یہ حلف اٹھایا تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے آپ اس کی، اس کے ساتھ مشابہت ملاحظہ کریں۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے جو میرے باپ کے بستر پر کنیز کے ہاں پیدا ہوا تھا۔ نبی ﷺ نے اس بچے کا جائزہ لیا تو وہ واضح طور پر عتبہ کے ساتھ مشابہت رکھتا تھا تو آپ نے فرمایا: اے عبد! یہ تمہارا ہے بچہ بستر والے کا ہوتا ہے اور زنا کرنے والے کو رسوائی ملتی ہے۔ نبی ﷺ نے حکم دیا اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کیا کرو۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، اس کے بعد اس لڑکے نے کبھی سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نہیں دیکھا۔

1096- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ. وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ. قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ. بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. غَيْرَ أَنَّ مَعْمَرًا. وَابْنَ عُيَيْنَةَ. فِي حَدِيثِهِمَا الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ. وَلَمْ يَذْكُرَا: وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں صرف یہ الفاظ مذکور ہیں کہ بچہ بستر سے منسوب ہوتا ہے یہ مذکور نہیں ہے کہ زنا کرنے والے کو رسوائی ملتی ہے۔

1097- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ. وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ. قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ. عَنِ الزُّهْرِيِّ. عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ. وَأَبِي سَلَمَةَ. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، بچہ بستر سے منسوب ہوتا ہے یہ مذکور نہیں ہے کہ زنا کرنے والے کو رسوائی ملتی ہے۔

1097- صحیح بخاری:6369، سنن نسائی:3482، سنن داری:2236، صحیح ابن حبان:4104، مسند ابو یعلیٰ:5148، سنن دارقطنی:10

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ.

1098- وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَمَّا ابْنُ مَنْصُورٍ، فَقَالَ: عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَمَّا عَبْدُ الْأَعْلَى، فَقَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. أَوْ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ زُهَيْرٌ: عَنْ سَعِيدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ. أَحَدُهُمَا - أَوْ كِلَاهُمَا - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَقَالَ عَمْرٌو: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ، أَوْ أَبِي سَلَمَةَ، وَمَرَّةً عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

3-بَابُ الْعَمَلِ بِإِلْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ

1099- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، ح وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا، تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: " أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَقَالَ: إِنَّ بَعْضَ هَذِهِ الْأَقْدَامِ لَمِنْ

قیافہ شناسی سے بچے کے نسب بتانا

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو بہت مسرور تھے اور آپ کا چہرہ انور چمک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہوا؟ ابھی کچھ دیر قبل ایک قیافہ شناس نے زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا ہے۔ ان دونوں پاؤں والوں میں سے ایک دوسرے کی اولاد ہے۔

1099- صحیح بخاری: 3362، سنن ترمذی: 2129، مسند احمد: 24570، سنن بیہقی: 21042، سنن دار قطنی: 129

بَعْضٍ"

1100- وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا. فَقَالَ: "يَا عَائِشَةُ، أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ، فَرَأَى أُسَامَةَ وَزَيْدًا، وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا. وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا. فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ"

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے آپ بہت خوش تھے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا تمہیں معلوم نہیں! مجزز مدلجی کا ایک قیافہ شناس میرے پاس آیا۔ اس نے اسامہ اور اس کے والد زید کو دیکھا۔ وہ دونوں چادر اپنے سروں پر چادر اوڑھ کر لیٹے ہوئے تھے لیکن ان کے پاؤں باہر تھے تو اس قیافہ شناس نے کہا ان دونوں پاؤں والوں میں سے ایک دوسرے کی اولاد ہے۔

1101- وَحَدَّثَنَاهُ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، فَسُرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْجَبَهُ، وَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ".

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک قیافہ شناس آیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود تھے۔ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور زید بن حارثہ لیٹے ہوئے تھے ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے وہ قیافہ شناس کہنے لگا ان دونوں پاؤں والوں میں سے ایک دوسرے کی اولاد ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس بات سے بہت مسرور ہوئے اور آپ کو یہ بات اچھی لگی آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی اس کے متعلق فرمایا۔

1102- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ. وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ: وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

4- بَابُ قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ، وَالثَّيِّبُ مِنْ إِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عُقْبَ الزِّفَافِ

اگر بیوی کنواری ہو اور اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو شادی کی رات کے بعد شوہر کو کتنے روز مزید اس کے ساتھ رہنا چاہیے

1103- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا، وَقَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، جب نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی تو ان کے ہاں تین دن قیام فرمایا اور فرمایا اپنے شوہر کی نظر میں تمہاری حیثیت کم نہیں ہوئی۔ اگر تم چاہو تو میں سات دن تمہارے ساتھ رہوں لیکن اگر میں سات دن تک تمہارے ساتھ رہا تو اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ بھی سات سات دن رہوں گا۔

1104- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، وَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ، قَالَ لَهَا: لَيْسَ بِكِ عَلَى أَهْلِكِ هَوَانٌ، إِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ، وَإِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ، ثُمَّ دُرْتُ. قَالَتْ: ثَلِّثْ

ابو بکر بن عبداللہ الرحمٰن بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی تو اگلے روز ان سے کہا۔ اپنے شوہر کی نظر میں تمہاری حیثیت کم نہی ہوئی۔ اگر تم چاہو تو میں سات دن تک تمہارے ساتھ رہوں اور اگر چاہو تو تین دن تک تمہارے ساتھ رہوں اور پھر دورہ کروں تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی، آپ تین دن قیام فرما رہیے۔

1105- وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي

ابو بکر بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں، جب نبی ﷺ نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ شادی کی اور ان کے ہاں رہے تو جب آپ وہاں سے

1103- سنن ابوداؤد:2122' موطا امام مالک:1102' مسند احمد:26665' سنن بیہقی:14533' معجم الکبیر:506

بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تَزَوَّجَ أُمَّ سَلَمَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا، فَأَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَخَذَتْ بِثَوْبِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ، وَحَاسَبْتُكِ بِهِ، لِلْبِكْرِ سَبْعٌ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ.

تشریف لے جانے لگے تو انہوں نے آپ کا دامن تھام لیا تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں اضافہ کر دیتا ہوں اور پھر اسی کے مطابق تمہاری باری آئے گی۔ کنواری دلہن کے پاس سات روز اور بیوہ یا طلاق یافتہ کے ساتھ تین روز رہنا چاہیے۔

1106- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1107- حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، ذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا، وَذَكَرَ أَشْيَاءَ هَذَا فِيهِ، قَالَ: إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ لَكِ، وَأُسَبِّعَ لِنِسَائِي، وَإِنْ سَبَّعْتُ لَكِ، سَبَّعْتُ لِنِسَائِي

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے ساتھ نبی ﷺ کی شادی کا تذکرہ کیا تو اس میں دوسری باتوں کے ساتھ یہ بات بھی بیان کی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم چاہو تو میں (لگاتار) سات روز تمہارے ساتھ رہوں اور سات روز اپنی دوسری بیویوں کے ساتھ رہوں۔ اگر میں تمہارے ساتھ سات دن رہوں گا تو دوسری بیویوں کے ساتھ بھی سات، سات دن رہوں گا۔

1108- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ، أَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ، أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا . قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ قُلْتُ إِنَّهُ رَفَعَهُ لَصَدَقْتُ، وَلَكِنَّهُ قَالَ: السُّنَّةُ كَذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جب کوئی شخص کسی ثیبہ بیوی کی موجودگی میں کسی کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ سات دن متواتر رہے اور اگر کسی کنواری کی موجودگی میں کسی ثیبہ کے ساتھ شادی کرے تو اس کے ساتھ تین دن رہے۔ خالد کہتے ہیں اگر میں کہوں کہ یہ حدیث مرفوع ہے تو بات درست ہوگی۔ انہوں نے یہ کہا تھا، ایسا کرنا سنت ہے۔

1108- صحیح بخاری:4915' سنن ترمذی:1139' سنن بیہقی:14538' سنن دارقطنی:139

1109- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُقِيمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ: وَلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، کنواری کے ساتھ سات دن رہنا سنت ہے۔ خالد کہتے ہیں۔ اگر میں چاہوں تو یہ کہہ سکتا ہوں، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات مرفوع حدیث کے طور پر بیان کی ہے۔

5- بَابُ الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ، وَبَيَانِ أَنَّ السُّنَّةَ أَنْ تَكُونَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

بیویوں کے درمیان تقسیم اور اس بات کا بیان کہ سنت یہ ہے ہر بیوی کے ہاں ایک روز اور ایک رہا جائے

1110- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: "كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعُ نِسْوَةٍ، فَكَانَ إِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ، لَا يَنْتَهِي إِلَى الْمَرْأَةِ الْأُولَى إِلَّا فِي تِسْعٍ، فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي بَيْتِ الَّتِي يَأْتِيهَا، فَكَانَ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَجَاءَتْ زَيْنَبُ، فَمَدَّ يَدَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ: هَذِهِ زَيْنَبُ، فَكَفَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ، فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَخَبَتَا، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى ذَلِكَ، فَسَمِعَ أَصْوَاتَهُمَا، فَقَالَ: اخْرُجْ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ، وَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: الْآنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ، فَيَجِيءُ أَبُو بَكْرٍ فَيَفْعَلُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کی "نو" ازواجِ مطہرات تھیں۔ آپ نے ان کے درمیان یوں تقسیم فرمائی تھی، آپ "نو" روز بعد پہلے والی زوجہ محترمہ کے ہاں قیام فرماتے تھے۔ البتہ آپ کی ازواجِ مطہرات روزانہ رات کے وقت اس گھر میں اکٹھی ہوتی تھیں۔ جہاں آپ نے قیام فرمانا ہوتا تھا۔ ایک دفعہ آپ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں آئیں۔ آپ نے اپنا دست مبارک ان کی جانب بڑھایا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یہ زینب ہیں دونوں خواتین کے درمیان بحث ہوئی اور ان کی آوازیں بلند ہوگئیں۔ اسی اثناء نماز کا وقت ہوگیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں سے گزرے۔ انہوں نے دونوں خواتین کی آوازیں سنی تو عرض کی، یا رسول اللہ! آپ نماز کیلئے تشریف لے

1110- صحیح بخاری:1354' مسند احمد:24943' مستدرک للحاکم:6776' مسند ابویعلیٰ:7430

بِي وَيَفْعَلُ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ. أَتَاهَا أَبُو بَكْرٍ. فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيدًا. وَقَالَ: أَتَصْنَعِينَ هَذَا"

آئیں اور ان منہ پر مٹی ڈالیں۔ نبی ﷺ تشریف لے گئے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اب جب نبی ﷺ نماز پڑھ کر تشریف لائیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آئیں گے اور وہ مجھے ڈانٹیں گے جب نبی ﷺ نماز سے فارغ ہو گئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور انہیں شدید سرزنش کی اور فرمایا، کیا تم ایسا کرتی ہو؟

6-بَابُ جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضُرَّتِهَا

اپنے حصے کی باری اپنی سوکن کو دینا جائز ہے

1111- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ امْرَأَةً أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَكُونَ فِي مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، مِنِ امْرَأَةٍ فِيهَا حِدَّةٌ. قَالَتْ: فَلَمَّا كَبِرَتْ، جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِي مِنْكَ لِعَائِشَةَ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ يَوْمَيْنِ، يَوْمَهَا وَيَوْمَ سَوْدَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے سب سے زیادہ سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پسند تھیں اور میری یہ تمنا تھی کہ کاش! ان کی جگہ میں ہوتی۔ ان کا مزاج کچھ سخت تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جب وہ بوڑھی ہوگئی تو نبی ﷺ کی اپنے ہاں تشریف آوری کا روز انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کر دیا اور عرض کی، یارسول اللہ! میں اپنے حصے کا روز عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیتی ہوں، نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں دو روز قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخصوص دن اور دوسرا سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مخصوص دن۔

1112- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ،

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ میرے بعد نبی ﷺ نے

1111- صحیح بخاری:4914، سنن نسائی:3197، مسند احمد:24440، سنن بیہقی:13211، معجم الکبیر:83

حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، ح وحَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ، وَزَادَ فِي حَدِيثِ شَرِيكٍ، قَالَتْ: وَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِي

سب سے پہلے انہی (سیدہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے ساتھ شادی کی۔

1113- حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: " كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّاتِي وَهَبْنَ أَنْفُسَهُنَّ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَقُولُ: وَتَهَبُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ} [الأحزاب: 51] " قَالَتْ: قُلْتُ: وَاللهِ، مَا أَرَى رَبَّكَ إِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں، پہلے مجھے ان عورتوں پر بہت غصہ آتا تھا جو خود کو نبی ﷺ کے نکاح میں دینے کیلئے پیش کردیتی تھیں۔ میں کہا کرتی تھی کہ کیا کوئی عورت اپنے آپ کو بھی پیش کرسکتی ہے؟ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کردیا تھا اسے تمہارا جی چاہے۔ (پ ۲۲، الاحزاب آیت ۵۱) سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کی قسم! میں نے یہ بات دیکھی ہے کہ آپ کا رب آپ کی خواہش بہت جلد پوری فرما دیتا ہے۔

1114- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: " أَمَا تَسْتَحِي امْرَأَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ، حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ} [الأحزاب: 51] ". فَقُلْتُ: إِنَّ رَبَّكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں، پہلے وہ کہا کرتی تھیں کہ اس عورت کو حیا نہیں آتی جو اپنے آپ کو مرد کے ساتھ شادی کیلئے پیش کردیتی ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ترجمہ کنزالایمان: پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جسے چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو۔ (پ ۲۲ الاحزاب آیت ۵۱) تو میں نے عرض کی: بے

1113- صحیح بخاری: 4510، سنن نسائی: 3199، صحیح ابن حبان: 6367، سنن بیہقی: 13132

لَيُسَارِعُ لَكَ فِي هَوَاكَ

شک آپ کا رب آپ کی خواہش بڑی جلدی پوری فرماتا ہے۔

1115- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، قَالَ: حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَذِهِ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا، فَلَا تُزَعْزِعُوا، وَلَا تُزَلْزِلُوا، وَارْفُقُوا، فَإِنَّهُ كَانَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعٌ، فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ، وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ . قَالَ عَطَاءٌ: " الَّتِي لَا يَقْسِمُ لَهَا: صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ ".

عطاء کہتے ہیں "شرف" کے مقام پر نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ شریک ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا یہ نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں۔ جب تم ان کی میت اٹھاؤ تو اسے زیادہ نہ ہلانا اور جھٹکے نہ دینا بلکہ آرام سے اٹھانا، نبی ﷺ کی "نو" ازواج تھیں جس میں سے آٹھ کی آپ نے باری مقرر فرمائی تھی اور ایک زوجہ محترمہ کی کوئی باری مقرر نہیں فرمائی۔ عطاء کہتے ہیں، نبی ﷺ نے جن کی باری مقرر نہیں فرمائی تھی وہ سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

1116- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ، قَالَ عَطَاءٌ: كَانَتْ آخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں عطاء کے یہ الفاظ زائد ہیں۔ عطاء کہتے ہیں سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے، مدینہ منورہ میں تمام ازواج مطہرات کے بعد وصال فرمایا۔

7- بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّينِ

دین دار عورت کے ساتھ شادی کرنا مستحب ہے

1117- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، کسی بھی عورت کے ساتھ چار وجوہات کے سبب شادی کی جاسکتی ہے۔ اس کے مال کے سبب، اس کے خاندان کے سبب، اس کی خوبصورتی کے

1115- صحیح بخاری:4780، مسند احمد:2044، مسند ابویعلیٰ:7430

1117- صحیح بخاری:4802، سنن ترمذی:1086، سنن ابن ماجہ:1858، مسند احمد:9517، مستدرک للحاکم:2680، مسند ابویعلیٰ:1012

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَلِحَسَبِهَا، وَلِجَمَالِهَا، وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ "

سبب اور اس کے دین کے سبب، تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دین دار عورت کی کوشش کرو۔

8- بَابُ اسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

کنواری لڑکی کے ساتھ شادی کرنا مستحب ہے

1118- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَقِيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرٌ، أَمْ ثَيِّبٌ؟ قُلْتُ: ثَيِّبٌ، قَالَ: فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ، قَالَ: فَذَاكَ إِذَنْ، إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا، وَمَالِهَا، وَجَمَالِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں، میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی۔ جب میری ملاقات نبی ﷺ سے ہوئی تو آپ نے دریافت فرمایا، اے جابر! تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے فرمایا: کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا: تم نے کسی کنوری لڑکی کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی؟ تاکہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ میں نے عرض کی، یارسول اللہ! میری بہنیں بھی ہیں۔ مجھے یہ خدشہ تھا کہ یہ میرے اور ان کے درمیان آجاتی تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر ٹھیک ہے کسی عورت کے ساتھ اس کے دین یا اس کے مال یا اس کی خوبصورتی کے سبب شادی کی جاتی ہے۔ تمہارے ہاتھ خاک آلود ہوں تم دیندار عورت کو ترجیح دو۔

1119- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ تَزَوَّجْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: أَبِكْرًا، أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کرلی تو نبی ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا۔ وہ کنواری تھی یا بیوہ؟ میں نے عرض کی بیوہ۔ آپ

فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْعَذَارَى، وَلِعَابِهَا . قَالَ شُعْبَةُ: فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ. فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ. وَإِنَّمَا قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ

نے دریافت کیا تم نے کنواری لڑکی اور اس سے کھیلنے کے متعلق کیوں نہ سوچا۔ (راوی) شعبہ کہتے ہیں۔ میں نے عمرو بن دینار کو اس کے متعلق بتایا میں نے یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے، لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔

1120- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ قَالَ سَبْعَ - فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً ثَيِّبًا، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا جَابِرُ، تَزَوَّجْتَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَبِكْرٌ، أَمْ ثَيِّبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُولَ اللهِ. قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ . أَوْ قَالَ: تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ . قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عَبْدَ اللهِ هَلَكَ، وَتَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ - أَوْ سَبْعَ -، وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ آتِيَهُنَّ أَوْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَجِيءَ بِامْرَأَةٍ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، وَتُصْلِحُهُنَّ. قَالَ: فَبَارَكَ اللهُ لَكَ أَوْ قَالَ لِي خَيْرًا. وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الرَّبِيعِ: تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ، وَتُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ.

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوگیا۔ ان کی نو یا شاید سات بیٹیاں تھیں۔ میں نے ایک بیوہ کے ساتھ شادی کرلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا، اے جابر! تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا۔ کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ! بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے دریافت فرمایا، لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ تم اس کے ساتھ ہنستے اور وہ تمہارے ساتھ ہنستی۔ میں نے عرض کی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوگیا ہے اور ان کی نو بیٹیاں ہیں۔ مجھے یہ مناسب نہیں لگا کہ میں ان کی ہم عمر لڑکی ان کے ہاں لے آؤں۔ میں نے چاہا کہ میں ایسی عورت بیاہ کر لاؤں جو ان کی نگران ہو اور ان کا خیال رکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا دی۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دعائے خیر دی۔ ایک روایت میں الفاظ کچھ مختلف ہیں۔

1121- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں،

سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ، قَالَ: أَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا، اے جابر! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ وہ عورت ان کا خیال رکھے اور ان کے بال وغیرہ سنوارے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے ٹھیک کیا۔

1122- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَلَمَّا أَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلَى بَعِيرٍ لِي قَطُوفٍ، فَلَحِقَنِي رَاكِبٌ خَلْفِي، فَنَخَسَ بَعِيرِي بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ، فَانْطَلَقَ بَعِيرِي كَأَجْوَدِ مَا أَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْإِبِلِ، فَالْتَفَتُّ، فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، فَقَالَ: أَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا، أَمْ ثَيِّبًا؟ قَالَ: قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ، فَقَالَ: أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا - أَيْ عِشَاءً - كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ، وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ قَالَ: وَقَالَ: إِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوے میں شریک ہوئے جب ہم واپس آرہے تھے۔ تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانا چاہ رہا تھا۔ میرے پیچھے سے ایک سوار آیا اس نے میرے اونٹ کو اپنی چھڑی ماری۔ پھر تو وہ اونٹ اتنی تیز چلا کہ تم نے کسی اونٹ کو اتنا تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا۔ میں نے توجہ کی تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، اے جابر! تمہیں جلدی کس بات کی ہے؟ میں نے عرض کی، میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم نے کنواری کے ساتھ شادی کی ہے یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے دریافت فرمایا: لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ کہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب ہم مدینہ منورہ آئے اور اپنے گھروں میں جانے لگے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات آنے تک رک جاؤ تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت نے کنگھی کرنی ہو تو کر لے اور جس نے بال صاف کرنے ہوں وہ کر لے۔ جب تم (جاؤ) تو سمجھداری سے کام لینا۔

1123- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيَّ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي، فَأَتَى عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لِي: يَا جَابِرُ. قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ قُلْتُ: أَبْطَأَ بِي جَمَلِي، وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ: ارْكَبْ ، فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَتَزَوَّجْتَ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَبِكْرًا، أَمْ ثَيِّبًا؟ فَقُلْتُ: بَلْ ثَيِّبٌ، قَالَ: فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ، فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ، وَتَمْشُطُهُنَّ، وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ، ثُمَّ قَالَ: أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ، فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: الْآنَ حِينَ قَدِمْتَ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَدَعْ جَمَلَكَ، وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لِي أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا وَلَّيْتُ، قَالَ: ادْعُ لِي

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کیلئے گیا۔ میرا اونٹ آہستہ چل رہا تھا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے آواز دی۔ میں نے عرض کی، حاضر ہوں! آپ نے دریافت فرمایا، کیا ہوا؟ میں نے عرض کی، میرا اونٹ آہستہ چل رہا ہے اور میں تھک گیا ہوں اور پیچھے رہ گیا ہوں۔ آپ نیچے تشریف لائے اور آپ نے اپنی ڈھال سے اسے مارا اور حکم دیا اب سوار ہو، میں سوار ہوا تو میں نے دیکھا کہ میں اسے نبی ﷺ سے آگے نکلنے سے روک رہا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم نے شادی کرلی ہے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا کنواری کے ساتھ یا بیوہ کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے فرمایا تم نے کسی لڑکی کے ساتھ کیوں نہیں کی؟ تاکہ تم اس کے ساتھ کھیلتے اور وہ تمہارے ساتھ کھیلتی۔ میں نے عرض کی، میری کچھ بہنیں ہیں۔ اس لیے میری خواہش تھی کہ میں کسی ایسی عورت کے ساتھ شادی کروں جو ان کا خیال رکھے اور ان کے بال وغیرہ سنوارے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اب تم جا رہے ہو۔ واپس جا کر سمجھداری دکھانا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اپنا اونٹ بیچو گے؟ میں نے عرض کی جی ہاں! نبی ﷺ نے وہ مجھ سے ایک اوقیہ کے عوض میں خرید لیا۔ نبی ﷺ پہنچ گئے اور میں اگلے روز پہنچا میں مسجد میں آیا تو آپ مسجد کے دروازے پر کھڑے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا، کیا تم اب پہنچے ہو میں نے عرض کی، جی

جَابِرًا . فَدُعِيتُ. فَقُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ. فَقَالَ: خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ

ہاں! آپ نے فرمایا اونٹ چھوڑو! اور اندر جا کر دو نفل پڑھ لو۔ میں اندر گیا اور نماز پڑھی جب واپس آیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ تول کر دیدیں۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرے لیے وزن کیا تو بھاری تھا۔ پھر میں چل پڑا۔ ابھی میں مڑا ہی تھا کہ آپ نے حکم دیا، جابر کو میرے پاس بلا کر لاؤ! مجھے بلایا گیا تو میں نے سوچا اب آپ وہ اونٹ مجھے واپس کر دیں گے اور مجھے یہ بات پسند نہیں تھی لیکن آپ نے حکم دیا تم اپنا اونٹ لے لو اور قیمت بھی تمہاری ہوئی۔

1124 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: كُنَّا فِي مَسِيرٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ، إِنَّمَا هُوَ فِي أُخْرَيَاتِ النَّاسِ، قَالَ: فَضَرَبَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَوْ قَالَ: نَخَسَهُ، أُرَاهُ قَالَ: بِشَيْءٍ كَانَ مَعَهُ - قَالَ: فَجَعَلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِي، حَتَّى إِنِّي لَأَكُفُّهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا، وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: هُوَ لَكَ، يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: وَقَالَ لِي: أَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ أَبِيكَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ثَيِّبًا، أَمْ بِكْرًا؟ قَالَ: قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے۔ میں جس اونٹ پر سوار تھا۔ وہ سب سے پیچھے تھا نبی ﷺ نے اسے مارا تو وہ سب سے آگے نکل گیا۔ حتیٰ کہ میں نے اسے مشکل سے روکا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم اتنی رقم کے عوض میں۔ یہ ہمیں فروخت کر دو گے؟ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے۔ میں نے عرض کی، یہ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا، کیا تم نے اپنے والد کے بعد شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، بیوہ کے ساتھ یا کنواری کے ساتھ؟ میں نے عرض کی، بیوہ کے ساتھ۔ آپ نے دریافت فرمایا، تم نے کسی کنواری کے ساتھ شادی کیوں نہیں کی تاکہ وہ تمہارے ساتھ ہنستی اور تم اس کے ساتھ ہنستے۔ وہ تمہارے ساتھ کھیلتی اور تم اس کے ساتھ کھیلتے۔ ابونضرہ کہتے ہیں: مسلمانوں کا تکیہ کلام یہی ہوا کرتا تھا کہ تم

وَتُضَاحِكُهَا، وَتُلَاعِبُكَ وَتُلَاعِبُهَا . قَالَ أَبُو نَضْرَةَ: فَكَانَتْ كَلِمَةٌ يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ

ایسا ایسا کرلو اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا۔

9- بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

خواتین کے متعلق نصیحت

1125- حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَنْ تَسْتَقِيمَ لَكَ عَلَى طَرِيقَةٍ، فَإِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا، كَسَرْتَهَا وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس لیے وہ اپنی مخصوص حالت سے سیدھی نہیں ہوگی۔ اگر تم اس کی اس کجی سمیت اس سے نفع اٹھا سکتے ہو تو اٹھالو لیکن اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے۔ اسے توڑنے کا مطلب اسے طلاق دینا ہے۔

1126- وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَإِذَا شَهِدَ أَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ أَوْ لِيَسْكُتْ، وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ، فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ أَعْلَاهُ، إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهُ كَسَرْتَهُ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ، اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو جب وہ کوئی چیز دیکھے تو اچھی بات کرے یا پھر خاموش رہے۔ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت پر عمل کرو کیونکہ عورت کو پسلی سے پیدا کیا گیا ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ ٹیڑھا حصہ اس کا اوپر والا حصہ ہوتا ہے جسے اگر تم سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھا رہے گا۔ عورتوں کے لئے اس نصیحت پر عمل کرو۔

1127- وحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی مومن مرد کسی مومن عورت سے نفرت نہ کرے کیونکہ اگر اسے اس عورت کی کوئی ایک بات پسند نہیں آئے گی تو کوئی دوسری پسند

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً، إِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا آخَرَ أَوْ قَالَ: غَيْرَهُ.

آجائے گی۔

1128- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1129- حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا يُونُسَ، مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، اگر ''حوا'' نہ ہوتیں، تو کوئی عورت کبھی بھی اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کرتی۔

1130- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، قَالَ: هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ، وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَّاءُ لَمْ تَخُنْ أُنْثَى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

ہمام بن منبہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جو احادیث سنائی تھیں ان میں آپ کا ایک یہ ارشاد بھی ہے: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور گوشت خراب نہ ہوتا اور اگر ''حوا'' نہ ہوتیں تو کوئی عورت کبھی بھی اپنے شوہر کے ساتھ خیانت نہ کرتی۔

1131- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنَا حَيْوَةُ، أَخْبَرَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبُلِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد روایت کرتے ہیں، دنیا مال و متاع ہے اور دنیا کی سب سے بہتر متاع نیک عورت ہے۔

1131- سنن نسائی:3232، مسند احمد:6567، سنن بیہقی:13246

عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: »الدُّنْيَا مَتَاعٌ، وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ«

1132- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ، إِذَا ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا، وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَفِيهَا عِوَجٌ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: عورت پسلی کی مانند ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ دو گے اور اگر اسے اس کے حال پر چھوڑ دو گے تو اس سے نفع حاصل کرتے رہو گے۔ اگرچہ اس میں کجی موجود رہے۔

1133- وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، مِثْلَهُ سَوَاءً

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

كِتَابُ اللِّعَانِ

لعان کا بیان

1134- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ، جَاءَ إِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ لَهُ: أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ، فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؟ فَسَلْ لِي عَنْ ذَلِكَ يَا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: عویمر عجلانی، عاصم بن عدی انصاری کے پاس آئے اور ان سے کہا، اے عاصم! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اس طرح تو لوگ اسے قتل کر دیں گے تو پھر وہ شخص کیا کرے اے عاصم! آپ میرے لیے، یہ

1132- صحیح بخاری:3153، سنن دارمی:2221، صحیح ابن حبان:4178، سنن بیہقی:14499

1133- مسند احمد:8345، مسند ابویعلیٰ:6418

1134- صحیح بخاری:4469، سنن نسائی:3466، مؤطا امام مالک:1416، صحیح ابن حبان:4284، مسند ابویعلیٰ:5772

عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، حَتَّى كَبُرَ عَلَى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلَى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ، فَقَالَ: يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ: لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ، قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا؛ قَالَ عُوَيْمِرٌ: وَاللهِ، لَا أَنْتَهِي حَتَّى أَسْأَلَهُ عَنْهَا. فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتَّى أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ؛ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ؛ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »قَدْ نَزَلَ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ، فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا« . قَالَ سَهْلٌ: فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَلَمَّا فَرَغَا، قَالَ عُوَيْمِرٌ: كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ أَمْسَكْتُهَا، فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: »فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ«.

سوال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کریں! حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی سوال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سوال سے ناراضی کا اظہار فرمایا۔ جس سے حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بہت صدمہ ہوا، جب عاصم اپنے گھر واپس آئے تو عویمر ان کے پاس آئے اور عرض کی، اے عاصم! نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں کیا جواب ارشاد فرمایا؟ عاصم نے عویمر سے کہا: آپ کے لیے اچھی خبر نہیں ہے۔ کیونکہ میں نے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کے متعلق عرض کی تو آپ نے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ عویمر نے کہا، اللہ کی قسم! اب میں خود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سوال عرض کروں گا۔ پھر عویمر لوگوں کی موجودگی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کے خیال میں، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ تاکہ لوگ اسے بھی قتل کر دیں؟ یا پھر کیا کرے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور تمہاری بیوی کے متعلق حکم نازل ہوگیا ہے۔ تم جاؤ! اور اسے لے آؤ! حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں پھر ان دونوں نے لعان کیا میں بھی اس وقت، لوگوں کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب وہ دونوں فارغ ہوئے تو عویمر نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میں اس عورت کو اب بھی اپنے ساتھ رہنے دوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ میں نے اس پر جھوٹا الزام لگایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ ارشاد فرمانے سے پہلے ہی انہوں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں۔ ابن شہاب

کہتے ہیں ان کے بعد لعان کرنے والوں نے یہی طریقہ اپنالیا۔

1135- وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ عُوَيْمِرًا الْأَنْصَارِيَّ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ أَتَى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ، وَأَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ: وَكَانَ فِرَاقُهُ إِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَزَادَ فِيهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ حَامِلًا، فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ، ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ أَنَّهُ يَرِثُهَا وَتَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللهُ لَهَا.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے عویمر انصاری، عاصم بن عدی کے پاس آئے جس میں ابن شہاب کا یہ بیان بھی ہے ان کا اپنی بیوی سے علیحدہ ہو جانا بعد میں لعان کرنے والوں کا معمول بن گیا۔ اس میں یہ بات بھی زائد ہے کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں وہ خاتون حاملہ تھی اور اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی نسبت سے بلایا جاتا تھا اس کے بعد یہ معمول بھی بن گیا ایسا بچہ اپنی ماں کا وارث ہوتا ہے یا اس کی ماں اس کی وارث ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جو حصہ مقرر کیا تھا۔

1136- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهِمَا، عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَخِي بَنِي سَاعِدَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَزَادَ فِيهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ، وَأَنَا شَاهِدٌ، وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ: فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ذَاكُمُ التَّفْرِيقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ، جن کا تعلق بنو ساعدہ سے ہے، بیان کرتے ہیں، کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پائے ان دونوں نے مسجد میں لعان کیا۔ میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ اس روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ہدایت کرنے سے قبل ہی عویمر نے اس خاتون کو تین طلاقیں دیدیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اس عورت سے علیحدگی کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو لعان کرنے والوں کے درمیان اسی طرح تفریق ہوگی۔

1137- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمْرَةِ مُصْعَبٍ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، فَمَضَيْتُ إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ بِمَكَّةَ، فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ: اسْتَأْذِنْ لِي، قَالَ: إِنَّهُ قَائِلٌ، فَسَمِعَ صَوْتِي، قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ادْخُلْ، فَوَاللهِ، مَا جَاءَ بِكَ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا حَاجَةٌ، فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيفٌ، قُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: سُبْحَانَ اللهِ، نَعَمْ، إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ أَنْ لَوْ وَجَدَ أَحَدُنَا امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ، كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ؟ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ، قَالَ: فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَاهُ، فَقَالَ: "إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيتُ بِهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ: {وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ} النور: 6] فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ، وَوَعَظَهُ، وَذَكَّرَهُ، وَأَخْبَرَهُ: أَنَّ

سعید بن جبیر فرماتے ہیں، جب معصب گورنر تھا تو مجھ سے لعان کرنے والوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان علیحدگی کرادی جائے گی؟ تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں، مکہ میں، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر گیا اور خادم سے کہا، میرے لیے اجازت طلب کرو۔ اس نے جواب دیا وہ آرام کر رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سن لی تھی، دریافت فرمایا، ابن جبیر؟ میں نے کہا، جی ہاں! فرمایا، اندر آجاؤ! تم اس وقت کسی ضروری کام سے ہی آئے ہوگے۔ میں اندر آیا تو وہ کھجور کی چھال والے تکیے سے ٹیک لگا کر، ایک کمبل پر لیٹے ہوئے تھے، میں نے عرض کی، اے عبدالرحمٰن! دولعان کرنے والوں کے درمیان کیا تفریق کردی جائے گی؟ انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں۔ اس کے متعلق سب سے پہلے فلاں شخص نے سوال کرتے ہوئے عرض کی تھی، یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں اگر ہم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو کوئی فحش کام کرتے ہوئے پائے تو وہ کیا کرے، اگر وہ بات کرتا ہے تو یہ بہت بڑا الزام ہوگا اور اگر وہ خاموش رہے تو اتنی بڑی پر خاموش رہے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں فرمایا۔ بعد میں وہ شخص پھر آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی، میں نے آپ سے جو سوال کیا اس میں، میں خود مبتلا ہوں

1137- صحیح بخاری: 5007، سنن ترمذی: 1202، سنن ابن ماجہ: 2069، سنن دارمی: 2232، صحیح ابن حبان: 4286، مسند ابو یعلیٰ: 5656، سنن دارقطنی: 119

عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. قَالَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا. ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا، وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ. قَالَتْ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ. فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ، فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ، فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ، وَالْخَامِسَةُ أَنَّ غَضَبَ اللهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا.

اس وقت اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی آیات نازل کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیات اس شخص کو پڑھ کر سنائیں اسے نصیحت فرمائی، اسے سمجھایا اور اسے بتایا کہ دنیا کا عذاب، آخرت کے عذاب، آخرت کے عذاب کے مقابلے میں نہایت ہلکا ہے، اس نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے اس عورت پر جھوٹا الزام نہیں لگایا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو بلایا اسے نصیحت کی، اسے سمجھایا اور یہ بتایا کہ دنیا کا عذاب، آخرت کے عذاب کے مقابلے میں نہایت ہلکا ہے۔ اس عورت نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے وہ جھوٹ بول رہا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے مرد سے یہ اقرار کروایا اس نے اللہ کی چار مرتبہ یہ گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور پانچویں دفعہ یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹ بول رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر لعنت کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے یہ اقرار کروایا اس عورت نے اللہ کی چار دفعہ یہ گواہی دی کہ وہ شخص جھوٹ رہا ہے اور پانچویں دفعہ یہ کہا کہ اگر وہ شخص سچ کہہ رہا تو اللہ تعالیٰ اس عورت پر غضب نازل کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان تفریق فرما دی۔

1138- وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَمْ أَدْرِ مَا أَقُولُ فَأَتَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ

سعید بن جبیر فرماتے ہیں، مصعب بن زبیر کے زمانے میں مجھ سے لعان کرنے والے کے متعلق پوچھا گیا تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں حضرت عبداللہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، آپ کے خیال میں لعان کرنے والے کے

عُمَرَ، فَقُلْتُ: أَرَأَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ

درمیان تفریق کروادی اجائے گی اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔

1139- وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى، قَالَ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ: »حِسَابُكُمَا عَلَى اللهِ، أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ، لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا« . قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، مَالِي، قَالَ: »لَا مَالَ لَكَ، إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا، وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا« . قَالَ زُهَيْرٌ فِي رِوَايَتِهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے لعان کرنے والے سے کہا تھا کہ تم دونوں کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے اب تم اس عورت کیساتھ نہیں رہ سکتے۔ اس نے عرض کی، یارسول اللہ! میرا مال تو آپ نے فرمایا تمہیں وہ رقم نہیں مل سکتی کیونکہ اگر اب تم سچ کہہ رہے ہو تو وہ (رقم) اس چیز کا معاوضہ ہوگی جو تم اس عورت کی شرمگاہ سے لطف حاصل کرتے رہے تو اور اگر تم نے اس پر جھوٹا الزام عائد کیا ہے تو پھر تو اس کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

1140- وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ، وَقَالَ: »اللهُ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ، فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ«؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے بنو عجلان سے تعلق رکھنے والے میاں بیوی کی تفریق فرمادی تھی اور یہ فرمایا تھا اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرے گا؟

1141- وحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ، قَالَ:

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے لعان کے متعلق

سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، عَنِ اللِّعَانِ، فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

پوچھا۔

1142 - وحَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ - وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنَّى - قَالُوا: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، قَالَ سَعِيدٌ: فَذُكِرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: »فَرَّقَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ«

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، مصعب نے لعان کرنے والے کے درمیان تفریق نہیں کی۔ سعید کہتے ہیں، میں نے اس بات کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا تو انہوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے بنوعجلان سے تعلق رکھنے والے میاں بیوی کے درمیان تفریق فرما دی تھی۔

1143 - وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكٍ: حَدَّثَكَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، »أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِأُمِّهِ«؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ لعان کیا تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کروادی اور بچے کو اس کی والدہ سے منسوب کر دیا۔

1144 - وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: »لَاعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَامْرَأَتِهِ، وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا«.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ نے، انصار سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب اور ان کی اہلیہ کے درمیان لعان کروایا اور ان دونوں میں تفریق فرمادی۔

1145 - وحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَعُبَيْدُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ

1146- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ، قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: إِنَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، فَتَكَلَّمَ، جَلَدْتُمُوهُ، أَوْ قَتَلَ، قَتَلْتُمُوهُ، وَإِنْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ، وَاللهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ، جَلَدْتُمُوهُ، أَوْ قَتَلَ، قَتَلْتُمُوهُ، أَوْ سَكَتَ، سَكَتَ عَلَى غَيْظٍ، فَقَالَ: »اللهُمَّ افْتَحْ وَجَعَلَ يَدْعُو« ، فَنَزَلَتْ آيَةُ اللِّعَانِ: وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ هَذِهِ الْآيَاتُ، فَابْتُلِيَ بِهِ ذَلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَجَاءَ هُوَ وَامْرَأَتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ، ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ، فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ، فَقَالَ لَهَا

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، جمعہ کی شب میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک انصاری آیا اور اس نے دریافت کیا، اگر کوئی شخص بیوی کے ساتھ کسی اور مرد کو پائے اور یہ بات کہہ دے تو آپ لوگ اسے کوڑے لگائیں گے۔ اگر وہ اس شخص کو قتل کر دے تو آپ لوگ اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو انتہائی غضب میں خاموش رہے گا۔ اللہ کی قسم! میں اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ضرور سوال کروں گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، اگلے روز وہ شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی۔ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے مرد کو پائے تو اگر وہ الزام لگائے تو آپ اسے کوڑے لگائیں گے اور اگر وہ قتل کر دے تو آپ اسے قتل کر دیں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو سخت غضب میں خاموش رہے گا؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ! ظاہر فرما نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا کرتے رہے حتیٰ کہ لعان والی آیت نازل ہوگئی۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔ ”جو لوگ اپنی بیویوں پر الزام عائد کرتے ہیں اور صرف وہ خود ہیں اس کے گواہ ہوں“۔ (کنزالایمان) الی آخرہ۔ سب سے پہلے وہی شخص مبتلا ہوا وہ اور اس کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان دونوں نے لعان کیا۔ مرد نے اللہ کی چار مرتبہ

1146- صحیح بخاری:4469، سنن ابن ماجہ:2068، مسند احمد:4281، سنن بیہقی:12269، معجم الکبیر:5680

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »مَهْ. فَأَبَتْ. فَلَعَنَتْ. فَلَمَّا أَدْبَرَا. قَالَ « لَعَلَّهَا أَنْ تَجِيءَ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا ". فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ جَعْدًا.

یہ گواہی دی کہ وہ سچا ہے اور پھر پانچویں مرتبہ لعان کرتے ہوئے یہ کہا کہ اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر وہ عورت لعان کرنے لگی تو نبی ﷺ نے اس سے کہا ٹھہرو! اس نے انکار کیا اور لعان کر لیا۔ جب وہ دونوں چلے گئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس عورت کے ہاں گھنگریالے بالوں والا سیاہ فام بچہ پیدا ہوگا۔ اس عورت کے ہاں گھنگریالے بالوں والا سیاہ فام بچہ پیدا ہوا۔

1147- وَحَدَّثَنَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ. جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

1148- وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى. حَدَّثَنَا هِشَامٌ. عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْهُ عِلْمًا، فَقَالَ: إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ. وَكَانَ أَخَا الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ، وَكَانَ أَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْإِسْلَامِ. قَالَ: فَلَاعَنَهَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »أَبْصِرُوهَا. فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ. وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ سَحْمَاءَ« . قَالَ: فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ

محمد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا۔ میرا یہ خیال تھا کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس بارے میں جانتے ہوں گے۔ ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی پہ الزام لگایا کہ اس کے شریک بن سحماء کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں۔ شریک، ماں کی جانب سے براء بن مالک کے سوتیلے بھائی تھے۔ ہلال بن امیہ نے اسلام میں سب سے پہلے لعان کیا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کر لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا۔ اس عورت کا اسلام میں سب سے پہلے لعان کیا۔ انہوں نے اپنی بیوی سے لعان کر لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا۔ اس عورت کا دھیان رکھنا اگر اسکے ہاں گوری رنگت، سیدھے بالوں اور سرخ آنکھوں والا بچہ پیدا ہوا تو

1148- صحیح بخاری: 4959، سنن ترمذی: 3179، سنن ابن ماجہ: 2067، سنن دارمی: 2230، صحیح ابن حبان: 4285، مسند ابویعلیٰ: 5772

وہ بلال بن امیہ کی اولاد میں سے ہوگا اور اگر سرمگیں آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ ہوا تو شریک بن سحماء کا بچہ ہوگا۔ مجھے معلوم ہوا کہ اس عورت کے ہاں سرمگیں آنکھوں، گھنگریالے بالوں اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا۔

1149- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، وَعِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ، وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِي ذَلِكَ قَوْلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو إِلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ: مَا ابْتُلِيتُ بِهَذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ، وَكَانَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا، قَلِيلَ اللَّحْمِ، سَبِطَ الشَّعَرِ، وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَ عِنْدَ أَهْلِهِ خَدْلًا، آدَمَ، كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اللَّهُمَّ بَيِّنْ»، فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا، فَلَاعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ: أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، لعان کا ذکر نبی ﷺ کے سامنے کیا گیا۔ عاصم بن عدی نے اس کے متعلق کچھ کہا تھا۔ پھر وہ چلے گئے تو ان کی قوم کا ایک شخص ان کے پاس آیا اور یہ شکایت کی کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پایا ہے تو عاصم کہنے لگے میں اپنی بات کے سبب ہی اس آزمائش میں مبتلا ہوا ہوں۔ پھر وہ اس شخص کے ساتھ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کی کہ ان صاحب نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک اجنبی شخص کو پایا۔ ان صاحب کی رنگت زرد تھی۔ اس کا گوشت کم تھا۔ اس کے بال سیدھے تھے جبکہ جس شخص کے متعلق انہوں نے یہ الزام عائد کیا تھا کہ وہ ان کی بیوی کے پاس موجود تھا۔ وہ شخص بھری ہوئی پنڈلیوں والا گندمی رنگت کا مالک موٹا تازہ شخص تھا۔ نبی ﷺ نے دعا کی۔ اے اللہ! ظاہر فرما دے! اس عورت کے ہاں جو بچہ پیدا ہوا اس شخص سے مشابہت رکھتا تھا جس پر اس عورت کے شوہر نے یہ الزام لگایا تھا کہ اس نے اس شخص کو اپنی بیوی کے پاس پایا تھا۔ نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان لعان کروادیا۔ اس محفل میں ایک صاحب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ

بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هَذِهِ « ؟. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: »لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ«.

تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا، کیا یہ وہی عورت تھی جس کے متعلق نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اگر میں کسی کو گواہوں کے بغیر رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا نہیں وہ عورت تو اسلام قبول کر لینے کے باوجود کھلے عام گناہ کا کام کرتی تھی۔

1150- وحَدَّثَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: ذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ، وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ كَثِيرَ اللَّحْمِ. قَالَ: جَعْدًا قَطَطًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی ﷺ کے سامنے لعان کرنے والے کا ذکر کیا گیا۔ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ آدمی موٹا تازہ اور سخت گھنگریالے بالوں والا شخص تھا۔

1151- وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، وَابْنُ أَبِي عُمَرَ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ: وَذُكِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ: أَهُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ لَرَجَمْتُهَا«. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ. قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ: فِي رِوَايَتِهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ

عبداللہ بن شداد بیان کرتے ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے لعان کرنے والے کا ذکر کیا گیا تو ابن شداد نے عرض کی، کیا یہ دونوں وہی تھے؟ جن کے متعلق نبی ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا۔ اگر میں اس کی گواہی کے بغیر کسی کو رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا۔ نہیں! وہ اعلانیہ کرتی تھی۔

1152- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَجِدُ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »لَا« . قَالَ سَعْدٌ: بَلَى، وَالَّذِي أَكْرَمَكَ بِالْحَقِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ انصاری نے عرض کی، یا رسول اللہ! آپ کے خیال میں، اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پائے تو کیا اسے قتل کر دے؟ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ عزت عطا کی۔ اس شخص کو ایسا ہی کرنا چاہیے۔ نبی ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟

1153- وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنْ وَجَدْتُ مَعَ امْرَأَتِي رَجُلًا، أُؤْمِهِلُهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ: »نَعَمْ«

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پاؤں تو کیا اس شخص کو اتنی مہلت دوں کہ میں چار گواہ اکٹھے کر کے لاؤں؟ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں!

1154- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ، لَوْ وَجَدْتُ مَعَ أَهْلِي رَجُلًا لَمْ أَمَسَّهُ حَتَّى آتِيَ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »نَعَمْ« ، قَالَ: كَلَّا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ كُنْتُ لَأُعَاجِلُهُ بِالسَّيْفِ قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »اسْمَعُوا إِلَى مَا يَقُولُ سَيِّدُكُمْ، إِنَّهُ لَغَيُورٌ، وَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي«

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کو پاؤں تو کیا اسے اس وقت تک ہاتھ نہ لگاؤں جب تک چار گواہ نہ لاؤں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! تو انہوں نے عرض کی، نہیں! میں اس شخص کو فوراً تلوار سے قتل کر دوں گا تو نبی ﷺ نے فرمایا تم سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے؟ یہ غیرت مند شخص ہے لیکن میں اس سے زیادہ غیرت رکھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہے۔

1155- حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، وَأَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي كَامِلٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: »أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، فَوَاللهِ لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي، مِنْ أَجْلِ غَيْرَةِ اللهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ، مَا ظَهَرَ مِنْهَا، وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَخْصَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ بَعَثَ اللهُ الْمُرْسَلِينَ، مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ، وَلَا شَخْصَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللهِ، مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ وَعَدَ اللهُ الْجَنَّةَ«.

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا۔ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور آدمی کو پاؤں تو درگزر کیے بغیر اپنی تلوار سے اسے قتل کردوں پھر اس بات کی خبر نبی ﷺ کو ملی تو آپ نے فرمایا، کیا تم سعد کی غیرت پر حیران ہو اللہ کی قسم میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ اللہ نے غیرت کے سبب ہی ظاہری اور چوری چھپے بدکاری کو حرام قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عذر قبول فرمانے والا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو مبعوث فرمایا ہے جو بشارت دیتے ہیں اور ڈراتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ اپنی حمد پسند فرماتا ہے اور اسی کے سبب اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

1156- وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: غَيْرَ مُصْفِحٍ وَلَمْ يَقُلْ عَنْهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ تاہم اس میں الفاظ کا کچھ فرق ہے۔

1157- وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَمْرٌو النَّاقِدُ، وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، بنوفزارہ سے تعلق رکھنے والا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، میری بیوی کے ہاں سیاہ فام بچہ پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا، کیا

1157 صحیح بخاری: 4999، سنن نسائی: 3478، مسند احمد: 7190، سنن بیہقی: 14021

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟« قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: »فَمَا أَلْوَانُهَا؟« قَالَ: حُمْرٌ، قَالَ: »هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟« قَالَ: إِنَّ فِيهَا لَوُرْقًا، قَالَ: »فَأَنَّى أَتَاهَا ذَلِكَ؟« قَالَ: عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ، قَالَ: »وَهَذَا عَسَى أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ«.

تمہارے پاس اونٹ ہیں۔ اس نے عرض کی جی ہاں! ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کا رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی، سرخ آپ نے دریافت فرمایا، کیا اس میں خاکی رنگ کا اونٹ بھی ہے؟ اس نے عرض کی، ان میں خاکی رنگ کا اونٹ بھی ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا، وہ خاکی اونٹ ان میں کیسے آئے؟ اس نے عرض کی، ہوسکتا ہے کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو؟

1158- وحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ ابْنُ رَافِعٍ: حَدَّثَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، ح وحَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَلَدَتِ امْرَأَتِي غُلَامًا أَسْوَدَ، وَهُوَ حِينَئِذٍ يُعَرِّضُ بِأَنْ يَنْفِيَهُ، وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ مِنْهُ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔ معمر کی روایت میں ہے کہ اس شخص نے عرض کی، یارسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے۔ وہ شخص اشارۃً اپنی ذات سے بچے کے نسب کی نفی کرنا چاہ رہا تھا۔ ایک سند میں یہ الفاظ زائد ہیں۔ نبی ﷺ نے اس شخص کو یہ اجازت دی کہ وہ بچے کے نسب کی اپنی ذات سے نفی کرے۔

1159- وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ، وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ، قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ، وَإِنِّي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک اعرابی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، یارسول اللہ! میری بیوی نے سیاہ فام بچے کو جنم دیا ہے۔ میں اس بچے کا انکار کرتا ہوں۔ نبی ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا، کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، اس کا

أَنْكَرْتُهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟« قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: »مَا أَلْوَانُهَا؟« قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: »فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟« قَالَ: نَعَمْ. قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »فَأَنَّى هُوَ؟« قَالَ: لَعَلَّهُ يَا رَسُولَ اللهِ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: »وَهَذَا لَعَلَّهُ يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ لَهُ«

رنگ کیا ہے؟ اس نے عرض کی سرخ، آپ نے دریافت فرمایا، کیا ان میں کوئی خاکی بھی ہے؟ اس نے عرض کی، جی ہاں! آپ نے دریافت فرمایا، وہ کہاں سے آ گیا؟ اس نے عرض کی، ہوسکتا ہے کہ کسی رنگ نے اسے کھینچ لیا ہو؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: یہاں بھی ایسا ہوسکتا ہے کہ اسے کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

1160- وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ قَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ

یہی روایت ایک اور سند سے بھی مروی ہے۔

